صحیح بُخاری اور بائبل

ایک تقابلی تجزیہ

www.KitaboSunnat.com

تالیف
محمد حسین میمن
خادم حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

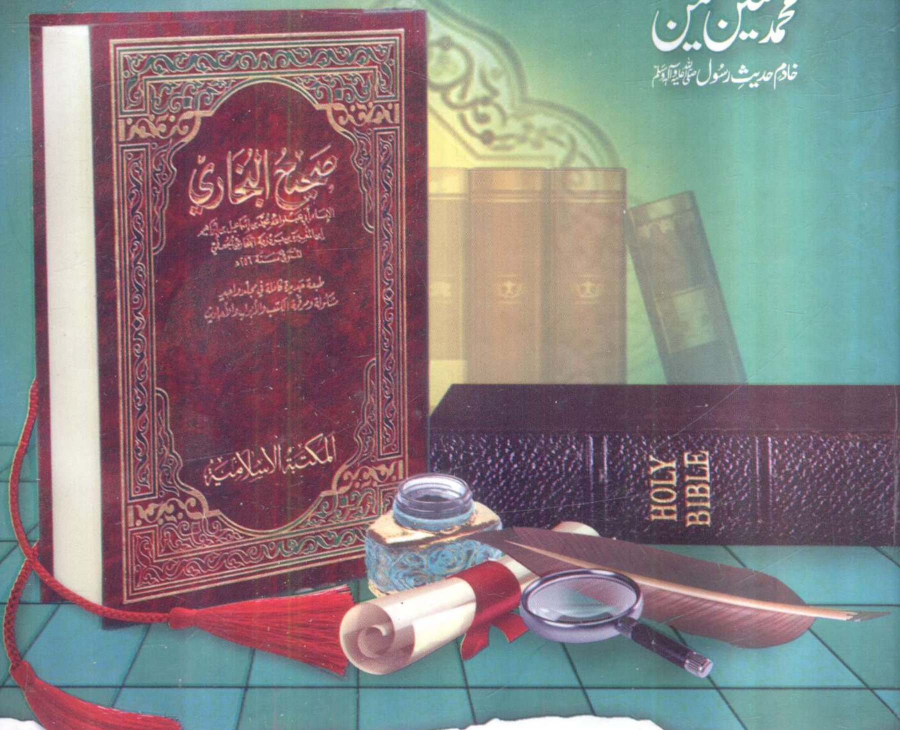

ادارہ تحفظ حدیث فاؤنڈیشن
(اسلامک میسج آرگنائزیشن)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

صحیح بخاری اور بائبل

ایک تقابلی تجزیہ

تالیف
محمد حسین میمن

ادارہ تحفظ حدیث فاؤنڈیشن
(اسلامک ریسرچ آرگنائزیشن)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب ــــــــــ صحیح بخاری اور بائبل
مصنف ــــــــــ محمد حسین میمن
صفحات ــــــــــ 552
اشاعت اول ــــــــــ اکتوبر 2016
ناشر ــــــــــ ادارہ تحفظ حدیث فاؤنڈیشن

مطبع
ثوبان نعمان پرنٹنگ پریس، لاہور
0300-8661763

ملنے کا پتا
اسلامک میسج آرگنائزیشن (ادارہ تحفظ حدیث فاؤنڈیشن)
+92-321-2844727
www.islamicmsg.org www.fb.com/SMHMemon
www.fb.com/IslamicMessageOrganization
Youtube Channal: Islamic Message Organization

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ

”یقیناً ہم نے اس نصیحت (قرآن وحدیث) کو نازل کیا
اور اس کی حفاظت بھی ہمارے ذمہ ہے۔“

(الحجر: 9)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

- تقریظ 21
- مقدمہ 25
- چند معروف مستشرقین کے نام 35

باب 1

اسنادِ صحیح بخاری / اسنادِ بائبل

- اسنادِ صحیح بخاری / اسنادِ بائبل 51
- اسنادِ صحیح بخاری 51
- عبداللہ بن الزبیر الحمیدی رحمہ اللہ 64
- روی عن 64
- امام حمیدی رحمہ اللہ کے بارے میں تفصیلات 65
- سفیان رحمہ اللہ 66
- یحییٰ بن سعید الانصاری رحمہ اللہ 68
- محمد بن ابراہیم التیمی رحمہ اللہ 69
- علقمہ بن وقاص اللیثی رحمہ اللہ 71
- سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ 71
- اسنادِ بائبل 74
- پروٹسٹنٹ بائبل کا حال 74

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- یوشع 78
- قضات 78
- راعوت 79
- سموئیل 79
- ملوک 79
- اخبار 79
- عزرا اور نحمیاہ 80
- طوبیاہ 80
- یہودیت 81
- استیر 81
- ایوب 82
- مزامیر 82
- امثال 83
- جامع 84
- نشید الاناشید 84
- حکمت 85
- یشوع بن سیراخ 85
- ایسیاہ 86
- ارمیا 87
- مرثیے 87
- باروک 87
- حزقیال 87

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- دانیال 88
- انبیاء صغریٰ 88
- مکاشفین 89
- متی، یوحنا، لوقا، مرقس کی اناجیل 92

باب 2

تعارضات صحیح بخاری / تعارضات بائبل

- تعارضاتِ صحیح بخاری 101
- صحیح بخاری کی احادیث اور ان میں تعارضات کی حقیقت 101
- صحیح بخاری میں بظاہر احادیث میں تعارض اور ان میں تطبیق کی چند مثالیں 102
- طاعون کے متعلق دو بظاہر متعارض احادیث میں تطبیق 103
- نحوست کا ہونا یا نہ ہونا 105
- بیت الخلاء میں قبلے کی طرف منہ کرنا یا نہ کرنا؟ 107
- عورتوں میں کامل اور بہترین عورت کون ہے؟ 109
- بائبل میں تعارضات 111
- بائبل میں یسوع مسیح علیہ السلام کا نسب نامہ 112
- انجیل لوقا کے مطابق یسوع مسیح کا نسب نامہ 113
- بائبل میں تعارض کی دوسری مثال یسوع مسیح علیہ السلام کون سی جگہ سے اٹھائے گئے 117
- بائبل میں تعارض کی تیسری مثال چھ دن یا آٹھ دن 118
- بائبل میں تعارض کی چوتھی مثال مسیح علیہ السلام صرف بنی اسرائیل کے لیے ہیں؟ 119
- بائبل میں تعارض کی پانچویں مثال یسوع علیہ السلام کو کس کے پاس لے جایا گیا؟ 120
- بائبل میں تعارض کی چھٹی مثال ایک آدمی یا دو آدمی؟ 122

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- بائبل میں تعارض کی ساتویں مثال عورت کنعانی تھی یا غیر کنعانی قوم سے؟ 122
- بائبل میں تعارض کی آٹھویں مثال کیا مسیح علیہ السلام کی گواہی سچی ہے؟ 124
- بائبل میں تعارض کی نویں مثال مسیح علیہ السلام نے کتنے لوگوں کو اچھا کیا؟ 124
- بائبل میں تعارض کی دسویں مثال مصریوں کے کتنے چوپائے مرے؟ 125
- بائبل میں تعارض کی گیارھویں مثال ایک دن میں کتنے لوگ مارے گئے؟ 125
- بائبل میں تعارض کی بارھویں مثال ستر یا پچہتر 126
- بائبل میں تعارض کی تیرھویں مثال صلح یا تلوار؟ 127
- بائبل میں تعارض کی چودھویں مثال شریعت موسوی کمزور یا بے عیب؟ 128
- بائبل میں تعارض کی پندرھویں مثال یسوع علیہ السلام مسیح زمین پر آگ 128
- بائبل میں تعارض کی سولہویں مثال سیدنا مسیح علیہ السلام کے سر پر عطر 129
- بائبل میں تعارض کی سترہویں مثال دو اندھے یا ایک اندھا؟ 130
- بائبل میں تعارض کی اٹھارہویں مثال یحییٰ علیہ السلام کا کھانا؟ 131
- بائبل میں تعارض کی انیسویں مثال لاٹھی لینے کی ممانعت 131

باب 3

صحیح بخاری اور بائبل میں مستقبل کی پیشین گوئیاں

- صحیح بخاری میں مستقبل کی پیشین گوئیاں 135
- صحیح بخاری میں نبی کریم ﷺ کی بیان کردہ پیشین گوئیاں 136
- فاطمہ رضی اللہ عنہا کا انتقال 136
- نبی ﷺ کا ام حرام رضی اللہ عنہا کو جنگ میں شرکت اور ان کی شہادت کی خبر دینا 138
- بصرہ سے آگ کا نمودار ہونا 140

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا زندہ رہنا 141
- زمانہ قریب ہوگا 142
- زمانہ قریب ہو جائے گا 143
- قتل عام ہونا 144
- حلال و حرام کو نہ دیکھا جائے گا 144
- زلزلوں کا کثرت سے آنا 145
- نااہل لوگ ''عہدے'' سنبھال لیں گے 145
- فلک بوس عمارتیں بنانے میں مقابلے بازی ہوگی 146
- لونڈی اپنے مالک کو جنم دے گی 146
- بائبل اور مستقبل کی پیشین گوییاں 148
- بائبل کی بیان کردہ پیشین گوییاں 150
- مسیح علیہ السلام قبر سے کتنے دن بعد غائب ہوئے 150
- عیسی علیہ السلام کا نام مسیح علیہ السلام یا عمانوایل؟ 151
- مسیح علیہ السلام کے انتقال سے قبل دوبارہ دنیا میں آنا 152
- بخت نصر کے ہاتھوں صور کی تباہی 153
- نبوت کا خاتمہ 155

باب 6

صحیح بخاری اور بائبل میں اللہ تعالی کا تصور

- صحیح بخاری اور اللہ تعالی کا تصور 159
- بائبل اور اللہ تعالی کا تصور 164

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 5

صحیح بخاری اور بائبل میں عصمت انبیاء علیہم السلام

- صحیح بخاری اور عصمت انبیاء علیہم السلام 171
- آدم علیہ السلام کا تذکرہ 171
- نوح علیہ السلام کا تذکرہ 172
- الیاس علیہ السلام کا تذکرہ 173
- ادریس علیہ السلام کا تذکرہ 173
- ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام کا تذکرہ 174
- اسحاق بن ابراہیم علیہ السلام کا بیان 174
- لوط علیہ السلام کا تذکرہ 174
- صالح علیہ السلام کا تذکرہ 175
- یعقوب علیہ السلام کا تذکرہ 175
- یوسف علیہ السلام کا تذکرہ 176
- ایوب علیہ السلام کا تذکرہ 176
- ہارون علیہ السلام کا تذکرہ 176
- موسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ 177
- خضر علیہ السلام کا تذکرہ 177
- یونس علیہ السلام کا تذکرہ 178
- سلیمان علیہ السلام کا تذکرہ 179
- داود علیہ السلام کا تذکرہ 179
- عیسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ 180

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- بائبل اور عصمت انبیاء علیہم السلام 182
- نوح علیہ السلام کا تذکرہ 182
- تبصرہ 182
- ابراہیم علیہ السلام کا تذکرہ 183
- لوط علیہ السلام کا تذکرہ 183
- تبصرہ 183
- اسحاق علیہ السلام کا تذکرہ 183
- یعقوب علیہ السلام کا تذکرہ 183
- تبصرہ 183
- موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کا تذکرہ 184
- تبصرہ 185
- داؤد علیہ السلام کا تذکرہ 185
- سلیمان علیہ السلام کا تذکرہ 186
- مسیح علیہ السلام کا تذکرہ 187

باب 6

بائبل میں فحش مضامین

- بائبل میں فحش مضامین 191

باب 7

صحیح بخاری اور بائبل میں جوامع الکلم الفاظ کا ہونا

- صحیح بخاری میں جوامع الکلم احادیث 197
- صحیح بخاری کی پہلی حدیث 198

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- بائبل اور جوامع الکلم 200

باب 8

صحیح بخاری تحریفات سے پاک کتاب ہے جبکہ بائبل میں تحریفات کے انبار

- صحیح بخاری تحریفات سے پاک کتاب ہے 209
- بائبل میں تحریفات 215
- تحریف کی پہلی مثال 217
- تحریف کی دوسری مثال 218
- تحریف کی تیسری مثال 219
- تحریف کی چوتھی مثال 220
- تحریف کی پانچویں مثال 220
- تحریف کی چھٹی مثال 221
- تحریف کی ساتویں مثال 222
- تحریف کی آٹھویں مثال 223
- تحریف کی نویں مثال 223
- تحریف کی دسویں مثال 224
- تحریف کی گیارھویں مثال 225
- بائبل میں تحریف کی بارھویں مثال 225
- تحریف کی تیرھویں مثال 226
- تحریف کی چودھویں مثال 227
- تحریف کی پندرھویں مثال 228
- تحریف کی سولھویں مثال 229

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 9

صحیح بخاری، بائبل اور علم حیوانات

- صحیح بخاری اور علم حیوانات 233
- مکھیوں کا ذکر 233
- سانپ کا ذکر 234
- بلی کا ذکر 234
- مرغ اور گدھے کا ذکر 235
- خرگوش کا ذکر 236
- چوہے کا ذکر 236
- سینگ والے مینڈھوں کا ذکر 237
- اونٹنی کا تذکرہ 237
- صحیح بخاری میں خچر کا ذکر 238
- بائبل اور علم حیوانات 239
- خرگوش کا تذکرہ 239
- چیونٹی کا تذکرہ 239
- چیونٹیوں کی اقسام 240
- سانپ کا تذکرہ 241

باب 10

صحیح بخاری اور بائبل میں علم الطب

- صحیح بخاری اور علم الطب 245

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برتن میں سانس لینے کی ممانعت 246
انگلیوں کے پوروں پر جراثیم کش پروٹین 247
کتا اگر کسی برتن کو چاٹ جائے تو اسے سات دفعہ پانی اور مٹی سے دھونا 248
اونٹنی کے پیشاب اور دودھ میں پھیپھڑوں اور پیٹ میں بھرے پانی کا علاج 249
شہد سے علاج 253
مسواک کرنا 255
ختنہ کرنا 255
ختنہ نہ کرنے کے نقصانات 256
حجامہ 257
حجامہ کروانے کے فوائد 258
نہار منہ عجوہ کھجور کا استعمال 258
عجوہ کھجور کے استعمال میں فوائد 259
سرمہ کا استعمال 261
بائبل اور علم الطب 263
گھر کو کوڑھ سے بچانے کا طریقہ 263
نفاس کی مدت 264
زنا کار کو پہچاننے کا افسانوی ٹیسٹ 265

باب 11

صحیح بخاری بائبل اور علم ریاضی

صحیح بخاری اور علم ریاضی 269

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- بائبل اور علم ریاضی 270
- لوگوں کی تعداد 270
- دو سو یا دو سو پینتالیس 271
- ریاضی کے متعلق تیسری غلطی اٹھارہ سال تین ماہ دس دن یا آٹھ سال 272
- بہادر مردوں کی فہرست 272

باب 12

صحیح بخاری کی ابتداء علم و حکمت سے بائبل کی ابتداء، تضادات و تعارضات سے

- کتاب صحیح بخاری کی ابتداء علم و حکمت سے 275
- بائبل کی ابتداء، تضادات تعارضات سے 278

باب 13

صحیح بخاری بائبل اور علم جنین

- صحیح بخاری اور علم جنین 283
- بائبل اور علم جنین 288
- ڈاکٹر کیتھ مور کی تحقیق 288

باب 14

صحیح بخاری، بائبل اور علم نباتات

- صحیح بخاری اور علم نباتات 293
- زمینی پیداوار کی چونکا دینے والی حدیث 295
- بائبل اور علم نباتات 299

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 15

صحیح بخاری اور ڈاکٹر موریس بکائی

- صحیح بخاری اور ڈاکٹر موریس بکائی 303
- حدیث بیان کرنے میں کوئی مصنف اپنے بیان کردہ واقعہ کا عینی گواہ نہیں 306
- جب واقعات رونما ہوئے تو اس وقت ضبط وتحریر نہ تھا 309
- اناجیل کی طرح احادیث بھی سب کی سب مستند نہیں سمجھی جاتیں 313
- موطا، صحیح مسلم اور صحیح بخاری میں جو احادیث ہیں 314
- کیا قرآن مجید ہی صرف حوالے کی کتاب سمجھی گئی؟ 316
- کیا سورج کے بیان پر احادیث مشکوک ہیں؟ 322
- سائنسی تحقیقات میں تبدیلیاں اور تغیرات 324
- حتمی فیصلہ اسلام کا ہے نہ کہ سائنس کا 328
- نظر بد کا لگنا 334
- جادو (سحر) کا ہونا 336
- قرآن مجید میں "سحر" کے متعلق آیات 337
- پیسے دے کر قرآن کو کام میں استعمال کرنے کی ممانعت 338
- بعض کھجوریں ایسی ہوتی ہیں جو جادو کے اثرات کے خلاف کام دیتی ہیں 340
- اونٹنی کے پیشاب کا واقعہ 341
- بخار دوزخ کی گرمی کے سبب ہوتا ہے 343
- ہر بیماری کا علاج موجود ہے 345
- مکھی کے ایک پر میں شفا اور دوسرے میں بیماری 347
- سانپ کے تھوکنے پر آنکھوں اور حمل کا ضائع ہونا 351

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- بیماری کا متعدی ہونا اور طاعون، جذام کے مرض میں احادیث 352
- بعض احادیث کا سائنسی بیانات کے خلاف ہونا 355
- قرآن وحدیث کا جمع اور تدوین حدیث 355

باب 16

نبی کریم ﷺ کی نبوت پوری انسانیت اور ہر دور کے لیے اور بائبل کی تعلیمات صرف بنی اسرائیل کے لیے

- نبی کریم ﷺ کی نبوت پوری انسانیت اور ہر دور کے لیے 363
- بائبل کی تعلیمات اور اس میں درج فقرات 369
- صرف بنی اسرائیل کے لیے 369
- ڈوبتے کو تنکے کا سہارا 372
- عیسائیوں کی طرف سے ایک اعتراض اور اس کا جواب 372

باب 17

امام بخاری رحمہ اللہ اور سینٹ پال

- امام بخاری رحمہ اللہ 377
- سائنٹ پال 384

باب 18

صحیح بخاری بائبل اور مردم شماری

- صحیح بخاری اور مردم شماری 395
- بائبل اور مردم شماری 397

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 19

پوری انسانیت کیلئے نبی کریم ﷺ اسوہ (بہترین نمونہ) یا سیدنا عیسیٰ علیہ السلام

- نبی کریم ﷺ پوری انسانیت کے لیے اسوہ ہیں (بہترین نمونہ) 403
- امام الانبیاء محمد رسول اللہ ﷺ پوری انسانیت کے لیے بہترین اسوہ ہیں 403
- پوری انسانیت کے لیے اسوہ کی چند شرائط 410
- اسوہ خود دعویٰ کرے اپنی زندگی میں کہ وہ تمام انسانیت کے لیے اسوہ ہے 410
- اسوہ مکمل ہونا چاہیے 411
- اسوہ محفوظ ہونا چاہیے 413
- اسوہ کی تعلیمات دنیا کے ہر شعبے کے لیے 421
- ''اسوہ'' نفاذ کے قابل ہو 425
- اس اسوہ کے بارے میں خود اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں ذکر کیا ہو 427
- اسوہ پر جو کتاب نازل ہوئی اس کے ہر دور اور ہر میں حافظ ہونے چاہئیں 428
- کیا سیدنا عیسیٰ علیہ السلام پوری انسانیت کے لیے اسوہ بنائے گئے ہیں؟ 429

باب 20

صحیح بخاری میں بعض سابقہ انبیاء علیہم السلام اور کتب کے حوالے

- صحیح بخاری میں بعض سابقہ انبیاء علیہم السلام اور کتب کے حوالے 439

باب 21

محمد رسول اللہ ﷺ اور سیدنا مسیح علیہ السلام کے حواری

- محمد رسول اللہ ﷺ کے حواری 453

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد رسول اللہ ﷺ کے حواریوں کا تذکرہ 453
مسیح علیہ السلام کے حواریوں کا تذکرہ 461

باب 22

محمد رسول اللہ ﷺ اور مسیح علیہ السلام کو دیے گئے معجزات

سیدنا مسیح علیہ السلام کو دیے گئے معجزات 467
مردوں کو زندہ کرنا 468
بیماروں کو شفا دینا 469
تھوڑے کھانے اور پینے کی چیزوں کو بڑھا دینا 469
بغیر کشتی کے دریا پار کرنا 470
بغیر باپ کے پیدا ہونا 470
نبی کریم ﷺ کو دیے گئے معجزات 471
مردوں کو زندہ کرنا باذن اللہ 471
مادر زاد اندھوں اور برص کے مریضوں کو شفا دینا 474
خلق طیور 475

باب 23

احادیث رسول ﷺ پر پادریوں کے شبہات اور ان کے جوابات

رسول اللہ ﷺ کی احادیث پر پادریوں کے اعتراضات اور ان کے جوابات ... 479
امام رازی رحمہ اللہ اور پادری کے مابین عقیدہ تثلیث پر مناظرہ 482
انکار حدیث کے خلاف لکھی گئی کتب 496
نبی کریم ﷺ کا حافظہ اتنا کمزور تھا کہ آپ آیات قرآنی 499

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- نبی کریم ﷺ کا قرآنی سورت کو بھول جانا 500
- احادیث کا قلمبند ہونا عہد نبوی کے کئی سال بعد وجود میں آیا 502
- احادیث کا آپس میں تعارض ہونا 506
- نبی کریم ﷺ کی خانگی زندگی پر اعتراضات 508
- تعلیمی مقاصد 509
- تشریعی مقاصد 510
- اجتماعی مقاصد 510
- سیاسی مقاصد 510
- تاریخ اور حدیث میں فرق 512
- تاریخ اور حدیث کے ضوابط کا تقابل 514

باب 24

کیا تشریح قرآنی کا حق سلف صالحین کو نہیں بلکہ سائنسدانوں کو ہے؟

- کیا تشریح قرآنی کا حق سلف صالحین کو نہیں بلکہ سائنسدانوں کو ہے؟ 519
- ایمان کو مکمل کرنے کے لیے کن چیزوں کا ہونا ضروری ہے؟ 521
- قرآن مجید میں جہاں بھی علوم فلکیات، جنیات اور مختلف علوم 524
- بعض آیات کریمہ سے غلط استدلال اور اس کا صحیح مفہوم 528
- آئن اسٹائن کا کہنا کہ مذہب سائنس کے بغیر اندھی ہے اس کا تحقیقی جائزہ 542
- سائنس آج بھی اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے 546
- سائنس تھیوری اور فیکٹ بیان کرتی ہے کبھی بھی دین اسلام کے مسلمہ حقائق 547

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

دین بیزار حکمران، دانشوران، سیاست دان، جسٹس صاحبان اور صحافی حضرات وغیرہ کافی زمانہ یہ اصول بن گیا ہے کہ وہ اسلام پر زبانیں دراز کرتے ہیں اور اپنی چرب زبانی کی بنیاد پر تمام افراد کا رشتہ اسلام سے کمزور کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں چونکہ قرآن پاک پر براہ راست حملہ کرنا ان کے لیے ممکن نہیں ہوتا کیونکہ انہیں قرآن کی ''الٰہی حفاظت'' کی ضمانت کا پتہ ہے اور وہ جانتے ہیں کہ قرآنی آیات واحکام پر ان کی رائے زنی عوام الناس کو کبھی اپیل نہیں کر سکے گی، اس لیے اپنی زبان طعن وہ ''احادیث'' پر دراز کرتے ہیں اور ان کے بارے میں طرح طرح کے سوالات اٹھاتے ہیں۔ جانتے ہیں کہ احادیث ہی دراصل قرآن پاک کی اصل تشریح ہیں، اس لیے انہی کے بارے میں غلط فہمیاں پھیلائی جائیں تاکہ لوگ اسلام سے اپنی وابستگی کو کمزور کر سکیں۔

احادیث پر اعتراض کرنے والوں میں سب سے بڑا طبقہ تو منکرین حدیث یا پرویزیوں کا ہے جنہوں نے عامۃ المسلمین کو یہ ذہن نشین کروانے کی کوشش کی کہ یہ احادیث محض اپنے ابتدائی دور کے لیے اہمیت رکھتی تھیں اور اب اس جدید دور میں ان کی مزید افادیت باقی نہیں رہی ہے۔ ''ہمارے لیے محض قرآن کافی ہے!'' وہ کہتے ہیں۔ بعض دوسرے عناصر وہ ہیں جو یہ کہہ کر غلط فہمیاں پیدا کرتے ہیں کہ یہ احادیث بعد کے ادوار کی پیداوار ہیں اور ان میں نعوذ باللہ غلط اور صحیح سب کچھ ملا ہوا ہے، اس لیے وہ قطعی طور پر مستند نہیں ہیں اور جب وہ مستند نہیں تو ان کی پیروی بھی لازم نہیں ہے۔ ان کا کہنا ہوتا ہے کہ دو ڈھائی سو سال بعد مرتب کی جانے والی احادیث آخر کس حد تک نبی ﷺ کے اصل اقوال و

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افعال کی نمائندگی کر سکتی ہیں۔ بعض دیگر طبقات میں جو کہتے ہیں کہ بخارا اور کوفے میں تدوین کی جانے والی حدیثیں آخر کیسے مدنی زندگی کا احاطہ کر سکتی ہیں؟ غرض یہ کہ اس ضمن میں جتنے منہ ہیں، اتنی ہی باتیں ہیں۔ مراد سب کی بس یہی ہوتی ہے کہ اسلام کی حفاظتی دیوار کو ڈھا دیا جائے۔ اسلام چونکہ ہر جدید ترقی (یعنی مادیت) کے خلاف ہے، اس لیے یہ آج کے دور کا مذہب نہیں ہوسکتا۔ ان کے اندر سے دبی دبی سی آواز اٹھتی ہے۔

اصولی بات یہ ہے کہ قرآن پاک کو مکمل طور پر سمجھنا صرف اسی وقت ممکن ہے جب کہ اس کے ساتھ احادیث کا بھی مطالعہ کیا جائے۔ قرآن اور احادیث بنیادی طور پر ایک دوسرے کا ''تتمہ'' ہیں۔ ''قرآن کے بغیر حدیث نہیں اور حدیث کے بغیر قرآن نہیں۔'' قرآن پاک میں اصول بیان کیے گئے ہیں جبکہ احادیث پاک میں ان کی تشریحات بیان کی گئی ہیں۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو یہ رشتہ بالکل منطقی معلوم ہوتا ہے۔ ہر فرد جانتا ہے کہ ہادی برحق ﷺ قرآن پاک کی ایک چلتی پھرتی تصویر اور جامع القرآن تھے۔ اس لیے اگر کسی کو اللہ تعالیٰ کی ہدایات کو سمجھنا اور ان پر عمل کرنا درکار ہو تو ناگزیر ہے کہ وہ اس کے ساتھ اسوۂ حسنہ کو بھی اپنائے جو ظاہر ہے کہ اب ہمارے سامنے احادیث وسنن کے ذخیرے ہی کی شکل میں موجود ہے۔ اس ذخیرے کا انکار یا اس پر شک گویا خود نبی علیہ السلام کی ذات کا انکار یا ان پر شک کے برابر ہے۔ افسوس ناک حقیقت یہ بھی ہے کہ جو لوگ احادیث پر منفی تبصرہ کرتے ہیں، انہیں علم وفن احادیث کی ہوا بھی نہیں لگی ہے۔ اسلام پر زبانیں دراز کرنا چونکہ آج کل فیشن میں داخل ہے، بغیر اس کے کسی کے پاس اس کی کوئی مستند معلومات ہوں، سو یہی حال ناقدین، حدیث وسنت کا بھی ہے، وہ اس حقیقت کو دانستہ نظر انداز کرتے ہیں کہ احادیث کی چھان پھٹک کے سلسلے میں محدثین کرام نے قدیم ادوار میں ذرائع سفر اور جدید سہولیات کے بالکل عنقا ہونے کے باوجود کس قدر محنت، مشقت اور جان جوکھم سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کام لیا ہے۔ اپنی مہارتوں اور گہری قرآن فہمی کے باعث انہوں نے احادیث کے ایک ایک لفظ اور ایک ایک راوی کی صحت کا مکمل جائزہ لیا ہے، کھرے کھوٹے کو بالکل الگ کیا ہے اور غیر مستند احادیث کو اپنے مجموعوں میں شامل کرنے سے احتراز کیا ہے۔ اس کی بہت عمدہ مثالیں قارئین کو اس کتاب کے اندر کافی مل جائیں گی۔

آخر کوئی وجہ تو ہوگی کہ صدیوں سے احادیث کے چھ مجموعے ''بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ، ابوداؤد، اور نسائی'' کو ''صحاح ستہ'' کا درجہ حاصل ہے اور ان میں سے بھی بخاری و مسلم کو ''صحیحین'' کا مقام دیا گیا ہے جبکہ محض ''بخاری شریف'' کو ''بعد از کتاب خدا'' کا درجہ عطا کیا گیا ہے۔ قابل غور نکتہ یہ ہے کہ سو سالوں سے آج تک کسی کو بھی اس درجہ بندی پر اعتراض نہیں ہو سکا ہے۔ احادیث کی سچائی اور استناد کا یہ خود ایک بہت بڑا ثبوت ہے۔

حدیث کے نقد و جرح پر آج تک ہزاروں مستند علمی کتابیں آ چکی ہیں، جنہیں پڑھنے سے انسان کی ہر قسم کی غلط فہمی کا ازالہ ہو جاتا ہے اور ایمان میں تقویت محسوس ہوتی ہے۔ جی چاہتا ہے کہ ابتدائی دور کے ان ممتاز محدثین کے قدم بے اختیار چوم لیے جائیں جنہوں نے امت مسلمہ کے لیے رہتی دنیا تک رہبر اعظم ﷺ کے ہر ہر پہلو، عمل اور گفتگو کو کم و بیش لفظ بہ لفظ محفوظ کر کے اسلام کو ایک مکمل نظام حیات بنانے میں مدد دی ہے۔

زیر نظر کتاب احادیث کے بارے میں پھیلی ہوئی ان گنت غلطیوں کے ازالے کے لیے ایک عمدہ حوالہ ہے۔ مؤلف نے اس ضمن میں اپنے مغالطے، فہم اور دلائل کا پورا سہارا لیا ہے۔

کتاب زیر نظر میں مؤلف برادر محمد حسین میمن کا اصل موضوع ''انجیل بمقابلہ احادیث'' ہے۔ صاحب تحریر نے بے شمار زاویوں اور دلائل سے ثابت کیا ہے کہ عیسائیوں اور یہودیوں کی انجیلیں ''عہد نامہ قدیم و عہد نامہ جدید'' احادیث کی قطعیت اور استناد کے مقابلے میں پاسنگ کے برابر بھی نہیں ہیں۔ مؤلف نے اپنی عرق ریزی سے ثابت کیا ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ قرآن پاک تو کیا یہ انجیلیں احادیث مبارکہ کے معیار صحت پر بھی پوری نہیں اترتیں۔ مؤلف نے کہا ہے کہ قدیم ادوار میں جس کا دل چاہا، اس نے اپنا مواد انجیلوں میں داخل کر دیا جبکہ داخل کرنے والے کے کوائف کا معمولی سا علم بھی آج تک کسی کے پاس نہیں ہے۔ مزید یہ کہ تضادات ہی تضادات ہیں جو ان "مقدس کتابوں" میں جگہ جگہ بکھرے ملتے ہیں۔ حد یہ ہے کہ خود سنجیدہ عیسائی دانشوران بھی نہ جانے کب سے ان انجیلوں کے صحیح ہونے کے بارے میں سوالات اٹھائے چلے آ رہے ہیں۔ چنانچہ ایسی صورت میں یہ "کتب مقدسہ" آخر کیسے الہامی کہلا سکتی ہیں اور دنیا ان سے رہنمائی کیسے حاصل کر سکتی ہے؟

اس دور میں جبکہ اسلام سے شرارِ بولہبی کی ستیزہ کاری تیز سے تیز تر ہو رہی ہے، ضروری ہے کہ بھٹکی ہوئی دنیا اور خود مسلمانوں پر عقلی دلائل سے واضح کیا جائے کہ دنیا کی رہنمائی کرنے والی تمام "الہامی" کتابیں جعلی اور خواہشاتِ نفس کا مجموعہ ہیں جبکہ مقابلے میں محض قرآن وسنت ہی وہ مقدس کتابیں جن میں کوئی کجی، کوئی میڑھ اور کوئی شک نہیں ہے۔ گردش میں موجود تمام جعلی و غیر مستند احادیث کو محققین کرام نے صدیوں پہلے ہی (اور آج بھی) الگ کر کے دکھا دیا ہے۔

مؤلف برادر محمد حسین میمن نے مشقت و جانفشانی سے کتاب مرتب کر کے آج کی نسلوں پر احسان کیا ہے۔ لازم ہے کہ ہر جگہ اس کتاب کے مطالعے کی سفارش کی جائے۔ اندازِ بیان سادہ اور سہل ہے اور فقیہانہ موشگافیوں سے دور ہے۔

رضی الدین سید (کراچی)

مصنف، مترجم، وکالم نگار

(نیشنل آف اسلامک ریسرچ، کلفٹن، کراچی)

مارچ ۲۰۱۶ء

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

اسلام ایک واحد دین ہے جو آج تک اپنی اصلی حالت میں برقرار ہے دیگر آسمانی صحف آج تبدیل شدہ ہیں پچھلی امتوں نے اپنی کتابوں کے ساتھ جو روش اختیار کی وہ نہ بھولنے والا حادثہ ہے۔ قرآن مجید نے ان کی ناپاک کاوشوں کو کھول کھول کر بیان فرمایا اپنی کتاب میں تحریف، مسائل گھڑنا، جھوٹے مسئلے بتا کر عامۃ الناس کو صراط مستقیم سے گمراہیوں کی گھٹاٹوپ اندھیروں میں دھکیلنا، اپنے ہاتھوں سے لکھ کر اسے اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرنا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ يَقُولُونَ هَٰذَا مِنْ عِندِ اللَّهِ لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۖ فَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا كَتَبَتْ أَيْدِيهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا يَكْسِبُونَ﴾ (البقرة: 79)

"ان لوگوں کے لیے ویل ہے جو اپنے ہاتھوں کی لکھی ہوئی کتاب کو اللہ تعالیٰ کی طرف کا کہتے ہیں اور اس طرح دنیا کماتے ہیں ان کے ہاتھوں کی لکھائی کو اور ان کی کمائی کو ویل (ہلاکت) اور افسوس ہے۔"

آیت مبارکہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ پچھلی آسمانی کتب کو تبدیل کر کے یا اپنی جانب سے تحریر مرقوم کر کے اسے اللہ تعالیٰ کی طرف موسوم کرنا ان کا وطیرہ تھا۔ مستشرقین نے یہ اپنی کتابوں کا حال دیکھا اور اپنے مذاہب کے قیمتی مواد پر نظر ڈالی تو یہ واضح ہو گیا کہ آج ان کے صحائف قیمتی مذہبی کتابیں محرف اور تبدیل ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عیسائی فاضل لکھتا ہے:

''ہم ہر حال میں اس بات پر یقین نہیں کر سکتے کہ ہمارے نسخے اصل مسودات کا صحیح ترجمہ ہیں۔ نہ صرف اصل مسودات کھو گئے ہیں بلکہ کچھ فقروں میں غلطیاں بھی موجود ہیں۔'' [1]

ایک اور فاضل لکھتا ہے:

''(نقل نویس کو) اسے (یعنی کسی انجیل کے مواد اور مسودہ کو) تبدیل کرنا اور اس میں اضافہ کرنے یا ایسی چیز کو جو اس کے مقصد کے منافی ہوتی، چھوڑ دینے میں کوئی ہچکچاہٹ نہ ہوتی تھی۔'' [2]

ایک مسیحی فاضل رقمطراز ہے:

''حال میں (یہ بات 1876ء میں کہی گئی تھی) شائع ہونے والے بائبل کے نسخوں کا اگر پہلے اور ابتدائی نسخوں سے مقابلہ کیا جائے تو ان میں بہت زیادہ اختلافات ظاہر ہوں گے لیکن یہ بات کوئی نہیں جانتا کہ یہ تبدیلیاں کس سند اور اختیار کی رو سے کی گئی ہیں۔'' [3]

اس فاضل کی تحریر سے یہ بایں طور پر معلوم ہوتا ہے کہ انجیل کے نسخوں میں لاتعداد جگہوں پر اختلافات اور تحریفات کا ڈھیر ہے۔ متقدمین میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ "الجواب الصحیح" میں اور ان کے شاگرد ابن القیم رحمہ اللہ ''ہدایۃ الحیاری'' میں اور علامہ قرافی رحمہ اللہ نے "الاجوبۃ الفاخرۃ" میں اور امام ابن حزم رحمہ اللہ نے بھی اس موضوع پر

[1] R.H Horton: What the Bible is and How It was wrigten, p: 61.

[2] A History of the Christians in the light of modern knowledgt, London P : 320.

[3] J.R Dore : of Cit P: 98.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علمی بحث کی ہے جبکہ متاخرین میں سے علامہ رحمت اللہ کیرانوی رحمہ اللہ نے اظہار حق میں سیر حاصل بحث فرمائی ہے۔ آج بھی اگر کوئی متلاشی حق ہوگا تو وہ بآسانی بائبل کی تبدیلیاں اور اس میں کی گئی تحریفات کا دراک کر سکتا ہے، بائبل کے قدیم اور جدید نسخوں میں اختلاف، اندرونی و بیرونی تحریف کے دلائل واضح طور پر اعلان کرتی ہیں کہ پچھلی مذہبی کتابیں محرف ہو چکی ہیں لیکن اس کی جگہ قرآن مجید اور احادیث صحیحہ ایک ایسا لاتبدیل کلام ہے جو آج بھی اپنی اصلی حالت میں موجود ہیں۔

ڈاکٹر حمید اللہ ایک حیرت انگیز واقعہ کا انکشاف فرماتے ہیں کہ

1933ء میں میونخ یونیورسٹی نے ایک ادارہ قرآن مجید کی تحقیق کے لیے قائم کیا ہے۔ ڈاکٹر پریتسل (Pretzl) اس ادارے کے تیسرے ڈائریکٹر تھے۔ اس ادارے نے قرآن کریم کے قدیم سے قدیم ترین نسخے دنیا کے مختلف ممالک سے اکٹھے کیے کچھ نسخے ایک سو سال کے، کوئی دو سو سال پہلے کے، تیسری، چوتھی، پانچویں صدی کے غرض یہ جتنے بھی نسخے مختلف میوزیم اور لائبریریوں سے جمع ہو سکتے تھے، اصل یا فوٹو کاپی کی شکل میں جمع کر لیے اس طرح کچھ 42000 نسخے اکٹھے کیے گئے۔ علماء اور محققین کی ایک بڑی جماعت کو ان نسخوں پر بٹھایا گیا۔ انہوں نے ایک طویل عرصے تک مقابلہ وموازنہ کیا تاکہ ایک نسخے کا دوسرے نسخے سے اختلاف یا فرق ڈھونڈ سکیں۔ اس تحقیق پر کئی سال لگے اور بعد میں اس کی عارضی رپورٹ شائع کی گئی۔ ان بیالیس ہزار نسخوں میں صرف دو جگہ پر کتابت کی غلطی نظر آئی۔ ایک جگہ تو یہ فرق نظر آیا کہ بسم اللہ میں ایک جگہ الرحمٰن کا لفظ چھوٹا تھا اس کو ہم کاتب کی غلطی قرار دیں گے۔ [1]

اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

[1] خطبات بہاولپوری ص 30۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ﴾ (الحجر: 9)

''ہم نے اس ذکر کو اتارا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔''

ایسی ہی ایک تحقیق جرمن میں بائبل کے بارے میں کی گئی اور صرف یونانی زبان کے نسخے جمع کیے گئے۔ اس لیے کہ یونانی زبان سے قبل بائبل کا کسی اور زبان میں سراغ نہیں ملتا صرف یونانی زبان پر اکتفا کیا گیا۔ اس کے باوجود صرف یونانی زبان کے نسخوں میں دو لاکھ غلطیاں برآمد ہوئیں۔

یہی وہ حقیقت ہے جسے آج غیر مسلم عیسائی علماء اور مستشرقین کی برداشت سے باہر ہے جس کی پاداش میں وہ آج قرآن مجید اور احادیث صحیحہ پر اعتراضات کے انبار لگا رہے ہیں بے شک اللہ تعالیٰ نے صحیح فرمایا تھا۔

﴿وَدَّ كَثِيرٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يَرُدُّونَكُم مِّن بَعْدِ إِيمَانِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا مِّنْ عِندِ أَنفُسِهِم مِّن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۖ فَاعْفُوا وَاصْفَحُوا حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾ (البقرۃ: 109)

''ان اہل کتاب کے اکثر لوگ باوجود حق واضح ہو جانے کے محض حسد و بغض کی بنا پر تمہیں بھی ایمان سے ہٹا دینا چاہتے ہیں، تم بھی معاف کرو اور چھوڑو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا حکم لائے، یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔''

یہ ہے وہ حسد جس کی آگ میں آج غیر مسلم علماء و مستشرقین جل رہے ہیں ان کی کوششیں اور توانائیاں صرف انہیں مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے صرف ہو رہے ہیں کہ جس طرح ان کے مذاہب کی کتابیں اپنی اصلی صورت سے بگڑ چکی ہیں بعین اسی طرح سے قرآن مجید اور احادیث صحیحہ میں بھی بگاڑ کو پیدا کر دیا جائے جس کے لیے وہ مختلف قسم کی کٹ حجیاں، علمی خیانتیں اور تحریف کی گندی سازش میں لگے ہوئے ہیں لیکن ان کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باوجود وہ ناکام ہیں حفاظت دین کی داستان پہلی صدی سے لے کر آج تک بلکہ ان شاء اللہ قیامت تک مسلّم ہے ایمان کے اضافے کے لیے ایک واقعہ اس موقعہ پر بیان کرنا بہت مفید رہے گا۔ علامہ جلال الدین السیوطی رحمہ اللہ (المتوفی 911ھ) اپنی کتاب ''الخصائص الکبریٰ'' میں نقل فرماتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ایک مرتبہ ایک یہودی مامون رشید کی خدمت میں حاضر ہوا اور نہایت خوبی سے گفتگو کی۔ مامون رشید نے اسے اسلام کی دعوت دی۔ لیکن اس نے قبول اسلام سے انکار کر دیا اور چلا گیا۔ پورے ایک سال کے بعد وہ یہودی وہ یہودی مسلمان ہو کر پھر خلیفہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے نہایت عالمنانہ اور فلسفانہ گفتگو کی۔ مامون رشید نے دریافت کیا کہ تمہارے مسلمان ہونے کا کیا باعث ہوا؟ اس نے جواب دیا کہ آپ کے دربار سے رخصت ہونے کے بعد میں نے مذاہب ادیان کو اس طرح آزمایا کہ میں نے تورات کے تین نسخے لکھے اور لکھتے وقت اپنی جانب سے کمی اور زیادتی بھی کر دی پھر ان کو فروخت کیا تو وہ تینوں نسخے ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گئے۔ اس کے بعد میں نے قرآن مجید کے تین صحیفے اپنے قلم سے تحریر کیے اور اس میں بھی اپنی طرف سے کمی اور زیادتی کی اور ان کو وراقین کے پاس بھیج دیا انہوں نے اس کی ورق گردانی کی اور جب اس میں کمی بیشی پائی تو پھینک دیا۔ اس وقت مجھے یہ بات سمجھ میں آ گئی کہ درحقیقت یہی کتاب (قرآن) محفوظ ہے اور یہی (واقعہ) میرے اسلام لانے کا سبب بنا۔

یحییٰ بن اکثم جو اس واقعہ کے مرکزی راوی ہیں وہ فرماتے ہیں کہ حج کے موقعہ پر جب میری ملاقات سفیان بن عیینہ سے ہوئی تو میں نے یہ سارا قصہ ان کے روبرو بیان کیا اس پر انہوں نے ارشاد فرمایا کہ اس کا مصداق تو خود قرآن حکیم میں موجود ہے۔ میں نے عرض کیا بھلا کہاں؟ انہوں نے فرمایا کہ توراۃ اور انجیل کے متعلق ''بما استحفظوا'' فرمایا گیا یعنی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کی کتابوں کی ذمہ داری خود انہیں کے ذمہ رہی۔ لہٰذا وہ محفوظ نہ رہ سکیں اور قرآن مجید کے بارے میں فرمایا گیا کہ اس کے نگران اور محافظ ہم ہی ہیں۔

وجہ یہی ہے قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کے محفوظ ہونے کی کہ اس میں کوئی بھی تبدیلی اور بگاڑ کو پیدا نہیں کر سکا۔ موجودہ دور پر نگاہ ڈالیے دمشق، مصر، شام، بیروت، فلسطین اور ایک رپورٹ کے مطابق سعودی عرب میں نسل در نسل ایک کروڑ سے زائد عیسائی رہائش پذیر ہیں اور وہ سارے کے سارے کرسچن ہیں جن کی مادری زبان ہی عربی ہے جو عربی زبان میں نظم ونثر لکھنے پر قادر ہیں جن کے جرائد واخبار عربی زبان میں نشر ہوتے رہتے ہیں جن میں آج بھی بڑے بڑے دانشمند، زعماء، ادیب، اور شاعر موجود ہیں وہ آج اتنی ترقی کے باوجود (Technology) کے ہوتے ہوئے کیوں قرآن کے دعوے کو جھوٹا ثابت نہیں کر پا رہے یہ وہی ادیب ہیں جنہوں نے لغات عربیہ میں ''قطر المحیط، المنجد، اقرب الموارد اور المحیط جیسی عربی کتابیں لکھی ہیں۔ وہ کیوں قرآن جیسی کتاب نہیں لکھتے؟ یا وہ دس سورتیں ہی بنا کر لا دیں نہیں تو دس آیات اگر یہ بھی نہ تو صرف ایک آیت ہی بنا کر لے آئیں یاد رکھیں قارئین جو جتنا زیادہ عربیت میں ماہر اور اس پر نگاہ رکھنے والا ہوگا اسی قدر وہ قرآن حکیم سے مرعوبیت اور متاثر نظر آئے گا۔ آج عیسائیت نے اپنے مذموم عقائد کی آبیاری اور اسلام دشمنی میں اور اپنی ڈوبتی کشتی کو بچانے کے لیے کروڑوں اور اربوں روپے کی خطیر رقم کو پانی کی طرح بہا رہی ہے۔ لیکن اس کے باوجود بھی وہ اپنے مقاصد میں کامیاب نہیں ہو سکے اور آج بھی قرآن مجید اور احادیث رسول اپنی صحت کے ساتھ موجود ہیں، یہ ایک ایسی واضح اور مسلمہ حقیقت ہے جس کا اعتراف غیر مسلموں کو بھی کرنا پڑا۔

مستشرق Werry لکھتے ہیں:

"The Text of the Quran is the purest of all the words of

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

A like intiquity.❶

"قرآن پاک کا متن کسی انتہائی نادر چیز کی طرح الفاظ کے اعتبار سے بالکل محفوظ ہے۔"

ڈاکٹر موریس بوکائی رقمطراز ہیں:

"ممنون ہیں کہ قرآن مجید کا مستند ہونا ایک تسلیم شدہ مسئلہ ہے اس لیے اس کتاب کو الہامی کتابوں میں ایک خاص مقام حاصل ہے۔"❷

روڈی پرٹ لکھتا ہے:

"ہمارے لیے یہ یقین رکھنے کا کوئی سبب نہیں کہ قرآن حکیم میں کوئی آیت ایسی بھی ہے جو حضرت محمد ﷺ سے مروی نہیں۔"

یورپ کا مشہور مستشرق Baroness Magrate Vontein قرآن کریم کے حوالے سے لکھتا ہے:

"اگرچہ تمام مذہبی صحائف اللہ کی طرف سے نازل ہوئی تاہم صرف قرآن کریم ہی ایک ایسا آسمانی صحیفہ ہے جس میں ذرا بھی ردو بدل نہیں ہوا اور وہ اپنی اصلی شکل میں موجود ہے۔"

کونت ہزی دی کانسٹر اپنی کتاب "الاسلام" میں جو فرانسیسی زبان میں لکھی گئی اور عربی مترجم کے ساتھ 1898ء میں مصر میں شائع ہوئی لکھتے ہیں:

"اس کلام نے نوع انسانی کو لفظاً و معناً ہر لحاظ سے اس کی نظیر پیش کرنے سے

---

❶ Wherry Em. A comprehonsirv commentary an the Quran p: 349 trubner and com, Londan 1896

❷ The Bible the Quran & Seiance P: 13.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عاجز کیا ہے۔ وہی کلام ہے جس کی بلند انشاء پردازی نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو مطمئن کیا اور وہ خدا کے معترف ہوگئے۔ یہ وہی کلام ہے کہ جب عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کے متعلق اس کے جملے جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے نجاشی کے سامنے پڑھے تو اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے اور بشپ چلا اٹھا کہ یہ کلام اس سرچشمہ سے نکلا ہے جس سے عیسیٰ علیہ السلام کا کلام نکلا تھا۔"

لین پول (Lane Polle) لکھتا ہے:

"قرآن کی بڑی خوبی یہ ہے کہ اس کی اصلیت میں کوئی شبہ نہیں ہے ہر حرف جو آج ہم پڑھتے ہیں اس پر اعتماد کر سکتے ہیں کہ یہ تیرہ صدیوں سے غیر مبدل رہا ہے۔" [1]

قرآن مجید دنیا کی واحد کتاب ہے جو کل انسانیت کو ہر دور میں چیلنج کرتی ہے اور جو بھی اس کے مقابلے میں آتا ہے وہ گھٹنے ٹیک دیتا ہے اعجاز قرآن پر کئی سطور اوراق کے نذر کیے جا سکتے ہیں (مزید اس مسئلے پر ہم ان شاء اللہ آگے بحث کریں گے)۔

اسلام کی حقانیت اور اس کی صحت کو پراگندہ کرنے کے لیے پوری دنیا میں کرسچن مشنریز اور سیکولر طبقہ تگ و دو میں مصروف ہیں کہ کسی بھی طریقے سے اسلام میں شک اور مسلمانوں میں بے اعتقادی کا نظریہ پھیلا دیا جائے۔

العاملین المسیحین بین المسلمین (Christian Workers in Islamic World) کی رپورٹ آپ کے سامنے حاضر ہے۔

مسلمانوں کا دعویٰ ہے کہ اسلام میں وہ سب کچھ موجود ہے جو کہ عالم بشریت کی ہر اجتماعی و انفرادی ضرورت و حاجت کو پورا کرنے کی اپنے اندر دوامی استعداد اور صلاحیت رکھتا

[1] مجلۃ فہم القرآن لاہور، اپریل 2001۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ لہٰذا ہم مسیحی کارکنوں کا فرض ہے کہ ہم اسلام کے خلاف تمام ممکنہ فکری و روحانی وسائل کو بروئے کار لا کر مسلمانوں کے اندر اسلام کے بارے میں پائے جانے والے اس اعتماد اور یقین کو پارہ پارہ کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ اس پالیسی کو عالم اسلام میں جاری کرنے اور پھر اسے جاری رکھنے کے لیے ایسے مبشرین کی کتابیں اور دوسرا لٹریچر شائع کرتے رہنا جس سے اللہ تعالیٰ کی ذات صفات، آنحضور ﷺ کی رسالت و سیرت اور قرآن پاک کی محفوظیت و حافظیت کے بارے میں شکوک وشبہات پیدا ہوں۔ ❶

انہی مقاصد کی ترویج کے لیے مبشرین ہر وقت گھات لگائے ہوئے بیٹھے ہوتے ہیں جوں ہی موقعہ ملے فوراً اسلام پر وار کر دیا جائے تا کہ اسلام اور مسلمانوں کو شدید نقصان پہنچایا جائے۔ عامۃ المسلمین کو جھانسہ دے کر انہیں اسلام سے بدذہن کر دیا جائے ان مقاصد کے حصول کے لیے نت نئی سازشوں کو بروئے کار لایا جا رہا ہے۔ مختلف جرائد، لٹریچر، کتب، ویڈیوز، ڈرامے، چینلز مختلف قسم کے ذرائعوں کو صرف اسلام کے خلاف استعمال کیا جا رہا ہے۔

ان اعتراضات کے مقاصد کیا ہیں صرف یہی کہ اسلام جس کی بنیاد اور مصادر پر قائم ہے قرآن وحدیث، اسے اتنا پراگندہ کر دیا جائے کہ لوگوں کی نظروں سے وہ اوجھل ہو جائیں، عیسائی پادریوں اور مستشرقین نے ہزاروں سے زائد کتابیں صرف محمد ﷺ اور اسلام کے خلاف لکھ ماری ہیں تا کہ دنیا میں اسلام کو بدنام کیا جائے لیکن بڑی حیرت کی بات ہے معزز قارئین یہ لوگ چاروں زاویوں سے اسلام اور مسلمانوں کے سینے کو چھلنی کرنے کے در پے ہیں لیکن پھر بھی دنیا کے سامنے ہمدرد، حقوق العباد کے سب سے بڑے حامی بنے پھرتے ہیں آخر کیوں؟ یہ وہی گروہ ہے جس نے اسلام پر تابڑ توڑ حملے کیے جن کا مقصد

❶ التبشیر والاستعمار، ص 191۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صرف اسلام اور مسلمانوں کو کچلنا ہی ہے، موجودہ دور کے مستشرقین نے جس طرح سے پادریوں کی تحریف میں ہاتھ بٹایا ہے وہ قابل لائق ہے کہ اس کا تذکرہ کیا جائے دراصل تحریف استشراق کی ابتداء اسلام کے ابتدائی دور میں ہی ہوگئی تھی۔ بارہویں صدی عیسوی کے اختتام تک صرف دو مستشرقین ایسے پائے جاتے ہیں جنہوں نے محمد رسول اللہ ﷺ کی زندگی اور اسلامی تہذیب کا مطالعہ معروضی انداز میں کرنے کی کوشش کی، ان میں سرفہرست پیٹر الفانسی (Peter Alfansi) جو ہسپانوی یہودی ہے اور دوسرا ولیم مالمسبری ہے۔[1]

تحریک استشراق کا باقاعدہ اور منظم آغاز صلیبی جنگوں (11 تا 13 صدی عیسوی) کے بعد ایک دینی تحریک کے طور پر ہوا، اس تحریک کو سلطنت روما اور پاپائیت کی سرپرستی حاصل تھی۔ سترھویں صدی میں لندن، پیرس، کیمبرج، آکسفورڈ، گلاسکو، ریڈ برا اور اسینٹ اینڈوریوز کی جامعات میں علوم شرقیہ کی تدریس کے لیے شعبہ جات نے کام شروع کر دیا۔[2]

اسی طرح سے مستشرقین کا منظم وارفتہ آگے بڑھتا چلا گیا حتیٰ کہ مستشرق نے اپنی استعداد کے مطابق دین اسلام قرآن وحدیث پر اپنے اعتراضات کی بوچھاڑ کر دی۔

مستشرقین کی ایک بڑی جماعت نے اسلام اور محمد کریم ﷺ کی ذات مبارکہ پر خامہ فرسائی کی ہے۔ اس موضوع پر تفصیلی گفتگو ڈاکٹر عبدالرحمٰن بدوی نے ایک جامع کتاب کی شکل میں فرمائی ہے۔ آپ کی تحریر کا نام ''موسوعة المستشرقين'' ہے جس میں آپ نے ڈیڑھ سو سے زائد مستشرقین کے بارے میں اہم ترین معلومات فراہم کی ہیں۔

[1] Karan Armstrong, Mohammad a bibleography of the prophet, New York 1992, P: 25.

[2] تحریق استشراق: ص 42-43

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چند معروف مستشرقین کے نام:

① آربری (Arbury)

② پروفیسر ہملٹن۔ گب (H.A.R Gibb)

③ سپرنگر (Springer)

④ گولڈ زیہر (Gold Ziher)

⑤ ڈوزی (Dozi)

⑥ ولیم میور۔ شاخت (J- Schacht)

⑥ مارگو لیتھ (Margoliouth)

⑦ فانملر (P fammmeller)

⑧ ہوروٹس (J- Horouitz)

⑨ آرتھر جیفری (Arthor Jefery)

⑩ کیتانی (L. Caetani)

⑪ گلیوم (A. Gullaume)

⑫ رابسن (Robson) ❶

یہ وہ مستشرقین ہیں جن کے مقاصد صرف اسی پر منحصر ہیں کہ اسلام اور محمد رسول اللہ ﷺ کے بارے میں شکوک وشبہات اس حد تک پھیلائیں کہ مسلم امۃ گمراہی کے گھٹاٹوپ اندھیروں تک پہنچ جائے، مستشرقین کے چند مقاصد درج ذیل ہیں:

① اسلام کے بارے میں بدگمانیاں پیدا کرنا۔

❶ موسوعة المستشرقين، ڈاکٹر عبدالرحمن، دار العلم للملایین، بیروت۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

② مسلم علماء کی جماعت سے بدظن کرنا۔

③ ابتدائی مسلم معاشرے کی غلط تصویر کشی کرنا۔

④ اسلامی تہذیب کی تحقیر و تذلیل کرنا۔

⑤ قرآن وسنت میں تحریف کرنا۔

⑥ عبارتوں کو غلط مفہوم میں پیش کرنا اور حسب خواہش قبول کرنا اور رد کرنا۔[1]

ان مقاصد کے علاوہ ذیل میں اور بھی کئی ایک مقاصد ان کے سامنے آتے ہیں چنانچہ یہ بات تو واضح اور مسلم ہے کہ انھوں نے اسلام سے پیچھا چھڑانے کے لیے ڈائریکٹ قرآن مجید پر ہاتھ نہیں صاف کیا بلکہ اب زیادہ تر ان کا نشانہ احادیث رسول ﷺ ہی ہیں کیونکہ یہ بات تو وہ بھی بخوبی جانتے ہیں کہ قرآن اور مکمل اسلام کا دفاع احادیث رسول ﷺ ہی کے ذریعے ممکن ہے اسی لیے جدید فکری تناظر میں اب احادیث رسول ﷺ ہی ان کا اصل ہدف ہے۔ اسی لیے جب بھی کوئی نان مسلم ان کے ہاتھ لگتا ہے تو فوراً وہ لوگ غلام برق جیلانی کی کتاب ''دو اسلام'' کے پڑھنے کا مشورہ دیتے ہیں کیونکہ یہ وہ کتاب ہے جسے غلام برق جیلانی نے اس وقت رقم کی تھی جب وہ منکرین حدیث تھے لیکن آپ نے بعد میں انکار حدیث کے عقیدے سے رجوع کر لیا تھا۔ اسی طرح ہماری صفوں میں بہت سے ایسے نامور اسکالرز، دانشمند اور زعماء موجود ہیں جنھوں نے ظاہراً دینی لبادہ اوڑھا ہوا ہے مگر باطن میں مقاصد اسلام کو ڈھانے کے ہیں اس کی تفصیل بڑی طویل ہے، ان حضرات کے علاوہ کچھ ایسے علماء بھی ہیں جو دین کی خدمت کرنا چاہتے ہیں اور وہ اپنی خدمت میں مخلص بھی ہوتے ہیں مگر ان کی تحقیق کا زاویہ اور تصنیف کا رخ کچھ بھلا معلوم

[1] مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: "السنة مكانتها في تشريع الاسلامي: ص 187-188.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہوتا اگرچہ وہ اپنے زعم میں دین کی ترویج کے لیے مخلص ہوتے ہیں مگر سلف صالحین کے متفقہ طریقے اور کتاب وسنت سے لاعلمی کی بدولت وہ تحریرات امت کے لیے خطرہ بن جاتی ہیں۔ کچھ عرصے قبل مجھے ڈاکٹر موریس بکائی کی کتاب (The Bible the Quran and Science) پڑھنے کا موقع ملا میں نے اس کتاب کو پڑھا ڈاکٹر موریس بکائی نے شروع سے لے کر تقریباً چار ابواب تک بائبل اور قرآن مجید کا تقابل کیا اور اس میں آپ کا مقصود یہ تھا کہ بائبل میں اغلاط اور تحریفات کا انبار ہے مگر قرآن پاک مکمل طور پر معجزہ اور تمام اغلاط اور تحریفات سے پاک ہے۔ (1) اس نقطے پر الحمد للہ پوری امت کا اجماع ہے مگر جب وہ پانچواں باب شروع کرتے ہیں تو اس باب میں ڈاکٹر صاحب نے احادیث کی تدوین، اس کا جمع کرنا، اس کی حفاظت، صحیح بخاری ومسلم کی روایات پر اعتراضات کرنا پیش کیا مجھے یہ بات انتہائی ناگوار لگی کیونکہ ڈاکٹر صاحب کی یہ تمام تر اقتباسات سرسری مطالعہ کا نتیجہ تھا یا تو پھر ڈاکٹر صاحب نے کسی ایسے اسکالر کی کتاب کا مطالعہ کیا ہوگا اس باب کے رقم کرنے سے پہلے جس کا خود علم علم احادیث کے بارے میں متذبذل ہوگا یہی وجہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے ایسی باتیں لکھیں ہیں جس کا نہ سر ہے اور نہ ہی پیر...... کئی عرصے بعد جب میں مطالعہ سے فارغ ہو کر بخاری شریف کے ابواب کی شرح میں مصروف تھا تو اس وقت ہیچمداں کے دل میں اللہ تعالیٰ نے یہ بات ڈالی کہ میں ڈاکٹر موریس بکائی صاحب کی کتاب کا جواب شائع کروں میں نے اللہ تعالیٰ سے اس حوالے سے دعائیں کیں تو الحمد للہ اللہ کریم

(1) ڈاکٹر موریس بکائی نے قرآن مجید اور بائبل کو پرکھنے کے لیے ''سائنس'' کو معیار بنایا ہے جو کہ شرعی اعتبار سے ایک خطرناک عقیدے کی فراہی ہے۔ ''سائنس'' ہرگز اللہ تعالیٰ کی وحی کی تفریق نہیں کرسکتی، اس کی شریعت کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہیں ہے۔ تفصیل کے لیے اس کتاب کا آخری باب کا بغور مطالعہ کیجیے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اس عاجز اور ہیچمداں کے دل میں اس کتاب کے جواب کو لکھنے کی توفیق عطا فرمائی۔ الحمد للہ اس کتاب کے لیے میں نے ایک بڑا اچھا خواب بھی دیکھا جو کہ ''رؤیا الصالحۃ'' کا مصداق تھا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس عاجز نے اس کتاب کی ابتداء کی، اور تحریر کے وقت میرے سامنے تین بڑے مقاصد تھے۔

پہلا مقصد، ڈاکٹر صاحب کی کتاب ''دی بائبل دی قرآن اینڈ سائنس'' کے پانچویں باب کا جواب جس کا تعلق دفاع سنت کے ساتھ ہے۔ دوسرا مقصد عیسائیوں اور پادریوں کا وہ اعتراض جو وہ احادیث کے خلاف پیش کرتے ہیں ان کا جواب دینا۔ تیسرا اعتراض ان منکرین حدیث کا جن کا یہ کہنا ہے کہ احادیث صرف تاریخ ہیں وہ بائبل کا مقابلہ نہیں کر سکتیں اس کتاب میں اس عاجز نے تینوں لوگوں کے جوابات تحریر کیے ہیں، ایک اور کمال کی بات یہ ہے کہ اس عاجز نے کتاب کے تحریر سے قبل درجنوں کتابوں کو بھی دیکھا ہے جو کہ اسلام کے دفاع اور رد عیسائیت پر مشتمل ہیں۔ جن میں علماء اور اسکالرز نے مختلف زاویے سے اپنے اپنے زمانے اور معاملات کے اعتبار سے تصانیف کی ہیں، ان کتابوں میں رد عیسائیت، سینٹ پال، نیا عہد نامہ، عہد نامہ قدیم، پادریوں کے شبہات، اور دیگر مضامین پر موضوعات موجود ہیں۔

قارئین کے استفادے کی خاطر ہم یہاں پر وہ کتابیں جو عیسائیت اور اسلام پر لکھی گئی ہیں، کتاب اور مولف کے نام کے ساتھ ہم درج کرتے ہیں:

1- الجواب الصحیح لمن بدل دین المسیح (شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ)

2- هداية الحيارى في اجوبة اليهود والنصارى (امام ابن القیم رحمہ اللہ)

3- الاجوبة الفاخرة (امام القرافی)

4- بائبل سے قرآن تک (مولانا رحمت اللہ کیرانوی)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

5- بائبل اور تحریف (مولانا بشیر احمد حسینی)

6- فارقلیط (خالد محمود صاحب)

7- بائبل قرآن اور سائنس (ڈاکٹر موریس بوکائی)

8- ازالۃ الاوھام (مولانا رحمت اللہ کیرانوی)

9- مذاہب عالم میں تصور خدا (ڈاکٹر ذاکر نائیک)

10- بائبل اور قرآن (ڈاکٹر ذاکر نائیک)

11- زبور کا حیران کن انکشاف (محمد اسلم رانا۔ بی۔ اے)

12- تثلیث فی التوحید (محمد اسلم رانا۔ بی۔ اے)

13- بے مثل نبی ﷺ صاحب فضیلت کون (صوفی عبدالغنی اصغر)

14- قرآن کریم پر اعتراضات (غلام نبی مسلم ایم۔ اے)

15- ایک پادری کی بھبک کا جواب (علامہ منظور احسن عباسی)

16- رموز تالمود (مترجم: قاضی محمد سعید)

17- تجزیہ اعتراضات پادریاں (غلام نبی مسلم ایم۔ اے)

18- قرآن سے بائبل کی تصدیق (محمد اسلم رانا بی۔ اے)

19- سازش یہود (ترجمہ: مس منور صادق)

20- زندہ جاوید قرآن (سید اختر احسن ایم۔ اے)

21- پاکستان کے مسیحی اور ان کے عزائم

22- قرآن اور سابقہ کتب کی تنسیخ (غلام نبی مسلم)

23- روح حق (غلام نبی مسلم)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

24- قرآن کی لازوال اصلیت (منظور احسن عباسی)
25- حقیقت قصص بائبل (محمد اسلم رانا)
26- حضرت مسیح اور کتاب مقدس (محمد اسلم رانا)
27- ایک پادری کی تازہ ہرزہ سرائی (غلام نبی مسلم)
28- ایک پادری کا قرآن پر بہتان (منظور احسن عباسی)
29- دین پر عیسائیت اور اس کی یورش
30- بائبل کے متن کی حیثیت (محمد اسلم رانا)
31- بائبل میں رد و بدل (محمد اسلم رانا)
32- اناجیل اور ہمارے نبی ﷺ
33- اصلیت مسیحیت (محمد اسلم رانا)
34- الجہاد فی الاسلام (مولانا مودودی)
35- دی ہولی بائبل اور شان انبیاء میں گستاخیاں (مولانا محمد اشرف سیالوی)
36- دنیا عیسائیت کی ضد میں (محمد انور بن اختر)
37- انبیائے سابقین و بشارات سید المرسلین ﷺ (مولانا محمد اشرف سیالوی)
38- برہان ہدایت و بطلان عیسائیت (حافظ عبدالرحمن قیصر)
39- کیا بائبل کلام خدا ہے؟ (احمد دیدات)
40- اسلام اور محمد ﷺ پر بہتانات (ڈاکٹر محمد غلام مرتضیٰ)
41- بائبل اور محمد ﷺ (حکیم عمران ثاقب)
42- دفاع عقیدہ توحید رد عقیدہ تثلیث (محمد حسین میمن خادم حدیث رسول)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

43- بائبل کا الہام (مولانا ابو محمد اسماعیل عارفی)

44- بائبل کا تحقیقی جائزہ (بشیر احمد)

45- عالمگیر مذہب (محمد اسلم رانا)

46- ایک پادری کے قرآن پر اوہام کا ازالہ (منظور احسن عباسی)

47- الوہیت مسیح اور تثلیث (محمد اسلم رانا)

48- انجیل نویسیوں کی بے خبری (محمد اسلم رانا)

49- اقلیتیں مقدس امانت ہیں (محمد اسلم رانا)

50- بشارات بائبل بابت آل اسماعیل (غلام نبی مسلم)

51- بائبل کا تصور خدا (محمد اسلم رانا)

52- بائبل میں مسیح کے نسب نامے (حامد بن جمیل)

53- چند مسیحی سوالات کے جوابات (محمد اسلم رانا)

54- ازالہ شکوک شبہات پادری (منظور احسن عباسی)

55- اسلام اور عیسائیت (ادریس کاندھلوی)

56- مکاتیب سلیمان (قاضی سلیمان سلمان منصور پوری)

57- مقدس رسول ﷺ بجواب رنگیلا رسول (مولانا ثناء اللہ امرتسری)

58- روح اللہ کلمۃ اللہ (ڈاکٹر نعیم مشتاق)

59- تحریف بائبل بزبان بائبل (مولانا عبداللطیف مسعود)

60- اقوام عالم کے ادیان مذاہب (عبدالقادر شیبۃ الحمد)

61- اسلام اور عیسائیت (مسز الفت عزیز الصمد)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

62- عیسائیت کے تعاقب میں (ترتیب وتحقیق: محمد متین خالد)

63- مسیح قوانین (امام محمد غزالی)

64- مباحثہ (مابین شیخ احمد دیدات اور پادری احمد مسیح)

65- رد نصاریٰ

66- تطہیر بائبل (اعجاز چوہدری)

67- مکالمہ بین المذاہب (مولانا ولی خان المظفر)

68- یہود کی چالیس (40) بیماریاں (مولانا مسعود اظہر)

69- یہودیت، عیسائیت اور اسلام (احمد دیدات)

70- فارقلیط ﷺ (خالد محمود صاحب)

71- مذاہب عالم (احمد عبداللہ)

72- یسوع مسیح کا نسب نامہ (محمود ریاض)

73- نجات کا منصوبہ قرآن یا بائبل (ابوعبداللہ الیمانی)

74- نجات کا منصوبہ اسلام یا سینٹ پالی مسیحیت (ابوعبداللہ الیمانی)

75- بائبل کی گستاخیاں (محمود ریاض)

76- اصول بطلان مذاہب عیسائی (منشی محمد نظیر علی صاحب)

77- عیسائیت کیا ہے؟ (محمد تقی عثمانی)

78- عیسائیت (مولانا رحمت کیرانوی)

79- اسلام اور عیسائیت (مفتی احمد یار نعیمی)

80- سیرت امام الانبیاء قرآن و بائبل کی روشنی میں (سید محمد سعید الحسن شاہ)

81- مقدمہ تحریف بائبل بزبان بائبل (مولانا عبداللطیف مسعود)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

82- قرآن سائنس بائبل کے تقابلی جائزہ (منہاج سابق ڈیوڈ منہاس)

83- تالمود سے بے نقاب ہوتی ہے (ترجمہ رضی الدین سید)

84- جوابات نصاریٰ (مولانا ثناء اللہ امرتسری)

85- ایک سچے مسیحی کی مناجات (مولوی فیروز الدین فیروز ڈسکوی)

86- بائبل کی بیہودگیاں (محمد خلیل الرحمٰن)

87- قدیم مسیحیت (مولانا محمد عبدالحلیم شرر)

88- سیطرۃ الاسلام علی النصاریٰ اللئام (مولوی کریم بخش)

89- تائید التنقیح (مرزا کبر مسیح مختار......)

90- پادری ولیم مسیح کو دعوت اسلام (علامہ محمد اسماعیل نقشبندی)

91- بائبل سے قرآن کی طرف (مولانا سید محمد عبدالقادر آزاد)

92- بائبل کے اجتماع ضدین (مرتبہ تھیا سوفیکل سوسائٹی)

93- عیسیٰ ابن مریم اور عیسائیت (سرفراز عاجز)

94- عیسائی مشنریوں کا سب سے بڑا ہدف (حاجی احمد مجاہد)

95- عیسائی صاحبان کے سوالات کے جوابات (محمد امین سبق مہنگا پادری)

96- عیسائی مذہب (علامہ پیر قمر الدین سیالوی)

97- عیسائیت انجیل اور قرآن کی روشنی میں (عبدالوحید خان)

98- عیسائیت کی اصلیت (مولانا عبدالرحیم منہاج)

99- عیسائیت سے اسلام تک (مولانا غلام رسول قاسمی)

100- حضرت عیسیٰ مسیح ابن مریم رسول اللہ اور صلیب (مولوی چراغ علی)

101- اسلام اور عیسائیت (مولانا پیر سید احمد سعید شاہ کاظمی)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

102- مسیحی چیستاں (میاں محمد سعید)

103- مسیح اور مسیحیت المعروف تاریخ ارض مقدس (محمد عبدالحلیم شرر)

104- عیسائی مشنریوں سے تبادلہ خیالات (مابین تاج محمد و مسٹر عبدالرشید مسیحی)

105- مناظرہ رد کفارہ (محمد امین سابق مہنگا پادری)

106- مسیحیت میں تثلیث پر تشویش (حکیم سید سرفراز حسین لکھنو)

107- کلمۃ اللہ اور حضرت مسیح (غلام نبی مسلم)

108- اسلام اور سابقہ کتب مقدس (محمد اسلم رانا)

109- یہودیت (مولانا مودودی)

110- عیسائیت (مولانا مودودی)

111- انجیل برناباس کی حقیقت (بشیر محمود اختر)

112- حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیش گوئی

113- حضرت محمد ﷺ بائبل کی نظر میں

114- حضرت مسیح علیہ السلام کے حقیقی پیروکار مسیحی یا مسلمان؟ (محمد اسلم رانا)

115- حضرت مسیح علیہ السلام کی عزت کون کرتا ہے؟

116- صلیبی جنگجو (ہارون یحییٰ)

117- مسیحیت مغربی مفکرین کی نظر میں (چوہدری عبدالمجید)

118- اسلام اور عیسائیت (مولانا ملک ابوالمحمود، ہدایت اللہ)

119- عیسائیت (مولانا ساجد میر)

120- تحفۃ الاریب فی الرد علی اھل الصلیب (مولانا عبداللہ الترجمان سابق پادری)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

121- عیسائیت کا چہرہ بائبل میں (ڈاکٹر عبداللہ خاں اختر جتوئی)

122- یہودی ریاست ماضی سے حال تک (رضی الدین سید)

123- ذکر محمد ﷺ آسمانی صحیفوں میں (محمد یحیٰی خان)

یہ ان کتابوں کے نام ہیں جو عیسائیت، یہودیت پر لکھی گئی ہیں لیکن اگر غور سے ہم جب ان کتابوں کا مطالعہ کرتے ہیں تو یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ان میں ایسی کوئی کتاب نہیں ہے جس میں بائبل اور صحیح بخاری کی صحت کا موازنہ کیا گیا ہو۔ اللہ رب العزت کی دی ہوئی توفیق اور اسی کی مدد سے یہ کتاب ''صحیح بخاری اور بائبل'' جو آپ کے ہاتھوں میں یہ اپنی نوعیت کی پہلی کتاب ہے اس میں چوبیس (24) ابواب قائم کیے گئے ہیں جن میں صحیح بخاری شریف اور بائبل کی صحت اور روایات کا تقابل پیش کیا گیا ہے۔ مزید یہ کہ جو موجودہ دور میں اعتراضات اسلام پر اٹھائے جاتے ہیں ان کے جوابات بھی کافی اور شافی دیئے گئے ہیں کتاب ہذا میں اس حقیر نے بائبل کے تقابل کے لیے تمام مجموعہ حدیث کو منتخب نہیں کیا بلکہ زیادہ تر صحیح بخاری ہی کی روایات کو ترجیح دی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ امت کے سامنے اس بات کو باور کروانا میں ضروری سمجھتا ہوں کہ موجودہ محرف بائبل قرآن مجید تو قرآن مجید کسی بھی طریقے سے وہ صحیح بخاری جسے "اصح الكتب بعد كتاب الله" قرار دیا گیا ہے کا مقابلہ بھی نہیں کر سکتی یہ محض دعویٰ نہیں ہے الحمد للہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اس بات کو کتاب ہذا میں ثابت کرنے کی کوشش بھی کی گئی ہے، اس موقع پر مجھے مولانا محمد علی جوہر صاحب کا ایک جملہ یاد آ گیا، آپ لکھتے ہیں کہ

''قرآن مجید تو قرآن مجید دوسرے صحف ہماری احادیث کی صحت کا بھی مقابلہ نہیں کر سکتے۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محترم قارئین کرام! یہ بات اٹل حقیقت ہے جس سے چشم پوشی کرنا حقیقت سے فراری اختیار کرنا ہے صحیح بخاری کتب احادیث میں ایک بلند مقام رکھتی ہے کیونکہ اس کی صحت اور ٹکسالی اسناد اتنی بلند پائے کی ہیں جس کا اقرار سلف سے خلف تک اہل علم نے کیا ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ کے وقت کے محدثین کرام رحمہم اللہ نے اس کتاب کو خراج تحسین سے بخشا ہے چنانچہ امام ابوجعفر محمود بن عمرو العقیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''امام بخاری رحمہ اللہ نے جب صحیح بخاری مرتب فرمائی تو اسے امام احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین اور علی بن مدینی وغیرہ کے سامنے پیش کیا۔ ان سب بزرگوں نے اس کارنامے کی بڑی تعریف کی، بڑی خوشی کا اظہار کیا اور پوری کتاب کے صحیح ہونے کی گواہی دی البتہ چار احادیث پر کچھ اعتراض کیا۔ عقیلی فرماتے ہیں کہ ان چار احادیث کے بارے میں بھی امام بخاری رحمہ اللہ ہی کی رائے درست تھی۔'' [1]

امام بخاری رحمہ اللہ کی مایاناز تصنیف صحیح بخاری چودھویں کے چاند کے مانند حیثیت رکھتی ہے آپ کی صحیح بخاری اور آپ کی شخصیت کے بارے میں اگر اقوال وآراء کو جمع کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب تیار ہوسکتی ہے امام بخاری رحمہ اللہ کی شخصیت اور آپ کا یہ علمی کارنامہ تاقیامت تک امت کے لیے صدقہ جاریہ ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت میں سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے امام بخاری رحمہ اللہ کے ہاتھوں امت کی ہدایت کے لیے ایسی کتاب تحریر فرما دی جو کہ معجزات نبوی ﷺ کی جیتی جاگتی مثال ہے۔ چنانچہ ابن عابدین شامی کا قول اس مقام پر نقل کرنا افادیت سے خالی نہ ہوگا، آپ لکھتے ہیں:

''امام بخاری رحمہ اللہ معجزات نبوی ﷺ میں سے ایک معجزہ ہیں کہ آپ ﷺ کی

[1] مقدمة فتح الباري: ص 9.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امت میں ایسا بے مثال شخص پیدا ہوا جس کا وجود ایک نعمت کبریٰ ہے، جو امیر المومنین فی الحدیث ہیں۔ امام، مجتہد، ناقد اور صاحب بصیرت ہیں۔"

مزید رقمطراز ہیں کہ

"امام بخاری رحمہ اللہ کی جلالت قدر اور حفظ و اتقان پر دنیا کے تمام ثقہ لوگ متفق ہیں۔" ❶

علامہ سبکی نے کیا خوب کہا:

ولا عن المدح حتى ما يزان به
كـأنما المدح من مقداره يضع

"وہ مدح وستائش سے بالا ہے، اتنا بالا کہ مدح وستائش اب اس کا مقام ومرتبہ بڑھاتی نہیں بلکہ کچھ گھٹا دیتی ہے۔" ❷

یہی وجہ ہے کہ اس عاجز اور حقیر نے ذخیرہ احادیث میں سے خصوصاً صحیح بخاری کو بائبل کے ساتھ تجزیہ کے لیے چنا۔ یہ تمام توفیق صرف وصرف رب العالمین کی طرف سے ہے اسی کی دی ہوئی توفیق سے یہ کام سرانجام دیا گیا ہے۔ کتاب میں جو بھی غلطیاں اور خطائیں ہیں وہ سب کچھ اس حقیر کی طرف ہیں اور اس میں جو بھی خوبیاں اور بھلائیاں ہیں اس کی نسبت میرے مالک اللہ رب العزت والجلال کی طرف ہے جس نے اپنی رحمت اور شفقت سے مجھے اس کام کو کرنے کی توفیق بخشی، میں خصوصاً اس موقع پر اپنی شریک حیات کو ضرور یاد رکھوں گا جس کے تعاون اور مدد سے میں نے اس کتاب کو تصنیف کا لبادہ اوڑھایا اگر میری شریک حیات کا اس کام میں ساتھ نہ ہوتا تو یہ کام میرے لیے بہت مشکل تھا اللہ

❶ سيرة البخاري، از مبارك پوري، ص 111.
❷ طبقات السبكي: 2/ 212.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ میرے والدین اور میری شریک حیات اور میری اولادوں پر خاص رحم کرے اور تمام امت پر بھی اور خصوصاً وہ میرے یمین اور پیار دوست جو ہر وقت میرے ساتھ اس کتاب میں معاون رہے خصوصاً شیخ محمد عاصم افضل، شیخ سرور عاصم مدیر مکتبہ اسلامیہ لاہور، شیخ ابوحفص محمد حسن خان (کمپوزر)، شیخ محمد منور سعید احمد حفظھم اللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ ان تمام بھائیوں اور بزرگوں کی کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرمائے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ذریعے امت کی ہدایت کا فیصلہ فرما دے اور میرے لیے توشہ آخرت بنا دے اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرما دے۔ آمین یا رب العالمین

انا احقر من العباد

خادم السنۃ النبویہ

محمد حسین میمن

☆......☆......☆

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 1

اسنادِ صحیح بخاری /
اسنادِ بائبل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسنادِ صحیح بخاری / اسناد بائبل

اسنادِ صحیح بخاری

اسناد کے حوالے سے مسلمان ایک واحد اور منفرد قوم ہے جس نے ''اسماء الرجال'' جیسے عظیم فن کو ایجاد کر کے اپنے نبی محمد ﷺ کے ارشادات اور مکمل زندگی کو محفوظ بلکہ محفوظ تر کر دیا ''اسماء الرجال'' کے فن کے ذریعے سے نبی کریم ﷺ کی زندگی تو محفوظ ہوئی مگر ہر اس شخص کی زندگی بھی محفوظ ہوگئی جو روایت حدیث میں کسی بھی قسم کا کردار پیش کر رہا ہے۔ یوں سمجھئے کہ اسناد کے فن کی بدولت تقریباً پانچ لاکھ افراد کے حالات زندگی محفوظ کر دیے گئے ہیں پہلی صدی سے اسناد کا یہی علم مسلمانوں میں ترویج پایا اور یوں اس کے ذریعے سے ہر جھوٹے اور سچے کو الگ الگ کر دیا گیا۔

محترم قارئین! اسماء الرجال اور اسناد کا یہ ایسا بیش بہا علم ہے جس نے اپنے اردگرد علوم کے دریا بہا دیئے ہیں۔ راوی کی ذاتی زندگی، اس کا کردار، اس کی امانت، اس کی دیانت، گھریلو زندگی، باہر کے معاملات، سیاسی زندگی، عبادات میں شوق، سنت نبوی کی اطاعت، الغرض تمام وہ معلومات جو تحقیقات کی اصل تک رسائی حاصل کرنے کے لیے ضروری ہوتی ہیں، راویوں کے بارے میں معلومات کو اکٹھا کر دی گئی ہیں۔ اس فن کی بدولت ایسے ایسے عجیب تحقیقاتی نکات سامنے آئے ہیں کہ انہیں جان کر دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ مثلاً اس فن میں تحقیقات کو اتنی باریک بینی سے بروئے کار لایا گیا کہ اگر ایک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راوی ہے اور اس کے نام جیسا اور اسی کے والد کے نام جیسا دوسرا شخص موجود ہے تو اس عظیم فن کی بدولت اتنی مماثلت کے باوجود بھی دونوں راویوں کو الگ کر دیا گیا ہے۔ مثلاً ایک راوی ہیں۔

''ابو جعفر محمد بن جریر الطبری رحمہ اللہ''

یہ مشہور مؤرخ اور مفسر ہیں۔ لیکن اسی نام، ولدیت اور کنیت کے ساتھ ایک اور طبری بھی ہیں۔ جب تحقیق اور اسماء الرجال کے فن کے معیارات پر جب انہیں پرکھا گیا تو دونوں میں فرق واضح ہوا کہ جو مفسر ہیں ان کے دادا کا نام یزید ہے، اور جو دوسرے طبری ہیں ان کے دادا کا نام رستم ہے۔ اور اتفاق دیکھیں کہ ان دونوں کی پیدائش کا سال بھی قریب قریب ایک ہی ہے۔ امام طبری رحمہ اللہ جو مفسر ہیں ان کی پیدائش 224 ہجری میں ہوئی اور دوسرے جو طبری ہیں ان کی پیدائش 226ھ میں ہوئی۔ امام ذہبی رحمہ اللہ نے ان دونوں کا ذکر علیحدہ علیحدہ کیا ہے جو اس بات کی واضح اور مبین دلیل ہے کہ دونوں الگ الگ شخصیتیں ہیں۔ اسماء الرجال اور سند حدیث کا علم اتنا اہم قرار دیا گیا ہے کہ اسے دین کا حصہ ٹھہرا دیا گیا ہے تاکہ مسلم امہ میں سند کے علم کو ترویج حاصل ہو۔ محدث عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ

''الاسناد عندي من الدين، ولولا الاسناد لقال من شاء ما شاء.''[1]

''میرے نزدیک اسناد دین ہے۔ اگر اسناد نہ ہوتیں تو جو بھی چاہتا وہ کہہ دیتا۔''

اسی فن کی وجہ سے ہر راوی کی مکمل طریقے سے گرفت ہوتی ہے۔ یہ ممکن ہی نہیں کہ کوئی راوی جھانسہ دے کر کسی بات کو حدیث کو بنا دے اور اسے صحیح ثابت کر دے۔ بلکہ محدثین کرام رحمہم اللہ نے ہر جھوٹے کو سچے سے اور ہر کھرے کو کھوٹے سے الگ کر دیا۔ حالی

[1] تاریخ بغداد: 166/6.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے کہا تھا:

کیا فاش راوی میں جو عیب پایا
مناقب کو چھانا شالب کو تایا
مشائخ میں جو قبح نکلا جتایا
ائمہ میں جو داغ دیکھا بتایا

امت کے عظیم محدث امام سفیان الثوری رحمہ اللہ اس فن کے بارے میں فرماتے ہیں کہ

"الاسناد سلاح المومن، فاذا لم یکن معه سلاح فبای شیء یقاتل؟"

"اسناد مومن کا ہتھیار ہے۔ پس اگر اس کے پاس یہ ہتھیار نہیں ہوگا تو وہ کس چیز کے ساتھ لڑے گا۔"

یعنی مومن کا ہتھیار سند کا علم ہے۔ اسی کے ذریعے سے صحیح اور غلط کا پتا لگایا جا سکے گا۔
حقیقت میں یہ ایک ایسا فن ہے جو زمانے کی ابتداء سے لے کر آج تک کسی اور مذہب میں یہ فن نظر نہیں آیا۔ اسی وجہ سے حافظ ابوحاتم الرازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"لم یکن فی أمة من الامم منذ خلق الله ادم، امناء یحفظون اثار نبیهم، وانساب سلفهم، الا فی هذه الامة، فقال له رجل: یا ابا حاتم، ربما رووا حدیثا لا اصل له ولا یصح؟ فقال ابو حاتم: علماؤهم یعرفون الصحیح من السقیم." [1]

"آدم علیہ السلام سے لے کر آج تک کسی امت میں اسناد کا علم نہیں ہے سوائے اس امت، "امت محمدیہ" کے، کہ انہوں نے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار کو محفوظ کیا

[1] شرح المذاهب للمرزقانی: 454/5۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ان کے سلف کے انساب کو بھی محفوظ کیا۔ ایک شخص نے پوچھا کہ اے ابوحاتم! بسا اوقات حدیث روایت کی جاتی ہے پس اس کے صحیح اور ضعیف ہونے کی کوئی اصل نہیں ہوتی؟ امام ابوحاتم نے فرمایا: حدیث کے سقم اور صحت کو اس امت کے علماء پہچانتے ہیں۔''

امت محمدیہ نے اپنے نبی کے اقوال وافعال کی حفاظت کے لیے بے لوث ہو کر اپنا تن من اور دھن سب کچھ قربان کر دیا۔ یہ نظیر بھی صرف اسی امت کا خاصہ ہے کہ ایک ایک حدیث بلکہ حدیث کے ایک ایک لفظ کی تصحیح کے لیے سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں میلوں کا سفر طے کیا گیا تاکہ صحیح حدیث کے اصل الفاظ تک رسائی ہو سکے۔ خالی پیٹ، بے سامان، میلوں دراز کا سفر طے کر کے حدیث کے علم کو حاصل کیا جاتا رہا، ہر لفظ کی چھان پھٹک ہوئی راوی کے کردار اور اس کے اصل کو پہچانا گیا، راویوں کے حالات اور ان کی زندگیوں کی چھان پھٹک کے لیے ساٹھ سے زائد کٹھن معیارات کو بروئے کار لایا گیا۔ علم رجال اور علم حدیث میں صرف یہ کہہ دینا کافی نہیں ہوتا کہ میں نے حدیث فلاں سے سنی ہے بلکہ اس سند کی تحقیق کے لیے بال کی کھال اتاری جاتی ہے۔ بلکہ یہ جملہ بھی دراصل ان تحقیقات کے آگے چھوٹا سا معلوم ہوتا ہے۔ اس کی مثال یوں سمجھے کہ کوئی شخص حدیث بیان کرتے ہوئے یوں کہتا ہے کہ ''مجھ سے ابوبکر نے بیان کیا، ان سے امام مالک نے، ان سے نافع نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا......

بظاہر دیکھنے میں سند اچھی معلوم ہوتی ہے لیکن سند کی صحت کے لیے صرف یہی کافی نہیں ہوتا کہ سند کے راوی اچھے ہوں بلکہ یہ بھی دیکھا جائے گا کہ ''ابوبکر'' کون ہیں؟ اگر معلوم ہو جائے تو تحقیق کا مرحلہ آگے بڑھے گا ورنہ اس تحقیق پر یہیں بریک لگ جائے گا اور اس کا جھوٹ پہلے ہی مرحلے میں پکڑا جائے گا۔ الغرض یہ ثابت ہو جائے کہ ابوبکر کون ہے تو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر یہ دیکھا جائے گا کہ اس کی پیدائش کب کی ہے؟

اگر پیدائش کے بارے میں معلومات حاصل ہو جائیں تو یہ دیکھا جائے گا کہ اس کا عقیدہ کیسا تھا، اگر یہ بھی معلوم ہو جائے کہ وہ ٹھیک عقیدے کا تھا تو اس کے بعد، اس کے اور امام مالک کے زمانے کو دیکھا جائے گا۔ اگر ہم عصری ثابت نہیں ہوتی تو سند کے ضعف کی وجہ سے اس کی بیان کردہ روایت ناقابل حجت ٹھہرے گی۔ اگر اس کی ملاقات امام مالک سے ثابت ہو جائے تو پھر دیکھا جائے گا کہ وہ "سیء الحفظ" کا شکار تو نہیں۔ اگر وہ حافظے کا خراب ہوگا تو اس کی روایت قبول کرنے سے اجتناب کیا جائے گا۔ حتیٰ کہ یہ ثابت ہو جائے کہ وہ روایت بیان کرنے میں بھی کسی بھول کا شکار نہیں ہوا تو اب دیکھا جائے گا کہ اس کی بیان کردہ روایت کیا اس سے زیادہ (مستند) ثقہ راویوں کی مخالف تو نہیں؟ اگر نہیں تو مزید تحقیقی معیارات کو آگے بڑھایا جائے گا وگرنہ سند میں ''شاذ'' کی وجہ سے خرابی پیدا ہو جائے گی۔

محترم قارئین ان معیارات کے علاوہ اور بھی بے شمار ایسے معیارات ہیں جن سے ہر راوی کو گزرنا ہوتا ہے اور ان تمام فنون پر مستقل کتب بھی لکھی جا چکی ہیں۔ یہی وہ مبارک علم ہے جو مسلمانوں کے تفاخر میں سے ہے۔ آپ حیرت کریں گے کہ محدثین کرام رحمہم اللہ نے راویوں کے ساتھ ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگیوں پر بھی مستقل کتابیں لکھی ہیں جن کے ذریعے سے تقریباً دس ہزار 10000 سے زائد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حالات اور ان کی زندگیوں کو قلمبند کیا گیا ہے۔ مزید برآں خود اس فن پر بھی کئی کتابیں لکھی گئی ہیں۔ مثلاً

طبقات ابن سعد (امام ابن سعد رحمہ اللہ)

الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب (امام الحافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ)

کتاب الصحابۃ (امام ابن السکن رحمہ اللہ)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معرفة الصحابة (امام ابونعیم الاصفہانی رحمہ اللہ)

اسد الغابة (امام ابن الاثیر رحمہ اللہ)

الاصابة فی تمییز الصحابة (حافظ ابن حجر العسقلانی رحمہ اللہ)

ان کے علاوہ، تابعین تبع تابعین، اوران کے بعد کے راویوں کو بھی مختلف کتب رجال میں جمع کیا گیا ہے۔ الاصابہ کا مقدمہ لکھنے والا مشہور مستشرق سپرنگر(Springer) کے تخمینے کے مطابق تقریباً پانچ لاکھ راویوں کے حالات کو قلمبند کیا گیا ہے۔ کمال کی یہ تحقیق اسلام کے علاوہ دیگر مذاہب میں قطعی موجود نہیں ہے۔ چنانچہ اس حقیقت کو واضح کرتے ہوئے علامہ ابن حزم رحمہ اللہ یہود ونصاریٰ کا ذکر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ

"واما اقوال الصحابة والتابعين فلا يمكن اليهود ان يبلغوا الى صاحب النبي اصلا ولا الى تابع ولا يمكن النصارى ان يصلوا على من شمعون وبولص."❶

"جہاں تک یہود کا تعلق ہے ان کے صحابہ اور تابعین کے اقوال کے متعلق ممکن ہی نہیں ہے کہ وہ نبی کے صحابی تک کے درجے پر پہنچتے ہوں اور نہ نبی کے تابعی تک۔ اور عیسائیوں میں وہ شمعون اور پولس سے آگے نہیں جا سکے۔"

علامہ ابن حزم رحمہ اللہ مزید لکھتے ہیں کہ

"نقل الثقة عن الثقة كذالك يبلغ الى النبى ﷺ خص الله به المسلمين دون سائر اهل الملل كلها."❷

"ثقہ کا ثقہ سے نقل کرنا یہاں تک کہ یہ نبی کریم ﷺ تک پہنچے، یہ خصوصیت اللہ تعالیٰ نے تمام امتوں میں صرف مسلمانوں ہی کو عنایت فرمائی ہے۔"

❶ كتاب الفصل فى الملل: 83/2. ❷ كتاب الفصل فى الملل: 82/2.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث کی سند اور اس کی سماعت میں احتیاط کرنا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہی کے دور سے جاری تھا اور مزید یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی احادیث کی حفاظت کے لیے ایسی ایسی وعیدیں سنائی ہیں جو "الصارم المصلول" کے مانند ہر وقت محدثین اور راویوں کی گردنوں پر تنی رہتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سنت کی حفاظت کے لیے راویوں کے حالات اور ان کی تحقیقات کو دین کا حصہ قرار دیا گیا ہے۔ اور انہی مقاصد کے تحت صحابہ، تابعین، تبع تابعین اور محدثین نے کٹھن سے کٹھن سفر کرنے اور قربانیاں دینے میں گریز نہ کیا۔ حدیث سے لگاؤ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کی حفاظت کے بارے میں آپ کس قدر سوچ سکتے ہیں؟ اندازہ کرنا مشکل ہے۔ لہذا ایک واقعہ نذر قرطاس ہے۔ اسے پڑھ کر آپ سند اور حدیث کی تحقیقات پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محنتوں اور ان کی کاوشوں کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ مثلاً

مشہور تابعی عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ مشہور صحابی سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ، سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے پاس مصر پہنچے۔ جب سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ مصر کے امیر سیدنا مسلمہ بن مخلد کے مکان پر پہنچے تو اطلاع ملنے پر مسلمہ رضی اللہ عنہ فوراً باہر آئے اور گلے ملے اور دریافت کیا۔ کیسے سفر فرمایا؟ سیدنا ابوایوب رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک حدیث میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی۔ اب اس کے سننے والوں میں میرے اور عقبہ رضی اللہ عنہ کے سوا اور کوئی باقی نہیں رہا، آپ میرے ساتھ کسی کو بھیج دیجیے اور جو سیدنا عقبہ رضی اللہ عنہ کا مکان ہے مجھے بتلا دیں۔ جب ابوایوب رضی اللہ عنہ عقبہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے تو وہ فوراً باہر تشریف لائے، معانقہ کیا اور اس سفر کی زحمت گوارا کرنے کی وجہ پوچھی، سیدنا ابوایوب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''ستر المومن'' کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے براہ راست حدیث سننے والا میرے اور آپ کے سوا اب کوئی باقی نہیں رہے۔ سیدنا عقبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جی ہاں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"من ستر مومنا في الدنيا على خزية ستره الله يوم القيامة."

''جس نے کسی مومن (کی کمزوریوں کو) دنیا میں پوشیدہ رکھا، اللہ تعالیٰ (اس کی کمزوریوں کو) قیامت کے دن پوشیدہ رکھیں گے۔''

یہ سننے کے بعد سیدنا ابوایوب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "صدقت" عقبہ! آپ نے سچ بیان کیا، اس کے بعد سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ اپنی سواری کی طرف پلٹے اور مدینہ منورہ واپسی کے لیے اس پر سوار ہو گئے۔ (1)

محترم قارئین آپ اندازہ لگائیے کہ حدیث کی صحت کے لیے یہ کتنی عظیم قربانی پیش کی گئی کتب رجال میں ایسی قربانیاں اور علم حدیث کے لیے اس طرح کے سفر کی لمبی چوڑی داستانیں مرقوم ہیں۔ بتائیے کیا بائبل میں اسناد اقوال مسیح علیہ السلام کے لیے کہیں اتنی کاوشیں کی گئیں؟ کیا ان کے احکامات اور الفاظ کی اس طرح سے حفاظت کی گئی جس طرح فرمان محمد ﷺ کے لیے قربانیاں پیش کی گئیں۔ ہرگز نہیں بلکہ اس قسم کی تحقیقات کا تصور بھی دنیا کے کسی بھی مذہب میں موجود نہیں ہے۔ بائبل کی کسی بھی عبارت کو اٹھا لیجیے آپ ہرگز فیصلہ نہیں کر پائیں گے کہ ناقل اور راوی (روایت کرنے والا) کون تھا اور کن حالات ذرائع کے تحت اقوال مسیح علیہ السلام کو جمع کیا گیا۔ بائبل میں ایسی عجیب اور بے تکی باتیں بھری پڑی ہیں کہ ان کا نہ سر ہے اور نہ پیر۔ معلوم نہیں راوی کس پس منظر سے بات کو نقل کر رہا ہے۔ الغرض یہ ایک عجیب اندھیر نگری ہے کہ ہر آدمی نے اپنی ذاتی محنت کو بائبل کا حصہ بنا دیا..... لیکن اس کے برعکس کتب رجال اور اسناد کی تحقیق کے ذریعے سے محدثین کرام نے کذاب لوگوں کا ناطقہ بند کر دیا اور انہیں برسر عام لوگوں کے سامنے رسوا کیا تاکہ دین محمدی ہر طرح سے محفوظ رہے۔ چنانچہ اس نکتے کو سمجھنے کے لیے چند واقعات نظر قرطاس ہیں، یحییٰ بن صالح

(1) معرفة علوم الحديث: ص 18.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے روایت ہے کہ

''الکلاعی فرماتے ہیں: حمص میں ہمارے ہاں عمر بن موسیٰ آئے ہم مسجد میں ان کے پاس اکٹھے ہوگئے وہ کہنے لگے "حدثنا شیخکم الصالح" (آپ کے شیخ صالح نے مجھ سے حدیث بیان کی) جب بہت زیادہ اس طرح کہنے لگا تو میں نے کہا کہ یہ کون ہمارے صالح شیخ ہیں؟ ہمیں ان کا نام بتایئے تاکہ ہم جان لیں اس نے کہا ''خالد بن معدان'' میں نے کہا انہیں آپ کس سال ملے تھے؟ اس نے کہا 108ھ میں ملا تھا۔ میں نے کہا آپ انہیں کہاں ملے تھے؟ کہنے لگے ارمینیہ کی جنگ میں ملا تھا۔ میں نے کہا اے شیخ! اللہ سے ڈرو اور جھوٹ نہ بولو خالد بن معدان 104ھ میں فوت ہوگئے تھے۔ آپ کا بیان ہے کہ آپ (انہیں ان کی) وفات سے 4 سال بعد ملے تھے۔ مزید برآں کہ انہوں نے ارمینیہ میں کبھی جنگ نہیں کی۔ انہوں نے تو روم میں جنگ لڑی تھی۔ [1]

اس واقعہ سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ سلف میں کس قدر تحقیق کی فضا عام تھی راوی کا جھوٹ منٹوں میں پکڑا جاتا لیکن اگر بائبل میں اس قسم کے واقعات ہیں تو کسی میں کوئی جرأت نہیں اور نہ ہی کوئی پوچھنے والا ہے کہ جو بات بائبل میں مرقوم ہے وہ کہاں سے آئی؟ ایک مثال کے ذریعے سے اس بات کو سمجھئے بائبل میں گلتیوں باب 3 فقرہ 13 میں لکھا ہے کہ

''مسیح جو ہمارے لیے لعنتی بنا اس نے ہمیں مول لے کر شریعت کی لعنت سے چھڑایا کیونکہ لکھا ہے کہ جو کوئی لکڑی پر لٹکایا گیا وہ لعنتی ہے۔''

آپ اس فقرے پر غور کریں کہ اس میں کتنا جھوٹ ہے۔ پہلی بات یہ کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو (العیاذ باللہ) لعنتی قرار دیا جا رہا ہے اور شریعت کو بھی لعنتی کہا گیا ہے یہ بات

[1] الكفاية في علم الرواية: 119۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی واضح کی کہ یہ سب ''لکھا'' ہوا ہے، اب کوئی پوچھے کہ یہ کہاں لکھا ہوا ہے؟ ذرا کوئی بتائے اس کا سراغ لگائے کہ کس نے اس فقرے کو نقل کیا؟ مگر پوری بائبل میں اس بارے میں خاموشی ہے بلکہ اس غلط اور جھوٹی بات کو لانے والا ''سینٹ پال'' ہی ان کا رسول بن بیٹھا جو مسیح علیہ السلام اور شریعت کو لعنتی قرار دے رہا ہے، الغرض ایسے ان گنت واقعات بائبل میں لکھے ہوئے ہیں اگر ہم انہیں اصول حدیث کے کٹھن مراحل پر جانچنا شروع کریں تو بائبل مکمل طور پر مخدوش قرار پائے گی۔

اس بات سے متعلقہ ایک واقعہ میرے ذہن میں آ رہا ہے جسے ''الاعلان بالتوبیخ لمن ذم التاریخ'' میں لکھا گیا ہے:

''بعض یہودی لوگوں نے قائم کے وزیر اعلیٰ ابو القاسم کے سامنے 447ھ میں ایک خط پیش کیا۔ جس کے متعلق دعویٰ کیا گیا تھا کہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خط اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی تحریر تھی۔ اس خط میں یہ لکھا تھا کہ خیبر کے یہود سے جزیہ ساقط ہو گیا ہے، اس بات پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی گواہی ثبت تھی، وزیر اعلیٰ نے یہ خط الحافظ الحجہ ابوبکر الخطیب رحمہ اللہ کے سامنے پیش کیا۔ انہوں نے اس پر غور کرنے کے بعد فرمایا یہ جھوٹا خط ہے۔ کہا گیا کہ آپ کو کیسے معلوم ہوا (کہ یہ خط جھوٹا ہے؟) فرمایا کہ اس میں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی گواہی ہے۔ وہ (فتح مکہ) کے سال مسلمان ہوئے (جبکہ فتح مکہ 8ھ میں ہوا) اور فتح خیبر سات ہجری میں ہوئی۔ اس میں سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی گواہی ہے وہ یوم قریظہ کو فوت ہو گئے تھے جو کہ خیبر سے دو سال پہلے ہوا تھا۔ جو کچھ خطیب بغدادی رحمہ اللہ نے ابو القاسم سے کہا اس نے اسے قبول کر لیا اور انہیں ان کی بات پر یقین ہو گیا۔ یہود کے بیان کردہ خط کے محتویات پر یقین نہ کیا کیونکہ یہ (اسماء الرجال کے فن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے) جھوٹا ثابت ہو گیا تھا۔'' ❶

واقعہ پر غور کیجیے کہ خطیب بغدادی رحمہ اللہ نے کس طرح سے غلط بات اور جھوٹ کا پتا لگا لیا کیونکہ دین کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے خود اٹھائی ہے لہٰذا اگر خطیب بغدادی رحمہ اللہ کے پاس اسماء الرجال کا علم نہ ہوتا تو آج تک مسلمان اس واقعہ کو سچ سمجھتے لیکن اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ دین اسلام کی حفاظت کرے گا اور ہر جھوٹ اور غلط بات کو دین اسلام سے دور رکھے گا۔ اسی لیے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ

''ان هذا العلم دين فانظروا عمن تاخذونه .'' ❷

''یہ علم دین ہے دیکھو آپ اس کو کس سے حاصل کرتے ہو۔''

حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان میں بہت ہی احتیاط سے کام لیا گیا ہے راوی کا مکمل بائیوڈیٹا محدث کی میز پر ہوتا وہ ہر شک کی بات کو چھوڑ دیتے چاہے وہ بظاہر کتنا ہی پرہیزگار نظر آتا کیونکہ کوئی شخص بھی اپنی پرہیزگاری کی وجہ سے محدثین کرام رحمہم اللہ کو جھانسہ نہیں دے سکتا تھا اسی لیے امام مالک رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے۔

''یہ علم دین ہے دیکھو تم کن سے یہ دین حاصل کرتے ہو؟ میں نے ستر ایسے آدمی دیکھے جو حدیثیں (مسجد نبوی کی طرف اشارہ کرکے) بیان کرتے تھے۔ ہر ایک کہتا تھا فلاں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مگر میں نے ان سے کچھ بھی نہ لیا۔ اگر ان میں سے کسی کو بیت المال پر امین سمجھا جائے تو وہ امین ہوگا۔ لیکن ان سے حدیث نہ لینے کا سبب یہ تھا کہ وہ لوگ اس (حدیث) کے اہل نہ تھے۔'' ❸

❶ الاعلان بالتوبيخ لمن ذم التاريخ: ص 10.

❷ التمهيد: 45/1. ❸ التمهيد: 67/1.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام یحییٰ بن سعید القطان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ

''میں ایک لاکھ دینار کے لیے جس آدمی کو صحیح سمجھتا ہوں اسے ایک حدیث کے لیے امین نہیں سمجھتا۔'' [1]

امام یحییٰ رحمہ اللہ کے اس قول سے یہ بات بھی واضح ہوئی کہ محدثین کرام رحمہم اللہ کی نگاہوں میں قدر اور منزلت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث ہوا کرتی تھیں۔ اسی لیے وہ کسی فلاں شخص کو دینار و درہم پر امین جانا کرتے تھے مگر احادیث کی قبولیت کے لیے اتنی کٹھن شرائط عائد کی تھیں کہ ایسا شخص بھی اس پل کو پار کرنے کے قابل نہ ہوتا تھا۔

پچھلی سطور میں ہم نے بائبل سے ایک حوالہ نقل کیا جس میں مسیح علیہ السلام کو (العیاذ باللہ) لعنتی کہا گیا ہے۔ اگر یہ بات اور یہ قول محدثین کے کٹہرے میں پیش کیا جائے تو یقین جانیے آج کی مکمل محرف بائبل ہی کا صفایا ہی ہو جائے کیونکہ موجودہ بائبل کی سند کچھ بھی نہیں ہے۔ اس کی وضاحت ان شاء اللہ ہم باب اسناد بائبل میں ذکر کریں گے۔ یہ مختصر سا خاکہ سند اور اسماء الرجال کے بارے میں ہم نے نقل کیا ہے۔ لیکن جہاں تک بات ''صحیح بخاری'' کی صحت کی ہے تو تمام محدثین اور ماہرین اسماء الرجال اس بات پر متفق ہیں کہ صحیح بخاری کی اسنادی حیثیت دیگر تمام کتب احادیث سے اعلیٰ ہے یعنی تمام محدثین کی شرائط میں سب سے زیادہ کٹھن اور مضبوط شرائط صحیح بخاری کی صحت کے لیے چنی گئی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جسے امام بخاری یا امام مسلم اپنی صحیح میں بطور حجت پیش کر دیں تو ماہرین کا کہنا ہے کہ ''قد جاوز عن القنطرۃ'' کہ ''وہ امتحان کا پل پار کر گیا۔'' یعنی وہ روایت متفق طور پر ٹکسالی سند کے ساتھ ہوگی، صحیح بخاری شریف میں جتنے بھی رواۃ سے امام بخاری رحمہ اللہ نے احادیث کو اخذ فرمایا ہے وہ تمام کے تمام ثقہ، صادق، اور دیگر خوبیوں سے مالا مال ہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ

[1] الكفاية في علم الرواية.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے صحیح بخاری کی احادیث کو 6 لاکھ احادیث کے مجموعے میں سے چنا ہے۔ آپ کے معیارات اور شرائط کا کیا کہنا کہ سرزمین پر قرآن مجید کے بعد اگر کوئی کتاب مکمل حفاظت اور تحقیقی معیارات پر پوری اترتی ہے تو وہ صحیح بخاری ہے۔ کیونکہ اس کتاب میں انہی احادیث کو جمع کیا گیا ہے جو مکمل طور پر صحت اور ٹکسالی سند سے مروی ہے۔ چنانچہ امام بخاری رحمہ اللہ خود فرماتے ہیں کہ

"ما ادخلت فی کتابی الجامع الا ما صح." [1]

یعنی "میں نے اپنی کتاب جامع صحیح میں صرف صحیح احادیث ہی داخل کی ہیں۔"

لہٰذا چھ لاکھ احادیث کے مجموعے سے صحیح بخاری میں صرف سات ہزار دو سو پچھتر احادیث کو مع مکررات کے داخل کیا ہے۔ ورنہ (اصل میں وہ) صرف چار ہزار احادیث ہیں۔ [2]

امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری میں جتنے بھی راویوں سے روایت بیان فرمائی ہے ان تمام راویوں کے ثقہ ہونے کے ساتھ ساتھ سب کے بارے میں تحقیقی گفتگو اسماء الرجال کی کتب میں مرقوم ہے اور ان تمام رواۃ کی تفصیلی معلومات بھی ان کتب میں درج ہے۔ مثلاً اس بات کو سمجھنے کے لیے ہم صحیح بخاری شریف کی پہلی حدیث کو لیتے ہیں۔ اس میں جو راوی ہیں کیا ان کی تفصیلات موجود ہیں، کیا ان کا ثقہ اور غیر ثقہ ہونا آج بھی واضح ہے؟ آیئے صحیح بخاری کی سب سے پہلی حدیث کی معلومات کے لیے ہم اسماء الرجال کی کتب کی طرف التفات کرتے ہیں۔ صحیح بخاری کی پہلی حدیث کے رواۃ:

① عبداللہ بن الزبیر الحمیدی رحمہ اللہ

② سفیان رحمہ اللہ

[1] مقدمہ ابن الصلاح: ص 10۔ الاحتجاج بالشافعی للخطیب: ص 36.

[2] مقدمہ ابن الصلاح: ص 10.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

③ یحییٰ بن سعید الانصاری رحمہ اللہ

④ محمد بن ابراہیم التیمی رحمہ اللہ

⑤ علقمہ بن وقاص اللیثی رحمہ اللہ

⑥ سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

1 عبداللہ بن الزبیر الحمیدی رحمہ اللہ:

آپ کا مکمل نام ''ابوبکر عبداللہ بن الزبیر بن عیسیٰ بن عبداللہ بن الزبیر بن عبداللہ بن حمید بن اسامہ بن زہیر بن الحارث بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی القرشی الاسدی۔

یہ آپ کا مکمل نام ہے وہ حضرات جن سے آپ نے روایت فرمایا ان کی بھی تفصیل کتب اسماء الرجال میں موجود ہے۔ مثلاً

روی عن:

(1) ابن عيينة، (2) ابراهيم بن سعد، (3) محمد بن ادريس الشافعي، (4) الوليد بن مسلم، (5) امام وكيع، (6) مروان بن معاوية، (7) عبدالعزيز بن ابي حازم، (8) الدراوردي، (9) بشر بن بكر التنيسي.

اور ان کے علاوہ دیگر بہت بڑی جماعت ان سے جنہوں نے روایت کو نقل فرمایا:

(1) محمد بن اسماعيل البخاري، (2) امام مسلم، (3) ابوداود، (4) الترمذي، (5) النسائي، (6) ابن ماجة، (7) محمد بن يونس النسائي، (8) هارون الحمال، (9) محمد بن يحيیٰ الزهلي، (10)عبيدالله بن فضالة النسائي، (11) محمد بن احمد القرشي، (12)محمد بن عبدالله بن عبدالرحيم، (13) البدقي، (14) ابوالازهر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النيسابوری، (15) ابوزرعة، (16) ابوحاتم، (17) ابوبکر محمد بن ادریس وراق، (18) یعقوب بن شیبة، (19) یعقوب بن سفیان، (20) محمد بن سنجر، (21) یوسف بن موسیٰ القطان، (22) اسماعیل سمویه، (23) بشر بن موسیٰ.

محترم قارئین! یہ جتنے بھی راویوں کے نام ہم نے درج کیے ہیں، ان سب نے امام حمیدی رحمہ اللہ سے احادیث نقل کیں یا پھر امام حمیدی رحمہ اللہ نے ان سے احادیث نقل فرمائی ہیں۔ اسی طرح سب کی تفصیلات اور اسناد کی معلومات بھی کتب اسماء الرجال میں موجود ہے۔

امام حمیدی رحمہ اللہ کے بارے میں تفصیلات:

1. امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ ہمارے نزدیک امام ہیں۔
2. امام حاتم رحمہ اللہ فرماتے ہیں وہ ثقہ اور امام ہیں۔
3. امام ابن حبان رحمہ اللہ نے انھیں ''الثقات'' میں ذکر فرمایا ہے۔
4. حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں وہ صاحب سنت تھے، صاحب فضل اور دین دار تھے۔
5. امام حاکم فرماتے ہیں کہ ثقہ اور مامون تھے۔
6. آپ کی وفات 219ھ میں ہوئی۔
7. امام ابن سعد رحمہ اللہ فرماتے ہیں، آپ ثقہ تھے اور کثیر الحدیث تھے۔

اس مختصر سی معلومات سے آپ بخوبی جان چکے ہوں گے کہ اسماء الرجال کی کتب میں کس قدر مشقت کی گئی ہے اور سند کا اہتمام کس قدر کیا گیا ہے۔

اگر صرف امام حمیدی رحمہ اللہ ہی پر تفصیلی معلومات کو اکٹھا کیا جائے تو یہ بات غلو نہ ہوگی کہ ایک آپ کے متعلق ہی ایک ضخیم جلد تیار ہو سکتی ہے۔

عبداللہ بن زبیر رحمہ اللہ کے بارے میں مزید تفصیل جاننے کے لیے ان کتابوں کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف رجوع کریں:

تہذیب الکمال (3270) طبقات ابن سعد (5020/5) تاریخ الصغیر (339/2) جمہرۃ نسب قریش (449) ثقات العجلی (29) علل الدارقطنی (171/3) السابق واللاحق (143) طبقات الشیرازی (99) تہذیب التہذیب (298/4) الانساب (331/4) اللباب (321/1) الکاشف (2746) التقریب (415/1) خلاصۃ الخزرجی (3497) تذکرۃ الحفاظ (413)

2 سفیان رحمہ اللہ:

آپ کا مکمل نام: سفیان بن عیینہ بن ابی عمران میمون بن محمد بن مزاحم اخی الضحاک۔

آپ نے جن راویوں سے روایت اخذ کی:

(1) عبدالملك بن عمير، (2) صالح بن صالح بن حي، (3) أبو اسحاق السبيعى، (4) صفوان بن سليم، (5) زياد بن علاقة، (6) عبدالله بن دينار، (7) الاسود بن قيس، (8) عبيد الله بن عمر، (9) ابان بن تغلب، (10) ابن عجلان، (11) ابراهى، (12) على بن زيد بن جدعان، (13) اسحاق بن عبدالله بن ابى طلحة، (14) عمرو بن دينار، (15) اسرائيل ابى موسىٰ، (16) سليمان التيمى، (17) اسماعيل بن ابى خالد، (18) عبدالله بن طاؤس، (19) اسماعيل بن ابى امية، (20) ضمرة بن سعيد، (21) زكريا بن ابى زائدة، (22) ايوب بن ابى تميمة السختيانى، (23) زيد بن اسلم، (24) الزهرى، (25) صالح بن كيسان، (26) ابو اسحق الشيبانى، (27) الوليد بن كثير، (28) مطرف بن طريف۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ حضرات جنہوں نے آپ سے روایت کو اخذ کیا:

(1) الاعمش، (2) الثوری، (3) ابن جریج، (4) مسعر، (5)شعبة، (6) ابو اسحاق الفزادی، (7) حماد بن زید، (8) الحسن بن حي، (9) همام، (10) ابو الاحوص، (11) ابن المبارك، (12) قیس بن ربیع، (13) ابو معاویة، (14) وکیع، (15) معتمر بن سلیمان یحییٰ بن ابی زائدة، (16) یحییٰ القطان، (17) ابن مهری، (18) ابو خیثمة، (19) ابو جعفر النفیلی، (20) ابو بکر الحمیدی، (21) ابن عمر العدنی، (22) اسحاق بن راهویة، (23) عمرو بن علی الفلاس، (24)قتیبة، (25) ابو موسی العنزی، (26) الزبیر بن بکار، (27) محمد بن عیسی بن حبان۔

ان کے علاوہ بہت بڑی جماعت نے ان سے روایت کی ہے اور ان تمام کے بارے میں ایک ایک پہلو پر تفصیلی گفتگو موجود ہے۔

امام عجلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ کوفی تھے اور ثقہ تھے، حدیث میں ثابت تھے۔

علی بن مدینی رحمہ اللہ کے مطابق بہت زیادہ اتقی تھے۔

ابن وہب کہتے ہیں کہ ان سے بڑھ کر میں نے کتاب اللہ کا عالم نہیں دیکھا۔ آپ کی وفات سن 198ھ کو ہوئی۔

آپ کی تفصیلی معلومات جاننے کے لیے ان کتابوں کو دیکھئے:

تہذیب الکمال (2413) تاریخ ابی زرعۃ (20، 40، 110) طبقات ابن سعد (497/5) الکاشف (2022) ابن طہمان (1/4) سیر اعلام النبلاء (400/8) علل المدینی (38، 44، 47) تہذیب التہذیب (403/3) طبقات خلیفۃ (284) تذکرۃ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحفاظ (262/1) التاریخ الصغیر (284/2) میزان الاعتدال (6092)

3 یحییٰ بن سعید الانصاری رحمہ اللہ:

آپ کا مکمل نام: یحییٰ بن سعید قیس بن عمرو بن سہل بن ثعلبہ بن الحارث بن زید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن النجار الانصاری المدنی۔ مشہور تابعی۔

آپ نے جن راویوں سے روایت اخذ کی۔

(1) انس بن مالك، (2) محمد بن ابراهيم التيمى، (3) عبدالله بن عامر بن ربيعه، (4) ابو الحباب سعيد بن يسار، (5) محمد بن ابى امامة بن عمرة، (6) حميد الطويل، (7) النعمان بن ابى عياش، (8) الزهرى، (9) سعيد بن المسيب، (10) نافع مولى ابن عمر، (11) القاسم بن محمد بن ابى ابكر الصديق، (12) عبدالرحمٰن بن وعلة المصرى، (13) عبيد بن حنين، (14) عبادة بن وليد بن عبادة الصامت، (15) بشر بن يسار، (16) ابو الزبير المكى، (17) أبوصالح السمان، (18) محمد بن يحيىٰ بن حبان.

وہ حضرات جنہوں نے آپ سے روایت لی:

(1) الزهرى، (2) سعيد بن ابى عروبة، (3) يزيد بن الهاد، (4) وهيب، (5) ابن عجلان، (6) شعبة، (7) مالك، (8) السفيانان، (9) ابن اسحاق، (10) ابن جريج، (11) ابن ابى ذئب، (12) عمرو بن الحارث، (13) الاوزاعى، (14) فليح بن سليمان، (15) طلحه بن مصرف، (16) الليث بن سعد، (17) جرير بن حازم، (18) هشيم، (19) ابراهيم بن طهمان، (20) ابو معاوية الضرير، (21) زهير بن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معاویۃ، (22) ابن ابی زائدۃ، (23) یزید بن ھارون، (24) ابو بدر شجاع بن الولید.

ان کے علاوہ اور بھی ہیں۔ امام ابن سعد آپ کے بارے میں لکھتے ہیں: آپ ثقہ ہیں اور بہت احادیث روایت کرنے والے ہیں۔

1: حماد بن زید فرماتے ہیں: میں یحییٰ بن سعید سے زیادہ کسی کو دین کی سمجھ میں نہیں پایا۔

2: علی بن مدینی رحمہ اللہ انہیں کبار التابعین میں شمار کرتے ہیں۔

3: امام الثوری رحمہ اللہ نے انہیں حفاظ میں شامل فرمایا ہے۔

4: امام نسائی رحمہ اللہ نے انہیں ثقہ، مامون جیسے عمدہ القابات سے نوازا ہے۔ آپ کی وفات سن 144ھ کو ہوئی۔

آپ کے تفصیلی حالات زندگی اور معلومات کے لیے دیکھیے:

شذرات الذہب(213/1) التعدیل والتجریح (1416/3) التقریب(7509) تذکرۃ الحفاظ (137/1) تہذیب التہذیب (240/3) الکامل فی التاریخ (274/5) طبقات ابن سعد (221/9) نھایۃ السول (ص 427) تہذیب الکمال (6837) تاریخ الاسلام (149/7) تاریخ خلیفہ (420) معرفۃ التابعین (ص 46) ثقات ابن حبان (541/5) علل الدارقطنی (134/1) الارشاد للخلیلی (33) القضاء للوکیع (241/3)

4 محمد بن ابراہیم التیمی رحمہ اللہ:

آپ کا مکمل نام ہے: محمد بن ابراہیم بن الحارث بن خالد بن صخر بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ۔

وہ حضرات جنہوں نے آپ سے روایت لی ہے:

(1) ابو سعید الخدری، (2) عبداللہ بن حسنین، (3) عمیر مولی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابی اللحم، (4) ابو حازم، (5) التمار، (6) جابر بن عبدالله،
(7) عطاء بن یسار، (8) انس بن مالك، (9) عیسی بن طلحه،
(10) قیس بن عمرو الانصاری، (11) معاذ بن عبدالرحمٰن التیمی،
(12) محمود بن لبید، (13) ابو سلمة بن عبدالرحمٰن، (14) عائشة،
(15) عبدالرحمٰن بن بجیر، (16) علقمه بن وقاص، (17) عروة بن
ابی الزبیر، (18) بسر بن سعید، (19) مالك بن ابی عامر الاصبحی،
(20) خالد بن معدان، (21) عامر بن سعد.

وہ راوی جن سے آپ نے روایت کو اخذ کیا۔

(1) ابنه موسیٰ، (2) یزید بن الهاد، یحییٰ، (3) یحییٰ بن ابی
کثیر، (4) عبد ربه، (5) عمارة بن غزیة، (6) سعد بن سعید
الانصاری، (7) ابن اسحاق، (8) محمد بن عمرو بن علقمة،
(9) الاوزاعی، (10) هشام بن عروه، (11) حمید بن قیس الاعرج،
(12) اسامة بن زید، (13) توبة العنبری.

ان کے علاوہ اور بھی راویان ہیں۔

امام ابن معین، ابو حاتم، اور نسائی کہتے ہیں ثقہ ہیں۔ ابن سعد کہتے ہیں ثقہ ہیں، کثیر الحدیث ہیں۔ آپ کی وفات سن 120ھ کو ہوئی۔

آپ کی معلومات کے لیے دیکھیے:

الجرح والتعدیل (12586) التقریب (140/2) الثقات ابن حبان، تہذیب التہذیب (9/5) الکاشف (4760) تذکرۃ الحفاظ (164/1) میزان الاعتدال (7097) خلاصۃ الخزرجی (6012)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

5 علقمہ بن وقاص اللیثی رحمہ اللہ:

آپ کی کنیت ابو واقد ہے۔

آپ کا مکمل نام علقمہ بن وقاص بن محصن بن کلدہ، بن عبد یالیل بن طریق بن عتوارۃ بن عامر بن مالک بن لیث بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ اللیثی العتواری المدنی۔

وہ حضرات جنھوں نے آپ سے روایت لی۔

آپ کے صاحبزادے عبداللہ اور عمرو، الزہری، محمد بن ابراہیم بن الحارث، التیمی، عمرو بن یحییٰ المازنی، یحییٰ بن النضر الانصاری، ابن ابی ملیکہ۔

جن سے آپ نے روایت اخذ کی۔

عمر، ابن عمر، بلال بن الحارث، معاویہ، عمرو بن العاص عائشہ رضی اللہ عنہم۔

آپ کے حالات میں کہا گیا ہے کہ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک دور میں پیدا ہو چکے تھے لہٰذا آپ نے کئی صحابہ سے ملاقات فرمائی ہے اور ان سے احادیث روایت کی ہیں۔ آپ کی تفصیلی معلومات کے لیے ان کتابوں کی طرف رجوع کریں۔

تہذیب الکمال (4021) ثقات ابن حبان (209/5) طبقات ابن سعد (60/5) الاستیعاب (1088/3) طبقات خلیفہ (236) سیر اعلام النبلاء (62/4) تاریخ الصغیر (126/1) الاصابہ (5680) ثقات العجلی (ص 36) خلاصہ للخزرجی (4940)

6 سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ:

آپ کا مکمل نام ہے: عمر بن الخطاب بن نفیل بن عبد العزیٰ بن ریاح ابن عبداللہ بن قرط بن ازاح ابن عدی، اخی مرہ و ھصیص ابنی کعب بن لوی العدوی القرشی۔

آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں اور عشرہ مبشرہ، اور خلفاء الراشدین میں شامل ہیں۔ آپ کی تعریفات سے قرآن وحدیث بھرے ہوئے ہیں، آپ ضوء النہار کی طرح روشن اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علم دنیا پر نمایاں ہیں۔

قارئین کرام! یہ صرف ایک جھلک تھی جو آپ کے سامنے پیش کی گئی ہے ورنہ اگر ہر ہر راوی پر تفصیلی ذکر کرنا شروع کر دیا جائے تو ان گنت قرطاس صرف راویوں کے حالات کی نذر ہو جائیں مزید یہ کہ آپ ان تمام راویوں کی وفات کو دیکھئے اور ان کی تاریخ وفات سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ ان سب کی ایک دوسرے سے سماعت اور ملاقات ثابت ہے۔ کیونکہ امام بخاری رحمہ اللہ نے یہ شرط عائد فرمائی ہے "الجامع الصحیح" میں کہ راوی ہم عصر ہو اور اس کی ملاقات اور سماعت اس راوی سے ثابت ہو جس سے وہ روایت اخذ کر رہا ہے۔

1: امام بخاری رحمہ اللہ نے عبداللہ بن الزبیر الحمیدی رحمہ اللہ سے سنا۔

2: عبداللہ بن الزبیر رحمہ اللہ نے امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ سے سنا

3: امام سفیان رحمہ اللہ نے یحییٰ بن سعید الانصاری رحمہ اللہ سے سنا

4: یحییٰ بن سعید الانصاری رحمہ اللہ نے محمد بن ابراہیم التیمی رحمہ اللہ سے سنا

5: اور محمد بن ابراہیم رحمہ اللہ نے علقمہ بن وقاص اللیثی رحمہ اللہ سے سنا

6: اور علقمہ بن وقاص نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا

7: اور سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔

الغرض ان سب کا تسلسل ثابت ہے اور کسی جگہ بھی سند میں کوئی سلسلہ منقطع نہیں ہوا۔ سابقہ آسمانی صحائف پر بھی نظر دوڑائیے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے صحیفے اور دیگر صحف کے بارے میں قرآن مجید میں ذکر موجود ہے مگر یہ صحائف کہاں ہیں؟ اس کی خبر کسی کو نہیں۔ بلکہ آج یہ صحائف بالکل ناپید ہیں۔ نہ ہی ان صحیفوں کی اصلی صورت باقی ہے اور نہ ہی کسی قسم کی کوئی نشاندہی باقی ہے۔ یعنی ہر اعتبار سے صحف ابراہیمی ناپید ہیں۔ بالکل اسی طریقہ سے آج موسیٰ علیہ السلام کے ماننے والے بھی کروڑوں کی تعداد میں اس سرزمین پر موجود

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں، ان کی ریاست بھی موجود ہے اور دنیاوی وسائل سے بھی یہ لوگ مالا مال ہیں۔ لیکن اتنا سب کچھ ہونے کے باوجود بھی موسیٰ علیہ السلام کی لائی ہوئی کتاب اور شریعت کو دوبارہ زندہ نہیں کر پائے۔ جتنا بھی ذخیرہ ان کے نام سے آج یہودی حضرات پیش کرتے ہیں وہ انتہائی غیر مستند، مبہم اور غیر تاریخی ہے۔ یعنی اسی طرح جس طرح بائبل کا آج حال ہے۔ لیکن الحمد للہ کتب احادیث اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم آج ہمارے سامنے ایک کھلی کتاب اور روشن چمکدار آفتاب کے مانند موجود ہیں، میں نے ایک حدیث کی سند آپ کے سامنے پیش کی۔ صحیح بخاری میں جتنے بھی راوی ہیں آپ ہر راوی کے بارے میں پوچھ سکتے ہیں اور اس کا وجود ایک زبردست تاریخی وجود ہے۔ ہر راوی کی پیدائش، وفات، کارنامے، باپ دادا کا نام، صداقت وغیرہ یہ سب کچھ واضح موجود ہے، یہ ایک ایسا علمی کارنامہ ہے جو صرف مسلمانوں کے پاس ہے باقی دنیا کے تمام ادیان اس سے محروم ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مبارک ہی سے آپ علیہ السلام کے فرمودات اور ارشادات لکھے جا رہے تھے۔ کوئی ایسا عمل نہ تھا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کریں اور صحابہ اسے حفظ کر کے قلمبند نہ کرتے ہوں۔ یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے متعلق ہر ہر پہلو کو یاد بھی کیا جا رہا تھا اور اسے لکھا بھی جا رہا تھا۔ آپ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا شوق حدیث دیکھیے کہ ایک صحابی سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے معلوم ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی مبارک میں (19) انیس بال سفید تھے۔ آپ غور کر سکتے ہیں کہ صحابی رسول نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کا کتنا بغور مطالعہ کیا تھا کہ آپ علیہ السلام کے بال مبارک کی سفیدی کی گنتی کا شمار بھی آپ کے پاس محفوظ تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مبارک میں ساٹھ کے قریب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے جو آپ علیہ السلام کے فرمودات اور نزول وحی کو لکھنے پر کاربند تھے، گفتگو کا خلاصہ یہ ہے کہ آج نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر عمل کے ساتھ ساتھ امت مسلمہ کے پاس اس کی مکمل سند بھی محفوظ ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بغیر سند کے یہاں کسی روایت کو قبول نہیں کیا جاتا۔ پس وہی بات قابل قبول ہوتی ہے جو ٹکسالی سند سے مروی ہو۔ اب ہم بائبل کی اسنادی حیثیت پر غور کرتے ہیں۔

اسنادِ بائبل:

حقیقت میں بائبل کی اسناد کا دنیا میں کوئی وجود ہی نہیں ہے کیونکہ پرانا عہد نامہ ہو یا نیا عہد نامہ یہ دونوں عہد نامے بغیر سند کے ہم تک پہنچے ہیں جن کا تاریخی، یا پھر تحقیقی حوالے سے کوئی مقام نہیں بلکہ صرف کلیساؤں پر اندھا اعتماد کر کے اسے قبول کیا جاتا ہے۔ [1]

موجودہ دور میں بائبل دو قسموں پر مشتمل ہیں:

1: کیتھولک بائبل کلام مقدس اور

1: پروٹسٹنٹ بائبل کتاب مقدس

ان دونوں کتابوں میں نہ صرف یہ کہ ابواب میں فرق ہے بلکہ اسنادی حوالے سے یہ دونوں کتابیں خالی ہیں۔

پروٹسٹنٹ بائبل کا حال:

''مارٹن لوتھر'' پادری جو سولھویں عیسوی میں پروٹسٹنٹ کلیسا کے بانی اور سابقہ رومن کاتھولک پادری نے بائبل کا جرمن زبان میں ترجمہ کیا اور تقریباً ڈیڑھ ہزار سال سے مستند مانی جانے والی بائبل کی چھ کتابوں کے متعلق اس نے دعویٰ کیا کہ یہ کتابیں (1- عہد نامہ عتیق سے، 2- طوبیاہ، 3- یہودیت، 4- حکمت، 5- یشوع بن سیرۃ، 6- باروک،

[1] حیرت ہے کہ اس سائنسی اور علمی دور میں تعلیم سے مزین یہودی و عیسائی حضرات اپنی مذہبی کتابوں کے بارے میں انجان سے رہتے ہیں جبکہ خود ان کا اصرار ہے کہ کوئی بھی بات جو عقل کی کسوٹی پر پوری نہ اترتی ہو کبھی قبول نہیں کی جانی چاہیے۔ اسی وجہ سے انھوں نے مسلمانوں کے بعض مذہبی عقائد کو تسلیم کرنے سے انکار کیا ہے۔ مگر جب خود ان کی اپنی مذہبی کتابوں کی بات آتی ہے تو ان کی کسی آیت یا پہلو کو چیلنج کرنے کی وہ اپنے اندر ہمت نہیں پاتے اور انہیں محض آنکھیں بند کر کے قبول کر لیتے ہیں۔ (از رضی الدین سید)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکابیین کی دو کتابیں اس کے علاوہ کتاب استقیر کے چھ ابواب اور دس آیات) غیر الہامی ہیں جسے بعد میں بائبل کا حصہ بنا دیا گیا لہٰذا ''مارٹن لوتھر'' نے ان چھ کتب آٹھ ابواب اور دس آیات کو اپنی مترجم بائبل میں شامل نہیں کیا نتیجتاً خلاصہ یہ ہوا کہ دو بائبلیں وجود میں آگئیں ایک پروٹسٹنٹ کلیسا کی بائبل جس کو ''کتاب مقدس'' کہا جاتا ہے جو کہ چھیاسٹھ کتابوں کا مجموعہ ہے اور دوسری بائبل رومن کیتھولک پرانی مروجہ بائبل جسے ''کلام مقدس'' کہا جاتا ہے جو تہتر (73) کتابوں پر مشتمل ہے۔ نکتہ کی بات یہ ہے کہ پروٹسٹنٹ فرقہ کیتھولک فرقے کی بائبل جس میں سات کتابوں کا اضافہ ہے اسے ماننے کے لیے ہرگز تیار نہیں ہیں کیونکہ جس فرقے نے ان کتابوں کو الگ کیا ہے، نہ ان کے پاس الگ کرنے کوئی اسناد ہے اور جو فرقہ اسے کلام اور وحی الٰہی کا نام دیتا ہے نہ ان کے پاس کوئی مستند ایسا ذریعہ ہے جس کے ذریعے وہ ان سات کتابوں کو وحی یا الہامی ثابت کر سکیں۔

محترم قارئین کرام! دو بائبلیں وجود میں آجانے کے بعد ''کیتھولک ٹرتھ سوسائٹی لاہور'' کی شائع شدہ کتاب ''مسیحی تعلیم'' صفحہ نمبر 15 تا 16 میں مسیحیوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اس بائبل کا مطالعہ نہ کریں جو کلیسیا کی منظوری کے بغیر چھاپی گئی ہے۔ کیونکہ اس میں اکثر ایسی غلطیاں ہوتی ہیں جو کیتھولک ایمان کو نقصان پہنچاتی ہیں۔ ان غلطیوں میں سے ایک کی نشاندہی کرتے ہوئے کیتھولک اردو بائبل ''کلام مقدس'' کے عہد جدید ''قرنتیوں اول'' کے باب 11 اور فقرہ نمبر 27 کے تحت حاشیہ میں روحانی کلیسیائی سرداروں کی صدر مجلس نے روح القدس کی رہنمائی اور یسوع مسیح علیہ السلام کی ابدی ساتھ کی روشنی سے یہ فیصلہ کیا کہ ''کھائے یا'' یونانی میں لفظ یا ہے یہاں پر بعض بدبختی مترجموں نے متن کو بگاڑ دیا ''یا'' کے بجائے اور کر دیا ہے۔ [1]

[1] کلام مقدس عہد جدید ص 227.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جبکہ کلام مقدس کے مقدمے میں یہ تحریر کیا گیا ہے کہ ''کلیسا نے رسولوں کی وساطت سے کلام مقدس حاصل کیا۔ لہٰذا اس کا فرض ہے کہ اس کی حفاظت کرے اور اس کی صحیح تفسیر کرے تاکہ لوگ ایمان کی سچائیوں کا صحیح مطلب جانیں اور درست چال چلن اختیار کریں۔

خلاصہ یہ ہوا کہ کلام مقدس کی حفاظت ہونے کے باوجود اس میں تحریف ہوئی اور کسی بھی آیت یا فقرے کو سند کے ذریعے سے ثابت کرنا تو دور کی بات ہے کتاب کے متن سے ہی یہ بات واضح ہوتی ہے کہ یہ کتابیں جو موسیٰ علیہ السلام کی توریت کے نام سے معروف ہیں یا عیسیٰ علیہ السلام کی انجیل کے نام سے بعد میں کئی سو سالوں کے بعد اسے ضبط تحریر میں لایا گیا، جس کی وجہ سے موجودہ بائبل میں غلطیوں اور تحریفات کے انبار موجود ہیں۔ قارئین اگر آپ مکمل طور پر بائبل کا مطالعہ کریں تو آپ پر یہ انکشاف ہوگا کہ پوری کی پوری بائبل میں ''توریت'' نام کی کتاب سرے سے موجود ہی نہیں ہے، بس صرف یہ کہہ کر جان چھڑائی جاتی ہے کہ ''عہد نامہ عتیق'' کی پہلی پانچ کتابیں ہیں جسے ''توریت'' تصور کر لیا گیا ہے، گویا کہ یہ وہ ''توریت'' نہیں ہے جو سیدنا موسیٰ علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئی تھی۔ مزید یہ کہ اگر آپ ان پانچ کتابوں کو غور سے پڑھیں تو یہ بات واضح ہوگی کہ یہ پانچوں کتب سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی تحریر نہیں بلکہ آپ علیہ السلام کی وفات کے بعد کسی شخص نے انہیں تحریر کیا ہے اور اس میں کئی باتوں کا اضافہ ہے بائبل کے مطالعہ سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے۔ چنانچہ کتاب ''استثناء'' میں ایک فقرہ ہماری بات کی تائید کرتا ہے اور اس چھپی چیز کا انکشاف کرتا ہے کہ یہ پانچوں کتب بناوٹی ہیں۔ فقرہ یہ ہے:

''پس خداوند کے بندہ موسیٰ علیہ السلام نے خداوند کے کہے کے موافق موآب کے ملک میں وفات پائی اور اس نے اسے موآب کی ایک وادی میں ''بیت فغور'' کے مقابل دفن کیا۔ پر آج تک کسی کو اس کی قبر معلوم نہیں اور موسیٰ علیہ السلام اپنی وفات کے وقت ایک سو بیس برس کا تھا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور نہ تو اس کی آنکھ دھندلانے پائی اور نہ ہی اس کی طبعی قوت کم ہوئی۔ اور بنی اسرائیل موسیٰ علیہ السلام کے لیے مواب کے میدانوں میں تیس دن تک سوتے رہے پھر موسیٰ علیہ السلام کے لیے ماتم کرنے اور رونے پیٹنے کے دن ختم ہوئے اور نون کا بیٹا یشوع دانائی کی روح سے معمور تھا کیونکہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنے ہاتھ اس پر رکھے تھے اور بنی اسرائیل اس کی بات مانتے رہے۔ اور جیسا کہ خداوند نے موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا تھا انہوں نے ویسا ہی کیا اور اس وقت سے اب تک بنی اسرائیل میں کوئی نبی موسیٰ علیہ السلام کی مانند نہیں جس سے خداوند نے روبرو باتیں کیں نہیں اٹھا۔''❶

مندرجہ بالا حوالہ کو غور سے پڑھتے ہی معلوم ہو جاتا ہے کہ اس کتاب کو لکھنے والے موسیٰ علیہ السلام نہ تھے بلکہ یہ باتیں اس وقت لکھی جا رہی تھیں جب موسیٰ علیہ السلام کو وفات کے پائے ہوئے اتنا عرصہ گزر چکا تھا کہ کسی کو آپ کی قبر بھی معلوم نہ تھی۔ اور مزید یہ کہ بنی اسرائیل کب کے ماتم سے فارغ ہو چکے تھے موسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد، مزید نکتہ کی بات یہ ہے کہ ان پانچوں کتابوں کی تصنیف تک بنی اسرائیل میں کئی نبیوں کے ادوار گزر جانے کا اشارہ بھی آخری فقرے میں موجود ہے۔ لہٰذا ان حقائق کے پیش نظر جبکہ سند کا سرے سے ہی کوئی تصور نہیں تو کیا یہ کہا جا سکتا ہے کہ ان پانچ کتابوں کے مصنف موسیٰ علیہ السلام ہی ہیں؟ یا پھر ان میں کوئی اضافہ نہیں ہوا؟

اضافے اور کمی کی تفصیلی گفتگو ان شاء اللہ آئندہ ابواب میں پیش کی جائے گی مگر اس موقع پر یہ دیکھئے کہ کیتھولک اردو بائبل ''کلام مقدس'' مطبوعہ سوسائٹی آف سینٹ پال روما 1958ء میں کتب عہد عتیق کے آغاز سے قبل اکثر ان کتابوں سے متعلق ''تعارفی نوٹ'' بھی شائع کیے گئے ہیں۔ لامحالہ یہ تعارفی نوٹ بھی کلیسا کے روحانی سرداروں اور بزرگوں

❶ استثناء، باب: 34، فقرہ 5 تا 10۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے روح القدس کی رہنمائی سے صدر مجلسوں میں کیے گئے صحیح اور الہامی فیصلوں کے بعد ہی شائع کیے ہوں گے۔ لیکن قارئین ان ''تعارفی نوٹس'' میں بھی کتب عہد عتیق میں تحریف کے ساتھ ہی ساتھ اس کی اسنادی حیثیت بھی مشکوک ہونے کا مبین ثبوت موجود ہے۔ جبکہ کلام مقدس کی پہلی پانچ کتابوں (توریت) کے بارے میں لکھا گیا ہے کہ ''یہودی اور مسیح روایت کے مطابق ان پانچ کتابوں کا مصنف خود موسیٰ علیہ السلام ہے اور خداوند یسوع مسیح علیہ السلام اور رسولوں نے ان کی اصلیت تسلیم کی'' ''کیتھولک اردو بائبل ص 1'' اس دعوے کے باوجود اسفار خمسہ یعنی کلام مقدس کی پہلی پانچ کتابیں (تورات) کی اسناد انتہائی مشکوک اور غیر ثابت شدہ ہے۔ مثلاً

یوشع:

اس کتاب کے بارے میں لکھا ہے کہ کتاب ہذا کا مصنف عام روایت کے مطابق ایک نبی ہے جس کا نام نامعلوم ہے اور جس نے کتاب لکھتے وقت یوشع کی تحریروں سے کام لیا (ایضاً ص 254) محترم قارئین جب مصنف کے نام کا ہی اتا پتا نہیں تو عام روایت کا سہارا لے کر اسے نامعلوم نبی کی طرف منسوب کرنا کوئی تحقیق نہیں بلکہ سند کی ایک زبردست کمزوری اور خرابی کی دلیل ہے۔

قضات:

اس کتاب کے بارے میں لکھا ہے کہ ''کتاب ہذا کا مصنف نامعلوم ہے لیکن بعض کی رائے ہے کہ سموئیل نے اسے قلم بند کیا۔ (ایضاً ص 285)

غور کیجیے! بعض کے نزدیک مصنف نامعلوم بعض کے نزدیک سموئیل ہے۔ آیا ہم پوچھ سکتے ہیں کہ جن حضرات نے اس تحریر کی نسبت سموئیل کی طرف کی ہے ان کے پاس اس کی کیا سند ہے؟ ہواؤں میں تیر چلانے سے تو شریعت ثابت نہیں ہوتی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راعوت:

داؤد علیہ السلام اور خداوند یسوع مسیح علیہ السلام کا نسب نامہ (مسیح کا شجرہ نسب ثابت کرنے والی یہ کتاب) جس کے بارے میں لکھا ہے کہ "اس کا مصنف نامعلوم ہے۔" (ایضاً ص 320)

سموئیل:

اس کے دو حصوں کے بارے میں لکھا ہے کہ "سموئیل کی پہلی اور دوسری کتاب شروع میں صرف ایک ہی کتاب تھی۔ وہ عبرانی میں سموئیل کی کتاب کہلاتی تھی۔ پرانے مترجمین اسے عام طور پر مملکت کی پہلی اور دوسری کتاب کہتے تھے، یہ بات بھی ثابت ہے کہ وہ ربعام کے زمانہ میں لکھی گئی تھی۔ (ایضاً ص 325)

شروع سے چلی آنے والی کتاب کو بعد میں دو حصوں میں بھی تقسیم کر دیا گیا اور نام بدل دیا گیا۔ مگر بعد میں نیا نام بول کر پرانے نام سے موسوم کر دیا گیا اور مزید یہ کہ اس کے مصنف کا نام اور حالات بھی نامعلوم ہیں۔

ملوک:

اس کتاب کے دو حصوں کے بارے میں لکھا ہے کہ "ملوک کی دو کتابیں شروع میں ایک کتاب پر مشتمل تھیں۔ (ایضاً ص 403) گویا اس کا حال بھی سموئیل کی دو کتابوں کی طرح ہے۔

اخبار:

ان دو کتابوں کے بارے میں بھی لکھا ہے "اخبار کی پہلی اور دوسری کتاب ابتداء میں ایک ہی کتاب پر مشتمل تھیں جو "اخبار ایام" کہلاتی تھی۔ یونانی مترجمین نے ان کو "پرالیومنون" یعنی محذوفات کی پہلی اور دوسری کتاب کہا ہے کیونکہ ان کا خیال تھا کہ ان میں ان واقعات کا ذکر کیا گیا ہے جو "سموئیل اور ملوک" کی کتابوں میں حذف (نکال باہر) کر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیے گئے ہیں۔ اور حقیقت میں یہ عہد عتیق کی کتابوں کا ایک قسم کا ضمیمہ یا خلاصہ ہے۔ یعنی آدم علیہ السلام سے لے کر رش بادشاہ تک جس نے عبدائیوں کو اپنے ملک میں واپس جانے کی اجازت دی تھی۔ ان کا مصنف کوئی لاوی سمجھا جاتا ہے اور جو داود علیہ السلام کے گھرانے اور یہوداہ کی بادشاہی کی دینی تواریخ پیش کرتا اور شریعت کے احترام واختلاف کا نتیجہ دکھاتا ہے۔ (ایضاً ص 482) خلاصہ گفتگو یہ ہوا کہ ''سموئیل اور ملوک'' کی کتابوں سے جو حصے نکال دیے گئے تھے ان کو بھی ''الہامی'' سمجھ کر ضمیمے اور خلاصے کے بہانے عہد عتیق میں شامل کر دیا گیا جب کہ مصنف ان کتابوں کا بھی نامعلوم ہے۔

عزرا اور نحمیاہ:

عزرا اور نحمیاہ کی کتابیں ابتداء میں ایک ہی کتاب پر مشتمل تھیں جو عزرا (عذیر علیہ السلام) کی کتاب کہلاتی تھی۔ ان کا مصنف وہی ''لاوی'' تھا جس نے ''اخبار'' کی تالیف کی۔ (ایضاً ص 562) قارئین اس سے پتا چلتا ہے کہ جیسے ''اخبار'' کی دو کتابوں کا مصنف کسی راوی کو سمجھ لیا گیا تھا اس طرح ''عزرا اور نحمیاہ'' کی دو کتابیں بھی اسی نامعلوم ''لاوی'' کے کھاتے میں ڈال دی گئیں۔

طوبیاہ:

مفسرین کی رائے کے مطابق یہ کتاب کسی سامی زبان میں تصنیف کی گئی حالانکہ اسی سبب سے یہ کتاب فلسطینی فہرست کتب الہامی میں درج نہیں ہوئی تو بھی اس کا الہامی ہونا آبائی روایت اور کلیسائی ہدایت سے صاف ظاہر ہے۔ (ایضاً ص 592) قارئین فلسطینی ''فہرست کتب الہامی'' مرتب کرنے والوں نے تو اسے الہامی نہ سمجھا مگر کلیسا نے ''سامی زبان'' اور ''آبائی روایت'' کا پردہ ڈال کے آخرکار اس کتاب کو الہامی مان لیا جبکہ اس کتاب کا مصنف پھر بھی نامعلوم ہے اور مزید یہ کہ پروٹسٹنٹ اس کتاب کو جعلی قرار دیتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہودیت:

ایک دین دار یہودی نے اس کتاب کو اپنی مادری زبان میں اس مقصد کے تحت تالیف کیا کہ یہودی دینداری کا ایک خاص نمونہ پیش کرے اور یوں اپنے ہم قوموں کو ابھارے کہ شریعت اور احکام الٰہی کے پابند رہیں حالانکہ (اس کتاب کا) اصلی متن ہمارے پاس موجود نہیں تو بھی اس کتاب کے الہامی ہونے کے بارے میں کوئی شک نہیں بلکہ آبائی روایت اور کلیسا کی ہدایت سے صاف ظاہر ہے۔ (ص 605)

محترم قارئین غور طلب بات ہے کہ جب کتاب کی سند ہی محفوظ نہیں ہے اور نہ ہی اس کی اصل ہے اور نہ ہی اصلی متن اس کے باوجود محض آبائی روایت اور کلیسائی ہدایت کے بل بوتے پر اسے کسی طرح الہامی تصور کیا جائے؟ جبکہ دیندار یہودی مصنف کے نام کا پتا بھی نہیں اور فرقہ پروٹسٹنٹ اس کتاب کو بھی جعلی کہتا ہے۔

استیر:

کتاب کے دو متن موجود ہیں ایک عبرانی اور دوسرا یونانی مفسرین جدید کی رائے غالباً یہ ہے کہ اصلی عبرانی متن موجودہ یونانی متن کے برابر تھا جس سے وہ حصے علیحدہ کیے گئے جن میں خداوند تعالیٰ کا ذکر ہے (تاکہ) ایسا نہ ہو کہ جب یہ کتاب ''عیدفوریم'' کی دنیوی خوشیوں کے دوران میں پڑھ کر سنائی جائے تو نام مبارک کی بے عزتی ہو مقدس جیروم نے ان آیات محذوف (جو عبرانی متن سے علیحدہ کر دی گئی تھیں) کو یونانی میں ترجمہ کر کے حاشیہ میں درج کیا۔ (ایضاً ص 622)

گویا کہ یہ تسلیم کر لیا گیا کہ اصلی عبرانی متن (جس کے نام پتا اور مصنف کا کوئی ٹھکانا نہیں ہے) میں سے جب کسی نے چاہا کچھ حصے علیحدہ کر دیئے اور جب کسی نے چاہا کچھ حصے شامل کر دیئے گئے اور اس بات کی بھی کوئی گارنٹی نہیں ہے کہ آیا جتنے حصے متن سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علیحدہ کیے گئے ہیں، دوبارہ اس میں نہیں وہی محذوف حصے شامل کیے جا رہے ہیں یا اس سے ہٹ کر اپنی طرف سے کچھ اور کم یا زیادہ شامل کیا جا رہا ہے۔

اس کتاب کے نو باب اور تین فقرات لکھنے کے بعد حاشیے میں یہ لکھا گیا ہے "یہاں مقدس جیدوم پڑھنے والے کو آگاہ کرتا ہے کہ جو کچھ (چھ باب اور دس فقرات) مابعد آتا ہے وہ عبرانی متن میں نہیں مگر یونانی نسخے سبعیہ میں پایا جاتا ہے جس کو بہتر (72) مترجموں نے عبرانی سے ترجمہ کیا یا روح القدس کے الہام سے اسے شامل کیا۔ (ایضا ص 532)

قارئین کرام یہی وجہ ہے کہ مارٹن لوتھر نے بھی پروٹسٹنٹ بائبل کتاب المقدس میں کتاب استیر کے آخری چھ ابواب اور دس فقرات اضافی کہہ کر درج نہیں کیے۔

ایوب:

اس کتاب کا مصنف غالباً "بحر اردن کا ایک دیندار اور بزرگ عبرانی تھا جس نے چھٹی صدی قبل المسیح علیہ السلام کے آخر میں کتاب تالیف کی لیکن ہم اس کے نام سے ناواقف ہیں۔ (ایضا ص 638) قارئین کرام کتنی حیران کن بات ہے کہ روح القدس سے الہام پانے کا دعویٰ کرنے والی لا خطا کلیسا کی صدر مجلس کو روح القدس بھی "مصنفین کتب عہد عتیق" کے نام نہ بتا سکے۔

کیا کسی الہامی کتاب کے پایۂ ثبوت کے لیے صرف اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ اسے کسی نیک آدمی نے لکھا ہے۔

مزامیر:

مزامیر کی کتاب ان پانچ دیوانوں کا مجموعہ ہے جن میں ہر طرح کے مذہبی گیت یعنی حمد و شکر گزاری کے ترانے، مناجات، مراثی (مرثیے) استغفار اور مناظم (نظمیں) درج ہیں۔ ان مزامیر کا شمار عموماً ایک سو پچاس کیا جاتا ہے لیکن چونکہ کہیں دو مزامیر دراصل ایک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ایک مزمور دراصل دو یا تین مزامیر پر مشتمل ہیں اور کئی ایک مزامیر بالتمام (کلی طور پر) یا جزواً کتاب مزامیر میں دو مرتبہ پائے جاتے ہیں اس لیے عبرانی متن میں اور مترجمین اور مفسرین کے ہاں شمار کے لحاظ سے فرق پایا جاتا ہے۔ حسب ذیل ترجمہ اس نئے لاطینی ترجمہ کے مطابق مرتب کیا گیا ہے جو 1945ء میں پاپائے اعظم کے حکم سے شہر روما میں شائع ہوا تھا۔ عبرانی متن کا شمار خطوط ہلالی کے مابین دیا گیا ہے۔ بہت سے مزامیر کے شروع میں چند الفاظ مصنف مزمور کے نام یا موقع ومقصد تصنیف اور گانے بجانے کے طریقے کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ گو عنوان الہامی نہیں ہیں تاہم کافی قابل غور واعتبار سمجھے جاتے ہیں کیونکہ یہ اس قدر پرانے ہیں کہ یونانی مترجمین ہفتاد سے بھی بعض کے معنی پوشیدہ رہے۔ انجیل سے، اور روایت سے بھی صاف ظاہر ہے کہ داؤد علیہ السلام بادشاہ بہت سے مزامیر کا مصنف دیگر مزامیر متفرق الہامی شعراء کی تصنیف ہے۔ (ایضا ص 670)

مزامیر کی تعداد کا فرق اور غیر الہامی عنوانات کا متن کے ساتھ درج ہو جانا بلکہ ''یونانی مترجمین ہفتاد'' سے بھی بعض کے معنی کا پوشیدہ رہنا۔ لیکن بعد میں لا خطا کلیسائی روحانی سرداروں پر ظاہر ہونا اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ اس کتاب میں تحریف ہوئی ہے۔ روح القدس سے الہام پا کر کتب بائبل کا لکھا جانا اور ان کی ''صحت وحقانیت'' کا دعویٰ باطل اور فضول ہے۔

امثال

امثال کی کتاب جسے عبرانی میں امثالِ سلیمان علیہ السلام کہتے ہیں چوتھی صدی قبل المسیح علیہ السلام میں عبرانی زبان میں تالیف کی گئی۔ اس میں سلیمان علیہ السلام بادشاہ کی امثال کے دو مجموعے مندرج ہیں (1:10، 19:22 اور 1:25، 27:29) اور مؤلف نے ان کے ساتھ متفرق زمانوں کے متفرق الہامی شعراء اور اپنے کلمات بھی داخل کیے ہیں۔ (ایضا ص 795)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قارئین الہامی کتب میں از خود اضافے کا اقرار ملاحظہ کریں۔ حالانکہ صرف سلیمان علیہ السلام کے امثال کی تعداد بائبل نے تین ہزار بیان کی ہے (نمبر 1 ملوک 4:32) جبکہ یہاں متفرق الہامی شعراء اور مؤلف کتاب کی طرف سے اپنے کلمات داخل کرنے کے باوجود ''امثال'' کا مجموعہ بمشکل ایک ہزار امثال تک پہنچتا ہے اب اس موقع پر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس کتاب میں تو صرف ''امثال سلیمان علیہ السلام کے دو مجموعے درج ہیں بقایا ''امثال سلیمان علیہ السلام'' روح القدس اور کلیسیا کے روحانی سرداروں کی صدر مجلس کی نگاہوں سے کیوں غائب ہیں جبکہ مصنف کتاب کے نام کا بھی کوئی اتا پتا نہیں ہے۔

جامع:

جامع کی کتاب کے الہامی مصنف (جس کے نام کا کوئی پتا نہیں) نے تیسری صدی قبل المسیح علیہ السلام میں سلیمان علیہ السلام بادشاہ کے نام سے یہ کتاب اس مقصد سے تالیف کی...... اخلاق اور قیامت اور آخرت کے بارے میں مصنف کے خیالات ہنوز نامکمل ہیں۔ (ایضاً ص 828) قارئین کرام مصنف کے ہونے کے باوجود اس کے خیالات نامکمل ہیں تو پھر مصنف کا کیا کہنا ہوگا؟

نشید الاناشید:

نشید الاناشید یا غنائے سلیمانی علیہ السلام کا الہامی مصنف صوفیانہ طور پر دولہے اور دلہن کی عشقیہ گفتگو کی تمثیل سے خداوند متعال اور امت اسرائیل کے عقد روحانی کی بحالی کا بیان کرتا ہے اور اسی میں کنایتاً مسیح علیہ السلام اور کلیسیا کے عمدہ اتفاق کی کیفیت ظاہر ہوتی ہے۔

(ایضاً ص 838)

اس جگہ بھی مصنف کا نام اور حالات مجہول الحال ہیں جو کسی بھی طریقے سے حجت کے قابل نہیں مزید یہ کہ نغمات سلیمان علیہ السلام کی تعداد بائبل نے ایک ہزار پانچ بیان کی ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(نمبر 1 ملوک 32:4) لیکن یہاں کتاب میں صرف آٹھ غزلیں ہیں باقی غائب ہیں اور مزید یہ کہ ان غزلوں میں کس قسم کی تحریر ہے یہ آپ بائبل اور عصمت انبیاء کے زیر عنوان پڑھیں گے۔

حکمت:

حکمت کی کتاب دوسری صدی قبل المسیح علیہ السلام میں بزبان یونانی سلیمان علیہ السلام بادشاہ کی شخصیت میں لکھی۔ اس کتاب کا الہامی ہونا کلیسیائی روایت اور تعلیم سے صاف ظاہر ہے بلکہ اس سے بھی اس کی چند ایک آیات کا عہد جدید اور خصوصاً مقدس پولوس کے خطوط میں اقتباس پایا جاتا ہے۔ (ایضاً ص 847)

اس کے مصنف کا نام بھی نامعلوم ہے وہ کون تھا کچھ خبر نہیں۔ بس اتنا کہہ کر کہ اس کتاب کو کلیساہ نے الہامی قرار دے دیا اور مان لیا گیا۔ مزید یہ کہ اس کے اقتباسات عہد جدید اور خصوصاً ''سینٹ پال پولوس'' کے خطوط میں پائے جاتے ہیں۔ یاد رہے کہ پروٹسنٹ اس کتاب کو جعلی کہتے ہیں۔

یشوع بن سیراخ:

انیسویں صدی کے اختتام تک اس کتاب کا صرف یونانی ترجمہ موجود تھا لیکن 1896ء اور 1900ء کے درمیان اور 1931ء میں عبرانی متن کی دو تہائی مل گئی جو یونانی ترجمہ سے متفق ہے۔ یشوع بن الی عازار بن سیراخ یروشلمی نے اس کتاب کو تقریباً "200" قبل مسیح میں بزبان عبرانی تالیف کیا اور اس کے پوتے نے اس کا یونانی زبان میں ترجمہ کیا...... (ایضاً ص 867)

اس کتاب کے مصنف کا نام اس موقع پر بڑے اچھے انداز اور یقین کے ساتھ بتایا گیا ہے (کیونکہ باقی کتابوں میں تو بے چارے عیسائیوں کو اتنا بھی یقین نہیں ہوتا) لیکن کلیسیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی اس بنیادی اور خاص کتاب کے مقدمہ میں مصنف کے پوتے نے لکھا ہے کہ میرے دادا یشوع نے شریعت اور صحائف انبیاء اور باقی کتابوں کو جو ہمارے اجداد نے ہمیں روایت کیں، محنت اور جانفشانی سے پڑھا تھا اور ارادہ کیا کہ تعلیم اور حکمت کے متعلق خود بھی کچھ لکھے۔ (قارئین یہ اقرار ہے کتاب میں اضافے کا) تاکہ جو ان باتوں کو سیکھنا چاہتے ہیں وہ ان کی تربیت پاک شریعت کے مطابق زندگی گزارتے ہوئے زیادہ سے زیادہ ترقی کرتے جائیں اسی لیے میں تمہاری منت کرتا ہوں کہ مہربانی سے آؤ غور سے پڑھو اور ان باتوں کے لیے ہمیں معاف کرو جن کی تصنیف میں تمہیں کوئی لفظی نقص معلوم ہوتا ہے۔ حالانکہ ہم حکمت کی تصویر کی تقلید کرتے ہیں کیونکہ عبرانی الفاظ کا وہی زور نہیں رہتا جب وہ کسی اور زبان میں ترجمہ کیے جائیں اور علاوہ اس کے خود شریعت اور صحائف انبیاء اور باقی کتابوں میں کافی فرق ہوتا ہے جب کہ وہ اصلی زبان میں پڑھی جائے۔ [1]

آپ غور کر سکتے ہیں کہ جب مترجم پوتے نے اس کتاب کو اپنے دادا یشوع کی ذاتی کاوش بتایا اور اقرار کیا کہ عبرانی الفاظ کا کسی دوسری زبان میں ترجمہ کرنے سے الفاظ کا زور ختم ہو جاتا ہے لہٰذا اسی لیے مترجم نے تصنیف میں ''لفظی نقص'' کی پیشگی معافی مانگ لی اور مزید شریعت صحائف انبیاء اور باقی کتابوں کے فرق کو بھی تسلیم کر لیا۔ اور مزید یہ کہ پروٹسٹنٹ نے اس کتاب کو جعلی قرار دیا ہے۔

ایسیاہ:

اس کتاب کے مصنف کے بارے میں بھی کوئی وضاحت موجود نہیں کہ اسے ''اشعیا'' نے خود تحریر کیا ہے یا کسی اور نے اسے تحریر کیا تھا بہرحال کلیسیا نے اسے بغیر سند کے الہامی مان لیا ہے۔

[1] مقدمہ یشوع بن سیراخ ص 867۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارمیا:

ارمیا کاہن بنیامین کے قبیلے میں سے اور شہر عنا توت کا باشندہ تھا۔ اس کی نبوتوں کی کتاب عبرانی اور یونانی زبان میں دستیاب ہے لیکن ان کی ترتیب میں فرق ہے۔ (ایضاً ص 993)

کتاب کا مصنف نامعلوم ہے عبرانی اور یونانی نسخوں کی ترتیب میں فرق کا اقرار بھی موجود ہے للذا یہ الہامی نہ ہوئی۔ اگر ہوتی تو ترتیب کے فرق کا دعویٰ جھوٹا ہوتا اور جبکہ ترتیب میں فرق واقع ہو چکا ہے تو الہامی ہونے کا دعویٰ باطل ٹھہرا۔ اس کے علاوہ کتاب میں باب نمبر 51 تک ''ارمیا'' کا کلام ختم ہو جاتا ہے۔ (ارمیا 64:51) لیکن باب نمبر 52 مکمل طور پر ''تواریخی ضمیمہ'' کے نام سے کتاب ارمیا میں اضافی طور پر شامل کر دیا گیا ہے کیا اس کتاب کا بے سند اور محرف ہونا کافی نہیں؟

مرثیے:

''جب اسرائیل اسیری میں گیا اور یروشلم برباد کی گئی تو ارمیا نبی نے یروشلم پر روتے روتے اور نوحہ کرتے ہوئے نہایت غمگین دل سے آہ بھر کر کہا۔ (ایضاً ص 1066)

باروک:

باروک بن نیری یاہ ارمیا نبی کا ساتھی اور کاتب تھا...... وہ پہلے مصر اور بعد ازاں بابل گیا جہاں اس نے اپنی کتاب لکھی۔ (ایضاً ص 1078) اس کتاب کو قارئین فرقہ پروٹسٹنٹ نے جعلی قرار دیا ہے۔

حزقیال:

حزقیال بھی بوزی کاہنوں کی نسل میں سے تھا...... حزقیال کی کتاب رویتوں (خوابوں) اور امثلوں (تمثیلوں) سے بھری ہوئی ہے جن کی سمجھ اکثر اوقات مشکل ہے۔

(ایضاً ص 1088)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یسوع مسیح علیہ السلام کے ابدی ساتھ اور روح القدس کی رہنمائی کے بلند بانگ دعوے اس وقت باطل ثابت ہو جاتے ہیں جب اس کتاب کو سمجھنے میں اکثر اوقات مشکل پیش آنے کا اقرار کر لیا گیا۔

دانیال:

دانیال شاہان یہودہ کی نسل میں تھا..... گو یہودی عموماً اس کو انبیاء میں شمار نہیں کرتے تھے کیونکہ وہ شاہی دربار میں اعلیٰ دنیوی رتبہ پر فائز تھا ہم اگر اس کے آئندہ واقعات کی صاف پیشین گوئیوں کا لحاظ کریں تو معلوم کریں گے کہ نبی کہلانے کے لیے کسی اور کا اس سے بہتر حق نہیں علاوہ اس کے ابن خدا نے خود اس کو نبی کہا۔ (انجیل متی باب 24، لوقات باب 13، لوقا باب 21) (ایضاً ص 1511)

یہ کیسی عجیب کسوٹی ہے کہ دانیال نے اگر پیشین گوئی کی تو وہ نبی کہلانے کا حق دار مگر بائبل میں یسوع مسیح علیہ السلام کی کئی پیشین گوئیاں غلط ثابت ہوئیں تو وہ کیسے ابن خدا ہو گئے؟ (العیاذ باللہ) (اس کی تفصیل بائبل کی پیشین گوئیاں میں ذکر کریں گے) دوسرا غور طلب نکتہ یہ ہے کہ سلیمان اور زکریا علیہما السلام کو نبی نہ ماننے والوں نے "دانیال" کو یہودیوں کے انکار کے باوجود نبی مان لیا مگر اسی اصول کے تحت سلیمان اور زکریا علیہما السلام کو نبی ماننے کے لیے تیار نہیں۔[1]

انبیاء صغریٰ:

یہ (بارہ نبیوں کی) کتاب عبرانی اور یونانی قانون میں شامل ہے گو ترتیب میں فرق ہے ہمارے کلام مقدس میں عبرانی ترتیب درج ہے۔ (ایضاً ص 1181)

قارئین کرام اس ایک کتاب کو کیتھولک چرچ نے بارہ کتابوں میں تقسیم کیا ہے مع فرق

[1] خط کشیدہ حوالے بائبل میں موجود نہیں باب نمبر 13، 14 کو مارٹن لوتھر نے اضافی کہہ کر بائبل سے خارج کر دیا۔ (ایضاً صفحہ نمبر 1175) (نجات کا منصوبہ قرآن یا بائبل ص 226)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وترتیب کے۔

مکابیین

مکابیین کی کتابیں دراصل چار ہیں لیکن ان میں سے صرف دو الہامی مانی جاتی ہیں۔

(ایضا ص 1243)

مکابیین کی چار کتابوں میں سے دو کتابوں کو الہامی مان کر باقی دو کو غیر الہامی مان کر رد کر دینا اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ بائبل بے سند اور اس میں منسوب کتب جعلی بھی ہیں اس بات کو بھی ملحوظ رکھیں کہ پروٹسٹنٹ مکابیین کی الہامی مانی گئی دو کتابوں کو بھی جعلی قرار دیتے ہیں۔

آپ نے عہد نامہ عتیق کا حال دیکھا کہ ان میں جو کتب بھی شامل ہیں ان کا دلائل کی دنیا میں کیا مقام ہے۔ یاد رکھیے! کسی کتاب کو آسمانی اور الہامی ثابت کرنے کے لیے کسی قوم کا محض یہ دعویٰ کرنا کہ وہ کتاب ایسی ہے یا پھر کسی نبی پر نازل ہوئی ہرگز اس بات کو ثابت کرنے کے لیے کافی نہیں چاہے وہ کتاب اپنے اعتبار سے کتنی ہی معروف اور شہرت یافتہ کیوں نہ ہو۔ ورنہ اگر کسی کتاب کی اصل اور وحی الٰہی کے ثابت ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ اس کی شہرت ہو یا اسے ایک بہت بڑا مجموعہ قبول کرتا ہو تو ہم اس بات کو بھی خوب جانتے ہیں کہ بہت ساری کتابیں جو سیدنا موسیٰ علیہ السلام اور سیدنا مسیح علیہ السلام اور دیگر بزرگ ہستیوں اور مقدسوں کے نام سے کتب مشہور ہو چکی تھیں مگر عیسائی علماء کے اتفاق سے ان کتب کو جعلی قرار دے دیا تھا۔

کسی بھی کتاب کے لیے دعویٰ کرنا کہ وہ آسمانی یا الہامی کتاب ہے محض دعویٰ دلالۃ النص نہیں ہوا کرتا بلکہ اس کے لیے ایسے ٹھوس اور مضبوط دلائل درکار ہیں جس کا قیامت تک انکار محال ہو لہٰذا اس امر میں سب سے ضروری بات یہ ہے کہ وہ کتاب کسی صاحب وحی پیغمبر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو عنایت کی گئی ہو پھر اس کے بعد اس رسول سے اس میں قطعی اور صحیح الاسناد ذرائع سے وہ کتاب ہم تک پہنچے اس کے بعد اس کے بارے میں فیصلہ ہوگا کہ آیا وہ کتاب وحی ہے یا نہیں ہم مسلمان تورات اور انجیل پر ایمان رکھتے ہیں مگر اس تورات اور انجیل پر جو سیدنا موسیٰ اور سیدنا مسیح علیہ السلام پر اتاری گئیں۔ جن اناجیل اور نوادرات کا آج عیسائی علماء دعویٰ کرتے ہیں ان کتب میں آج تحریفات، زیادتی، کمی، تعارضات، لچر کلام اور بازاری گفتگو کی بھرمار ہے۔

یاد رکھیں! جن بزرگوں نے اناجیل لکھیں وہ پیغمبر نہ تھے۔ ان کو الہام کا دعویٰ بھی نہیں ہے، علمائے اسلام کی بار بار فرمائش اور مطالبہ کے باوجود مسیحی دعویداروں نے آج تک بسند متصل بائبل کو ثابت نہیں کر پائے۔ ان کتابوں کے مصنف کون ہیں؟ اور کیا ان کی سند سیدنا مسیح علیہ السلام تک جا کر ملی ہے؟ کیا تمام حالات اور راویوں کی چھان پھٹک آج محفوظ ہے؟ لہٰذا خیالی پلاؤ کہ یہ کتاب الہامی ہے کلیسیا نے ان کتابوں کو الہامی تصور کیا ان کے خیال سے ایسا ہے یہ سب کچھ ہوا میں تیر چھٹنے کے مترادف ہے ان باتوں کا حقیقی تحقیق سے ایک فیصد بھی کوئی تعلق نہیں ہے۔

عیسائیوں کے خیال میں مجموعہ بائبل الہامی ہے، جس میں اللہ تعالیٰ نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو توراۃ اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو انجیل کا الہام کیا تھا۔ پھر اس کے بعد متی، مرقس، لوقا اور یوحنا کو انجیل مسیح الہام ہوئی۔ تحقیقی اصولوں سے ان بزرگوں کو انجیلوں کا الہام ہونا ایسا ناقابل قبول دعویٰ ہے جس کو ان کتابوں نے خود بھی قبول نہیں کیا۔ اور ایک لمبے عرصے تک یعنی 2000 سال سے زائد عیسائیوں میں ان کے علماء اور محققین پوری محنت اور جدوجہد کے باوجود بھی اس کو صحیح الاسناد ثابت نہیں کر پائے کہ عزرا یا کسی اور الہامی بزرگ نے توراۃ کو اور مقدس حواریوں نے اناجیل کو الہام سے لکھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ بات حقیقت کے ساتھ ملحق ہے آپ خود بہ نفس نفیس بائبل کا مطالعہ کیجیے اس پوری کتاب میں کوئی ایسی تحقیقی گفتگو نہیں جس کی وجہ سے یہ دعویٰ ثابت ہو جائے کہ موجودہ بائبل الہامی ہے یا پھر توراۃ اور انجیل کو پیش کرنے والے موسیٰ اور مسیح علیہما السلام کے ہم عصر ہیں۔ ایک حوالہ پیش خدمت ہے، جس کے پڑھنے کے بعد آپ واضح جان جائیں گے کہ توراۃ موسیٰ علیہ السلام کے کئی سالوں کے بعد تحریر ہوئی موسیٰ علیہ السلام نے اسے نہ ہی تحریر کروایا اور نہ ہی یہ توراۃ ان کے دور میں لکھی گئی۔

استثناء باب 34 اور فقرہ 5، 6، 7 میں لکھا ہے کہ

''پس خداوند کے بندہ موسیٰ علیہ السلام نے خداوند کے کہے کے موافق وہیں موآب کے ملک میں وفات پائی، اور اس نے اسے موآب کی ایک وادی میں بیت فغور کے مقابل دفن کیا پر آج تک کسی آدمی کو اس کی قبر معلوم نہیں۔''

ان فقرات کو غور سے پڑھیے اس میں موسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد کا واضح ذکر ہے جس میں موسیٰ علیہ السلام کی موت، سنین عمر کی تعداد تجہیز و تکفین اور بنی اسرائیل کے ماتمی واقعات لکھے ہوئے ہیں کیا یہ تمام چیزیں اس بات کی گواہی نہیں دیتیں کہ یہ کتاب موسیٰ علیہ السلام کی وفات کے کئی سالوں بعد تحریر کی گئی؟ اور مزید یہ کہ تحریر کرنے والا کون شخص تھا؟ کن حالات میں اسے تحریر کیا گیا؟ اسے کب لکھا گیا؟ اس کا علم رات کے اندھیرے سے بھی زیادہ تاریک ہے۔

مزید فقرات سے یہ بھی بات ظاہر ہوتی ہے کہ اس کتاب کی تالیف کے وقت وہ لوگ زندہ اور موجود نہ تھے جنہوں نے موآب کی سرزمین پر بیت فغور کے مقابل سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو قبر میں اتارا تھا۔ کیوں لکھنے والا یہ نہ لکھتا کہ ''آج کے دن اس کی قبر کو کوئی نہیں جانتا۔'' اگر غور کیا جائے تو توراۃ کی یہ عبارت ''پر آج کے دن سے بجائے آج کے دن تک لکھی ہوئی ہے، ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ عبارت بھی کسی خائن کی پیداوار ہے۔ ورنہ آج کے دن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تک قبر کا نہ جاننا کیا معنی رکھتا ہے؟ کیا اس سے قبل وہ لوگ جنھوں نے موسیٰ علیہ السلام کو قبر میں اتارا کیا وہ بھی قبر کو نہیں جانتے تھے؟

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اس فقرے سے یہ بات واضح اور روز روشن کی طرح مبین ہوئی کہ موجودہ تورات بھی موسیٰ علیہ السلام کے انتقال کے زمانہ طویل کے بعد لکھی گئی اور لکھنے والا کون تھا؟ یہ کچھ بھی خبر نہیں۔

متی، یوحنا، لوقا، مرقس کی اناجیل:

موجودہ چاروں اناجیل جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے، وہ نہیں ہیں بلکہ یہ عیسیٰ علیہ السلام کے بعد تحریر میں لائی گئی ہیں، تین اناجیل سن باسٹھ سے پہلے لکھی گئیں اور یوحنا کی انجیل پہلی صدی کے اختتام میں تحریر کی گئی۔ اور جہاں تک انجیل متی کا تعلق ہے تو وہ ''آرامی'' زبان میں تحریر ہوئی۔ (آج سرزمین پر زبان آرامی نظر نہیں آتی)۔ جو بعد ازاں یہ یونانی زبان میں ترجمہ کی گئی۔ مقدس متی، یہودی النسل تھے اور سیدنا مسیح علیہ السلام کے حواری تھے۔ عیسائیوں کا خیال ہے کہ یہ انجیل جو آپ کے نام سے منسوب ہے آپ نے اس کو الہام سے لکھا ہے۔ لیکن یہ بات حقیقت سے کوسوں دور ہے کیونکہ متی نے عبرانی زبان میں انجیل لکھی تھی کیونکہ وہ خود یہودی تھے اور ان کی زبان عبرانی تھی۔ اور یہ بات غیر ثابت ہے کہ آپ یونانی زبان جانتے تھے۔ بالفرض موجودہ یونانی الاصل کتاب کو اسی کی تالیف قرار دیا جائے تو متی کو یونانی دان ثابت کرنا ہوگا جو کہ عیسائی علماء کے لیے ناممکنات میں سے ہے۔ اور مزید یہ کہ وہ ضرورت یا پھر مجبوری واضح کی جائے جس کی وجہ سے آپ نے یونانی زبان میں متی کی انجیل تحریر کی تھی اور وہ موڑ بھی ثابت کرنا ہوگا کہ جب آپ نے یونانی زبان سیکھی یا پھر کس طرح یا کس فرد سے سیکھی۔ یہ تمام چیزیں تحقیق کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں کیونکہ سند کی تحقیقات میں ہر زاویے سے بات کو واضح کرنا ہوتا ہے اور اگر عیسائی حضرات

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ ثابت نہ کر پائے تو واضح ہوگا کہ ان کے دعوے کی کوئی وقعت نہیں ہے۔

قدیم عیسائی پاپاؤں نے کہا ہے کہ متی نے انجیل کو عبرانی میں لکھا ہے۔ پینٹینس جو 180ء سے 189ء تک اسکندریہ کے دارالعلوم کے مشہور معلم تھے، رقمطراز ہیں کہ

''متی نے عرب اور ہندوستان میں انجیل کی منادی کی اور عرب اور ہندوستان میں اس کو ایسے مسیحی ملے جن کے پاس عبرانی متن میں متی کی انجیل موجود تھی جس کو انہوں نے رسول ''برتھولما'' سے پایا تھا۔'' ❶

تواریخ کلیسا ''یوسی بیس'' اور ''آرینیوی'' جو بولیکارپ کے واسطہ سے مقدس یوحنا کے شاگرد ہیں لکھتے ہیں کہ:

''متی کی انجیل عبرانی زبان میں تھی۔''

حقیقت میں مسیح علیہ السلام ارامی یا عبرانی زبان جانتے تھے کیونکہ یہ دونوں زبانیں ایک جیسی تھیں۔ جہاں تک تعلق ہے کہ آپ یونانی زبان جانتے تھے تو کوئی بھی اس کی دلیل پیش نہیں کرسکتا۔ اب جہاں تک تعلق ہے چاروں اناجیل کا تو اس میں بھی شدید اختلاف ہے کہ چاروں اناجیل کے کاتبوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو پایا کہ نہیں؟ لہٰذا اس بات سے پردہ اٹھاتے ہوئے سابق پادری ''علامہ عبداللہ الترجمان'' ❷ رقمطراز ہیں کہ:

متی: یہ وہ شخص ہے جس نے مسیح علیہ السلام کو نہ کبھی دیکھا اور نہ ملاقات کی ہے سوائے اس

❶ تواریخ مسیح کلیسا ص 196 مولفہ پادری ڈبلیو پی، پیرس، بی اے مطبوعہ 1925ء۔

❷ آپ ایک صاحب علم شخصیت گزرے ہیں آپ کی یہ کتاب "تحفة الاريب في الرد على اهل الصليب" جو کہ 523ء کی لکھی ہوئی تھی۔ یہ کتاب غالباً عربی یا کسی اور زبان میں تھی۔ علامہ حکیم شمس الدین احمد قریشی نے اس کا ترجمہ 1379ھ میں کروایا۔ آپ کے بقول یہ کتاب "تحفة الاريب" ایک نایاب کتاب ہے جو کہ صرف "المكتبة الحرم" حرم شریف کی لائبریری میں ہی دستیاب ہے اور اس کتاب کا وہاں بھی ایک نسخہ پایا جاتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سال کے جس میں آپ کو اللہ تعالیٰ نے آسمان پر اٹھا لیا تھا۔

لوقا: تو اس نے عیسیٰ علیہ السلام کا زمانہ تک نہیں پایا اور نہ ہی اس نے کبھی آپ کو دیکھا۔

پولس: یہودی کے ہاتھ پر رفع مسیح علیہ السلام کے بعد عیسائی ہوا ہے، اور پولس کا اپنا حال یہ ہے کہ نہ تو اس نے مسیح علیہ السلام کا زمانہ پایا ہے اور نہ آپ کا دیدار تک کیا ہے۔ یہ نصاریٰ کے اعداء اور دین مسیح علیہ السلام میں فساد پیدا کرنے والوں میں سرخیل کا درجہ رکھتا ہے۔

لوقا مذکورہ نے اپنی کتاب ''قصص الحواریین'' میں ''پولس'' کے بارے میں لکھا ہے کہ: پولس سواروں کی ایک جماعت میں جا رہا تھا کہ یکا یک آسمان کی طرف سے اس نے سورج کی شعاعوں کی طرح شعائیں دیکھیں اور اس روشنی میں سے اس نے ایک آواز سنی کہ اے پولس! ''تو مجھے کیوں ضرر دیتا ہے؟ اس نے کہا: میں کیسے ضرر دیتا ہوں؟ جبکہ میں نے تجھے دیکھا تک نہیں۔ تو پھر اس نے کہا کہ: اگر تو میری امت کو ستائے تو گویا تو نے مجھے ستایا۔ تو اپنا ہاتھ ان کی ضرر رسانی سے اٹھا لے اس لیے کہ وہ حق پر ہیں اور تو بھی ان کی اتباع کر تاکہ فلاح پا جائے۔ تو پولس نے کہا: اے میرے سردار! کیا حکم ہے؟ اس نے فرمایا: تو دمشق شہر میں چلا جا اور فلاں شخص کی تلاش کر۔'' پولس نے اس شخص کو دمشق میں پا لیا۔ اور اس کے سامنے اس کا کلام سننے کا تذکرہ کیا اور اس نے اس سے نصرانی ہونے کا تقاضا کیا۔''

پولس: ''اناحیہ'' کے ہاتھ پر نصرانی ہوا، اور لوقا پولس کے ہاتھ پر، جیسا کہ ہم ذکر کر چکے ہیں۔ اور اسی سے اس نے انجیل کو پڑھا (لہٰذا) دونوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو نہیں پایا، نہ ہی آپ کو دیکھا۔

مرقس: رہا مرقس تو اس نے بھی عیسیٰ علیہ السلام کو نہیں دیکھا۔ اور رفع مسیح علیہ السلام کے بعد پطرس حواری کے ہاتھ پر نصرانیت میں داخل ہوا تھا۔ اس نے اس سے رومہ کے شہر میں انجیل کو پڑھا تھا۔ مرقس نے تین کاتبین اناجیل کی بہت سارے مسائل میں مخالفت کی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یوحنا: یہ عیسیٰ علیہ السلام کا خالہ زاد بھائی ہے۔ نصاریٰ کو اس کے بارے میں یہ خیال وزعم ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اس کی دعوت ولیمہ میں تشریف لے گئے تھے۔ اور آپ نے پانی کو شراب بنا دیا تھا۔ اور یہ آپ کا پہلا معجزہ تھا۔ یوحنا نے جب اس معجزے کا مشاہدہ کیا تو اس نے نوبیاہتی دلہن کو چھوڑ دیا اور مسیح علیہ السلام کے دین کا تابع ہوگیا اور آپ کا شریک سفر بن گیا۔ اور نصاریٰ یہ بھی ذکر کرتے ہیں جب یہودی مسیح علیہ السلام کے پاس پہنچ گئے اور انہیں اپنی موت کا یقین ہوگیا تو آپ نے یوحنا کو یہ وصیت فرمائی کہ ''اے یوحنا! خدا کے لیے میری والدہ کا خیال رکھنا اس لیے کہ وہ تیری ماں ہے۔'' اور اپنی والدہ سے عرض کیا کہ ''اماں جان! خدا کے لیے یوحنا کا خیال رکھنا اسے لیے کہ وہ تیرا بیٹا ہے۔ یوحنا کاتبین اناجیل کا چوتھا فرد ہے مگر خود اس نے اس وصیت کا ذکر تک نہیں کیا۔ [1]

عبداللہ الترجمان صاحب کے اقتباسات سے یہ بات واضح ہوئی کہ چاروں اناجیل کے مسیح علیہ السلام کے دور میں لکھے جانے پر شک اور تردد ہے۔ یعنی کوئی ایسی دلیل واضح طور پر موجود نہیں ہے جس سے یہ پتا لگایا جا سکے۔ کہ پادریوں کا دعویٰ صحیح ہے! بلکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔

بعض مسیحی مفکرین کا کہنا ہے کہ یوحنا انجیل جو مقدس کے نام سے منسوب ہے یوحنا رسول نے اس کو لکھا اور اس کی حیثیت الہامی ہے۔ اور بعض مسیحی فرقوں کے اعتقاد اور نظریے کے مطابق وہ مقدس کی نہیں بلکہ ''سرنتھس'' بدعتی نے اس کو تصنیف کیا ہے۔ چنانچہ تواریخ مسیحی کلیسا ص 3-122 میں واضح طور پر لکھا ہے کہ

> ''منارکیاں دو مختلف الخیال فرقے تھے اور ان میں ایک فریق کی چار شاخیں ہوگئی تھیں۔ وہ خدا کی وحدانیت اور مسیح علیہ السلام کی الوہیت کو دو متضاد عقائد جانتے

[1] تحفۃ الاریب فی الرد علی اہل الصلیب: ص 40-41۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے، مسیح کی الوہیت اور کلمۃ اللہ ہونے کے منکر تھے۔[1] ان کو یوحنا کی انجیل اور مکاشفہ کی کتاب سے انکار تھا۔ وہ کہتے تھے یہ دونوں کتابیں سرنتھس بدعتی کی تصنیف ہیں۔"

یہ تمام فرقے دوسری صدی کے اخیر میں موجود تھے۔ ایشیا مائنر کے عیسائیوں نے 165ء میں کہا تھا کہ

"یوحنا کی انجیل کو سرنتھس بدعتی نے لکھا تھا۔"

انسائیکلوپیڈیا برٹانکا جلد 15 میں جسٹن مارٹن شہید، دوسری صدی کا بڑا عالم، جیسا کچھ یسوع کو جانتا تھا، کہا کہ:

"اس انجیل کا مصنف رسولوں کے زمانے کا آدمی نہیں ہے۔"

عزیز قاری! یہ تو خیر خارجی دلائل واقوال تھے جس کی روشنی میں یہ واضح ہوا کہ اناجیل کے کاتبین کے تعین میں شدید اختلاف ہے۔ لیکن ایک دلیل جو یوحنا میں مذکور ہے اس سے یہ بات واضح ہوگی کہ یوحنا کی انجیل یوحنا مقدس نے تحریر نہیں کی بلکہ اسے تحریر کرنے والا کوئی اور تھا۔ چنانچہ یوحنا 24/21 میں لکھا ہے کہ

"یہ وہ شاگرد ہے جو ان باتوں کی گواہی دیتا ہے، اور جس نے ان کو لکھا ہے اور ہم جانتے ہیں کہ اس کی گواہی سچی ہے۔"

آپ غور کیجیے اگر اس انجیل کا مصنف یوحنا ہوتا تو وہ اپنے حق میں کبھی بھی صیغہ غائب استعمال نہ کرتا بلکہ صیغہ حاضر اور متکلم استعمال کرتا جیسا کہ ہماری بات کی تائید اس جملے سے بھی ہوتی ہے کہ "ہم جانتے ہیں کہ اس کی گواہی سچی ہے۔" یہ جملہ پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ

[1] مسیح علیہ السلام کے کلمۃ اللہ اور روح کی تفصیلی معلومات کے لیے راقم کی کتاب "دفاع عقیدہ توحید رد عقیدہ تثلیث کا مطالعہ مفید رہے گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انجیل کا مصنف یوحنا رسول نہ تھے۔ اسی لیے جاننے والے بصیغہ جمع متکلم مذکور ہیں۔ اور جس نے ان باتوں کو تحریر کیا اور ان کی گواہی دی وہ صیغہ مفرد اور غائب ذکر ہوا ہے۔ اور اس بات کا بھی کوئی علم نہیں کہ وہ کون تھا اور جاننے والے اس کی گواہی کی تصدیق کرتے ہیں لہٰذا اس عبارت کا ظاہری مطلب یہ ہے کہ یہی جاننے والے اور تصدیق کرنے والے انجیل نویس ہیں۔ لہٰذا خلاصہ یہ ہے کہ اناجیل کی تحریر کا معاملہ مشتبہ ہے۔ اور اگر کوئی ذی شعور اور ذی عقل بائبل کا مطالعہ کرے تو اسے اس کی سند نہیں ملے گی۔ صرف اٹکل اور خیالی پلاؤ اور ہوا میں چلتے تیر دکھلائی دیں گے کیونکہ بائبل میں راوی کسی بات کو نقل کرتا ہے تو معلوم نہیں ہو پاتا کہ ناقل کون ہے؟ اس کے حالات کیا ہیں؟ جو الفاظ نقل کیے جا رہے ہیں آیا اسے کسی پیغمبر نے لکھا یا پھر ثابت شدہ حواری نے نقل کیا یا لکھا۔ اس نے کس سے پڑھا، کس کو سنایا؟ سند متصل ہے یا منقطع، کچھ خبر نہیں۔ ان حالات میں کوئی عقل مند اور ذی شعور فرد ایسی کتاب کو قبول کرنے کے لیے ہرگز تیار نہ ہوگا۔ کیونکہ اصل کتاب تو وہ ہوگی جو صحیح سند سے پیغمبر سے نقل ہوتے ہوئے ایک بڑی جماعت اسے ہر دور میں نقل کرے اور سند کے ہر ایک راوی پر تفصیلی حالات اور اخبار موجود ہوں جیسا کہ سابقہ اوراق میں اس حقیر نے صحیح بخاری کے راویوں کے بارے میں ایک جھلک پیش کی تھی۔ راویوں کے حالات، ان کی شخصیت اور ان کا حدیث کا حفظ، سماعت اور بیان یہ سب کچھ واضح طور پر موجود ہے جس کے ذریعے سے کسی بھی حدیث کی سند کے ذریعے سے بآسانی یہ پتا لگایا جا سکتا ہے کہ آیا جو بات پیش کی جا رہی ہے وہ قول رسول ﷺ ہے بھی یا نہیں؟ لیکن بائبل اس تحقیق سے خالی بلکہ محروم ہے۔ ساتھ ہی ساتھ ایک اور دلچسپ بات بیان کرتا چلوں کہ بائبل میں اناجیل کے انتخابات کا طریقہ بھی بڑا عجیب تھا۔ چنانچہ ستر (70) سے زائد اناجیل کا انتخاب ہوا اور ان ستر میں سے بھی صرف ایک انجیل کو چننا تھا۔ اور وہ طریقہ کیا تھا، آپ پڑھ کر حیرت زدہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہ جائیں گے۔ ستر (70) اناجیل کو ایک میز پر رکھ دیا گیا اور اسے ہلایا گیا اور اس منتر کا ورد کیا گیا کہ جو جھوٹی ہیں وہ گر جائیں، جو جھوٹی ہیں وہ گر جائیں، جو جھوٹی ہیں وہ گر جائیں۔ یہ بیان فرانس کے مشہور والٹیر (Voltaire) کا تھا۔

ایچ شرمن اپنی کتاب پولدوافرڈ-تھ کا باب 8 میں لکھا ہے:

''صحیح انجیل کے انتخاب کا کام اس طرح انجام پایا کہ ان کتابوں کو جو کونسل میں بغرض فیصلہ پیش کی گئی تھیں گڈمڈ کر کے گرجا گھر میں عشائے ربانی کی میز کے نیچے رکھ دیا گیا اور یہ سمجھایا گیا کہ جو کتابیں الہامی ہوں گی، لارڈ (خدا) ان کو میز پر رکھ دے گا۔ چنانچہ دوسرے دن صبح ان تمام کتابوں متی، مرقس، لوقا، یوحنا کی انجیلیں میز پر پائی گئیں اور ان کے ساتھ پولس کے خطوط بھی میز پر پائے گئے اور پھر یہی صحیح انجیل مقرر کی گئی۔ حالانکہ یہ سارا کام رات کے اندھیرے میں ایک شخص نے کیا جو محض اسی کام پر مامور تھا'' اور پھر شہنشاہی فرمان مسلط کر دیا گیا کہ یہ فیصلہ اللہ کی مرضی کے مطابق ہونا سمجھا جائے۔

عزیزان گرامی بائبل کی یہ تحقیق کا معیار ہے کہ اسے انتخابات اور فالنامہ کی طرح چنا گیا اور یہ سب کچھ کرنے والا رات کے اندھیرے میں ایک شخص تھا۔ اور پھر ان اناجیل کو اللہ کی طرف منسوب کر دیا گیا کہ یہ سب کچھ اسی کی مرضی کے مطابق ہوا ہے۔

آپ دیکھ سکتے ہیں اور تجزیہ کر سکتے ہیں کہ بائبل کی تحقیق کا معیار کس قدر مجہول ہے! اس کے برعکس صحیح بخاری اور دیگر کتب احادیث کی تحقیقات کا معیار کتنا کٹھن ہے جس کے ذریعے ہر یابس اور رطب کا پتا لگایا گیا، ہر لفظ کی تحقیق ہوئی ہر راوی کو پرکھا گیا جس کے بعد اس مبارک فن پر ہزاروں جلدوں پر کتب میں موجود ہیں۔

☆......☆......☆

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 2

تعارضات صحیح بخاری / تعارضات بائبل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعارضاتِ صحیح بخاری

صحیح بخاری کی احادیث اور ان میں تعارضات کی حقیقت

جو بات وحی کے ذریعے سے کہی گئی ہو اور جو اس کی تعلیمات پر مشتمل ہو، اس میں حقیقی تعارض ہرگز نہیں ہوتا۔ کیوں کہ اگر وحی کے درمیان تعارض ہو جائے تو وہ وحی اعلیٰ صفات سے دور ہو جائے گی۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید اور احادیث صحیحہ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ وحی پر مشتمل ہیں اور ان میں حقیقی تعارض قیامت تک ثابت نہیں ہوسکتا۔ جبکہ بائبل میں تعارضات کے کئی ڈھیر اور انبار موجود ہیں جن میں تطبیق دینا آسمان کو سر پہ اٹھانے سے بھی زیادہ مشکل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بائبل میں جتنے بھی تعارضات ہیں آج تک ان کی صحیح تعبیر اور تطبیق نہیں دی گئی۔ یاد رکھیں جب وحی الٰہی میں انسانوں کا ہاتھ شامل ہو جائے تو وہاں الجھن، مشکلات اور ایسی مصیبتیں پیدا ہو جاتی ہیں جن کا سامنا کرنا انتہائی مشکل ہوتا ہے، احادیث رسول ﷺ جو صحیح الاسناد اور ٹکسالی سند سے مروی ہیں ان میں کبھی بھی کوئی حقیقی تعارض واقع نہیں ہوتا۔ بظاہر اگر کوئی حدیث دوسری حدیث سے متصادم دکھائی دیتی ہے تو اس میں ترجیح کے کئی پہلو ہوا کرتے ہیں۔ پہلی بات تو یہ دیکھی جائے گی کہ دو ٹکراتی ہوئی حدیثوں میں سند کے اعتبار سے قوی کونسی ہے؟ لہذا جو قوی سند کے ساتھ ہوگی وہ مقبول ہوگی اور جو ضعیف الاسناد ہوگی وہ مردود ہوگی۔ اسی طرح سے ناسخ اور منسوخ کو دیکھا جائے گا۔ اس کے بعد دونوں متون میں راجح اور مرجوح کی بحث کی جائے گی۔ الغرض تطبیق کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فن کو مکمل اصول اور ضوابط سے پرکھا جائے گا[1] لیکن اس کے برعکس ہم جانتے ہیں کہ بائبل میں ناسخ ومنسوخ، اور اس طرح کے دوسرے فنون کا کوئی سلسلہ ہی نہیں ہے اور نہ ہی اس قسم کے فنون کا کوئی وجود ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بائبل کے معارض بیانات میں تطبیق دینا مشکل بلکہ ناممکن ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ صحیح بخاری کی اصولوں میں بیان کردہ احادیث میں کوئی حقیقی تعارض موجود نہیں ہے۔ عوام کو دھوکہ دینے کے لیے یہ پادریوں اور مستشرقین کا صرف شوشہ ہے کہ بخاری شریف میں تعارضات موجود ہیں۔ حقیقت میں اس اعتراض کی کوئی سچائی نہیں ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ کسی حدیث میں ظاہری تعارض دکھائی دے کیونکہ ہر شخص کو حدیث کے پس منظر کا علم نہیں ہوتا جس کے سبب انسان اپنی کم علمی کی وجہ سے دو احادیث میں تعارض دور نہیں کر پاتا۔ بلکہ اصولوں کی روشنی میں دونوں احادیث میں تطبیق ہوا کرتی ہے مثلاً:

صحیح بخاری میں بظاہر احادیث میں تعارض اور ان میں تطبیق کی چند مثالیں

1:...... امام بخاری رحمہ اللہ کتاب الطب میں حدیث کا ذکر فرماتے ہیں:

[1] متعارض احادیث کے فن پر اور اس کی تطبیق پر کئی اہل علم کی مستقل تصانیف موجود ہیں مثلاً سب سے پہلے اس فن پر امام شافعی رحمہ اللہ نے لکھا۔ آپ کی کتاب "اختلاف الحدیث" کے نام سے موجود ہے۔ ان کے علاوہ امام ابن قتیبہ رحمہ اللہ نے بھی اس فن پر کام کیا ہے آپ کی کتاب "تاویل مختلف الحدیث" کے نام سے معروف ہے۔ امام ابوجعفر الطحاوی رحمہ اللہ نے بھی اس فن پر ایک بڑا کام سرانجام دیا ہے۔ آپ کی کتاب "شرح مشکل الآثار" کے نام سے 12 ضخیم جلدوں پر طبع سے آراستہ ہو چکی ہے۔ امام ابن فورک رحمہ اللہ نے بھی اس فن پر کام کیا ہے۔ آپ کی کتاب "مشکل الحدیث وبیانہ" کے نام سے معروف ہے۔ ایک اور کتاب جسے عثمان بن سعید الدارمی رحمہ اللہ (یہ سنن الدارمی والے نہیں ہیں) نے بھی ترتیب دیا ہے بنام "معرفۃ الاخبار التی لا معارض لها بوجه من الوجوه" یہ کتاب ضخامت کے اعتبار سے بڑی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طاعون سے متعلق دو بظاہر متعارض احادیث میں تطبیق:

((عن النبي ﷺ أنه قال إذا سمعتم بالطاعون بأرض فلا تدخلوها وإذا وقع بأرض وأنتم بها فلا تخرجوا منها.)) ❶

''نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم سنو کہ کسی جگہ طاعون ہے تو وہاں مت داخل ہو، اور جب تم وہاں ہو (جہاں طاعون پھیل چکا ہو) تو وہاں سے مت نکلو۔''

اس حدیث سے پتا چلتا ہے کہ اگر کوئی شخص ایسی جگہ پر ہو جہاں طاعون کی بیماری ہو تو وہ وہاں سے نہ نکلے اور اگر کسی جگہ طاعون کے پھیلنے کی خبر پہنچے تو وہاں نہ جائے۔ یہ حدیث بظاہر ایک اور صحیح بخاری کی حدیث سے متصادم ہے چنانچہ دوسری حدیث میں یہ الفاظ ہیں:

((إن رسول الله ﷺ قال لا عدوى ولا صفر ولا هامة فقال أعرابي يا رسول الله فما بال إبلي تكون في الرمل كأنها الظباء فيأتي البعير الأجرب فيدخل بينها فيجربها فقال فمن أعدى الأول؟)) ❷

''نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''امراض میں چھوت چھات، صفر اور الو کی نحوست کی کوئی اصل نہیں ہے۔'' اس پر ایک اعرابی بولا کہ یا رسول اللہ ﷺ میرے اونٹوں کو کیا ہوگیا کہ وہ جب تک ریگستان میں رہتے ہیں تو ہرنوں کی طرح (صاف شفاف) رہتے ہیں۔ پھر ان میں ایک خارش والا اونٹ آ جاتا ہے اور ان میں گھس کر انہیں بھی خارش لگا جاتا ہے۔ تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد

❶ صحيح بخاري، كتاب الطب باب ما يذكر في الطاعون:5728.

❷ صحيح بخاري، كتاب الطب، باب لا صفر رقم الحديث:5717.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا: ''لیکن یہ بتاؤ کہ پہلے اونٹ کو کس نے خارش لگائی تھی؟''

بظاہر ان دونوں احادیث میں تعارض نظر آتا ہے، مگر حقیقتاً ان میں کوئی تعارض نہیں ہے۔ طاعون والی حدیث میں نبی کریم ﷺ نے یہ حکم دیا کہ جہاں طاعون پھیلا ہو وہاں مت جاؤ یہ حدیث اس حدیث کے ہرگز خلاف نہیں ہے جس سے چھوت کی بیماری کو لاشئی قرار دیا ہے کیونکہ طاعون جہاں پھیلا ہوا ہو وہاں جانے سے ممانعت کا سبب یہ ہے کہ احتیاط کی جائے۔ کیونکہ اسلام احتیاط کرنے سے ہرگز نہیں روکتا۔ کیوں کہ اگر آپ غور کریں تو معلوم ہوگا کہ نبی کریم ﷺ کے دور مبارک میں اسلام بہت تیزی سے پھیل رہا تھا اور نئے نئے لوگ اسلام میں داخل ہو رہے تھے اور ابھی وہ ایمان میں مضبوط بھی نہ تھے۔ ایسے لوگوں کے پیش نظر جو ابھی ایمان میں کمزور ہیں، انہیں یہ احتیاط سکھائی جا رہی ہے۔ کیونکہ احتیاط اللہ پر بھروسے کے ہرگز منافی نہیں ہے۔ ویسے بھی احادیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جذام کے مریضوں کے ساتھ مل کر کھانا کھایا۔ یہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ جب ایمان مضبوط ہو جاتا ہے تو پھر مریضوں کے ساتھ خصوصاً جذامی مریض کے ساتھ بھی بندہ کھا پی سکتا ہے۔ ممانعت صرف احتیاط کے لیے ہے اور جہاں تک تعدیٔ مرض کا تعلق ہے، اس حدیث نے نفی کی ہے اوہام پرستی کی، کیوں کہ وہم ایک بہت بڑا مرض ہے، یہ سمجھنا کہ بیماریاں اڑ اڑ کر لگتی ہیں تو غلط ہے۔ اس وہم کی وجہ سے آدمی اتنا احساس کمتری کا شکار ہو جاتا ہے کہ اسے شدید وہم کا مرض لاحق ہو جاتا ہے۔ میرے تجربے میں ایک ایسا شخص ہے جسے اوہام پرستی کا مرض تھا۔ یقین جانیے وہ آدھا آدھا گھنٹہ نماز کے لیے وضوء میں لگا دیتا پھر بھی اسے یہ وہم ہوتا کہ پاک نہیں ہوا۔ حتیٰ کہ نماز کا وقت بھی ختم ہو جاتا......

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ اوہام پرستی کے بارے میں رقمطراز ہیں کہ

''احادیث میں تعدیہ کی نفی اوہام پرستی کو ختم کرنے کے لیے کی گئی ہے۔ یعنی یہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمجھنا کہ ان کو بیماری لگ جاتی ہے تو یہ غلط ہے۔ اور بیماریوں میں تعدیہ اس حیثیت سے قطعاً نہیں ہے۔ اصلاً تعدیہ کا انکار مقصود نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے بہت سی بیماریوں میں تعدیہ پیدا فرمایا ہے۔" [1]

ابن قیم رحمہ اللہ کی بات سے واضح ہوا کہ حدیث اوہام پرستی کے خلاف ہے کیونکہ حدیث یہ اعتقاد قائم کر رہی ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ پر مکمل بھروسا کریں اور کسی وہم کا شکار نہ ہوں اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کی قسمت میں کسی مرض کا لگنا لکھا ہے تو وہ مرض آپ کو ضرور لگے گا، اور اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کی قسمت میں اس سے بچاؤ لکھا ہے تو وہ آپ کو ہرگز ضرر نہیں دے سکتا۔ لہٰذا ان دونوں احادیث کا مطلب واضح ہے اور اختلاف کچھ بھی نہیں ہے۔ ڈاکٹر موریس بکائی نے بھی ان احادیث میں تعارض پیش کیا ہے جو کہ ان کی علم حدیث سے منہ بولتی ناواقفیت کی دلیل ہے۔ ان شاء اللہ ڈاکٹر موریس بکائی کی کتاب "بائبل، قرآن اور سائنس" کے آخری باب جو انہوں نے حدیث پر قائم کیا ہے اس کتاب کے آخر میں اس کا مکمل جواب دیا جائے گا۔

(2) نحوست کا ہونا یا نہ ہونا:

((قال رسول الله ﷺ قال الشؤم في المرأة والدار والفرس ...)) [2]

"نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نحوست عورت، گھر، اور گھوڑے میں ہو سکتی ہے۔"

جبکہ دوسری حدیث یہ کہتی ہے:

[1] زاد المعاد: 4/ 140-141.

[2] صحيح بخاري، كتاب النكاح، باب ما يتقى من شوم المرأة، رقم الحديث: 5093.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ)) ❶

''مریم بنت عمران (اپنے زمانہ) میں سب سے بہترین خاتون تھیں۔ اور اس امت کی سب سے بہترین خاتون خدیجہ رضی اللہ عنہا ہیں۔''

بظاہر ان دونوں احادیث میں تعارض ہے کیونکہ پہلی حدیث میں عورت کو منحوس قرار دیا گیا ہے جب کہ دوسری حدیث میں عورت کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ محترم قارئین ان دونوں احادیث میں کسی قسم کا کوئی اختلاف نہیں ہے کیونکہ دونوں احادیث اپنی اپنی جگہ درست اور مسلّم ہیں، جہاں تک پہلی حدیث کا تعلق ہے کہ عورت، گھر، اور گھوڑے میں نحوست ہے تو اس کی وجہ بھی بیان کی گئی ہے امام بخاری رحمہ اللہ نے پہلی حدیث بیان کرنے سے پہلے قرآن مجید کی آیت کو نقل فرمایا ہے وہ آیت مبارکہ یہ ہے:

﴿إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوهُمْ﴾

''یقیناً تمہاری بیویوں میں اور اولاد میں تمہارے دشمن ہیں ان سے بچتے رہو۔''

اس آیت کو نقل کرنے کا مقصد امام بخاری رحمہ اللہ کا یہ ہے کہ اگر آپ کے گھر والے بیوی بچے آپ کو اللہ تعالیٰ کی یاد سے روکیں اور اس کی عبادت نہ کرنے دیں تو وہ آپ کے لیے ایک آزمائش ہیں جن سے بچنا انتہائی ضروری ہے نہ کہ یہ مطلب ہے کہ انہیں چھوڑ چھاڑ دیا جائے بلکہ ان کے اس فتنے سے بچا جائے اور انہیں اللہ سے ڈرایا جائے تاکہ وہ بھی اس فتنے سے محفوظ رہیں اور جہاں تک حدیث کے متن کا تعلق ہے تو یاد رکھیں حدیث مطلق طور پر عورت کو منحوس نہیں قرار دیتی بلکہ دوسری حدیث اس حدیث کی وضاحت کرتی ہے کہ

((إِنْ كَانَ الشُّؤْمُ فِي شَيْءٍ فَفِي الدَّارِ وَالْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ)) ❷

❶ صحیح بخاری، کتاب الانبیاء، رقم الحدیث:3432.
❷ صحیح بخاری، کتاب النکاح، رقم الحدیث:5094.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''نحوست اگر کسی چیز میں ہوتی تو ان تین چیزوں میں ہوتی، عورت، گھر اور گھوڑا۔''

اس حدیث نے پہلی حدیث کی وضاحت کر دی کہ نحوست حقیقتاً کسی چیز میں نہیں ہوتی۔ دراصل قارئین کسی آیت یا حدیث کو سمجھنے کے لیے اس کے پس منظر کو جاننا انتہائی ضروری ہوتا ہے تاکہ بات کی وضاحت مکمل طور پر ہو جائے، اس حدیث کا پس منظر یوں ہے کہ زمانہ جاہلیت میں لوگوں کا عقیدہ یہ تھا کہ فلاں فلاں چیزوں میں نحوست ہوتی ہے اور خصوصاً وہ عورت میں ان چیزوں کا زیادہ اثر لیتے تھے۔ چنانچہ حدیث نے ان لوگوں کی تردید کے لیے فرمایا کہ اگر نحوست کا وجود ہوتا تو ان اشیاء میں ہوتا۔ لہٰذا ''اگر'' کا لفظ یہ واضح کر رہا ہے کہ نحوست کوئی چیز نہیں۔ اور جہاں تک تعلق رہا اس حدیث کا جس میں مریم اور خدیجہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت وارد ہوئی ہے تو اس میں عورت کے عظیم مقام کی طرف اشارہ ہے کہ جب عورت اللہ سے ڈرتی رہے اور اس کی فرمانبرداری کرتی رہے تو وہ انتہائی اعلیٰ مرتبے پر فائز ہو جاتی ہے۔ اب تطبیق یہ ہوئی کہ نحوست کچھ نہیں ہے اگر عورت اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے تو وہ انتہائی اعلیٰ مقام تک پہنچ جاتی ہے۔

(3) بیت الخلاء میں قبلے کی طرف منہ کرنا یا نہ کرنا؟

امام بخاری رحمہ اللہ صحیح بخاری میں حدیث ذکر فرماتے ہیں کہ

((اذا اتی احدکم الغائط فلا یستقبل القبلۃ ولا یولھا ظہرہ شرقوا او غربوا.)) ❶

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جب تم میں سے کوئی بیت الخلاء میں جائے تو قبلہ کی طرف نہ منہ کرے نہ اس کی طرف پشت کرے۔ (بلکہ) مشرق کی

❶ صحیح بخاری، کتاب الوضوء، باب لا تستقبل القبلۃ لغائط، رقم الحدیث: 144.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف منہ کرلے یا مغرب کی طرف۔''

مندرجہ حدیث میں قضائے حاجت کرتے ہوئے قبلے کی طرف منہ کرنے سے روکا گیا ہے جبکہ صحیح بخاری ہی کی دوسری حدیث کا بیان کچھ یوں ہے:

((فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ لَقَدِ ارْتَقَيْتُ يَوْمًا عَلٰى ظَهْرِ بَيْتٍ لَنَا فَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلًا بَيْتَ الْمَقْدِسِ لِحَاجَتِهِ)) [1]

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ''ایک دن میں اپنے گھر کی چھت پر چڑھا تو میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے دو اینٹوں پر قضائے حاجت کے لیے بیٹھے ہیں۔''

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ والی حدیث بظاہر پہلی حدیث کے مخالف ہے کیونکہ پہلی حدیث میں قبلے کی طرف منہ کر کے قضائے حاجت کرنے کی ممانعت ہے جبکہ دوسری حدیث میں اس کا جواز ہے لہٰذا یہ دونوں احادیث بظاہری طور پر متعارض ہیں۔ لیکن غور سے جب اسی مضمون کی دیگر احادیث کو دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ دونوں احادیث میں کسی قسم کا کوئی تعارض نہیں ہے کیونکہ دونوں احادیث اپنے اپنے محل پر واجب التعمیل ہیں۔ دلچسپ امر یہ ہے کہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ہی ان دونوں احادیث میں بہترین تطبیق دی ہے۔ چنانچہ ایک صاحب نے سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے اپنی اونٹنی کو بٹھایا اور اسے اپنے اور قبلے کے درمیان حائل کر کے پیشاب کرنے بیٹھ گئے۔ اس شخص نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا، کیا اس طرح کرنے سے ہمیں روکا نہیں گیا؟ حضرت عبداللہ بن

[1] صحيح بخاري، كتاب الوضوء، رقم الحديث: 145.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا:

((بلى انما نهى عن هذا في الفضاء فاذا كان بينك وبين القبلة شيء يسترك فلا باس.)) ❶

''ہاں! کھلی فضا میں اس سے روکا گیا ہے۔ مگر جب تمہارے اور قبلے کے درمیان کوئی چیز حائل ہو تو کوئی حرج نہیں۔''

تیسری حدیث نے ان دونوں احادیث میں واضح تطبیق فراہم کر دی کہ ممانعت اس وقت ہے کہ جب کوئی آڑ نہ ہو۔ نبی کریم ﷺ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے قضائے حاجت فرما رہے تھے تو اس دوران میں آپ کے اور قبلے کے درمیان دیوار وغیرہ حائل تھی لہٰذا ان دونوں احادیث میں کسی قسم کا کوئی اعتراض وارد نہیں ہوتا۔

(4) عورتوں میں کامل اور بہترین عورت کون ہے؟

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں:

((كَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ وَفَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ.)) ❷

''مردوں میں بڑے کامل انسان گزرے ہیں، لیکن عورتوں میں آسیہ رضی اللہ عنہا زوجہ فرعون، اور مریم علیہا السلام بنت عمران کے سوا کوئی عورت درجہ کمال تک نہیں پہنچی۔ اور یاد رکھو کہ جس طرح ثرید کھانے پر فضیلت رکھتا ہے اسی طرح عائشہ عورتوں پر فضیلت رکھتی ہیں۔''

❶ رواه ابوداود في سننه، رقم الحديث: 11، سنده حسن.
❷ صحيح بخاري، كتاب المناقب رقم الحديث: 3769.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ امی عائشہ رضی اللہ عنہا کو تمام عورتوں پر فضیلت عطا کی گئی ہے جبکہ دوسری حدیث صحیح بخاری کی کچھ اور کہتی ہے۔

((خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ، وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ))❶

''مریم بنت عمران (اپنے زمانہ) میں سب سے بہترین خاتون تھیں اور اس امت کی سب سے بہترین خاتون سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا ہیں۔''

پہلی حدیث میں سب سے افضل عورت امی عائشہ رضی اللہ عنہا کو قرار دیا گیا جبکہ دوسری حدیث میں سیدہ مریم اور ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو قرار دیا گیا۔ لہٰذا یہ تعارض ہے۔

لیکن ان احادیث میں کسی بھی طریقے سے کوئی تعارض نہیں ہے۔ صرف غور کرنے کی دیر ہے۔ کیونکہ امی عائشہ رضی اللہ عنہا تمام عورتوں سے افضل ہیں چاہے وہ پچھلی ہوں یا اگلی عورتیں ہوں۔ اور دوسری حدیث کا مطلب یہ ہے کہ مریم رضی اللہ عنہا اور خدیجہ رضی اللہ عنہا اپنے اپنے وقت کی عورتوں میں افضل ہیں۔ ایک حدیث میں یہ بھی ہے کہ تمام اگلی اور پچھلی عورتوں سے افضل ہیں۔ یہ خصوصیت صرف ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے لیے ہے۔ لہٰذا اب مطلب یہ ہوا کہ مریم رضی اللہ عنہا اپنے وقت کی عورتوں میں افضل تھیں، ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا اپنے وقت (یعنی اس امت) کی عورتوں میں افضل تھیں اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تمام اگلی اور پچھلی عورتوں میں افضل تھیں۔ لہٰذا حدیث میں کسی قسم کا کوئی تعارض نہیں ہے۔

صحیح بخاری تو صحیح بخاری، کتب احادیث کے مکمل مجموعہ میں کوئی بھی حدیث اگر سند کے اعتبار سے صحیح ہے تو وہ دیگر احادیث صحیحہ کے خلاف ہرگز نہ ہوگی۔ یہ صرف سرسری مطالعہ کا شاخسانہ ہے جو احادیث صحیحہ میں تعارض دکھلائی دیتا ہے جس کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اگر آپ حقیقی تعارض کو جاننا چاہتے ہیں کہ آخر تعارض کس مرض کا نام ہے تو آیئے

❶ صحیح بخاری، کتاب الانبیاء، رقم الحدیث: 3432.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بائبل کے تعارضات کا مطالعہ کریں۔

بائبل میں تعارضات:

مذکورہ باب کے تحت ہم ان شاء اللہ چاروں اناجیل کے متضاد بیانات کی نشاندہی کریں گے جس سے واضح ہوگا کہ موجودہ بائبل غیر الہامی ہے۔ کیونکہ الہامی کتاب میں اگر حقیقی تعارض موجود ہو تو وہ الہامی ہرگز کہلانے کی لائق نہیں۔ موجودہ بائبل عیسائیوں کی بدقسمتی سے غیر الہامی اور انسانوں کے ہاتھوں کی ہیرا پھیری سے بھری ہوئی ہے چاروں اناجیل میں اتنا شدید اختلاف ہے کہ ان میں تطبیق و توفیق دینا ناممکن ہے۔ کئی صدیوں سے پادری حضرات اس محنت میں لگے ہوئے ہیں کہ بائبل کے تعارضات میں تطبیق پیش کر دی جائے لیکن وہ اس کام میں ناکام اور نامراد ہوئے ہیں۔

سب سے پہلے میں یسوع مسیح علیہ السلام کے نسب نامہ میں تضاد قارئین کے سامنے پیش کروں گا۔ پھر اس کے بعد ہم ان شاء اللہ دیگر تعارضات پر تفصیلی روشنی ڈالیں گے۔

انجیل متی اور انجیل لوقا نے یسوع مسیح علیہ السلام کی سیرت کو ان کی پیدائش کے وقت سے شروع کیا ہے جبکہ اس کے بالکل برعکس انجیل مرقس اور یوحنا نے یسوع مسیح علیہ السلام کی پیدائش کو بیان ہی نہیں کیا ہے۔ موجودہ ترتیب کے اعتبار سے متی بائبل میں پہلی انجیل ہے اور لوقا تیسری جبکہ مرقس دوسری اور یوحنا چوتھی انجیل ہے۔ متی سب سے پہلے یسوع مسیح علیہ السلام کا نسب نامہ بیان کرتا ہے اور بعد میں مسیح علیہ السلام کی پیدائش کا ذکر کرتا ہے، جبکہ لوقا پہلے پیدائش کا واقعہ ذکر کرتا ہے اور پھر یسوع علیہ السلام کی سال کی عمر بیان کرنے کے بعد اس کا نسب نامہ بیان کرتا ہے۔ لہٰذا ان دونوں اناجیل میں یسوع علیہ السلام کے نسب نامہ میں، اور پیدائش کے واقعات میں بہت زیادہ تعارضات موجود ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بائبل میں یسوع مسیح علیہ السلام کا نسب نامہ:

ابرہام سے اضحاق پیدا ہوا، اور اضحاق سے یعقوب پیدا ہوا، اور یعقوب سے یہوداہ اور اس کے بھائی پیدا ہوئے، اور یہوداہ سے فارص اور زارح تمر سے پیدا ہوئے، اور فارص سے حصرون پیدا ہوا، اور حصرون سے رام پیدا ہوا، اور رام سے عمیناداب پیدا ہوا، اور عمیناداب سے نحسون پیدا ہوا اور نحسون سے سلمون پیدا ہوا اور سلمون سے بوعز راحب پیدا ہوا اور بوعز سے عوبید روت سے پیدا ہوا اور عوبید سے یسی پیدا ہوا اور یسی سے داود بادشاہ پیدا ہوا اور داود سے سلیمان اس عورت سے پیدا ہوا جو پہلے اوریاہ کی بیوی تھی اور سلیمان سے رحبعام پیدا ہوا اور رحبعام سے ابیاہ پیدا ہوا اور ابیاہ سے آسا پیدا ہوا اور آسا سے یہوسفط پیدا ہوا اور یہوسفط سے یورام پیدا ہوا اور یورام سے عزیاہ پیدا ہوا۔ اور عزیاہ سے یوتام پیدا ہوا اور یوتام سے آخز پیدا ہوا اور آخز سے حزقیاہ پیدا ہوا اور حزقیاہ سے منسی پیدا ہوا اور منسی سے امون پیدا ہوا اور امون سے یوسیاہ پیدا ہوا اور گرفتار ہو کر بابل جانے کے زمانہ میں یوسیاہ سے یکونیاہ اور اس کے بھائی پیدا ہوئے اور گرفتار ہو کر بابل جانے کے بعد یکونیاہ سے سیالتی ایل پیدا ہوا اور سیالتی ایل سے زربابل پیدا ہوا اور زربابل سے ابیہود پیدا ہوا اور ابیہود سے الیاقیم پیدا ہوا اور الیاقیم سے عازور پیدا ہوا اور عازور سے صدوق پیدا ہوا اور صدوق سے اخیم پیدا ہوا اور اخیم سے الیہود پیدا ہوا اور الیہود سے الیعزر پیدا ہوا اور الیعزر سے متان پیدا ہوا اور متان سے یعقوب پیدا ہوا اور یعقوب سے یوسف پیدا ہوا یہ اس مریم کا شوہر تھا جس سے یسوع پیدا ہوا جو مسیح کہلاتا ہے۔ پس سب پشتیں ابرہام سے داؤد تک چودہ پشتیں ہوئیں اور داود سے لے کر گرفتار ہو کر بابل جانے تک چودہ پشتیں اور گرفتار ہو کر بابل جانے سے لے کر مسیح تک چودہ پشتیں ہوئیں۔ [1]

[1] متی باب 1 آیت 1 تا 17۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انجیل لوقا کے مطابق یسوع مسیح کا نسب نامہ:

جب یسوع خود تعلیم دینے لگا قریباً تیس برس کا تھا اور (جیسا کہ سمجھا جاتا تھا) یوسف کا بیٹا تھا اور وہ عیلی اور وہ متات اور وہ لاوی کا اور وہ ملکی کا اور وہ ینا کا اور وہ یوسف کا اور وہ متتیاہ کا اور وہ عاموس کا اور وہ ناحوم کا اور وہ املیاہ کا اور وہ نوگہ کا اور وہ ماعت کا اور وہ متتیاہ کا اور وہ شمعی کا اور وہ یوسیخ کا اور وہ یوداہ کا اور وہ یوحنا کا اور وہ ریسا کا اور وہ زربابل کا اور وہ سیالتی ایل کا اور وہ نیری کا اور وہ ملکی کا اور وہ ادی کا اور وہ قوسام کا اور وہ المودام کا اور وہ عیر کا اور وہ یشوع کا اور وہ الیعزر کا اور وہ یوریم کا اور وہ متات کا اور وہ لاوی کا اور وہ شمعون کا اور وہ یہوداہ کا اور وہ یوسف کا اور وہ یونان کا اور وہ الیاقیم کا اور وہ ملے آہ کا اور وہ مناہ کا اور وہ متتاہ کا اور وہ ناتن کا اور وہ داؤد کا اور وہ یسی کا اور وہ عوبید کا اور وہ بوعز کا اور وہ سلمون کا اور وہ نحسون کا اور وہ عمیند اب کا اور وہ ارنی کا اور وہ حصرون کا اور وہ یہوداہ کا اور وہ یعقوب کا اور وہ اضحاق کا اور وہ ابرہام کا اور وہ تارہ کا اور وہ نحور کا اور وہ سروج کا اور وہ رعو کا اور وہ فلج کا اور وہ عبر کا اور وہ سلح کا اور وہ قینان کا اور وہ ارفکسد کا اور وہ سم کا اور وہ نوح کا اور وہ لمک کا اور وہ متوسلح کا اور وہ حنوک کا اور وہ یارد کا اور وہ مہلل ایل کا اور وہ قینان کا وہ انوش کا اور وہ سیت کا وہ آدم کا اور وہ خدا کا تھا۔" [1]

مذکورہ دونوں نسب ناموں کو ایک جدول کے ذریعہ سے ظاہر کیا جاتا ہے تاکہ تضادات واضح ہوجائیں۔

www.KitaboSunnat.com

[1] لوقا باب 3۔ آیت 23 تا 38۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متی کے مطابق	لوقا کے مطابق	متی کے مطابق	لوقا کے مطابق	متی کے مطابق	لوقا کے مطابق
متی	(۱) آدم	(۶) حصرون	(۲۶) حصرون	(۳۰) زربابل	(۵۱) قوسام
	(۲) سیت	(۷) رام	(۲۷) ارنی	(۳۱) ابیہود	(۵۲) ادی
ابرہام	(۳) انوس	(۸) عمیناداب	(۲۸) عمیناداب	(۳۲) الیاقیم	(۵۳) ملکی
	(۴) قینان	(۹) نحسون	(۲۹) نحسون	(۳۳) عازور	(۵۴) نیری
	(۵) مہلل ایل	(۱۰) سلمون	(۳۰) سلمون	(۳۴) صدوق	(۵۵) سیالتی ایل
سے	(۶) یارد	(۱۱) بوعز	(۳۱) بوعز	(۳۵) اخیم	(۵۶) زربابل
	(۷) حنوک	(۱۲) عوبید	(۳۲) عوبید	(۳۶) الیہود	(۵۷) ریسا
پہلے	(۸) متوسلح	(۱۳) یسی	(۳۳) یسی	(۳۷) الیعزر	(۵۸) یوحنا
	(۹) لمک	(۱۴) داود	(۳۴) داود	(۳۸) متان	(۵۹) یوداہ
کوئی	(۱۰) نوح	(۱۵) سلیمان	(۳۵) ناتن	(۳۹) یعقوب	(۶۰) یوسخ
	(۱۱) سم	(۱۶) رحبعام	(۳۶) متتیاہ	(۴۰) یوسف	(۶۱) شمعی
نام	(۱۲) ارفکسد	(۱۷) ابیاہ	(۳۷) مناہ	(۴۱) یسوع (مسیح)	(۶۲) متتیاہ
	(۱۳) قینان	(۱۸) آسا	(۳۸) مے آہ	....	(۶۳) ماعت
بیان	(۱۴) سلح	(۱۹) یہوسفط	(۳۹) الیاقیم		(۶۴) نوگہ
	(۱۵) عبر	(۲۰) یورام	(۴۰) یونان		(۶۵) اسلیاہ
نہیں	(۱۶) فلج	(۲۱) عزیاہ	(۴۱) یوسف		(۶۶) ناحوم
	(۱۷) رعو	(۲۲) یوتام	(۴۲) یہوداہ		(۶۷) عاموس
کرتا	(۱۸) سروج	(۲۳) آخز	(۴۳) شمعون		(۶۸) متتیاہ
	(۱۹) نحور	(۲۴) حزقیاہ	(۴۴) لاوی		(۶۹) یوسف
	(۲۰) تارح	(۲۵) منسی	(۴۵) متات		(۷۰) ینا
(۱) ابرہام	(۲۱) ابرہام	(۲۶) امون	(۴۶) یوریم		(۷۱) ملکی
(۲) اضحاق	(۲۲) اضحاق	(۲۷) یوسیاہ	(۴۷) الیعزر		(۷۲) لاوی
(۳) یعقوب	(۲۳) یعقوب	(۲۸) یکونیاہ	(۴۸) یشوع		(۷۳) متات
(۴) یہوداہ	(۲۴) یہوداہ	بابل کی جانب جلاوطنی	(۴۹) عیر		(۷۴) عیلی
(۵) فارص	(۲۵) فارص	(۲۹) سیالتی ایل	(۵۰) المودام		(۷۵) یوسف
					(۷۶) یسوع مسیح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ بالا جدول سے دونوں نسب ناموں میں جو تضادات ہیں وہ بالکل واضح ہیں، نسب ناموں میں بالکل وضاحت کے ساتھ یہ بات کہی گئی ہے کو فلاں فلاں کا باپ تھا یا فلاں فلاں کا بیٹا تھا جبکہ عہد نامہ قدیم میں عمروں کا تعین بھی کیا گیا ہے کہ جب فلاں اتنی عمر کا تھا تو اس سے فلاں لڑکا پیدا ہوا۔ یعنی یہ تاویل قبول نہیں ہے کہ نسب ناموں میں باپ کی جگہ دادا کا نام لکھ دیا گیا ہو یا بیٹے کی جگہ پوتے کا نام لکھ دیا گیا ہو۔

لوقا کی انجیل ابراہام سے پہلے 20 نام بیان کرتی ہے جبکہ عہد نامہ قدیم میں ابراہام سے پہلے 19 نام درج ہیں۔ (1)

لوقا ارسد نمبر 12 کے بعد ایک شخص قینان نمبر 13 کا اضافہ کرتا ہے جس کو کتاب پیدائش (عہد نامہ قدیم) میں ارفکسد کا بیٹا نہیں بتایا گیا بلکہ ارفکسد کے بیٹے کا نام سلح لکھا گیا ہے۔

متی کے مطابق یسوع کا نسب نامہ ابرہام سے لے کر بظاہر 14، 14 کے تین گروپوں میں بیان کیا گیا ہے جبکہ تیسرے گروپ میں 14 نام نہیں ہیں بلکہ 13 ہیں اور اگر تیسرے گروپ میں بھی 14 نام ہوتے تو کل 3x14= 42 نام ہوتے لیکن نسب نامہ میں کل 41 نام ہیں۔

متی اور لوقا کی ایک اور سنگین غلطی یہ ہے کہ ان دونوں نے یسوع مسیح کا نسب نامہ باپ یوسف کی طرف سے لکھا ہے جبکہ وہ دونوں خود اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ یسوع مسیح یوسف کے نطفہ سے پیدا نہیں ہوئے بلکہ مریم روح القدس کی قدرت سے حاملہ ہوئی۔ (2)

لہٰذا یسوع کا نسب نامہ ماں کی طرف سے ہونا چاہیے تھا، یسوع ابن مریم تھا، ابن

(1) دیکھیں عہد نامہ قدیم باب 11۔

(2) بحوالہ متی باب 1 آیت 18، لوقا باب 1 آیت 35۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یوسف ہرگز نہ تھا۔ اس حقیقت کو قرآن میں بار بار بیان کیا گیا ہے قرآن میں ہر جگہ مسیح کو ابن مریم کے لقب سے پکارا گیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ قرآن اصل حقیقت کو بیان کرتا ہے، لوگوں کے منہ کی باتوں کو حقیقت کا رنگ ہرگز نہیں دیتا۔

چند عیسائی حضرات سے جب میں نے نسب نامہ کے تضادات کے بارے میں بات کی تو انہوں نے کہا کہ ان میں لوقا کا نسب نامہ اصل میں مریم کا نسب نامہ ہے اور متی کا نسب نامہ یوسف کا نسب نامہ ہے۔ لیکن یہ ایک ایسی غلط تاویل ہے جو بیان کردہ نسب ناموں سے ہرگز میل نہیں کھاتی، نسب ناموں میں بالکل واضح انداز میں یسوع مسیح کو یوسف کا بیٹا کہا گیا ہے اور یوسف کو یسوع مسیح کا باپ۔

"اور یعقوب سے یوسف پیدا ہوا۔ یہ اس مریم کا شوہر تھا جس سے یسوع کا بیٹا تھا اور وہ عیسیٰ کا۔" (متی)

"جب یسوع خود تعلیم دینے لگا تقریباً 30 تیس برس کا تھا اور (جیسا کہ سمجھا جاتا تھا) یوسف کا بیٹا تھا اور وہ عیسیٰ کا۔" (لوقا)

گویا کہ دونوں نسب نامے سلسلۂ نسب میں پہلے یوسف تک پہنچتے ہیں پھر اس کو مریم کا شوہر اور مسیح کو یوسف کا بیٹا بناتے ہیں۔ اگر کہا جائے فلاں قوم کی یہ عادت تھی کہ وہ داماد کو بیٹے میں شامل کر کے اس کا نسب نامہ اس کے ساتھ جوڑ دیتے تھے تو سوال یہ ہے کہ کیا عیسائیوں کے پاس اس بات کا ثبوت ہے کہ عیسیٰ مریم کا باپ تھا اور وہ ناتن بن داؤد کی اولاد تھی؟

اگر بالفرض اس بات کو تسلیم کر لیا جائے تو پھر بائبل کی ان بشارتوں کا کیا بنے گا جن کے مطابق مسیح داؤد بن سلیمان کی اولاد میں سے ہونے کی پیشین گوئیاں ہیں۔ لہٰذا ایک عیسائی پیشوا کالوین نے اس بات کو رد کرتے ہوئے کہا:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جو شخص مسیح کے نسب سے سلیمان کو خارج کرتا ہے وہ مسیح کو مسیح ہونے سے خارج کرتا ہے۔''

لیکن لوقا کی انجیل تو ہر حال میں مسیح کو داود بن نائن کی اولاد قرار دیتی ہے بالفرض متی کے نسب نامہ میں یوسف کو سلیمان کے نسب سے مان بھی لیا جائے تو بھی یسوع سلیمان کے نسب سے قرار نہیں پاتے کیونکہ وہ بغیر باپ کے پیدا ہوئے تھے۔ ایسی حالت میں صرف مریم علیہا السلام کا تعلق سلیمان کے نسب سے ہونا لازمی ہو جاتا ہے جو کہ نہیں ہے۔

بائبل میں تعارض کی دوسری مثال: یسوع مسیح علیہ السلام کون سی جگہ سے اٹھائے گئے؟

یسوع مسیح علیہ السلام کو کس جگہ سے اٹھایا گیا تھا، اس بیان میں بھی اناجیل میں سخت اختلاف پایا جاتا ہے جس میں تطبیق دینا پادریوں کے بس کی بات نہیں۔ چنانچہ انجیل متی میں لکھا ہے کہ مسیح علیہ السلام کو گلیل سے اٹھایا گیا۔ [1] جبکہ مرقس کی انجیل میں لکھا ہے کہ مسیح علیہ السلام یروشلم سے اٹھائے گئے تھے۔ [2]

پھر ان دونوں فقروں میں تطبیق بھی نہیں دی جا سکتی۔ کیونکہ ایک شخص اگر ایک ہی موقع پر دو مختلف جگہوں سے اٹھایا گیا، تو یہ بات دلائل سے کوسوں دور ہے۔ صحیح بخاری میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معراج پر جانے کا ذکر موجود ہے۔ وہاں پر بظاہر روایات میں اختلاف دکھلائی دیتا ہے لیکن غور کرنے سے اس جگہ پر کوئی تعارض اور اختلاف نہیں ہے۔ مثلاً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معراج پر جانا تمام کتب احادیث میں منقول ہے اور آپ معراج پر مکہ شہر ہی سے تشریف لے گئے تھے۔ چنانچہ روایات میں آتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج گھر میں ہوئی اور بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ ام ہانی رضی اللہ عنہا کے پاس تھے اور بعض روایات میں ہے کہ نبی

[1] متی 20/7/28۔

[2] مرقس باب 16، فقرہ 17 تا 19۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریم ﷺ مکہ میں تھے لیکن ان تینوں احادیث میں کوئی تعارض اور اختلاف نہیں ہے کیونکہ گھر سے مراد حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کا گھر تھا اور ان کا گھر مکہ میں تھا۔ لہٰذا اس تطبیق اور توجیہ سے کسی قسم کا کوئی اعتراض نہیں پیدا ہوتا۔ مگر اس کے برعکس بائبل کا بیان کہ یسوع مسیح علیہ السلام گلیل سے اٹھائے گئے اور دوسری جگہ کا بیان ہے کہ یروشلم سے اٹھائے گئے (مرقس)، لہٰذا ان دونوں فقرات میں آج تک مناسبت یا تطبیق نہیں دی گئی اور نہ ہی پادری حضرات اس کی کوئی تطبیق جو فہم و حقیقت کے مطابق ہو دے سکتے ہیں کیونکہ جو چیز الہامی نہ ہو اس میں حقیقتاً تعارض ہی ہوتا ہے۔

بائبل میں تعارض کی تیسری مثال: چھ دن یا آٹھ دن:

متی باب 17 فقرہ 1 مرقس باب 2 میں لکھا ہے کہ

''چھ دن کے بعد یسوع نے پطرس اور یعقوب اور اس کے بھائی یوحنا کو ہمراہ لیا اور انہیں اونچے پہاڑ پر الگ لے گیا۔'' [1]

متی کے اس فقرے سے معلوم ہوتا ہے کہ یسوع علیہ السلام نے چھ روز کے بعد پطرس اور یعقوب کو ہمراہ لیا۔ جبکہ لوقا کا بیان اس مسئلے کے واضح خلاف ہے۔ چنانچہ لوقا کی انجیل میں لکھا ہے:

''پھر ان باتوں کے کوئی آٹھ روز بعد ایسا ہوا کہ وہ پطرس اور یوحنا اور یعقوب کو ہمراہ لے کر پہاڑ پر دعا کرنے گیا۔'' [2]

غور کیجیے ان دونوں اناجیل میں کتنا واضح تعارض ہے جس کی تطبیق دینا ممکن نہیں ہے کیونکہ اگر یہ دونوں کتابیں وحی پر مبنی ہیں تو کیا وحی میں اتنا شدید اختلاف ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو یہ معلوم ہی نہ ہو سکا، کہ پہاڑ پر جانا چھ دن بعد ہوا یا آٹھ دن بعد؟ لہٰذا ثابت ہوا کہ

[1] متی 17/1۔
[2] لوقا باب 19، فقرہ 28۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ تحریریں اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہیں بلکہ یہ ان کا اٹکل، گمان اور ظن ہے۔

بائبل میں تعارض کی چوتھی مثال: مسیح علیہ السلام صرف بنی اسرائیل کے لیے ہیں؟

بائبل کے بیان کے مطابق مسیح علیہ السلام صرف بنی اسرائیل کی اقوام کے لیے نبی بنا کر بھیجے گئے تھے اور آپ کو باقی قوموں کی طرف ہرگز نہیں بھیجا گیا تھا۔ چنانچہ متی کی انجیل میں لکھا ہے کہ جب مسیح علیہ السلام اپنے شاگردوں کو تبلیغ کے لیے روانہ کر رہے تھے تو فرمایا تھا:

''غیر قوموں کی طرف نہ جانا اور سامریوں کے کسی شہر میں داخل نہ ہونا۔ بلکہ بنی اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس جانا۔'' [1]

متی ہی کی انجیل میں ایک اور جگہ لکھا ہے کہ:

''اس (مسیح) نے جواب میں کہا میں بنی اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا۔'' [2]

ان دونوں حوالوں سے واضح ہوا کہ مسیح علیہ السلام غیر بنی اسرائیل کی طرف نہیں بھیجے گئے تھے۔ یہی بات آپ نے اپنے شاگردوں سے بھی کہی اور اسی بات کو خود بھی دہرایا مگر اسی انجیل میں اس بیان میں بھی شدید تعارض پایا گیا ہے۔ متی کی انجیل میں آگے یہ لکھا ہے کہ:

''یسوع نے پاس آ کر ان سے باتیں کیں اور کہا کہ آسمان اور زمین کا کل اختیار مجھے دیا گیا ہے۔ پس تم جا کر سب قوموں کو شاگرد بناؤ۔'' [3]

اس فقرے سے یہ بات واضح ہوئی کہ مسیح علیہ السلام نے اپنے شاگردوں کو دیگر ''قوموں'' کی طرف شاگرد بنانے کے لیے بھیجا، جو متی کی انجیل کے سابقہ بیانات کے خلاف ہے۔ لہٰذا یہ ایک ایسا تعارض ہے جو حقیقی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے کلام میں حقیقی تعارض کبھی نہیں ہوتا۔

[1] متی: 10/ 5،6۔ [2] متی: 15/24۔
[3] متی: 28/18۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بائبل میں تعارض کی پانچویں مثال: یسوع علیہ السلام کو کس کے پاس لے جایا گیا؟

انجیل متی میں لکھا ہے:

''اور یسوع کے پکڑنے والے اس کو کائفا نام سردار کاہن کے پاس لے گئے جہاں فقیہ اور بزرگ جمع ہو گئے تھے۔'' 1

متی کے اس بیان کے مطابق یسوع کو پکڑ کر سیدھا ''کائفا'' کے پاس لے گئے وہیں پر پطرس کے انکار، اور مرغ کے بانگ دینے کا واقعہ پیش آیا جبکہ یوحنا کا بیان اس بیان سے متعارض ہے۔ یوحنا میں لکھا ہے

''تب سپاہیوں اور ان کے صوبہ دار اور یہودیوں کے پیادوں نے یسوع کو پکڑ کر باندھ لیا اور پہلے اسے حنا کے پاس لے گئے کیونکہ وہ اس برس کے سردار کاہن کائفا کا سسر تھا...... پھر وہ یسوع کو کائفا کے پاس قلعہ کو لے گئے اور صبح کا وقت تھا......'' 2

آپ غور کر سکتے ہیں کہ ان چھوٹی چھوٹی عبارات میں بھی کس قدر اختلاف ہے۔ اگر بائبل سے چاروں اناجیل کا بغور مطالعہ کیا جائے تو ہر باب میں کئی اختلاف اور الجھنوں کے انبار دکھائی دیں گے۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کا انکار کرنا دن میں آنکھ بند کرنے کے مترادف ہے۔ اس کا اقرار کرتے ہوئے برٹانیکا کے محققین لکھتے ہیں:

''عہد عتیق کی کتابیں جو بنی اسرائیل کی ابتدائی تاریخ بیان کرتی ہیں، صحیح معنوں میں تاریخی واقعات پر مبنی نہیں ہیں۔ یہ کم و بیش گزرے ہوئے زمانہ کی ان یادداشتوں کا مجموعہ ہیں جو کئی صدیوں میں لکھی گئی تھیں اور جن کو بعد میں کئی

1 متی باب 26، فقرہ 57 تا 58۔

2 یوحنا، باب 18، فقرہ 12 تا 28۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک ترامیم کے ساتھ مرتب کیا گیا۔ اس لیے موجودہ حالات میں تاریخی اعتبار سے ان میں بہت تضادات، غلط بیانیاں اور دھندلاپن دکھائی دیتا ہے۔ گویا جدید معلومات کی روشنی میں چند اہم مسائل کو حل کرنے میں مدد ملی ہے مگر اس طرح کی گئی تشریحات کی تعداد اتنی زیادہ ہے جتنی عہد عتیق کے علماء کی تعداد ہے۔ اب صورت حال یہ ہے کہ ابتدائی تواریخ کے مرکزی خاکے اور بنی اسرائیل کے نسب ناموں میں موافقت مفقود ہے۔'' ❶

برٹانیکا کے بیان کے مطابق بائبل کی تحریر کو اہتمام اور سند کے ساتھ تحریر نہیں کیا گیا تھا بلکہ محض یادداشتوں کی بنیاد پر لکھا گیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اس میں تعارضات، اغلاط، اور بے تکے فقروں کی بھر مار ہے۔ چنانچہ ایک مفید واقعہ نذر قرطاس ہے۔ عیسائیوں کے مشہور پادری ''سی سی پی فنڈر'' (Rev, C.C.P Fonder) سے جب مولانا رحمت اللہ کیرانوی صاحب اظہار حق نے پوچھا کہ

''یہ بتایئے کہ بائبل کی کتابوں کے بارے میں آپ کا کیا اعتقاد ہے؟ کیا کتاب پیدائش سے لے کر کتاب مکاشفہ تک ان کا ہر فقرہ اور ہر لفظ الہامی اور اللہ کا کلام ہے؟''

پادری فنڈر نے اس کے جواب میں کہا کہ نہیں! ہم ہر لفظ کے بارے میں کچھ نہیں کہتے۔ کیونکہ بعض مقامات پر ہمیں کاتب کی غلطی کا اعتراف ہے۔

مولانا کیرانوی رحمہ اللہ نے پھر پوچھا کہ میں اس وقت کاتب کی غلطیوں سے صرف نظر کر کے ان کے علاوہ دوسرے جملوں اور الفاظ کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہوں۔

❶ انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا 939/17۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پادری فنڈر نے کہا کہ میں ایک ایک لفظ کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ ❶

اس مفید گفتگو سے یہ بات واضح ہوئی کہ پادری فنڈر بھی بائبل میں تحریف کے قائل ہیں۔ کاتب کی غلطیوں کا اعتراف حقیقت میں بائبل میں ہیرا پھیری کا اعتراف ہے۔

بائبل میں تعارض کی چھٹی مثال: ایک آدمی یا دو آدمی؟

انجیل متی میں لکھا ہے کہ

''جب وہ اس ''پار گروینیوں'' کے ملک میں پہنچا تو دو آدمی جن میں بد روحیں تھیں قبروں سے نکل کر اس سے ملے۔'' ❷

متی کے بیان کے مطابق دو بد روحیں تھیں۔ مگر مرقس اور لوقا کے مطابق یہی واقعہ ہے۔ مگر وہاں دو آدمی نہیں ہیں۔

''جب وہ جھیل کے پار گراسینیوں کے علاقہ میں پہنچے اور جب وہ کشتی سے اترا تو فی الفور آیا۔ آدمی جس میں ناپاک روح تھی قبروں سے نکل کر اس سے ملا۔'' ❸

مرقس کے بیان کے مطابق وہ ایک شخص تھا جس میں ناپاک روح تھی۔ لہٰذا متی اور مرقس کے بیان میں اس چھوٹے سے واقعہ تک میں بھی تعارض ہے۔ مزید اگر غور کریں اور اس فقرے میں گرامر کے اعتبار سے بھی غلطی موجود ہے وہ یہ کہ مرقس کے مطابق وہ ایک شخص تھا۔ لہٰذا اس صورت میں اس ایک شخص کو قبر سے نکلنا تھا نہ کہ قبروں سے۔ لہٰذا اس فقرے کے ناقلوں نے مفہوم تو مفہوم، الفاظ کا بھی خیال نہ کیا۔

بائبل میں تعارض کی ساتویں مثال: عورت کنعانی تھی یا غیر کنعانی قوم سے؟

انجیل متی میں لکھا ہے کہ

❶ مقدمہ اظہار حق از علامہ کیرانوی رحمہ اللہ: 189/1۔

❷ متی: 28/8۔ ❸ مرقس: 5/ 1-2۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"پھر یسوع وہاں سے نکل کر صور اور صیدا کے علاقے کو روانہ ہوا۔ اور دیکھو ...... کنعانی عورت ان سرحدوں سے نکلی اور پکار کر کہنے لگی اے خداوند ابن داود، مجھ پر رحم کر۔ ایک بدروح میری بیٹی کو بری طرح ستاتی ہے۔ مگر اس نے اسے کچھ جواب نہ دیا۔ اور اس نے شاگردوں کے پاس آ کر کہا کہ مجھے اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا۔ مگر اس (عورت) نے آ کر اسے سجدہ کیا اور کہا اے خداوند میری مدد کر۔ اس نے جواب میں کہا لڑکوں کی روٹی لے کر کتوں کو ڈال دینا اچھا نہیں۔ اس نے کہا ہاں خداوند، کیونکہ کتے بھی ان ٹکڑوں میں سے کھاتے ہیں جو ان کے مالکوں کی میز سے گرتے ہیں۔" [1]

متی کے بیان کے مطابق یہ واقعہ سفر میں پیش آیا تھا اور وہ عورت کنعانی تھی، جبکہ یہی واقعہ مرقس کی انجیل میں دوسری طرح ہے۔

لکھا ہے:

"پھر وہاں سے اٹھ کر صور اور صیدا کی سرحدوں میں گیا اور ایک گھر میں داخل ہوا۔ اور نہ چاہتا تھا کہ کوئی جانے مگر پوشیدہ نہ رہ سکا۔ بلکہ فی الفور ایک عورت جس کی چھوٹی بیٹی میں ناپاک روح تھی، اس کی خبر سن کر آئی اور اس کے قدموں پر گری۔ یہ عورت یونانی تھی اور قوم کی سورفینیکی اس نے اس سے درخواست کی کہ بدروح کو اس کی بیٹی میں سے نکالے۔ اس نے اس سے کہا پہلے لڑکوں کو سیر ہونے دے کیونکہ لڑکوں کی روٹی لے کر کتوں کو ڈال دینا

[1] متی 15/21-27۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اچھا نہیں۔'' [1]

مرقس کے بیان کے مطابق وہ عورت کنعانی نہیں تھی بلکہ یونانی تھی اور قوم سور فینیکی سے تعلق رکھتی تھی جبکہ متی کے مطابق وہ کنعانی تھی۔ لہٰذا متی اور مرقس کے ایک ہی واقعہ اور ایک ہی عورت کے بیان میں بھی واضح تعارض موجود ہے۔

بائبل میں تعارض کی آٹھویں مثال: کیا مسیح علیہ السلام کی گواہی سچی ہے؟

یوحنا کی انجیل میں لکھا ہے کہ مسیح علیہ السلام نے فرمایا:

''میں خود اپنی گواہی دوں تو میری گواہی سچی نہیں۔'' [2]

اس فقرے کے مطابق مسیح علیہ السلام کی گواہی ان کی اپنی سچی نہیں ہوگی جبکہ اسی انجیل میں دوسری جگہ اس کے برعکس ہے۔

''اگرچہ میں اپنی گواہی آپ دیتا ہوں تو بھی میری گواہی سچی ہے۔'' [3]

یوحنا ہی کے اس بیان کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی گواہی سچی ہے۔

دیکھیں ان دونوں فقرات میں شدید تعارض ہے۔ کیونکہ نبی کی گواہی ہر وقت سچی ہوا کرتی ہے مگر بائبل اس پرحقیقت بات میں بھی تعارض کا شکار ہے۔

بائبل میں تعارض کی نویں مثال: مسیح علیہ السلام نے کتنے لوگوں کو اچھا کیا؟

مرقس کی انجیل میں لکھا ہے کہ

''عیسیٰ علیہ السلام نے صرف ایک شخص کو اچھا کیا تھا جو بہرا اور گونگا تھا۔'' [4]

مرقس کے اس فقرے کے مطابق عیسیٰ علیہ السلام نے صرف ایک ہی شخص کو شفا دی تھی جبکہ دوسرا بیان اس بیان کے واضح خلاف ہے۔ انجیل متی میں لکھا ہے کہ:

[1] مرقس: 7/ 28-24۔
[2] یوحنا: 31/5۔
[3] یوحنا: 14/8۔
[4] مرقس: 5/ 35-32۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''ایک بڑی بھیڑ لنگڑوں، اندھوں، گونگوں، ٹنڈوں اور بہت سے بیماروں کو اپنے ساتھ لے کر اس کے پاس آئی صو وہ ان کو اس کے پاؤں میں ڈال دیا اور اس نے انھیں اچھا کر دیا۔''❶

دوسرا فقرہ وضاحت ہے کہ مسیح علیہ السلام نے کثیر لوگوں کو شفا دی جبکہ یہ فقرہ مرقس کے فقرے کے برخلاف ہے۔

بائبل میں تعارض کی دسویں مثال: مصریوں کے کتنے چوپائے مرے؟

مصریوں کے چوپائے کے بارے میں بائبل کہتی ہے کہ: ''اور خداوند نے دوسرے دن ایسا ہی کیا اور مصریوں کے سب چوپائے مر گئے۔ لیکن بنی اسرائیل کے چوپایوں میں سے ایک بھی نہ مرا۔''❷

اس فقرے سے معلوم ہوتا ہے کہ مصریوں کے تمام جانور مر گئے۔ پھر اسی کے باب ⑤ میں اس کے خلاف لکھا گیا ہے:

''سو فرعون کے خادموں میں جو خداوند کے کلام سے ڈرتا تھا، وہ اپنے نوکروں اور جو چوپایوں کو گھر میں بھگا لے آیا اور جنھوں نے خداوند کے کلام کا لحاظ نہ کیا انھوں نے اپنے نوکروں اور چوپایوں کو میدان میں رہنے دیا۔''

ان دونوں فقرات میں شدید اختلاف اور تعارض ہے۔

بائبل میں تعارض کی گیارہویں مثال: ایک دن میں کتنے لوگ مارے گئے؟

کرنتھیوں کے نام پہلے خط کے باب 10 فقرہ 8 میں لکھا ہے کہ

''اور ہم حرام کاری نہ کریں جس طرح ان میں سے بعض نے کی۔ اور ایک ہی

❶ متی: 15/5۔

❷ خروج: 9/6۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دن میں 23000 مارے گئے۔"

گرنتھیوں کے اس خط کے مطابق تئیس ہزار لوگ مارے گئے۔ بائبل کے مفسرین متفقہ طور پر کہتے ہیں کہ اس سے اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے جو کتاب گنتی 25/9 میں مذکور ہے۔ کہا گیا کہ بنی اسرائیل شطیم میں رہنے کے دوران موآبی عورتوں سے زنا کرنے لگے جس کی پاداش میں ان میں سے چوبیس ہزار افراد ہلاک ہو گئے۔

کتاب گنتی میں 25/9 میں مرنے والوں کی تعداد چوبیس ہزار بیان کی گئی ہے۔ جبکہ پہلے والے خط کے باب 10 میں 23,000 افراد کے مارے جانے کا ذکر ہے۔ لہٰذا یہاں پر بھی واضح تعارض اور اختلاف موجود ہے۔

بائبل میں تعارض کی بارہویں مثال: ستر یا پچھتر:

کتاب اعمال میں لکھا ہے کہ

"پھر یوسف علیہ السلام نے اپنے باپ یعقوب علیہ السلام اور سارے کنبے کو جو پچھتر (75) جانیں تھیں بلا بھیجا۔"

عبارت ہذا اس بات پر دال ہے کہ یوسف علیہ السلام اور ان کے بیٹے جو اس بلا کے بھیجنے سے قبل مصر میں موجود تھے وہ اس تعداد میں شریک نہ تھے بلکہ یہ تعداد علاوہ یوسف علیہ السلام اور ان کی اولاد کے، باقی خاندان یعقوب علیہ السلام کی ہے۔

مگر کتاب پیدائش اس کے برعکس ہے:

"سو یعقوب کے گھرانے کے جو لوگ مصر میں آئے وہ سب مل کر ستر (70) ہوئے۔" [1]

علامہ کیرانوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ

[1] کتاب پیدائش: 27/46۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

’’اور یوسف علیہ السلام اور ان کے بیٹے، ڈی آکلی اور رچرڈمنٹ کی تفسیر کے مطابق اس ستر (70) کے عدد میں داخل ہیں۔ لیا کی اولاد (32) اشخاص اور زلفا کی (16) اور راحیل کی (11) بلہا کی (7) اولاد یہ کل (66) افراد تھے۔ پھر جب ان کے ساتھ یعقوب علیہ السلام اور یوسف علیہ السلام اور ان کے دونوں بیٹوں کو شامل کر لیا جائے تو ستر ہو جاتے ہیں اس سے یہ معلوم ہوا کہ انجیل کی عبارت غلط ہے۔‘‘ [1]

بائبل میں تعارض کی تیرھویں مثال: صلح یا تلوار؟

انجیل متی میں لکھا ہے کہ

’’مبارک ہیں وہ جو صلح کراتے ہیں۔ کیوں کہ وہ خدا کے بیٹے کہلائیں گے۔‘‘ [2]

متی کے بیان کے مطابق صلح کروانے والے مبارک ہیں۔ جبکہ انجیل متی نے ہی چار ابواب کے بعد اپنے اس بیان کو بدل دیا۔ متی میں لکھا ہے کہ مسیح علیہ السلام کا بیان ہے:

’’یہ نہ سمجھو کہ میں زمین پر صلح کرانے آیا ہوں۔ صلح کرانے نہیں، تلوار چلانے آیا ہوں۔‘‘ [3]

غور طلب بات یہ ہے کہ متی کے اپنے ہی بیانات میں تعارضات کے کس قدر انبار ہیں۔ اگر متی کے ان فقرات پر غور کیا جائے تو ایک بہت بڑی پیچیدگی جنم دے گی۔ متی 9/5 میں یہ الفاظ ہیں کہ ’’مبارک ہیں وہ لوگ‘‘۔ عربی بائبل میں اس کے الفاظ یوں نقل کیے گئے ہیں ’’طوبیٰ لھم‘‘ اور یہ طوبیٰ جنت کے مقام کا نام ہے۔ لہٰذا متی کے باب 10

[1] اظہار حق علامہ کیرانوی: 429/1۔
[2] متی: 9/5۔
[3] متی 34/10۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بیان کے مطابق عیسیٰ علیہ السلام ان لوگوں میں شامل نہیں ہیں جو جنت کے مقام کے حق دار ہیں معاذ اللہ، کیا ان تعارضات پر پادری حضرات تسلی سے غور کر سکتے ہیں؟؟

بائبل میں تعارض کی چودھویں مثال: شریعت موسوی کمزور یا بے عیب؟

عبرانیوں کے نام خط کے مطابق معلوم ہوتا ہے کہ شریعت موسوی علیہ السلام نہایت کمزور اور عیب دار ہے اور غیر مفید ہے۔ [1]

جبکہ زبور کے مطابق وہ بے عیب اور سچی ہے۔ [2]

ان دونوں بیانات میں بھی واضح تعارض ہے لہٰذا کس پر اعتبار کیا جائے، اور کس پر نہ کیا جائے؟

بائبل میں تعارض کی پندرھویں مثال: یسوع علیہ السلام مسیح زمین پر آگ بھڑکانے آئے کہ نہیں؟

لوقا کی انجیل میں لکھا ہے کہ یعقوب اور یوحنا نے مسیح علیہ السلام سے پوچھا کہ

''اے خداوند! کیا تو چاہتا ہے کہ ہم حکم دیں کہ آسمان سے آگ نازل ہو کر انہیں بھسم کر دے؟ اس کے جواب میں عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: تم نہیں جانتے کہ تم کیسی روح کے ہو۔ کیونکہ ابن آدم لوگوں کی جان برباد کرنے نہیں بلکہ بچانے آیا۔'' [3]

اس کے برخلاف لوقا ہی نے اپنی انجیل میں یہ بھی لکھا ہے کہ:

عیسیٰ نے جواب دیا: ''میں زمین پر آگ لگانے آیا ہوں۔ اور اگر لگ چکی

[1] عبرانیوں: 18/7۔

[2] زبور: 7/19۔

[3] لوقا: 9/1۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتی تو میں کیا ہی خوش ہوتا!'' ❶

بائبل میں تعارض کی سولہویں مثال: سیدنا مسیح علیہ السلام کے سر پر عطر ڈالنے کے واقعہ میں اختلاف شدید:

واقعہ کچھ مختصراً اس طرح سے ہے کہ ''عید سے دو روز قبل سیدنا مسیح علیہ السلام بیت عنیاہ میں کھانا کھا رہے تھے کہ ایک عورت نے نہایت قیمتی عطر لاکر آپ کے سر مبارک پر ڈال دیا، جس پر حواری خفا ہوگئے کہ خواہ مخواہ ایک قیمتی عطر ضائع کیا گیا ورنہ غریبوں کے کام آسکتا تھا۔ مسیح علیہ السلام نے سن کر انہیں تنبیہ کی کہ غرباء تو ہمیشہ تمہارے پاس ہیں، میں ہمیشہ پاس نہ رہوں گا۔ ❷

اس واقعہ کے ناقلین متی، انجیل اور مرقس ان کے بیان کردہ بیانات میں پانچ قسم کے اختلافات سامنے آئے ہیں مثلاً:

1. مرقس نے صراحت کی ہے کہ یہ واقعہ عید فسح ❸ سے دو روز قبل کا ہے۔ ❹ یوحنا کا بیان ہے کہ یہ واقعہ چھ روز قبل کا ہے۔ ❺ جبکہ متی نے اس کی مدت عید سے قبل کی بیان کی

❶ لوقا: 12/1۔

❷ متی: 26/ 6تا13۔

❸ عید فسح (Passover) یہودیوں کا ایک مذہبی تہوار ہے جو ماہ نیساں (اپریل) کی چودھویں تاریخ کو منایا جاتا ہے۔ غور کرنے سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ یہ بنی اسرائیل کے مصریوں سے نجات پانے کی یادگار تھی کیونکہ اسی تاریخ میں سیدنا موسیٰ علیہ السلام مصر سے نکلے تھے۔ فسح لفظ کا مطلب ''دنبے'' کے ہیں کیوں اس دن ایک دنبہ ذبح کیا گیا تھا۔ اسی لیے اسے عید فسح کہتے ہیں۔ دیکھیے (خروج: 23/15) (احبار: 23/ 5-8)

❹ مرقس: 14/1۔

❺ یوحنا: 12/1۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ وہ دو دن پہلے کی مدت ہے۔ ❶

2: متی (5/26) اور مرقس (4/14) خوشبو کا مسیح علیہ السلام کے سر پر ڈالنا ذکر کرتے ہیں جبکہ یوحنا پاؤں کے ذکر کرتے ہیں۔ (3/12)

3: مرقس کا بیان ہے کہ معترضین حاضرین میں سے کچھ لوگ تھے۔ (4/14) اور متی کے بیان کے مطابق اعتراض کرنے والے خود مسیح علیہ السلام کے شاگرد تھے۔ یوحنا کے نزدیک اعتراض کرنے والے یہود تھے۔ (4/12)

4: یوحنا خوشبو کی قیمت 300 دینار بتاتا ہے اور مرقس مبالغہ کرتے ہوئے تین سو سے زیادہ مقدار بیان کرتا ہے۔ متی قیمت کو گول مول کرتا ہے اور کہتا ہے کہ وہ بیش قیمت تھی۔ ❷

5: تینوں اناجیل کے راویوں نے عیسیٰ علیہ السلام کا قول مختلف نقل کیا ہے۔ شائقین اس ضمن میں متی، مرقس اور یوحنا کی طرف رجوع کر سکتے ہیں۔

خلاصہ بحث یہ ہے کہ تینوں اناجیل اشارہ تو ایک ہی واقعہ کی طرف کرتے ہیں مگر تینوں میں تعارضات کے انبار پائے جاتے ہیں۔

بائبل میں تعارض کی سترہویں مثال: دو اندھے یا ایک اندھا؟

متی نے اپنی انجیل میں نقل کیا ہے کہ

عیسیٰ علیہ السلام جب ''ریحو'' سے نکلے تو راہ میں دو اندھوں کو بیٹھا ہوا دیکھا اور انہیں ان کے اندھے پن سے شفا دی۔ (یہ فقرہ 20/ 29 تا 34 کا مفہوم ہے)

جبکہ اس کے برعکس مرقس نے باب 40/10 میں کچھ اور نقل کیا گیا ہے مرقس کی انجیل

❶ متی: 26/2۔

❷ اظہار حق، دیکھیں تفصیل کے لیے جلد 1/ 441۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ہے کہ:

''تو تمائی کا بیٹا برتمائی اندھا فقیر راہ کے کنارے بیٹھا ہوا تھا۔''

اس چھوٹے سے واقعہ میں بھی تعارض موجود ہے۔

بائبل میں تعارض کی اٹھارہویں مثال: یحییٰ علیہ السلام کا کھانا؟

مرقس میں لکھا ہے کہ

''یحییٰ علیہ السلام ٹڈیاں اور خشکی کا شہد کھایا کرتے تھے۔'' ❶

جبکہ متی نے اس کے خلاف لکھا ہے:

''وہ نہ کھاتے تھے اور نہ پیتے تھے۔'' ❷

بائبل میں تعارض کی انیسویں مثال: لاٹھی لینے کی ممانعت

متی کی انجیل کے بیان کے مطابق معلوم ہوتا ہے کہ جب مسیح علیہ السلام نے اپنے حواریوں کو روانہ کیا تو انہیں اپنے ساتھ لاٹھی رکھنے سے منع کیا۔ چنانچہ متی کا بیان ہے کہ

''راستہ کے لیے نہ جھولی لینا، نہ دو دو کرتے، نہ جوتیاں، نہ لاٹھی۔'' ❸

جبکہ مرقس کا بیان اس کے واضح خلاف ہے۔ مرقس کی انجیل میں لکھا ہے کہ

''راستہ کے لیے لاٹھی کے سوا کچھ نہ لو۔'' ❹

عزیزان گرامی! بائبل میں اس قسم کے ہزاروں اختلافات اور تعارضات موجود ہیں۔ ہم نے تو محض چند ایک ہی پر اکتفا کیا ہے اگر صرف اسی ایک نکتے پر لکھا جائے تو ایک ضخیم

❶ مرقس: 6/1۔
❷ متی: 11/ 19-18۔
❸ متی: 10/10۔
❹ مرقس: 8/6۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب تیار ہو سکتی ہے صاحب بصیرت شخص بائبل کے مطالعہ سے اس نتیجے تک بآسانی رسائی حاصل کر سکتا ہے کہ موجودہ بائبل میں کس قدر ڈھونگ اور انسانی ہاتھوں کے کس قدر فریب موجود ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ قرآن وحدیث کے سوا کسی بھی کتاب کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے نہیں لی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آئے دن ان کتابوں میں حسب ضرورت تحریف، تبدیلی، اور تعارضات سامنے آتے رہتے ہیں۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 3

صحیح بخاری اور بائبل میں مستقبل کی پیشین گوئیاں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح بخاری میں مستقبل کی پیشین گوئیاں

مستقبل کی پیشین گوئیاں ہوں یا ماضی کے حالات کی صحیح ترین خبریں، یہ تمام باتیں صاحب خبر کی صداقت کو مضبوط کرنے کے لیے ایک اہم ترین ہتھیار کا کام دیتی ہیں۔ کیونکہ اللہ رب العزت کے علاوہ آسمانوں اور زمینوں میں کوئی بھی مخلوق علم غیب سے واقف نہیں ہے۔ وہی تمام ہونے والے واقعات کا علم رکھتا ہے، اس کے علاوہ کوئی بشر، فرشتہ، جن، یا کوئی بھی نوری، و بشری مخلوق علم غیب کو نہیں جانتی۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ ہی ہے جو غیب کا علم جانتا ہے اور جو غیب کی خبریں صرف اپنے نبیوں اور رسولوں کو بتاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ۝ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ۝﴾ (الجن: 26-27)

”وہ غیب کا جاننے والا ہے اور اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا۔ سوائے اس پیغمبر کے جسے وہ پسند کرلے۔ لیکن اس کے بھی آگے اور پیچھے پہرے دار مقرر کردیتا ہے۔“

آیت مبارکہ سے واضح معلوم ہوتا ہے کہ پیغمبروں کو غیب کی خبریں اللہ تعالیٰ دیتا ہے اور وہی خبریں ان پیغمبروں کی صداقت کی بھی دلیل بن جایا کرتی ہیں۔

یاد رکھیں! کسی پیغمبر کا سچا ہونا یہ بھی ہے کہ اس کی تمام پیشین گوئیاں سو میں سے ایک سو ایک صحیح ہوں، اور جس جگہ وہ نقل کی جائیں وہ بھی محفوظ ترین ذرائع ہوں۔ اس اعتبار سے یہ خبر نور علی نور کی مصداق قرار پائے گی۔ لہٰذا کسی شخص کا نبوت کا دعویٰ کرنا ہرگز کفایت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ کرے گا جب تک کہ اس میں نبوت کی شرائط موجود نہ ہوں۔ ان شرائط میں یہ بھی ہے کہ اس شخص کی پیشین گوئیاں تمام کی تمام صحیح ثابت ہوں۔ ساتھ میں اس بات کو بھی مدنظر رکھیں کہ کسی بھی مذہب یا دین کا پیروکار اگر اپنے مذہب یا دین کو صحیح یا سچا ثابت کرنا چاہے تو لازم ہے کہ اس کے نبی یا پیشوا کی تمام باتیں جسے آسمانی ہونے کا دعویٰ ہو، کتب میں سوفیصد محفوظ ہوں اور زمانے کی کروٹوں کے ساتھ وہ تبدیل نہ ہوں بلکہ جس دور میں اس کے نازل ہونے کا دعویٰ کیا جائے وہ سینکڑوں سالوں کے بعد بھی اپنی اصلی حالت پر برقرار رہے۔ ان شرائط اور ضوابط کو دامن گیر فرمالیں اور انہی شرائط کے ساتھ ہم صحیح بخاری اور بائبل کی پیشین گوئیوں کا تجزیہ کریں گے۔ پہلی شرط یاد رکھیں کہ پیشین گوئیاں صحیح ثابت ہوں۔ دوسری شرط جس جگہ یا کتاب تحریر ہوئی ہوں اس کتاب کا بھی محفوظ ہونا لازمی ہے......

سب سے پہلے ہم صحیح بخاری شریف کی پیشین گوئیوں پر نظر ڈالتے ہیں۔

صحیح بخاری میں نبی کریم ﷺ کی بیان کردہ پیشین گوئیاں

① فاطمہ رضی اللہ عنہا کا انتقال:

امام بخاری رحمہ اللہ صحیح بخاری میں حدیث پیش فرماتے ہیں کہ:

((عن عائشة رضي الله عنها قالت دعا النبي ﷺ فاطمة عليها السلام في شكواه الذي قبض فيه فسارها بشيء فبكت ثم دعاها فسارها بشيء فضحكت فسألنا عن ذلك فقالت سارني النبي ﷺ أنه يقبض في وجعه الذي توفي فيه فبكيت ثم سارني فأخبرني أني أول أهله يتبعه فضحكت.)) ❶

❶ صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب مرض النبی ﷺ، رقم الحدیث: 4433.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ مرض الموت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور آہستہ سے کوئی بات کہی جس پر وہ رونے لگ گئیں۔ پھر دوبارہ آہستہ سے کوئی بات کہی جس پر وہ ہنسنے لگیں۔ پھر ہم نے ان سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا کہ میری (صلی اللہ علیہ وسلم) کی وفات اسی مرض میں ہو۔ میں یہ سن کر رونے لگی۔ دوسری مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے سرگوشی کی تو یہ فرمایا کہ میرے گھر کے افراد میں سب سے پہلے میں ہی آپ سے جا ملوں گی تو میں ہنسنے لگی تھی۔''

تبصرہ:

یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی ہو بہو پوری ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل خانہ میں سب سے پہلے جس کا انتقال ہوا وہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تھیں، آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تقریباً چھ ماہ زندہ رہیں اور پھر وفات ہوئی۔ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ:

"ان فاطمة عاشت بعد النبي ﷺ ستة اشهر."[1]

''فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد چھ ماہ تک زندہ رہیں۔''

یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ربیع الاول کے مہینے میں اس دنیائے فانی سے کوچ فرما گئے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رمضان المبارک کے مہینے میں۔ اس حوالے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی سو فیصد پوری ہوئی۔

[1] الاصابة:1749.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

② نبی کریم ﷺ کا ام حرام رضی اللہ عنہا کو جنگ میں شرکت اور ان کی شہادت کی خبر دینا:

((عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رضی اللہ عنہ يَقُولُ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى ابْنَةِ مِلْحَانَ فَاتَّكَأَ عِنْدَهَا ثُمَّ ضَحِكَ فَقَالَتْ لِمَ تَضْحَكُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي يَرْكَبُونَ الْبَحْرَ الْأَخْضَرَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مَثَلُهُمْ مَثَلُ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا مِنْهُمْ ثُمَّ عَادَ فَضَحِكَ فَقَالَتْ لَهُ مِثْلَ أَوْ مِمَّ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهَا مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَتْ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَلَسْتِ مِنَ الْآخِرِينَ قَالَ قَالَ أَنَسٌ فَتَزَوَّجَتْ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ مَعَ بِنْتِ قَرَظَةَ فَلَمَّا قَفَلَتْ رَكِبَتْ دَابَّتَهَا فَوَقَصَتْ بِهَا فَسَقَطَتْ عَنْهَا فَمَاتَتْ .))[1]

"سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ نبی کریم ﷺ ام حرام بنت ملحان کے یہاں تشریف لے گئے اور ان کے ہاں تکیہ لگا کر سو گئے۔ پھر آپ علیہ السلام (بیدار ہوئے) تو مسکرا رہے تھے۔ ام حرام رضی اللہ عنہا نے پوچھا: یا رسول اللہ! آپ ﷺ کیوں ہنس رہے تھے؟ آپ علیہ السلام نے جواب دیا کہ میری امت کے کچھ لوگ اللہ کے راستے میں (جہاد کے لئے) سبز سمندر پر سوار ہو رہے ہیں۔ ان کی مثال (دنیا یا آخرت میں) تخت پر بیٹھے ہوئے بادشاہوں کی سی ہے۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا فرما دیجئے کہ اللہ مجھے بھی ان میں

[1] صحیح بخاری، کتاب الجهاد، باب غزوة المرأة في البحر رقم: 2877.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے کر دے۔ آپ ﷺ نے دعا کی اے اللہ! انہیں بھی ان لوگوں میں سے کر دے۔ پھر دوبارہ آپ ﷺ لیٹے (اور اٹھے) تو مسکرا رہے تھے۔ انہوں نے اس مرتبہ بھی آپ ﷺ سے وہی سوال کیا اور آپ ﷺ نے بھی پہلی ہی وجہ بتائی۔ انہوں نے پھر عرض کیا آپ علیہ السلام دعا کر دیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں کر دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم سب سے پہلے لشکر میں شریک ہو گی اور یہ کہ بعد والوں میں تمہاری شرکت نہیں ہو گی۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر آپ نے (ام حرام رضی اللہ عنہا نے) عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکاح کر لیا اور بنت قرظ معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیوی کے ساتھ دریا کا سفر کیا۔ پھر جب واپس ہوئیں اور اپنی سواری پر چڑھیں تو اس نے ان کی گردن توڑ دی۔ وہ سواری سے گر گئیں اور (اسی میں) ان کی وفات ہوئی۔"

تبصرہ:

ام حرام رضی اللہ عنہا کو نبی کریم ﷺ نے پہلے لشکر میں شمولیت کی بشارت سنائی۔ نبی کریم ﷺ سے جب ام حرام نے دوسرے لشکر کی شمولیت کے لیے دعا کروانا چاہی تو آپ ﷺ نے واضح فرما دیا کہ آپ پہلے لشکر میں شامل ہیں۔ تو یہ پیشین گوئی امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی قیادت میں سن 28ھ رجب کے مہینے میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں پوری ہوئی۔ اس لشکر میں جس میں ام حرام رضی اللہ عنہا شامل تھیں، یہ سمندری بیڑہ قبرص نامی جگہ پر چڑھائی کے لیے تیار ہوا تھا اور پہلا سمندری بیڑہ تھا۔ نبی کریم ﷺ کی پیشین گوئی کے مطابق آپ نے ام حرام کو پہلے لشکر میں شمولیت کی دعا دی اور دوسرے لشکر کی نہیں دی کیونکہ بذریعہ وحی نبی کریم ﷺ کو یہ اطلاع دے دی گئی تھی کہ ام حرام رضی اللہ عنہا پہلے ہی لشکر میں شامل ہوں گی۔ لہٰذا اسی لشکر میں ام حرام رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا اور یہ پیشین گوئی تقریباً اٹھارہ یا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انیس برس بعد من وعن پوری ہوئی۔

③ بصرہ سے آگ کا نمودار ہونا:

((أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ تُضِيءُ أَعْنَاقَ الْإِبِلِ بِبُصْرَى.)) ❶

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد مبارک فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ سرزمین حجاز سے ایک آگ نکلے گی اور بصریٰ میں اونٹوں کی گردنوں کو روشن کر دے گی۔''

تبصرہ:

نبی کریم ﷺ کی یہ پیشین گوئی بھی ہو بہو پوری ہوئی۔ آپ ﷺ نے جیسا فرمایا تھا ویسا ہی ہوا۔ یہ نشانی 654ھ میں ظاہر ہوئی جس کا ذکر حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے البدایہ والنہایہ میں فرمایا ہے۔ چنانچہ امام ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ:

"كان ظهور النار من أرض الحجاز التي أضاءت لها أعناق الإبل ببصرى، كما نطق بذالك الحديث متفق عليه." ❷

''یعنی حجاز کی زمین پر آگ کا ظہور ہونا اور اونٹوں کی گردنوں کا روشن ہونا جس کا ذکر بخاری اور مسلم کی احادیث میں وارد ہوا ہے۔''

یہ 654ھ میں واقع ہوا ہے۔

یہ زبردست قسم کی آگ تھی اس نے ایسی شدت اختیار کی کہ مدینہ منورہ کے قریب جمادی الآخر میں نمودار ہوئی اور یہ آگ 27 رجب کو جا کر بجھی یہ پیشین گوئی والی حدیث امام

❶ صحیح بخاری، کتاب الفتن، رقم الحدیث: 7118۔
❷ البدایة والنهایة، ج 15، ص 289.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بخاری ﷫ نے آگ کے ظہور سے تقریباً چار سو برس پہلے ذکر فرمائی تھی جو صحیح ثابت ہوئی۔

④ سیدنا عمر ﷜ کا زندہ رہنا:

((بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ عُمَرَ إِذْ قَالَ أَيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ قَالَ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ تُكَفِّرُهَا الصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ)) ❶

"سیدنا حذیفہ ﷜ نے بیان کیا کہ ہم سیدنا عمر ﷜ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ انہوں نے پوچھا تم میں سے فتنہ کے بارے میں نبی کریم ﷺ کا فرمان کسے یاد ہے؟ حذیفہ ﷜ نے کہا کہ انسان کا فتنہ (آزمائش) اس کی بیوی، اس کے مال، اس کے بچے اور پڑوسی کے معاملات میں ہوتا ہے جس کا کفارہ نماز، صدقہ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کر دیتا ہے۔ سیّدنا عمر ﷜ نے کہا کہ میں اس کے متعلق نہیں پوچھتا۔ بلکہ اس فتنہ کے بارے میں پوچھتا ہوں جو دریا کی طرح ٹھاٹھیں مارے گا۔ حذیفہ ﷜ نے بیان کیا کہ امیر المومنین ﷜ تم پر اس کا کوئی خطرہ نہیں ہے۔ اس کے اور تمہارے درمیان ایک بند دروازہ رکاوٹ ہے۔ عمر ﷜ نے پوچھا کیا وہ دروازہ توڑ دیا جائے گا یا کھولا جائے گا؟ بیان کیا کہ توڑ دیا جائے گا۔ عمر ﷜ نے اس پر کہا کہ پھر تو وہ کبھی بند نہ ہو سکے گا۔ میں نے کہا جی ہاں۔ ہم نے حذیفہ ﷜ سے پوچھا کیا عمر ﷜ اس دروازہ کے متعلق جانتے تھے؟ فرمایا کہ ہاں، جس طرح میں جانتا ہوں کہ کل سے پہلے رات آئے گی کیونکہ میں نے ایسی بات بیان کی تھی جو بے بنیاد نہیں تھی۔ ہمیں

❶ صحیح بخاری، کتاب الفتن، باب الفتنة التي تموج كموج البحر، رقم: 7096۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان سے یہ پوچھتے ہوئے ڈر لگا کہ وہ دروازہ کون تھے۔ چنانچہ ہم نے مسروق سے کہا کہ (وہ پوچھیں) جب انہوں نے پوچھا کہ وہ دروازہ کون تھے؟ تو انہوں نے کہا کہ وہ دروازہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ تھے۔"

تبصرہ:

یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی تھی اور ایسا ہی ہوا کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو شہادت کی موت نصیب ہوئی۔ اس کے علاوہ تاریخ کے اوراق گواہ ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد جس طرح سے فتنوں کے دروازے کھلے ہیں جو آج تک بند نہیں ہوئے۔

⑤ زمانہ قریب ہوگا:

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَنْقُصُ الْعَمَلُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّمَ هُوَ قَالَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ.))[1]

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زمانہ قریب ہوتا جائے گا اور عمل کم ہوتا جائے گا اور لالچ دلوں میں ڈال دی جائے گی اور فتنے ظاہر ہونے لگیں گے۔ ہرج کی کثرت ہو جائے گی۔ لوگوں نے سوال کیا یا رسول اللہ! یہ ہرج کیا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: "قتل، قتل"

تبصرہ:

مندرجہ بالا حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کئی ایک پیشین گوئیوں کا ذکر ہے پہلی پیشین گوئی زمانہ قریب ہو جائے گا۔ دوسری لالچ دلوں میں ڈال دیا جائے گی، تیسری فتنے ظاہر ہوں گے اور قتل عام ہوگا۔ ان تمام پیشین گوئیوں کا تعلق انسان کی سوشل لائف (Social

[1] صحيح بخاری، كتاب الفتن، باب ظهور الفتن، رقم الحديث: 7061.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

Life) کے ساتھ ہے۔ آئیے ان تمام پیشین گوئیوں پر غور کرتے ہیں:

زمانہ قریب ہو جائے گا:

یہ ایک ایسی پیشینگوئی ہے جو تقریباً حال ہی میں ظاہر ہوئی ہے کیونکہ اس پیشین گوئی کا تعلق بہت سے معاملات اور مراحل کے ساتھ وابستہ ہے۔ لیکن آج کے اس (Communication) دور میں اس حدیث کی پیشینگوئی زیادہ واضح ہوتی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ صرف اسی یا سو سال پیچھے جائیے۔ اس دور میں روابط کے نظام بے انتہا مشکل دکھائی دیتے تھے کیونکہ اگر کوئی شخص ہندوستان میں بیٹھا سات سمندر پار کسی کو خط لکھے تو ایک سال کے طویل عرصے میں کہیں اسے خط کا جواب موصول ہوگا۔ اس کے بعد مواصلات کی سب سے پہلی سیڑھی کی ابتداء ہوئی جسے ہم (Telephone) آلہ سماعت کہتے ہیں۔ اس نے بھی سفر کو بہت آسان کیا مگر جب اسی (Communication) نے ترقی کے مراحل طے کیے اور ٹیلی فون سے آگے مزید آلات بڑھے اور اس قدر بڑھے کہ آج موبائل فون، انٹرنیٹ، وغیرہ کے ذریعے سے مہینوں کا سفر سیکنڈوں میں طے ہو جاتا ہے لہٰذا نبی کریم ﷺ کی پیشین گوئی (کہ زمانہ قریب ہو جائے گا) کا مصداق آج کی (Communication) بھی ہو سکتی ہے کیونکہ ان ذرائع کے ذریعے زمانہ بہت قریب ہو گیا ہے۔ اسی طرح دوسری پیشین گوئیوں ان کا ظاہر ہونا بھی واضح ہے۔ کیونکہ اس ترقیاتی دور میں عمل کم نظر آتا ہے جبکہ لالچ بے انتہا عروج پر ہے۔ ہر کوئی دوسرے سے آگے بڑھنا چاہتا ہے تاکہ دنیا کا انفیلس بہت بڑھ جائے مگر اس کے مقابلے میں اس کے اعمال کا بہت بڑا فقدان ہے۔

اسی طرح سے فتنے عروج پر ہیں اور قتل کا تو تناسب اتنا بڑھ چکا ہے کہ دنیا بھر میں ہزاروں کی تعداد میں لوگ بے گناہ قتل کیے جا رہے ہیں۔ یہ نشانی بھی آج واضح طور پر ثابت ہوئی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑥ قتل عام (Massacre) ہونا:

((عَنْ عَبْدِاللّٰهِ وَعَنْ وَأَبِي مُوسَى رضی اللہ عنہما قَالَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ لَأَيَّامًا يَنْزِلُ فِيهَا الْجَهْلُ وَيُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرْجُ وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ .)) ❶

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ قیامت سے قبل ایسے دن آئیں گے جن میں علم اٹھا لیا جائے گا، جہل (Ignorance) اتارا جائے گا، اور کشت وخون بکثرت ہوگا۔

آج کے معاشرے میں یہ بآسانی دکھائی دیتا ہے کہ کثرت سے خون کی ہولی کھیلی جا رہی ہے۔ یہاں پر تفصیل کی ضرورت نہیں۔

⑦ حلال وحرام کو نہ دیکھا جائے گا:

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالِي الْمَرْءُ بِمَا أَخَذَ الْمَالَ أَمِنْ حَلَالٍ أَمْ مِنْ حَرَامٍ .)) ❷

نبی کریم ﷺ کا فرمان عالیشان ہے کہ

''لوگوں پر ضرور ایسا وقت آنے والا ہے کہ آدمی اس بات کی بالکل فکر نہیں کرے گا کہ جو مال اس نے حاصل کیا ہے وہ حلال ہے یا حرام ہے۔''

یہ پیشین گوئی بھی آج واضح طور پر ثابت ہو رہی ہے کہ آدمی حلال اور حرام کی پروا کیے بغیر ہی مال کمانے کی تگ ودو میں مصروف ہے۔

❶ صحیح بخاری، کتاب الفتن، رقم الحدیث:7062.

❷ صحیح بخاری، رقم الحدیث:2083.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

8 زلزلوں کا کثرت سے آنا:

((عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ لا تقوم الساعة حتى يقبض العلم وتكثر الزلازل.)) 1

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

"قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ علم قبض کر لیا جائے گا، زمانہ قریب آجائے گا اور زلزلے کثرت سے ہوں گے۔"

یہ پیشین گوئی بھی نبی کریم علیہ السلام کی ہو بہو پوری ہوئی اور آج ہم جانتے ہیں کہ زلزلوں کی بھینٹ ہزاروں اور لاکھوں انسان چڑھ چکے ہیں ابھی چند دنوں پہلے پاکستان میں زلزلوں کی خبریں سنائی دی گئی ہیں چنانچہ اس وقت پوری دنیا میں زلزلوں کی کثرت ہے۔ کچھ عرصے قبل زلزلوں کا سلسلہ ایسا لامتناہی معاملات ثابت ہوگیا تھا کہ جو ایشیاء سے لے کر یورپ تک پھیل گیا تھا۔ جس میں ہزاروں افراد لقمہ اجل بن گئے تھے۔

9 نااہل لوگ "عہدے" سنبھال لیں گے:

((عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ جالس يحدث القوم في مجلسه حديثا جاء اعرابي فقال: يا رسول الله متى الساعة؟ ۔ قال إذا ضيعت الأمانة فانتظر الساعة.)) 2

نبی کریم ﷺ اپنی مجلس میں لوگوں کے ساتھ محو گفتگو تھے ایک اعرابی شخص آیا اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! قیامت کب آئے گی؟ آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا جب امانت ضائع کی جانے لگے تو قیامت کا انتظار کرو۔ اس نے کہا اے اللہ

1 صحیح بخاری، کتاب الاستسقاء، رقم:1036۔

2 صحیح بخاری، کتاب الرقاق:6496۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے رسول ﷺ! امانت کیسے ضائع ہوگی؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب ''معاملات نااہل لوگوں کے سپرد کیے جائیں تو قیامت کے منتظر رہو۔''

یہ حدیث بھی بڑی واضح پیشین گوئی ہے۔ نبی کریم ﷺ کی کہ ایسے نااہل اور جاہلوں کو عہدے دے دیئے گئے ہیں جن کے وہ اہل نہیں ہیں اس کو ہر بے دین، غیر اسلامی نظریہ رکھے ہوئے آج ہمارے سروں پر حکمرانی کر رہے ہیں یہ پیشین گوئی بھی واضح ہے۔

⑩ فلک بوس عمارتیں بنانے میں مقابلے بازی ہوگی:

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ ـــــ حَتَّى يَتَطَاوَلَ النَّاسُ فِي الْبُنْيَانِ .))[1]

''نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی...... حتیٰ کہ لوگ فلک بوس عمارتیں تیار کروانے میں مسابقت کریں گے۔''

یہ حدیث بھی قرب قیامت کی پیشین گوئیوں میں سے ایک پیشین گوئی ہے جسے آج ہم پورا ہوتے ہوئے دیکھ رہے ہیں۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ ننگے بدن اور ننگے پاؤں والے غریب بکریوں کے چرواہے بڑی بڑی عمارتیں بنائیں گے ...... اس حدیث کا ایک عینی شاہد راقم الحروف بھی ہے۔ اس حقیر اور ناکارہ نے کئی ایک جگہوں پر خصوصاً کراچی میں ایسے لوگوں سے ملاقات کی ہے جو ننگے پیر اور ننگے بدن تھے۔ مگر وہی لوگ بڑی بڑی عمارتیں بنا رہے ہیں۔ یہ حال ان کا تاوقت ہے۔

⑪ لونڈی اپنے مالک کو جنم دے گی:

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ بَارِزًا يَوْمًا لِلنَّاسِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ مَا

[1] صحيح بخاري، كتاب الفتن، رقم: 7121.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَسَأُخْبِرُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا إِذَا وَلَدَتِ الْأَمَةُ رَبَّهَا .)) ❶

''اللہ کے رسول ﷺ ایک دن لوگوں کے سامنے تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی آیا اور عرض کرنے لگا: یا رسول اللہ ﷺ! قیامت کب آئے گی؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: جس سے سوال کیا گیا ہے وہ بھی سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔ البتہ میں تمہیں وقوع قیامت کی کچھ نشانیاں بتاتا ہوں: جب لونڈی اپنی مالکہ کو جنے گی۔'' (بعض روایت میں مالک کے الفاظ ہیں)

اس حدیث کی شرح میں بہت کچھ لکھا گیا ہے جس میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اولاد ماں باپ کی نافرمان پیدا ہوگی اور اپنی ہی ماں کو اپنی لونڈی بنائے گی۔ اس حدیث کی پیشین گوئی آج کے دور میں بڑے انوکھے انداز سے ثابت ہوئی ہے، کیونکہ آج سائنس اور ترقی کا دور ہے۔ اس پیشین گوئی کو اس طرح دیکھیں کہ فی الواقع لونڈی اپنے مالک کو جنم دے گی۔ یعنی لوگ کرائے پر عورت حاصل کر کے اپنے نطفے اس کے رحم میں رکھوا دیتے ہیں پھر وہ اس عورت کے رحم میں پرورش پا کر جنم لیتا ہے۔ حالانکہ اس عورت کی حیثیت نوکرانی (لونڈی) کی طرح ہوتی ہے جبکہ جنم پانے والا اس کے مالک کا بچہ ہونے کی وجہ سے عورت کا بھی مالک ہوتا ہے۔ اس عمل کو انگریزی میں (Surrogation) کہتے ہیں۔ ❷

❶ صحیح بخاری، کتاب الایمان، رقم الحدیث: 50.

❷ مغربی ممالک میں یہ کام بہت عام ہے جس مقصد کے لیے باقاعدہ (Semen Clubs) قائم ہیں۔ بھاری معاوضے کے تحت وہاں مردانہ تخم محفوظ رکھے جاتے ہیں اور خواہش مند مردوں کی درخواست پر نطفوں کو کرایہ دار عورتوں کے پیٹوں میں داخل کیا جاتا ہے تاکہ نو ماہ تک وہ اپنے پیٹوں میں انہیں تشکیل دے سکیں۔ اس مقصد کے لیے باقاعدہ قانونی دستاویزات تیار کی جاتی ہیں تاکہ کوئی فریق پسپائی نہ اختیار کر سکے۔ بھارت میں بھی یہ گھناؤنا کاروبار عام ہوتا جا رہا ہے جبکہ اب پاکستان میں بھی اس کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ وہ چند پیشین گوئیاں ہیں جس کا ذکر ہم نے قارئین کے سامنے کیا۔ اس کے علاوہ کئی دیگر پیشین گوئیاں بھی قرآن وسنت میں موجود ہیں جن پر مستقل کتابیں لکھی گئی ہیں اور جو ایک سو میں اسی فیصد سے زائد ثابت ہو چکی ہیں۔ کچھ کا تعلق قرب قیامت کے ساتھ خاص ہے جو اپنے متعین وقت ہی میں پوری ہوں گی۔

بائبل اور مستقبل کی پیشین گوئیاں

قارئین! صحیح بخاری سے ہم نے مستقبل کی کئی ایک پیشین گوئیاں ذکر کی ہیں جو کہ تاریخی حوالے سے اور عینی شواہد کے تناظر میں سچ ثابت ہوئی ہیں۔ اب میں اپنے عیسائی بھائیوں کو ایک بہت عظیم نکتے کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ بائبل کی رو سے جو سچا نبی ہوگا اس کی پیشین گوئیاں سو فیصد صحیح ثابت ہوں گی۔ چنانچہ پرانا عہد نامہ کتاب ''استثناء'' میں لکھا ہے:

''تو پہچان یہ ہے کہ جب وہ نبی خداوند کے نام سے کچھ کہے اور اس کے کہے کے مطابق کچھ واقع یا پورا نہ ہو تو وہ بات خداوند کی کہی ہوئی نہیں بلکہ اس نبی نے وہ بات خود گستاخ منکر کہی ہے تو اس سے خوف نہ کر۔'' (1)

بائبل کے اس فقرے سے یہ بات عیاں ہوئی کہ جو سچا نبی ہوگا تو اس کی پیشین گوئیاں بھی سچی ہوں گی اور اگر وہ اپنی طرف سے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے گا تو اس کی پیشین گوئیاں جھوٹی ثابت ہوں گی۔ لہذا بائبل کے بیان کے مطابق اگر نبی کریم ﷺ کی پیشین گوئیاں دیکھی جائیں تو یہودیوں اور عیسائیوں کو نبی کریم ﷺ پر ایمان لانا واجب ہوگا

⇦⇦⇦ بازگشت سنائی دے رہی ہے۔ مزید مطالعے کے لیے دیکھیں راقم کی کتاب ''تحریک حقوق نسواں۔ ایک مطالعہ، ایک جائزہ'' (رضی الدین سید)

(1) استثناء: 22/18۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ آپ کی بیان کردہ ایک ایک پیشین گوئی سو فیصد صحیح اور سچ ثابت ہوئی ہے اور بائبل کی یہی آیات یہود ونصاریٰ پر حجت قائم کرتی ہیں۔ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اپنی معرکہ آراء کتاب "الجواب الصحیح لمن بدل دین المسیح" میں رقمطراز ہیں کہ

"أن شهادة الكتب المتقدمة لمحمد ﷺ اما شهادتها بنبوته، واما شهادتها بمثل ما أخبر به هو من الآيات البينات على نبوته ونبوة من قبله، وهو حجة على اهل الكتاب، وعلى غير اهل الكتب من اصناف المشركين والملحدين۔"[1]

''پچھلی کتابوں کی گواہی نبی کریم ﷺ کے لیے قائم ہے جو کہ آپ کی نبوت اور آپ سے قبل (نبیوں) کی نبوت پر دلیل ہے۔ اور جو آپ کے بارے میں خبریں دی گئی ہیں، نبوت کے بارے میں، تو وہ واضح دلائل ہیں آپ کی اور آپ سے قبل نبوت کی جو حجت ہیں اہل کتاب پر اور غیر اہل کتاب مشرکین پر اور ملحدین پر۔''

شیخ الاسلام رحمہ اللہ کی مذکورہ بات کا مقصد یہ ہے کہ بائبل میں نبی کریم ﷺ کی جو پیشین گوئیاں ہیں وہ اہل کتاب اور غیر اہل کتاب تمام لوگوں پر حجت ہیں۔ کیونکہ کتاب استثناء نے ایک معیار قائم کر دیا ہے کہ جو نبی ہوگا وہ اگر اللہ کی طرف سے خبر دے گا اور سچی ثابت ہوگئی تو وہ نبی اللہ کی طرف سے ہوگا اور جس کی خبریں (پیشین گوئیاں) جھوٹی ثابت ہوں تو وہ نبی ہرگز نہ ہوگا...... لہٰذا سابقہ باب ''صحیح بخاری اور مستقبل کی پیشین گوئیاں'' میں نبی کریم ﷺ کی جن پیشین گوئیوں کا ذکر کیا ہے اور جنہیں امام المحدثین والفقہاء محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ نے اپنی ''صحیح بخاری'' میں ذکر فرمایا ہے، من وعن صحیح ثابت ہوئی ہیں

[1] الجواب الصحيح 265/1۔ المصباح المنير: 550/1۔ مفاتيح الغيب: 75/15۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور مزید یہ بات بھی واضح ہوئی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی نبوت بائبل کے معیار کو بھی پورا کرتی ہے۔

اب اس باب میں ہم اب بائبل کی پیشین گوئیوں کا ذکر کریں گے جس سے آپ کو اس بات کا واضح اندازہ ہوگا کہ بائبل کی بیان کردہ کئی پیشین گوئیاں بے بنیاد ہیں جو خود بائبل کے مطابق اللہ کی کلام اور وحی نہیں ہو سکتیں۔

بائبل کی بیان کردہ پیشین گوئیاں

① مسیح علیہ السلام قبر سے کتنے دن بعد غائب ہوئے:

متی کی انجیل میں لکھا ہے کہ مسیح علیہ السلام نے بعض فقیہوں اور فریسیوں (یہودی مذہبی رہنما) کے اس مطالبے پر کہ ہم تجھ سے ایک نشانی (معجزہ) دیکھنا چاہتے ہیں، جواب دیا کہ

''اس زمانے کے برے اور زناکار لوگ نشان طلب کرتے ہیں۔ مگر یوناہ نبی کے نشان کے علاوہ اور نشان ان کو نہ دیا جائے گا۔ کیونکہ جیسے یوناہ تین رات دن مچھلی کے پیٹ میں رہا ویسے ہی ابن آدم تین رات دن زمین کے اندر رہے گا۔ ❶

اس پیشین گوئی سے یہ بات واضح ہوئی کہ مسیح علیہ السلام قبر میں یوناہ نبی کی مانند ہی تین رات دن قبر میں رہیں گے۔ اناجیل کے بیان کردہ فقرات کے مطابق یسوع علیہ السلام کو تین دن رات زمین میں رہنا تھا۔ لہٰذا اناجیل کے مطابق یسوع مسیح علیہ السلام کو جمعہ کے دن دوپہر کے قریب سولی دی گئی۔ ❷

پھر شام کے وقت ان کی لاش کو لیا گیا اور دفن کیا گیا۔ ❸

گویا اناجیل کے مطابق یسوع علیہ السلام کو جمعہ کی رات کو زمین میں اتارا گیا اور چار دن

---

❶ متی: 12 / 38-41؛ مرقس: 31/8۔ ❷ یوحنا: 19 / 14-15۔
❸ مرقس: 15 / 42-47۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اناجیل اس بات پر متفق ہیں کہ مسیح علیہ السلام کی لاش اتوار کی صبح قبر سے غائب تھی اور وہ اتوار کے سویرے ہی زندہ ہو کر غائب ہو چکے تھے۔ ❶

تبصرہ:

قارئین پیش کردہ پیشین گوئی کا حساب لگائیے کہ مسیح علیہ السلام کتنے دن قبر میں رہے۔

جمعہ کی رات+ ہفتہ کا دن+ ہفتہ کی رات =یعنی جواب یہ ہوا کہ جمعہ اور ہفتہ کی دو راتیں اور ہفتہ کا دن یعنی پیشین گوئی تین رات دن کی تھی لیکن بائبل ہی کی زبان سے یہ پیشین گوئی غلط ثابت ہوئی۔

② عیسیٰ علیہ السلام کا نام مسیح علیہ السلام یا عمانوایل؟:

عیسیٰ علیہ السلام کے نام کے بارے میں بھی بائبل کی پیشین گوئی سچ ثابت نہیں ہوئی۔ متی کی انجیل میں لکھا ہے کہ

''کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا جنے گی۔ اور اس کا نام ''عمانوایل'' رکھیں گے۔'' ❷

یہود کی بائبل میں کنواری حاملہ کی جگہ جوان عورت ترجمہ کیا گیا ہے اور عیسائیوں کے ایک فرقے نے بھی R.S.V اردو انگلش بائبل شائع کی ہیں انہوں نے بھی کنواری کی جگہ جوان عورت لکھا ہے۔ بائبل کی اس پیشین گوئی کے مطابق مسیح علیہ السلام کو عمانوایل نام سے پکارا جائے گا۔

تبصرہ:

بائبل کی یہ پیشین گوئی بھی غلط ثابت ہوئی۔ کیونکہ مسیح علیہ السلام کو نہ تو فرشتوں نے ہی یہ نام عطا کیا اور نہ ہی کبھی ان کے شاگردوں نے اس نام سے انہیں یاد کیا۔ بلکہ ان کا نام یسوع رکھا گیا۔ ❸

❶ متی 28/1، مرقس: 16/1، لوقا: 24/ 3-1۔ ❷ متی: 23/1:1۔
❸ متی: 21/1، لوقا: 31/1۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

③ مسیح علیہ السلام کے انتقال سے قبل دوبارہ دنیا میں آنا:

بائبل میں ایک پیشین گوئی ہے:

1: ''لیکن جب تم کو ایک شہر میں ستائیں تو دوسرے کو بھاگ جاؤ کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تم اسرائیل کے سب شہروں میں نہ پھر سکو گے کہ ابن آدم آ جائے گا۔''❶

لیکن مرقس میں اسی پیشین گوئی کو یوں بیان کیا گیا ہے کہ

''کیونکہ جو کوئی اس زنا کار اور خطا کار قوم میں مجھ سے اور میری باتوں سے شرمائے گا۔ ابن آدم بھی جب اپنے باپ کے جلال میں پاک فرشتوں کے ساتھ آئے گا تو اس سے شرمائے گا۔ اس نے ان سے کہا کہ تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو یہاں کھڑے ہیں، ان میں سے بعض ایسے ہیں کہ جب تک خدا کی بادشاہی کو قدرت کے ساتھ آیا ہوا نہ دیکھ لیں، موت کا مزہ ہرگز نہ چکھیں گے۔''❷

عہد نامہ جدید کے دیگر فقرات سے بھی یہ بات مترشح ہوتی ہے کہ شاگرد اس بات کے قائل تھے کہ ہمارے مرنے سے قبل یسوع مسیح کی آسمان سے آمد ہوگی۔❸

❶ متی: 23/10 نیز 27/16۔

❷ مرقس: 8/ 38-37، لوقا: 27/9۔

❸ قارئین کرام! ان فقرات پر غور کرنے سے ایک نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ حقیقت میں ان فقرات میں نزول عیسیٰ علیہ السلام کی طرف اشارہ تھا جو کاتبوں کی غلطیوں اور بعد کے لوگوں کی تحریفات کے سبب تبدیل ہو گیا۔ کیونکہ نزول مسیح علیہ السلام یعنی عیسیٰ علیہ السلام کا فرشتوں کے سہارے دوبارہ دنیا میں آنا یہ واضح کتب احادیث میں موجود ہے۔ جیسا کہ یہ بات پوشیدہ نہیں ہے کہ عیسائی علماء کی ہر دور میں یہ کوشش رہی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی جن فقرات میں پیشین گوئیاں ثابت ہوں انہیں یا تو توڑا موڑا جاتا ہے یا پھر اس کی ⇐

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بائبل میں لکھا ہے کہ:

''چنانچہ ہم تم سے خدا کے کلام کے مطابق کہتے ہیں کہ ہم جو زندہ ہیں اور خداوند کے آنے تک باقی رہیں گے سوئے ہوؤں سے ہرگز نہ بڑھیں گے۔ کیونکہ خداوند خود، آسمان سے للکار اور مقرب فرشتہ کی آواز، اور خدا کے نرسنگے کے ساتھ اتر آئے گا۔ اور پہلے تو وہ جو مسیح میں موئے جی اٹھیں گے۔ پھر ہم جو زندہ باقی ہوں گے ان کے ساتھ بادلوں پر اٹھا لیے جائیں گے تاکہ ہوا میں خداوند کا استقبال کریں اور اس طرح ہمیشہ خداوند کے ساتھ رہیں گے۔ پس تم ان باتوں سے ایک دوسرے کو تسلی دیا کرو۔'' ❶

تبصرہ:

افسوس کہ بائبل کی یہ پیشین گوئی بھی سچ ثابت نہ ہو سکی۔ کیوں کہ جن حضرات نے یہ پیشین گوئی کی تھی انھیں مرے ہوئے دو ہزار سے زائد عرصہ گزر چکا ہے نہ ہی بائبل کے بیان کے مطابق مسیح واپس آئے اور نہ ہی شاگرد مسیح کے ساتھ داود کے تخت پر بیٹھ کر اللہ کی بادشاہی میں شامل ہو سکے۔

④ بخت نصر کے ہاتھوں صور کی تباہی

بائبل کتاب حزقی ایل میں لکھا ہے کہ

اور گیارھویں برس میں مہینہ کے پہلے دن خدا کا کلام مجھ پر نازل ہوا۔ ❷

بھونڈی تاویل کی جاتی ہے۔ ہو سکتا ہے یہ فقرات بھی نزول عیسیٰ علیہ السلام سے تعلق رکھتے ہوں جن کے نازل ہونے کا اصل وقت احادیث میں متعین کیا گیا ہے۔ لیکن عیسائیوں نے جب یہ دیکھا کہ یہ پیشین گوئی نبی کریم ﷺ کی صداقت کی دلیل بنتی ہے تو اسے پھیر کر انہوں نے حواریوں کے زمانے کا نام دے دیا جس کے باعث یہ پیشین گوئی آج تک پوری نہیں ہو سکی ہے۔ (محمد حسین میمن)

❶ تھسلنیکیوں اول 4/ 18-15۔ ❷ حزقی ایل: 1/26۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد فقرہ نمبر 7 میں ایک پیش گوئی کا ذکر کیا گیا ہے اس میں لکھا ہے کہ

خداوند خدا یوں فرماتا ہے کہ دیکھ! میں شاہ بابل ''بخت نصر'' کو جو شہنشاہ ہے گھوڑوں اور رتھوں اور سواروں اور فوجوں اور بہت سے لوگوں کے انبوہ کے ساتھ شمال سے صور پر چڑھا لاؤں گا۔ وہ تیری بیٹیوں کو میدان میں تلوار سے قتل کرے گا۔ اور تیرے مقابل دمدمہ باندھے گا اور تیری مخالفت میں ڈھال اٹھائے گا۔ وہ اپنی منجنیق کو تیرے شہر پناہ پر چلا جائے گا۔ اس کے گھوڑوں کی کثرت کے سبب سے اتنی گرد اڑے گی کہ تجھے چھپا جائے گی۔ جب وہ تیرے پھاٹکوں میں گھس آئے گا جس طرح رخنہ کر کے شہر میں گھس جاتے ہیں تو سواروں اور گاڑیوں اور رتھوں کی گڑگڑاہٹ کی آواز سے تیری شہری پناہ ہل جائے گی۔ وہ اپنے گھوڑوں کے سموں سے تیری سب سڑکوں کو روند ڈالے گا اور تیرے لوگوں کو تلوار سے قتل کرے گا اور تیری توانائی کے ستون زمین پر گر جائیں گے۔ اور وہ تیری دولت لوٹ لیں گے اور تیرے مال تجارت کو غارت کریں گے اور تیری شہر پناہ توڑ ڈالیں گے اور تیرے رنگ محلوں کو ڈھا دیں گے اور تیرے پتھر اور لکڑی اور تیری مٹی سمندر میں ڈال دیں گے۔ [1]

حسب دستور یہ پیشین گوئی بھی غلط ثابت ہوئی کیونکہ بخت نصر نے صور کا تیرہ سال تک محاصرہ قائم رکھا اور اس کی فتح یابی کے لیے ہر کوشش کی مگر وہ ناکام رہا اور اس کی ناکامی کا اعتراف حزقی ایل نے بھی کیا ہے۔ چنانچہ وہ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ

''ستائیسویں برس کے پہلے مہینہ کی پہلی تاریخ کو خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہوا کہ اے آدم زاد، شاہ بابل بنو بخت نصر نے اپنی فوج سے صور کی مخالفت میں بڑی خدمت کروائی ہے۔ ہر ایک سر بے بال ہو گیا اور ہر ایک کا کندھا چھل گیا۔ پر نہ اس نے اور نہ اس کے لشکر نے صور سے اس خدمت کے واسطے جو

[1] حزقی ایل: 26 / 21-7۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس نے اس کی مخالفت میں کی تھی کچھ اجرت پائی۔"❶

اس فقرے میں اس بات کی واضح تصریح کر دی گئی ہے کہ بخت نصر اور اس کے لشکر کو صور کے محاصرے کا کوئی بھی عوض نہ مل سکا، لہٰذا یہ پیشین گوئی بھی غلط ثابت ہوئی۔

⑤ نبوت کا خاتمہ:

کتاب دانیال میں ایک پیشین گوئی کا ذکر ہے کہ

"اور تیرے مقدس شہر کے لیے ستر ہفتے مقرر کیے گئے کہ خطا کاری اور گناہ کا خاتمہ ہو جائے اور بدکاری کا کفارہ دیا جائے، ابدی راست بازی قائم ہو، یا نبوت پر مہر ہو، اور پاک ترین مقام ممسوح کیے جائیں۔"❷

مگر افسوس کہ یہ پیشین گوئی بھی غلط ثابت ہوئی۔ بلکہ اس پیشین گوئی کو تو عیسائی حضرات بھی نہیں قبول کریں گے کیونکہ اگر اس کو صحیح مان لیا جائے گا اس صورت میں مسیح علیہ السلام کا کوئی بھی حواری نہ تو نبی مانا جائے گا اور نہ ہی پیغمبر حالانکہ یہ عقیدہ مسیحیت کے خلاف ہے۔ چنانچہ اس بات پر تبصرہ کرتے ہوئے علامہ کیرانوی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں:

"تیسری وجہ یہ ہے (اس فقرے کے درست نہ ہونے کی) کہ اگر اس کو صحیح مان لیا جائے تو مسیحیت پر نبوت کا اختتام لازم آتا ہے، لہٰذا حواری کسی بھی صورت میں نبی اور پیغمبر نہیں ہو سکیں گے۔ حالانکہ یہ بات عیسائی مذہب کے قطعی مخالف ہے۔ کیونکہ ان کے نزدیک حواری موسیٰ علیہ السلام اور دوسرے تمام اسرائیلی پیغمبروں سے افضل ہیں اور ان کی فضیلت کی بشارت کے لیے یہودا اسکریوتی کے حال کا دیکھ لینا کافی ہے۔ (جو روح القدس سے لبریز انسانوں میں سے ایک تھا)"❸

❶ حزقی ایل 29/ 20-17۔ ❷ دانیال باب 19۔

❸ اظہار حق: 473/1۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ وہ پیشین گوئیاں ہیں جو بائبل میں مذکور ہیں جن کا صحیح ہونا کسی طریقے سے بھی درست نہیں۔ بلکہ یہ تمام پیشین گوئیاں ہی کسی نہ کسی طریقے سے غلط ثابت ہوئی ہیں اور ان پر اعتماد کرنا درست نہیں ہے۔ کیونکہ بائبل کے بیانات اور پیشین گوئیاں تاریخی تناظر میں بھی اغلاط کا شکار ہیں۔ چنانچہ اس بات کا اعتراف کرتے ہوئے مشہور و معروف مصنف ول ڈیورنٹ لکھتا ہے:

"It is clear that there are many contradictions between one Gospel and another many dubious statements of history." ❶

''یعنی یہ بات واضح ہے کہ ایک انجیل کے دوسری انجیل سے تضادات بہت ہیں اور ان کے بہت سے بیانات بھی تاریخی طور پر مشکوک ہیں۔''

ایک اور محقق لکھتا ہے کہ

"There are no grounds whatever for saying that the bible is free from historical and literal errors." ❷

''یہ کہنے کی قطعاً کوئی بنیاد موجود نہیں ہے کہ بائبل تاریخی ولفظی اعتبار سے غلطیوں سے پاک ہے......''

لہٰذا اس بات کی شہادت دینا کہ بائبل میں مذکورہ ہر آیت الہامی ہے، محض خوش فہمی ہے۔ دلائل اور حقائق کی دنیا میں اس کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔ ان دلائل کے علاوہ اور بھی واقعات بائبل میں پکار پکار کر اس بات کی شہادت پیش کرتے ہیں کہ دیگر پیشین گوئیوں میں بھی کافی اغلاط اور تحریفات کی جا چکی ہیں۔ ہم نے محض چند پیشین گوئیوں پر اکتفا کیا ہے تاکہ کتاب ضخامت کے اعتبار سے بہت طول نہ پکڑ سکے۔ صاحب بصیرت اور صاحب عقل کے لیے چند اشارات ہی کافی ہوا کرتے ہیں۔

❶ Will Purdurout: The Story of Civilisation, New York 1957, Vol 3 pg: 557

❷ A Companion to the Bible, P:5-7

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 4

صحیح بخاری اور بائبل میں اللہ تعالیٰ کا تصور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح بخاری اور اللہ تعالیٰ کا تصور

صحیح بخاری جو کہ قرآن مجید کے بعد دنیا کی صحیح ترین کتاب ہے اس کتاب میں اللہ تعالیٰ کا تصور بہترین انداز سے پیش کیا گیا ہے جسے پڑھنے کے بعد خالق اور مخلوق میں بہت بڑا فرق نمایاں ہوتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کے دور مبارک میں بھی مشرکین موجود تھے خصوصاً وہ جو عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا تصور کرتے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے اس غلیظ عقیدے سے اپنی امت کو خبردار کیا اور خالق اور مخلوق کے فرق کو بہت واضح الفاظ میں بیان فرمایا۔ چنانچہ امام بخاری رحمہ اللہ صحیح بخاری میں اللہ تعالیٰ کے تصور کو اجاگر کرنے کے لیے حدیث رسول ﷺ کا ذکر کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

((لَا تُطْرُونِي كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارَى ابْنَ مَرْيَمَ فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُهُ فَقُولُوا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ .)) [1]

"مجھے میرے مرتبے سے زیادہ نہ بڑھاؤ جیسے کہ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو نصاریٰ نے ان کے مرتبے سے زیادہ بڑھا دیا ہے۔ میں تو صرف اللہ کا بندہ ہوں اور اس کا رسول۔"

اللہ تعالیٰ کا اور اس کے بندوں کا یہ وہ تعارف ہے جسے صحیح بخاری میں ذکر کیا گیا ہے، اور جو توحید کی کھلی دلیل ہے۔ اس حدیث نے واضح کر دیا ہے کہ کوئی بھی نبی کسی بھی طریقے

[1] صحيح بخاري، كتاب احاديث الانبياء، رقم الحديث: 3445.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے اللہ تعالیٰ کی صفتوں میں شریک نہیں ہوتا۔ وہ بس اللہ کا بندہ ہوتا ہے اور اس کے بعد رسول......

امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری میں ''کتاب التوحید'' کے نام سے ایک مستقل کتاب قائم فرمائی ہے جامع انداز سے واضح فرمایا ہے کہ عقیدۂ علم غیب یہ بھی ایک اہم ترین اور بنیادی عقائد میں سے ہے۔ ہر دور میں جن لوگوں نے مخلوق کو اللہ کا شریک بنایا وہ حضرات علم غیب کے عقیدے میں انتہائی کمزور ثابت ہوئے۔ بلکہ انہوں نے اپنی من پسند شخصیات کو اس صفت (علم غیب) میں خود اللہ تعالیٰ کا شریک بنا دیا۔ اس عقیدے کے فاسد ہونے کے لیے امام بخاری رحمہ اللہ نے اللہ تعالیٰ کی صفات کا یوں تعارف کروایا۔ چنانچہ حدیث ہے کہ

((عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ كَذَبَ، وَهُوَ يَقُولُ ﴿لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ﴾ (الانعام: 103) وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ يَعْلَمُ الْغَيْبَ فَقَدْ كَذَبَ وَهُوَ يَقُولُ "لَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ".)) [1]

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ

''جو کوئی یہ کہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا ہے تو وہ جھوٹ بولتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے اسے کوئی آنکھ نہیں دیکھ سکتی۔ اور اگر تجھ سے کوئی یوں کہے کہ نبی کریم ﷺ علم غیب جانتے ہیں تو (بھی) اس نے جھوٹ کہا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ اس کے علاوہ کوئی غیب نہیں جانتا۔''

اس حدیث میں دو عقائد کا ذکر ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو اجاگر کیا

[1] صحیح بخاری، کتاب التوحید، رقم: 7380.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گیا ہے۔

1- اللہ تعالیٰ کو کوئی نہیں دیکھ سکتا، چاہے وہ نبی ہو، رسول ہو، فرشتہ ہو یا کوئی اور مخلوق ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کو اس دنیاوی آنکھ سے دیکھنا ناممکن ہے۔ قرآن مجید نے ایک اور صاحب شریعت پیغمبر سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا بھی ذکر کیا ہے کہ جب انہوں نے اللہ تعالیٰ سے اس کے دیدار کا سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے پہاڑ پر تجلی فرمائی اور موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہوکر گر گئے جس سے صاف طور پر واضح ہوتا ہے کہ کوئی نبی اللہ تعالیٰ کا دیدار اس دنیا میں نہیں کر سکتا۔ یہاں خالق اور مخلوق میں واضح فرق ہے۔

2- مندرجہ بالا حدیث میں ایک دوسرے عقیدے کی طرف اس طرح توجہ مبذول کروائی گئی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے عالم الغیب ہونے کی نفی کی گئی ہے۔ جو اس عقیدے کے ساتھ وابستہ ہوگا، اسے جھوٹا کہا جائے گا۔ اور حقیقت میں عالم الغیب صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے۔ خود انسان کی پیدائش بھی اللہ تعالیٰ کا تصور اجاگر کرتی ہے۔ چنانچہ اگر انسانی پیدائش کی طرف دیکھا جائے تو یہی بات واضح ہوگی کہ زمین، آسمان اور تمام انسانوں کو پیدا کرنے والی ذات صرف ایک ہی ہے اور وہ ذات اللہ تعالیٰ کی ہے۔

اس لیے امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری میں ایک کتاب مستقل طور پر قائم فرمائی ہے جس کا نام آپ نے ''کتاب بدء الخلق'' رکھا ہے۔ یعنی مخلوقات کی پیدائش کا بیان۔ اس کتاب میں بتایا گیا ہے کہ انسان، جن، چرند، پرند، الغرض تمام مخلوقات کا خالق و مالک صرف ایک اللہ ہی ہے۔ آپ نے اس کتاب میں اس چیز کو ثابت فرمایا ہے مثلاً

بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى: ﴿وَهُوَ الَّذِي يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِ﴾ (الروم: 27)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ”اللہ ہی ہے جس نے مخلوق کو پہلی دفعہ پیدا کیا اور وہی پھر دوبارہ (موت کے بعد) زندہ کرے گا۔ یہ (دوبارہ زندہ کرنا) تو اس پر اور بھی آسان ہے۔“

اس آیت میں امام بخاری رحمہ اللہ نے اللہ تعالیٰ کا اس اعتبار سے تعارف کروایا کہ مخلوقات کو پیدا کرنے والی ذات صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ہے۔ اور دوبارہ پیدا کرنا بھی اس پر انتہائی آسان ہے۔ یعنی ہر مخلوق پیدا ہوئی ہے اس کو پیدا کرنے سے قبل اس کا کوئی وجود نہ تھا۔ معلوم ہوا کہ ہر مخلوق سے پہلے اللہ پاک ہی تھا جس نے سب کو پیدا فرمایا۔

ایک اور باب قائم ہے کہ:

"بَابُ مَاجَاءَ فِي سَبْعِ أَرَضِينَ"

”سات زمینوں کا بیان۔“

یہ باب آپ رحمہ اللہ نے اس لیے قائم فرمایا کہ لوگوں کو اس بات کا علم یقین ہو جائے کہ تمام زمینوں کو پیدا کرنے والا بھی اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اور اس میں اس بات کی بھی نشاندہی کی گئی ہے کہ زمینیں سات ہیں اسے ساڑھے چودہ سو سال قبل قرآن وحدیث میں بیان کیا گیا تھا۔

امام بخاری رحمہ اللہ ایک اور باب قائم کر کے اللہ تعالیٰ کے تصور کو اجاگر فرماتے ہیں۔

"بَابٌ فِي النُّجُوْمِ"

یعنی ”ستاروں کا بیان۔“

اس میں واضح کیا گیا ہے کہ ستارے بھی دوسری چیزوں کی طرح پیدا کیے گئے ہیں اور ان کو پیدا کرنے والی ذات بھی صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ہے۔ اسی طرح سے امام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بخاری رحمہ اللہ نے سورج، چاند، بارش، ہوائیں، فرشتے، جنت، جہنم، ابلیس، جن، جانور جس میں بکریاں، مرغ، سانپ، کوا، چھپکلی، چیل، بچھو، مکھیاں، وغیرہ سب ہی شامل ہیں پر ابواب قائم فرمائے اور ان کے متعلق احادیث رسول ﷺ کو جمع فرمایا۔ یہ تمام چیزیں اور ان پر آیات اور احادیث کو جمع کرنا بہت ہی دقیق اور باریک چیزوں کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ کتاب "بدء الخلق" (The book of the Begining of the Creation) پر قائم فرمایا۔ اس کتاب میں دہریوں کا زبردست رد ہے جسے ہم آج کی زبان میں Athiest کہہ سکتے ہیں۔ وہ لوگ جن کا اللہ تعالیٰ کے بارے میں کوئی تصور نہیں ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری میں ایسے حضرات کا بھی علمی رد فرمایا ہے۔ مثلاً آپ رحمہ اللہ نے "کتاب احادیث الانبیاء" میں سب سے پہلا باب قائم فرمایا "بَابُ خَلْقِ آدَمَ وَذُرِّيَّتِهِ" (سیدنا آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد کی پیدائش کا بیان) اس باب میں امام بخاری رحمہ اللہ نے واضح طور پر دہریوں کا رد فرمایا ہے اور یہ ثابت کیا ہے کہ انسان اول یوم سے ہی انسان ہے۔ وہ بندر یا پھر کوئی اور شے نہ تھا اور نہ ہی آدم علیہ السلام کسی اور شکل میں پیدا کیے گئے تھے۔ تمام چیزیں پیدا کرنے والے اللہ تعالیٰ کا خود ہی تعارف کرواتی ہیں۔ کمال کا نکتہ یہ ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ کی صحیح بخاری میں ان بیان کردہ، اور پیش کردہ دلائل کے مخالف، دوسرا کوئی موقف نہیں ہے۔ اول کتاب سے آخر کتاب تک یہی ہے کہ تمام مخلوقات کو اللہ نے پیدا کیا ہے، اگر غور کیا جائے تو یہ بات واضح ہوتی ہے کہ صحیح بخاری کی تمام کتب میں کتاب الوحی سے لے کر کتاب التوحید تک، اللہ تعالیٰ کا تصور موجود ہے جن کا تعلق وحی، ایمان، علم، صلوٰۃ، زکوٰۃ، حج، عمرہ، جہاد، غزوۃ سے ہے۔ ان میں عبادات اور معاملات میں حقیقی طور پر اللہ تعالیٰ ہی کا تصور پیش کیا گیا ہے۔ اوراق اجازت نہیں دیتے ورنہ صحیح بخاری کی ایک ایک کتاب سے "اللہ تعالیٰ کے تصور" پر سینکڑوں نہیں ہزاروں دلائل پیش کیے جا سکتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بائبل اور اللہ تعالیٰ کا تصور

آپ نے صحیح بخاری سے چند جھلکیاں پڑھیں جس میں اللہ تعالیٰ کے تصور کو بڑے ہی عمدہ طریقے اور عمدگی کے ساتھ ادا کیا گیا ہے۔ انہیں پڑھنے کے بعد یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی شان بلند و بالا ہے نہ ہی وہ کسی انسان کی طرح اور نہ ہی ایسی کسی مخلوق کے مثل ہے۔ بلکہ قرآن کہتا ہے ﴿لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ﴾ کہ اس کی مثل کوئی بھی نہیں ہے۔ (القرآن) لیکن بائبل میں اللہ تعالیٰ کا نقشہ بڑا عجیب کھینچا گیا ہے۔ بائبل کے ان فقرات سے ہمیں کوئی اختلاف نہیں ہے جس میں وہ بیانات ہیں جو صحیح طریقے سے ادا کیے گئے ہیں اور جن میں بے ادبی کی کوئی جھلک نہیں ہے۔ مگر ہم اس موقع پر بائبل سے ان فقرات کو پیش کریں گے جس میں اللہ تعالیٰ کا تعارف عجیب انداز اور عجیب تصور سے پیش کیا گیا ہے۔ مثلاً

1- ''خداوند نے چھ دنوں میں آسمان اور زمین کو پیدا کیا اور ساتویں دن آرام کر کے تازہ دم ہوا۔'' ❶

بائبل کے اس فقرے میں واضح کیا گیا ہے کہ خداوند کو تھکن بھی ہوتی ہے اور وہ آرام بھی کرتا ہے۔ اور آرام کے بعد تازہ دم بھی ہوتا ہے۔ یہ تصور و تعارف کسی انسان کا تو ہو سکتا ہے مگر خالق کائنات کا نہیں۔ اس کے برعکس صحیح بخاری میں اللہ کا تصور یوں پیش کیا گیا ہے۔

((عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سِرْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ

❶ خروج: 17/31۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَيْلَةً، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: لَوْ عَرَّسْتَ بِنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَخَافُ أَنْ تَنَامُوا عَنِ الصَّلَاةِ قَالَ بِلَالٌ أَنَا أُوقِظُكُمْ فَاضْطَجَعُوا وَأَسْنَدَ بِلَالٌ ظَهْرَهُ إِلَى رَاحِلَتِهِ ......)) ❶

"عبداللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ کہا ہم (خیبر سے لوٹ کر) نبی کریم ﷺ کے ساتھ رات میں سفر کر رہے تھے کہ کسی نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ اب پڑاؤ ڈال دیتے تو بہتر ہوتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے ڈر ہے کہیں نماز کے وقت بھی سوتے نہ رہ جاؤ۔ اس پر سیدنا بلال رضی اللہ عنہ بولے کہ میں آپ سب لوگوں کو جگا دوں گا۔ چنانچہ سب لوگ لیٹ گئے اور سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے بھی اپنی پیٹھ کجاوے سے لگا دی۔ اور ان کی بھی آنکھ لگ گئی۔ جب نبی کریم ﷺ بیدار ہوئے تو سورج کے اوپر کا حصہ نکل چکا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بلال رضی اللہ عنہ تم نے کیا کہا تھا؟ وہ بولے آج جیسی نیند مجھے کبھی نہیں آئی۔ پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہاری ارواح کو اللہ جب چاہتا ہے قبض کر لیتا ہے اور جب چاہتا ہے واپس کر دیتا ہے۔"

نوٹ: ...... خط کشیدہ الفاظ قابل غور ہیں۔

مذکورہ حدیث میں صاف طور پر یہ بتایا گیا کہ انسان تھک جاتا ہے جس کی وجہ سے اس کی نماز فوت ہو جاتی ہے (نیند کے غلبہ کی وجہ سے) لیکن اللہ تعالیٰ ہمیشہ زندہ جاوید ہے اسے نہ نیند ہے نہ اونگھ۔ بلکہ اسی کے اختیار میں تمام مخلوقات کی ارواح ہیں۔ اگر وہ تھک جائے جیسا کہ بائبل کے فقرے میں مذکور ہے، تو پھر خالق اور مخلوق میں کیا فرق باقی رہا؟

❶ صحيح بخاري، كتاب الاذان، باب من صلى بالناس جماعة، رقم: 596.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2- خداوند شیر ببر کی طرح گرجتا ہے۔ ❶

شیر کی طرح گرجنا یہ صفت تو انسان کے کمال کے لیے کہی جاتی ہے جس کی قطعاً ضرورت خالق کائنات کو نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے واضح کر دیا ہے کہ

﴿فَلَا تَضْرِبُوا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ﴾ (النحل: 74)۔

''اللہ کے لیے مثالیں نہ بناؤ۔''

3- خدا تالیاں بجاتا ہے۔ ❷

اندازہ کریں تالیاں بجانا تو ناچ گانے والوں کی صفت ہوتی ہے یا خواتین کی، بائبل نے ایسی بے ہودہ چیز کو اللہ کے ساتھ جوڑ دیا، اس سے واضح ہوتا ہے کہ یہ کلام اللہ کا نہیں ہے بلکہ کسی انسانی کاوش اور ملاوٹ کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

4- خداوند کہتا ہے کہ شاہ بابل بخت نصر نے مجھے کھا لیا۔ اس نے مجھے شکست دی۔ اس نے مجھے خالی برتن کی مانند کر دیا۔ اژدہے کی مانند مجھے نگل لیا۔ ❸

محترم قارئین غور کیجیے کہ بائبل اللہ تعالیٰ کا کیا تصور پیش کر رہی ہے۔ اللہ اتنا کمزور ہے کہ اسے شکست بھی دی گئی اور اسے اژدہے کی مانند نگل بھی لیا گیا

یہ فقرہ پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا تصور نہیں بلکہ اس کی پاک ذات میں گستاخی کی جا رہی ہے۔ جو کہ انسانی ہاتھوں کی ہیرا پھیری ہے۔

5- خداوند، نبیوں کے منہ میں جھوٹ بولنے والی روح ڈالتا ہے۔ ❹

❶ ہوسیع 11:15۔

❷ حزقی ایل 17:21۔

❸ یرمیاہ 34:51۔

❹ نمبر 1 سلاطین 19:22 تا 23۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

العیاذ باللہ۔ ایسے فقرے سے اللہ تعالیٰ اور نبیوں دونوں کا جھوٹا ہونا ثابت ہوتا ہے۔

جبکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں صاف طور پر لکھا ہے کہ:

﴿وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا﴾ (النساء: 122)

''اور بات میں اللہ سے بڑھ کر سچا کون ہے۔''

6- خداوند یوں فرماتا ہے کہ تیری ماں کا طلاق نامہ جسے لکھ کر میں نے اسے چھوڑ دیا، کہاں ہے۔ [1]

بائبل نے ایک طرف اللہ کا بیٹا بھی بنایا ہے اور دوسری طرف اس کی بیوی (العیاذ باللہ) کا تصور بھی دنیا کو دیا ہے کیا یہ اللہ کا کلام ہو سکتا ہے؟ قرآن مجید اور صحیح بخاری کی حدیث نے اس فاسد عقیدے کا واضح رد کیا کہ اللہ تعالیٰ کی نہ کوئی اولاد ہے اور نہ اس کی کوئی بیوی اور والدین ہیں۔

7- خداوند، یعقوب علیہ السلام کے گھرانے سے اپنا منہ چھپاتا ہے۔ [2]

8- میں ماتم و نوحہ کروں گا۔ میں (خداوند) ننگا اور برہنہ ہو کر پھروں گا۔ میں گیدڑوں کی طرح چلاؤں گا اور شتر مرغوں کی مانند غم کروں گا۔ کیونکہ اس کا زخم لا علاج ہے۔ [3]

اس فقرے میں تو اللہ تعالیٰ کی شان میں حد درجہ گستاخی کی گئی ہے۔ بتایئے کیا ایسا فحش کلام اللہ کا ہو سکتا ہے؟

9- خداوند کریم ترس کھاتے کھاتے تنگ بھی آ جاتا ہے۔ [4]

[1] یسعیاہ: 1:50۔
[2] یسعیاہ: 17:8۔
[3] میکاہ: 1:8 تا 9۔
[4] یرمیاہ: 6:15۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

10- ہمارا (سینٹ پال پولس رسول کا) خدا بھسم کرنے والی آگ ہے۔ [1]

یہ ہے وہ تصور جس کا تعارف بائبل نے اللہ تعالیٰ کے لیے پیش کیا ہے۔ صاحب عقل اور عقل سلیم رکھنے والا کوئی بھی شخص ان فقرات کو وحی الٰہی ماننے کے لیے تیار نہ ہوگا کیونکہ ان فقرات میں لچر گفتگو، بے حرمتی، بے ادبی اور لاتعداد غیر اخلاقی جملے موجود ہیں جس سے بائبل کا محرف ہونا ثابت ہوتا ہے۔ میں پھر اپنے عیسائی دوستوں کو دعوت دوں گا کہ وہ اللہ کے لیے ہوش کے ناخن لیں اور غور کریں کہ ہدایت کس جگہ موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ کا تصور جو اسلام قرآن وحدیث میں پیش کرتا ہے اس کی مثال ملنا ناممکن ہے۔

[1] عبرانیوں 12:29۔ عہد نامہ جدید۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 5

صحیح بخاری اور بائبل میں عصمت انبیاء علیہم السلام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح بخاری اور عصمت انبیاء علیہم السلام

اللہ تعالیٰ کا بہترین تصور صحیح بخاری میں جس طرح پیش کیا گیا ہے، احادیث مبارکہ کے ذریعے صحیح بخاری میں انبیاء علیہم السلام کی پاکیزہ زندگیوں کا بھی بہترین نقشہ کھینچا گیا ہے جسے پڑھ کر انسان کو انبیاء علیہم السلام کی قدر و منزلت کے بارے میں علم حاصل ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انبیاء علیہم السلام کی تعریفیں کی ہیں۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ تمام نبیوں کی عزت و توقیر ہر مسلمان پر فرض ہے۔ بلکہ ان کی عزت و توقیر کو ایمان میں شامل کیا گیا ہے۔ جس نے کسی بھی نبی یا رسول کی بے ادبی کی وہ بغیر کسی تاویل کے اسلام سے باہر ہو جاتا ہے۔ صحیح بخاری میں انبیاء علیہم السلام کا ذکر عمدہ اور بہتر انداز میں کیا گیا ہے۔ مثلاً

آدم علیہ السلام کا تذکرہ

((عن ابی هریرة رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال خلق الله آدم وطوله ستون ذراعا ثم قال اذهب فسلم علی اولئك من الملائكة فاستمع ما يحيونك .....)) [1]

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ پاک نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو ان کو ساٹھ ہاتھ لمبا بنایا۔ پھر فرمایا کہ جا اور ان ملائکہ کی

[1] صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، رقم: 3326.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جماعت کو سلام کر۔ دیکھنا کن لفظوں میں وہ تمہارا سلام کا جواب دیتے ہیں۔ پس وہی تمہارا اور تمہاری اولاد کا طریق سلام ہوگا۔ آدم علیہ السلام (گئے اور) کہا السلام علیکم۔ فرشتوں نے جواب دیا السلام علیک ورحمة اللہ۔ انہوں نے ورحمة اللہ کا جملہ اپنی طرف سے بڑھا دیا، پس جو کوئی جنت میں داخل ہوگا وہ آدم علیہ السلام کی شکل اور قامت پر داخل ہوگا۔ آدم کے بعد انسانوں میں قد اب تک چھوٹے ہوتے رہے۔"

نوح علیہ السلام کا تذکرہ:

((عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَجِيءُ نُوحٌ وَأُمَّتُهُ فَيَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى هَلْ بَلَّغْتَ؟ فَيَقُولُ نَعَمْ أَيْ رَبِّ فَيَقُولُ لِأُمَّتِهِ هَلْ بَلَّغَكُمْ فَيَقُولُونَ لَا مَا جَاءَنَا مِنْ نَبِيٍّ فَيَقُولُ لِنُوحٍ مَنْ يَشْهَدُ لَكَ؟ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ ﷺ وَأُمَّتُهُ فَنَشْهَدُ أَنَّهُ قَدْ بَلَّغَ وَهُوَ قَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ ﴿وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ أُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ﴾ (البقرة: 143))[1]

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (قیامت کے دن) نوح علیہ السلام بارگاہ الٰہی میں حاضر ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ دریافت کرے گا، کیا تم نے (میرا پیغام) پہنچا دیا تھا؟ نوح علیہ السلام عرض کریں گے اے رب العزت! میں نے تیرا پیغام پہنچا دیا تھا اب اللہ تعالیٰ ان کی امت سے دریافت فرمائے گا۔ کیا (نوح علیہ السلام نے) تم تک میرا پیغام پہنچا دیا تھا؟ وہ جواب دیں گے ہمارے پاس تیرا کوئی نبی نہیں آیا تھا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نوح علیہ السلام سے دریافت فرمائے گا۔ آپ کی طرف سے کوئی گواہی

[1] صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء رقم الحدیث: 3339.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی دے گا؟ وہ عرض کریں گے کہ محمد ﷺ اور ان کی امت (کے لوگ میرے گواہ ہیں)۔ چنانچہ ہم اس بات کی شہادت دیں گے کہ نوح علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کا پیغام اپنی قوم تک پہنچایا تھا اور یہی مفہوم اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا ہے: ''اور اسی طرح ہم نے تمہیں امت وسط بنایا تا کہ تم لوگوں پر گواہی دو۔''

الیاس علیہ السلام کا تذکرہ:

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما يُذْكَرُ بِخَيْرٍ: ﴿سَلٰمٌ عَلٰٓى اِلْ يَاسِيْنَ ۝ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۝﴾ (الصافات: 130-132)❶

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں (انہیں بھلائی کے ساتھ یاد کیا جاتا رہے گا۔) ''سلامتی ہو الیاسین پر، بے شک مخلصین کو ہم اسی طرح بدلہ دیتے ہیں۔''

ادریس علیہ السلام کا تذکرہ:

صحیح بخاری میں ایک طویل حدیث معراج کے بارے میں ہے۔ اسی معراج میں آپ کی ملاقات سیدنا ادریس علیہ السلام سے بھی ہوئی تھی۔ چنانچہ صحیح بخاری میں ادریس علیہ السلام کا تذکرہ یوں ملتا ہے:

((فَلَمَّا مَرَّ جِبْرِيلُ بِإِدْرِيسَ قَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا إِدْرِيسُ ــــ .))❷

''پھر جب جبرئیل علیہ السلام ادریس علیہ السلام کے پاس سے گزرے تو انہوں نے خوش آمدید کہا۔ ''نیک نبی نیک بھائی'' (نبی کریم ﷺ نے فرمایا) میں نے پوچھا کہ

❶ صحيح بخاري، كتاب احاديث الانبياء.
❷ صحيح بخاري، كتاب احاديث الانبياء، رقم الحديث:3342.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ کون صاحب ہیں؟ جبریل علیہ السلام نے فرمایا یہ ادریس علیہ السلام ہیں۔“

ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام کا تذکرہ:

((عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا رَأَى الصُّوَرَ فِي الْبَيْتِ لَمْ يَدْخُلْ حَتَّى أَمَرَ بِهَا فَمُحِيَتْ وَرَأَى إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ بِأَيْدِيهِمَا الْأَزْلَامُ فَقَالَ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ وَاللَّهِ إِنِ اسْتَقْسَمَا بِالْأَزْلَامِ قَطُّ.)) [1]

”سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جب بیت اللہ میں تصاویر دیکھیں تو اس وقت تک اندر داخل نہ ہوئے جب تک کہ وہ مٹا نہ دی گئیں اور آپ ﷺ نے ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام کی تصاویر دیکھیں کہ ان کے ہاتھوں میں (پانسے کے) تیر تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ ان پر بربادی لائے۔ واللہ ان بزرگوں نے کبھی بھی تیر نہیں پھینکے۔“

اسحاق بن ابراہیم علیہ السلام کا بیان:

اس باب میں ابن عمر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے ” روایت یہ ہے کہ ”اَلْكَرِيمُ بْنُ الْكَرِيمِ بْنِ الْكَرِيمِ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ علیہم السلام“ اس روایت میں اسحاق علیہ السلام کے کریم ہونے کا ذکر پایا جاتا ہے۔

لوط علیہ السلام کا تذکرہ:

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَغْفِرُ اللَّهُ لِلُوطٍ إِنْ كَانَ لَيَأْوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ.)) [2]

---

[1] صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء:3352.

[2] صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، رقم الحدیث:3375۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ اللہ تعالیٰ لوط علیہ السلام کی مغفرت فرمائے وہ زبردست رکن (اللہ تعالیٰ) کی پناہ میں گئے تھے۔"

صالح علیہ السلام کا تذکرہ:

((أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّاسَ نَزَلُوا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَرْضَ ثَمُودَ الْحِجْرَ فَاسْتَقَوْا مِنْ بِئْرِهَا وَاعْتَجَنُوا بِهِ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُهَرِيقُوا مَا اسْتَقَوْا مِنْ بِئْرِهَا وَأَنْ يَعْلِفُوا الْإِبِلَ الْعَجِينَ وَأَمَرَهُمْ.)) ❶

"سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے جب نبی کریم ﷺ کے ساتھ ثمود کی بستی حجر میں پڑاؤ کیا تو وہاں کے کنوؤں کا پانی اپنے برتنوں میں بھر لیا اور اس پانی سے آٹا بھی گوندھ لیا۔ لیکن نبی علیہ السلام نے انہیں حکم دیا کہ جو پانی انہوں نے اپنے برتنوں میں بھر لیا ہے اسے انڈیل دیں اور گندھا ہوا آٹا جانوروں کو کھلا دیں۔ اس کے بجائے نبی کریم ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ اس کنویں سے پانی لیں جس سے صالح علیہ السلام کی اونٹنی پیا کرتی تھی۔"

یعقوب علیہ السلام کا تذکرہ:

((عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: الْكَرِيمُ ابْنُ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ: يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ علیہم السلام)) ❷

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شریف بن شریف بن شریف بن شریف یوسف

❶ صحيح بخاری، كتاب احاديث الانبياء، رقم: 3379.

❷ صحيح بخاری، كتاب احاديث الانبياء: 3382.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام تھے۔"

یوسف علیہ السلام کا تذکرہ:

((عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ يرحم الله لوطا لقد كان يأوي إلى ركن شديد ولو لبثت في السجن ما لبث يوسف ثم أتاني الداعي لأجبته .)) ❶

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ لوط علیہ السلام پر رحم فرمائے کہ وہ زبردست رکن (اللہ تعالیٰ) کی پناہ لیتے تھے۔ اور اگر میں اتنی مدت تک قید میں رہتا جتنی مدت تک یوسف علیہ السلام قید رہے تھے اور پھر میرے پاس (بادشاہ کا آدمی) بلانے کے لیے آتا تو میں فوراً اس کے ساتھ چلا جاتا۔"

ایوب علیہ السلام کا تذکرہ:

﴿وَأَيُّوبَ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ﴾

(الانبیاء: 83)

"اور ایوب کو یاد کرو جب اس نے اپنے رب کو پکارا کہ مجھے بیماری نے آگھیرا ہے اور تو ارحم الراحمین ہے۔"

ہارون علیہ السلام کا تذکرہ:

((أن رسول الله ﷺ حدثهم عن ليلة أسري به حتى أتى السماء الخامسة فإذا هارون قال هذا هارون فسلم عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالأخ الصالح .)) ❷

---

❶ صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء: 3387.

❷ صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء: 3393.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب آپ (معراج کی رات) پانچویں آسمان پر تشریف لے گئے تو وہاں ہارون علیہ السلام سے ملے۔ جبرئیل علیہ السلام نے بتایا کہ یہ ہارون علیہ السلام ہیں انہیں سلام کیجیے۔ میں نے سلام کیا تو انہوں نے جواب دیتے ہوئے فرمایا خوش آمدید صالح بھائی اور صالح نبی۔"

موسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ:

((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ وَجَدَهُمْ يَصُومُونَ يَوْمًا يَعْنِي عَاشُورَاءَ فَقَالُوا هَذَا يَوْمٌ عَظِيمٌ وَهُوَ يَوْمٌ نَجَّى اللَّهُ فِيهِ مُوسَى وَأَغْرَقَ آلَ فِرْعَوْنَ فَصَامَ مُوسَى شُكْرًا لِلَّهِ فَقَالَ أَنَا أَوْلَى بِمُوسَى مِنْهُمْ فَصَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ.))

"سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو وہاں کے لوگ ایک دن یعنی عاشوراء کے دن روزہ رکھتے تھے۔ ان لوگوں (یہودیوں) نے بتایا کہ یہ بڑی عظمت والا دن ہے۔ اسی دن اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو نجات دی تھی اور آل فرعون کو غرق کیا تھا۔ اس کے شکر میں موسیٰ علیہ السلام نے اس دن کا روزہ رکھا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں موسیٰ علیہ السلام سے ان سے زیادہ قریب ہوں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے خود بھی اس دن کا روزہ رکھنا شروع کیا اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو بھی اس کا حکم فرمایا۔"

خضر علیہ السلام کا تذکرہ:

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّمَا سُمِّيَ الْخَضِرُ أَنَّهُ

❶ صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء: 3397۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جلس على فروة بيضاء فإذا هي تهتز من خلفه خضراء .))[1]

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خضر علیہ السلام کا یہ نام اس وجہ سے ہوا کہ جب وہ سوکھی زمین جہاں سبزی کا نام بھی نہ تھا پر بیٹھے تھے، تو جوں ہی وہاں سے اٹھے تو وہ جگہ سرسبز ہو کر لہلہانے لگی۔''

یونس علیہ السلام کا تذکرہ:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((ما ينبغي لعبد أن يقول إني خير من يونس بن متى .))[2]

''کسی بندے کے لیے یہ مناسب نہیں کہ وہ یوں کہے کہ میں یونس بن متیٰ سے بہتر ہوں۔''

نـــوٹ:...... کسی شخص کے لیے یہ بھی جائز نہیں کہ وہ اپنی طرف سے نبیوں کو ایک دوسرے پر فضیلت دے۔ یہ کام صرف اللہ تعالیٰ کا ہے۔ مذکورہ حدیث میں جو مفہوم ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے آپ کو یونس علیہ السلام پر فضیلت ہرگز نہ دے کیونکہ کوئی شخص بھی نبی سے بڑھ کر نہیں ہو سکتا چاہے وہ کتنا بڑا ہی ولی اللہ ہو۔ مذکورہ بالا حدیث پر تبصرہ کرتے ہوئے شیخ الحدیث مولانا ابوالقاسم بنارسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

''آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ کسی کو لائق نہیں کہ وہ اپنے آپ کو یونس بن متیٰ سے بہتر کہے، جو شخص اپنے آپ کو یونس بن متیٰ سے بہتر کہے گا وہ جھوٹا ہے، نہ کہ آنحضور ﷺ کو بہتر نہ کہے۔ اس لیے کہ آپ تو بالاتفاق کل انبیاء سے افضل ہیں۔ چنانچہ یہ مطلب اسی صحیح بخاری کی دوسری حدیث سے واضح

[1] صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، رقم3402.

[2] صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء:3413.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو جاتا ہے کہ عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: "ما ينبغي لاحد أن يكون خيراً من ابن متى" یعنی کسی کو لائق نہیں کہ وہ (اپنے خیال میں) یونس بن متّٰی سے بہتر ہو جائے۔" ❶

سلیمان علیہ السلام کا تذکرہ:

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِنَّ عِفْرِيتًا مِنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ الْبَارِحَةَ لِيَقْطَعَ عَلَيَّ صَلَاتِي فَأَمْكَنَنِي اللّٰهُ مِنْهُ فَأَخَذْتُهُ فَأَرَدْتُ أَنْ أَرْبِطَهُ عَلَى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتَّى تَنْظُرُوا إِلَيْهِ كُلُّكُمْ فَذَكَرْتُ دَعْوَةَ أَخِي سُلَيْمَانَ ﴿رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي﴾ فَرَدَدْتُهُ خَاسِئًا.)) ❷

"رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کل رات ایک سرکش جن میرے سامنے آ گیا تاکہ میری نماز خراب کر دے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر قدرت دی اور میں نے اسے پکڑ لیا۔ پھر میں نے چاہا کہ اسے مسجد کے کسی ستون سے باندھ دوں کہ تم سب لوگ بھی دیکھ سکو۔ لیکن اپنے بھائی سلیمان علیہ السلام کی دعا یاد آ گئی کہ "یا اللہ! مجھے ایسی سلطنت عطا کر جو میرے سوا کسی اور کو میسر نہ ہو۔" اسی لیے میں نے اسے نامراد واپس کر دیا۔"

داؤد علیہ السلام کا تذکرہ:

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

((أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوُدَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ

❶ حل مشکلات بخاری، ص: 249۔

❷ صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء: 3423۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَوْمًا وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ صَلَاةُ دَاوُدَ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ .)) ❶

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک روزے کا سب سے پسندیدہ طریقہ داؤد علیہ السلام کا طریقہ تھا۔ آپ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن بغیر روزے کے رہتے تھے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے نزدیک نماز کا سب سے زیادہ پسندیدہ طریقہ بھی داؤد علیہ السلام کی نماز کا طریقہ تھا۔ آپ آدھی رات تک سوتے اور ایک تہائی حصے میں عبادت کرتے تھے۔ پھر بقیہ چھٹے حصے میں سو جاتے تھے۔''

عیسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ:

((قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ بَنِي آدَمَ مَوْلُودٌ إِلَّا يَمَسُّهُ الشَّيْطَانُ حِينَ يُولَدُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِنْ مَسِّ الشَّيْطَانِ غَيْرَ مَرْيَمَ وَابْنِهَا ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ "وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ" .)) ❷

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر ایک بنی آدم جب پیدا ہوتا ہے تو پیدائش کے وقت شیطان اسے چھوتا ہے اور بچہ شیطان کے چھونے سے زور سے چیختا ہے۔ سوائے مریم علیہا السلام اور ان کے بیٹے عیسیٰ علیہ السلام کے۔ پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (اس کی وجہ مریم علیہا السلام کی والدہ کی دعا ہے کہ) اے اللہ! میں اسے (مریم کو) اور اس کی اولاد (عیسیٰ علیہ السلام) کو شیطان رجیم سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔''

((عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فَضْلُ

❶ صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء: 3420.

❷ صحیح بخاری، 3431.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ كَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ.)) ❶

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورتوں پر عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت ایسی ہے جیسے تمام کھانوں پر ثرید کی۔ مردوں میں تو بہت سے کامل گزرے ہیں لیکن عورتوں میں مریم بنت عمران اور فرعون کی بیوی آسیہ کے سوا اور کوئی کامل پیدا نہیں ہوئی۔"

رسول اللہ ﷺ عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں فرماتے ہیں کہ

((أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، وَالْأَنْبِيَاءُ إِخْوَةٌ لِعَلَّاتٍ أُمَّهَاتُهُمْ شَتَّى وَدِينُهُمْ وَاحِدٌ.)) ❷

"میں ابن مریم (عیسیٰ علیہ السلام) سے دوسروں کے مقابلے میں زیادہ قریب ہوں انبیاء علاتی بھائیوں کی طرح ہیں۔ اور میرے اور عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے۔"

صحیح بخاری میں دیگر احادیث بھی انبیاء علیہم السلام کی فضیلت پر موجود ہیں مگر ہم نے یہاں اختصار کے ساتھ ایک ایک حدیث یا پھر ضرورتاً دو احادیث کسی ایک نبی کے لیے ذکر کی ہیں۔ ان تمام انبیاء علیہم السلام کے تذکرے کے بارے میں احادیث کو غور سے پڑھیں، ان احادیث میں انبیاء علیہم السلام کی تعریف، پاکدامنی اور فضیلت وغیرہ بیان کی گئی ہیں۔ ان احادیث میں ذرہ برابر بھی کسی نبی کو نشانہ نہیں بنایا گیا اور نہ ہی گستاخانہ کلمات ادا کیے گئے ہیں بلکہ اس کی جگہ بڑے ہی خوبصورت انداز اور شائستہ گفتگو سے ان کا دفاع کیا گیا ہے۔

❶ صحیح بخاری، رقم الحدیث:3433.
❷ صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء:3443.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ وحی کے شایان شان نہیں کہ وہ غیر شائستہ گفتگو کرے۔

الحمد للہ ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ صحیح بخاری کی (تمام اصولوں میں) بیان کردہ احادیث فرمان نبوی ہی ہیں جن کی بنیاد اللہ کی وحی پر قائم ہے۔

اس کے برعکس اب بائبل نے انبیاء علیہم السلام کا کس طرح سے تعارف کروایا ہے، اس کے اب آپ آئندہ باب کا مطالعہ کریں۔

بائبل اور عصمت انبیاء علیہم السلام

موجودہ بائبل کے بارے میں یہ دعویٰ کرنا کہ یہ کامل اللہ تعالیٰ کا کلام ہے بے اصل ہے۔ کیونکہ بائبل میں تعارضات، فحش گوئیاں، توہین رسالت سب کچھ ان گنت اور لاتعداد ہیں جسے پڑھ کر کوئی بھی صاحب عقل اور سلیم الفطرت شخص یہ ماننے کے لیے ہرگز تیار نہ ہوگا کہ بائبل اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ اس میں لاتعداد مقامات پر توہین رسالت موجود ہے جس سے واضح اشارہ ملتا ہے کہ موجودہ بائبل انسانوں کی ہیرا پھیری کی بھینٹ چڑھی ہے۔

نوح علیہ السلام کا تذکرہ:

سیدنا نوح علیہ السلام کے بارے میں موجودہ بائبل کہتی ہے کہ

''نوح شراب کے نشے میں اپنے ڈیرے پر ننگے ہو گئے۔'' [1]

تبصرہ:

اس کے برعکس صحیح بخاری میں نوح علیہ السلام کا کتنا عمدہ ذکر فرمایا گیا ہے لیکن بائبل نے نوح علیہ السلام کی توہین کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔

[1] پیدائش: 9/ 21-20۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابراہیم علیہ السلام کا تذکرہ:

''ابراہیم نے اپنی سوتیلی بہن سارہ سے شادی کی۔'' ❶

لوط علیہ السلام کا تذکرہ:

''لوط کو ان کی دو بیٹیوں نے شراب پلا کر باپ کو نسل برقرار رکھنے کے لیے ایک رات ایک بیٹی اور دوسری رات دوسری بیٹی نے نشے میں مدہوش باپ سے زنا کیا۔'' ❷

تبصرہ:

افسوس ہے کہ بائبل لوط علیہ السلام کے بارے میں ایک گھناؤنا نقشہ کھینچ رہی ہے۔ کیا ایسے ہی لوگ اللہ کے چنے ہوئے اور برگزیدہ نبی ہوتے ہیں؟ یہ سراسر اللہ کے پیغمبر اور ان کے گھر والوں پر الزام ہے۔

اسحاق علیہ السلام کا تذکرہ:

''اسحاق شرابی تھے۔'' ❸

یعقوب علیہ السلام کا تذکرہ:

''یعقوب نے ساری رات خدا سے کشتی کی اور انعام میں اسے یعقوب کے بجائے ''اسرائیل'' نام عطا کیا۔'' ❹

تبصرہ:

بائبل نے اللہ سے نبی کو بھی لڑوا دیا۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)۔ مزید سنیے:

❶ پیدائش: 9/ 20-21۔ ❷ پیدائش: 19/ 30-38۔
❸ پیدائش: 26/25۔
❹ پیدائش: 32/ 24:30۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''یعقوب نے غیر محرم کنواری لڑکی راخل کو چوما۔'' ❶

''یعقوب کے چوتھے بیٹے ''یہوداہ'' نے اپنی بہو ''تمر'' سے بدکاری کر کے اولاد پیدا کی۔'' ❷

''یعقوب کے پہلوٹھے بیٹے ''روبن'' نے اپنی ماں سے بدکاری کی۔'' ❸

''یعقوب نے ''راخل اور لیاہ'' (جو آپس میں سگی بہنیں تھیں) کو ایک ہی وقت میں اپنے نکاح میں رکھا اور ان دو سگی بہنوں سے اولاد پیدا کی۔'' ❹

موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کا تذکرہ:

''موسیٰ کو صحرا نوردی کے دوران خدا نے حکم دیا کہ چٹان سے کہو کہ وہ پانی دے لیکن موسیٰ نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور دوبارہ چٹان پر لاٹھی دے ماری کثرت سے پانی بہہ نکلا۔ اس پر خدا موسیٰ اور ہارون دونوں بھائیوں سے ناراض ہوا اور انھیں بتایا کہ وہ بطور سزا قوم کے ساتھ فلسطین یعنی وعدہ کی سرزمین میں نہیں پہنچ پائیں گے بلکہ راستے میں ہی وفات پا جائیں گے۔'' ❺

''ہارون نے سونے کا بت بچھڑے کی شکل میں بنا کر اس کی پوجا پاٹ کروائی اور شرک جیسے گھناؤنے جرم کے مرتکب ہوئے۔'' ❻

❶ پیدائش: 29/ 11-10۔

❷ پیدائش باب 38 مکمل دیکھیں۔

❸ پیدائش: 22/38۔

❹ پیدائش: 29/ 30-16۔

❺ گنتی: 20/ 13 تا 1۔

❻ خروج: 32/ 6 تا 1۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تبصرہ:

غور فرمائیں انبیاء علیہم السلام کا تو مشن ہی شرک کو مٹانا ہوتا ہے۔ لیکن بائبل نے ان کی عصمت اور مشن کی دھجیاں ہی بکھیر دی ہیں۔

داؤد علیہ السلام کا تذکرہ:

''داؤد بربط نواز (موسیقی کار) تھے۔'' ❶

''داؤد نے اپنے ملازموں کی لونڈیوں کے سامنے اپنے کو برہنہ کیا جیسے کوئی بانکا بے حیائی سے برہنہ ہو جاتا ہے۔ اور خداوند کے صندوق کے سامنے اپنے سارے زور سے ناچنے اور اچھلنے لگا۔ اسرائیل کے سارے مردوں اور عورتوں کے علاوہ ساؤل کی بیٹی میکل نے خاص طور پر کھڑکی سے جھانک کر ننگا ناچ دیکھا۔'' ❷

واضح رہے کہ یہ ''میکل'' وہی عورت ہے جس کو داؤد علیہ السلام نے اس کے خاوند سے چھین کر اپنی بیوی بنا لیا تھا۔'' ❸

''داؤد نے اپنے ہمسائے ''اوریاہ'' کی بیوی کو اپنے محل کی چھت پر سے برہنہ نہاتے ہوئے دیکھ کر اپنے پاس بلوایا اور اس سے بدکاری کی۔'' ❹

''داؤد کے بیٹے ''امنون'' نے بیماری کے بہانے سوتیلی بہن ''تمر'' کو بلا کر اس سے بدکاری کی پھر اسے گھر سے دھکے دے کر نکلوا دیا۔'' ❺

❶ نمبر 1 سموئیل 16 / 23 تا 14۔
❷ نمبر 2 سموئیل 6 / 12 تا 23۔
❸ نمبر 2 سموئیل 3/ 14 تا 16۔
❹ نمبر 2 سموئیل 11 / 2 تا 27۔
❺ نمبر 2 سموئیل 13 / 1 تا 22۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"داؤد کا بڑھاپے میں پہلو گرم کرنے کے لیے ملک سے جوان کنواری لڑکی ڈھونڈ ڈھونڈ کر لائی گئی۔" ❶

محترم قارئین! یہ وہ نقشہ ہے جو بائبل اللہ تعالیٰ کے چنے ہوئے اور برگزیدہ پیغمبروں کے بارے میں کھینچ رہی ہے۔ کیا ان واقعات سے کوئی کافر مسلمان ہو سکتا ہے کیا ان واقعات کو پڑھنے کے بعد بھی کسی کے دل میں انبیاء علیہم السلام کی عفت اور بلندی قائم رہ سکتی ہے؟

بائبل نے انبیاء علیہم السلام کی عصمت اور عزت کو تار تار کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے۔ اس دنیا میں ایک ہی دین ہے جو ان تمام انبیاء علیہم السلام کی عزت و عصمت کا دفاع کرتا ہے اور وہ ہے۔ "الاسلام"

ہم تمام عیسائی حضرات کو پر خلوص طریقے سے دین اسلام کی دعوت دیتے ہیں کہ اسی دین میں دنیا اور آخرت کی بقا ہے۔

سلیمان علیہ السلام کا تذکرہ:

"سلیمان جب بوڑھے ہو گئے تو سات سو بیویاں اور تین سو لونڈیاں اپنے پاس ہونے کے باوجود فرعون کی بیٹی اور اجنبی عورتوں کی محبت میں گرفتار ہوئے اور انہی کے عشق کا دم بھرنے لگے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ ان بیویوں نے سلیمان کا دل غیر معبودوں کی طرف مائل کر دیا اس بات پر خداوند سلیمان سے ناراض ہوا کیونکہ اس (سلیمان) کا دل خداوند اسرائیل سے پھر گیا تھا۔ جس (خدا) نے اسے دوبارہ دکھائی دے کر اس (سلیمان) کو اس بات کا حکم دیا تھا کہ وہ غیر معبودوں کی پیروی نہ کرے۔ پر اس نے وہ بات نہ مانی جس کا حکم خداوند نے دیا تھا۔" ❷

❶ نمبر 1 سلاطین 1 / 1 تا 4۔
❷ نمبر 1 سلاطین: 11 / 1 تا 11۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غور کیجیے جب نبی ہی غیروں کی عبادت کرے اور اتنا کمزور ہو کہ کسی عورت کے عشق میں گر کر اللہ کو بھول جائے تو پھر عام انسان سے کیا امید؟ بائبل نے انبیاء علیہم السلام کا وہ نقشہ کھینچا ہے جس سے دل رو پڑتا ہے۔ آنکھوں سے آنسو جاری ہو جایا کرتے ہیں یہ فقرات پکار پکار کر یہی کہہ رہے ہیں کہ بائبل اللہ کا کلام نہیں ہے بلکہ یہ تحریفات اور الزامات کا ایک سیاہ سمندر ہے، جس نے انبیاء علیہم السلام کی عزت اور عصمت کو تار تار کر دیا۔

مسیح علیہ السلام کا تذکرہ:

بائبل نے ایک طرف تو مسیح کو اللہ کا بیٹا بنایا یعنی شرک کے گندے اور غلیظ عقیدے کا تعارف کروایا اور دوسری جگہ مسیح ابن مریم کو ناپاک، گناہ گار، اور ملعون بھی قرار دیا۔ مثلاً ملاحظہ کریں:

> ”کیونکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ یہ جو لکھا ہے کہ وہ بدکاروں میں گنا گیا، اس کا میرے حق میں پورا ہونا ضرور ہے۔ اس لیے کہ جو کچھ مجھ سے نسبت رکھتا ہے وہ پورا ہوتا ہے۔“ [1]

غور کیجیے کہ جب مسیح بھی بدکاروں میں لکھے گئے تو وہ مسیحی عالمین (تمام جہانوں کے نجات دہندہ) کیسے بن سکتے ہیں، جو زبان بائبل استعمال کر رہی ہے ایسی زبان اللہ کے برگزیدہ بندوں کے بارے میں ایک گنہگار بھی استعمال نہیں کرتا۔ مگر یہ بائبل ہے کہ جس میں ایسے کئی فقرات موجود ہیں: اس سے بائبل کی الہامی حیثیت واضح ہوتی ہے۔ بائبل میں مزید لکھا ہے کہ:

> ”وہ جو عورت سے پیدا ہوا ہے، کیونکر پاک ہو سکتا ہے۔“ [2]

[1] انجیل لوقا: 22 / 37۔

[2] ایوب: 25 / 4۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حیرت ہے کہ بائبل کی دست درازی سے مسیح علیہ السلام بھی نہ بچ سکے ہیں۔ اناجیل کے مطابق مسیح علیہ السلام نے سولی پر جان دی تو سینٹ پال نے مسیح علیہ السلام کے بارے میں لکھا کہ:

''اور مسیح جو ہمارے لیے لعنتی بنا، اس نے ہمیں مول لے کر شریعت کی لعنت سے چھڑایا کیونکہ لکھا ہے کہ ''جو کوئی لکڑی پر لٹکایا گیا وہ لعنتی ہے۔'' [1]

مزید لکھا ہوا ہے کہ

''جسے پھانسی ملتی ہے وہ خدا کی طرف سے ملعون ہے۔'' [2]

یہ ہے وہ نقشہ مسیح علیہ السلام کا جسے بائبل نے نقل کیا ہے۔ آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ کس قدر توہین آمیز فقرات بائبل میں موجود ہیں، بآسانی پتا لگتا ہے کہ یہ دشمن عناصر کا کام ہے جو شریعت مسیح علیہ السلام کو تبدیل کرنے یا پھر اسے مٹانا چاہتے تھے۔ لہٰذا ایسا ہی ہوا کہ بائبل انسانی ہاتھوں کی نذر ہوئی۔ کوئی تحقیقی پیمانہ تو تھا نہیں اور نہ ہی آج موجود ہے۔ جس کا جی چاہا جو چاہا مسیح علیہ السلام کے نام سے لکھ دیا۔ یوں آج کی بائبل ایک بازیچۂ اطفال بن کر رہ گئی ہے۔

☆.....☆.....☆

[1] گلتیوں: 13/3۔
[2] استثناء: 23/21۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 6

بائبل میں فحش مضامین

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بائبل میں فحش مضامین

یہاں ایک بات کی وضاحت کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ آپ سوچ رہے ہوں گے کہ ''فحش مضامین'' پر بائبل کی سرخی لگائی گئی ہے جبکہ اس مضمون کے ساتھ ''صحیح بخاری'' کی روایات کو شامل نہیں کیا گیا ہے؟ حقیقتاً صحیح بخاری میں کوئی ایک بھی بیان ایسا نہیں ہے جو کہ فحش مضامین پر مبنی ہو۔ کیونکہ ہم تقابل اور تجزیہ ان مضامین کے ساتھ کر رہے ہیں جس میں کہیں نہ کہیں کسی بھی طرح مماثلت موجود ہو۔ لیکن اس باب میں ہمیں ظاہری ایسی کوئی چیز صحیح بخاری میں موجود نہیں ملی...... بلکہ صحیح بخاری میں تو انتہائی جنسی مسئلے کو بھی بہترین اور شائستہ الفاظ سے سمجھایا گیا ہے مثلاً

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ إِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْأَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ الْغَسْلُ .)) ❶

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب مرد عورت کے چار زانو بیٹھ گیا اور کوشش کی تو غسل واجب ہو گیا۔''

یہ بہت اہم اور حساس مسئلہ ہے جسے ایسے الفاظ کے ساتھ ادا کیا گیا ہے کہ مسئلہ بھی حل ہو جائے اور الفاظ کی ادائیگی بھی انتہائی خوبصورت انداز سے ہو جائے۔ لیکن انہی مسائل کو اگر آپ بائبل میں دیکھیں گے تو اس کے فقرات کو آپ بازاری اور غیر شائستہ

❶ صحیح بخاری، کتاب الغسل، رقم الحدیث: 291.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پائیں گے۔ مذہبی کتابیں ہدایت کی کتابیں سمجھی جاتی ہیں۔ جنہیں معاشرے میں گھر گھر کے ہر فرد کو پڑھایا جاتا ہے۔ چاہے وہ ماں ہو بیٹی ہو بہن ہو، بھائی، باپ وغیرہ۔ لیکن جب پیش کردہ کلام میں گفتگو ہی ایسی ہو جس سے معاشرے میں سدھار کی جگہ بگاڑ پیدا ہو تو پھر سمجھ لینا چاہیے کہ دعویٰ بھی باطل اور دعووں کی تبلیغ بھی باطل...... بائبل میں فحش مضامین کی ایک لمبی فہرست موجود ہے۔ مثلاً

''اے امیر زادی، تیرے پاؤں جوتیوں میں کیسے خوبصورت ہیں، تیری رانوں کی گولائی ان زیوروں کی مستحق ہے جن کو کسی استاد کاری گر نے بنایا ہو۔ تیری ناف گول پیالہ ہے جس میں سلائی ہوئی مے کی کمی نہیں۔ تیرا پیٹ گیہوں کا انبار ہے جس کے گرداگرد سوسن ہوں۔ تیری دونوں چھاتیاں دو آہو بچے ہیں جو توام (جڑواں) پیدا ہوئے ہوں۔ تیری گردن ہاتھی کے دانت کا برج ہے...... بادشاہ تیری زلفوں میں اسیر ہے۔ اے محبوبہ! عیش و عشرت کے لیے تو کیسی جمیلہ اور جانفزا ہے۔ یہ تیری قامت کھجور کی مانند ہے اور تیری چھاتیاں انگور کے گچھے ہیں۔ میں نے کہا میں اس کھجور پر چڑھوں گا، اس کی شاخوں کو پکڑوں گا۔ تیری چھاتیاں انگور کے گچھے ہیں اور تیری سانس کی خوشبو سیب کی سی ہو اور تیرا منہ بہترین شراب کی مانند ہو جو میرے محبوب کی طرف سیدھی چلی جاتی ہے اور سونے والوں کے ہونٹوں پر سے آہستہ آہستہ بہہ جاتی ہے۔ میں اپنے محبوب کی ہوں اور وہ میرا مشتاق ہے۔ اے میرے محبوب! چل ہم کھیتوں میں سیر کریں اور گاؤں میں رات کاٹیں۔ پھر تڑکے انگورستان میں چلیں اور دیکھیں کہ آیا تاک شگفتہ ہے اور اس میں پھول نکلے ہیں اور وقار کی کلیاں کھلی ہیں یا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں؟ وہاں میں تجھے اپنی محبت دکھاؤں گا۔"[1]

"ہماری ایک چھوٹی بہن ہے۔ ابھی اس کی چھاتیاں نہیں اٹھیں۔ جس روز اس کی بات چلے تو ہم وینی بہن کے لیے کیا کریں؟ اگر وہ دیوار ہو تو ہم اس پر چاندی کا قطعہ بنائیں گے۔ اور اگر وہ دروازہ ہو ہم اس پر دیودا کے تختہ لگائیں گے۔ میں ایک دیوار ہوں اور میرے پستان برج ہیں۔ اور میں اس کی نگاہ میں اطمینان یافتہ ہوں۔"[2]

بائبل کی گفتگو آپ نے پڑھی۔ غور کیجیے اور دل سے پوچھیے کیا یہ اللہ کا کلام ہے؟ یہی بنیادی وجہ ہے کہ قرآن مجید اور احادیث صحیحہ نے بائبل کی تمام باتوں کی تصدیق نہیں کی۔ اور اگر حقیقت کے تناظر میں دیکھا جائے تو نہ ہی اس قسم کی فحش اور غیر اخلاقی گفتگو "منزل من اللہ" ہو سکتی ہے۔ مزید پڑھیے:

"اور خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہوا کہ اے آدم زاد! دو عورتیں ایک ہی ماں کی بیٹیاں تھیں۔ انہوں نے مصر میں بدکاری کی۔ وہ اپنی جوانی میں بدکار رہیں۔ وہاں ان کی چھاتیاں ملی گئیں اور وہیں ان کے دوشیزگی کے پستان مسلے گئے...... جب کہ وہ میری تھی بدکاری کرنے لگی اور اپنے یاروں پر یعنی اسوریوں پر جو ہمسائے تھے عاشق ہوئی...... اور اس نے ان سب کے ساتھ جو "اسور" کے برگزیدہ مرد تھے بدکاری کی اور ان سب کے ساتھ جس پر وہ عشق بازی کرتی تھی۔ اس نے ان سب کے بتوں کے ساتھ ناپاک ہوئی۔ اس نے جو بدکاری مصر میں کی تھی اسے ترک نہ کیا کیونکہ اس کی جوانی میں وہ اس سے ہم

[1] غزل الغزلات: 6 / 1 تا 12۔
[2] غزل الغزلات: 8 / 8 تا 10۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آغوش ہوئے۔ اور انہوں نے اس کے دوشیزگی کے پستانوں کو مسلا اور اپنی بدکاری اس پر انڈیل دی۔ سو وہ پھر اپنے ان یاروں پر مرنے لگی جن کا بدن گدھیوں کا سا اور جن کا انزال گھوڑوں کا سا تھا اس طرح تو نے اپنی جوانی کی شہوت پرستی کی جب کہ مصری تیری جوانی کی چھاتیوں کے سبب سے تیرے پستان ملتے تھے پھر یاد کیا۔" [1]

ان فقرات کو پڑھیے اور غور کیجیے کہ اسی طرح کی گفتگو جس میں صوفیانہ طور پر دولہے اور دلہن کی عشقیہ گفتگو، "منہ چومو، چھاتیاں مسلو، تیرا عشق مے سے بہتر ہے" وغیرہ کیا کلام الٰہی ہوسکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ اس کی جگہ صحیح بخاری کی ان احادیث کو دیکھیے جن میں حساس مسائل کو بھی بہت ہی پاکیزہ الفاظ سے بیان کیا گیا ہے کہ پڑھنے والے کا مسئلہ بھی حل ہو جائے اور ذہن میں برائی کا خیال تک بھی پیدا نہ ہو۔ کیونکہ وحی کی خصوصیات میں سے ہے کہ وہ فحش اور لچر گفتگو سے دور ہوتی ہے وحی کے الفاظ اور مفہوم میں پاکیزگی کا چھلکنا اس کی من جانب اللہ ہونے کی دلیل ہے۔

[1] حزقی ایل: 23/ 1 تا 21۔ ان فقرات کے علاوہ ہوسیع 2/ 2 تا 13، حزقی ایل 16/ 1 تا 8، حزقی ایل 37/16، ناحوم 5/3، یسعیاہ 11/32، غزل الغزلات 1/ 2 تا 4، 13/1، غزل الغزلات 2/ 4 تا 6، غزل الغزلات 2/ 13 تا 14۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 7

صحیح بخاری اور بائبل میں جوامع الکلم الفاظ کا ہونا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح بخاری میں جوامع الکلم احادیث

جوامع الکلم کا مطلب یہ ہے کہ حدیث کے الفاظ مختصر ہوں مگر مفہوم انتہائی وسیع ہو۔ اس قسم کے جوامع الکلم صحیح بخاری میں ان گنت بکھرے ہوئے ہیں۔ ایک سائل کے سوال پر نبی کریم ﷺ نے جو جواب ارشاد فرمایا اس میں اس کے سوال کا جواب بھی آ گیا اور قیامت تک کے انسانوں کے مسائل بھی حل کر دیئے گئے۔ یہ بھی وحی الٰہی کی ایک خصوصیت ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ صحیح بخاری میں حدیث ذکر فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ فَبَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَتْ فِي يَدِي .)) [1]

"مجھے جامع کلمات کے ساتھ بھیجا گیا ہے۔ (دشمن پر) رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے۔ اور میں سو رہا تھا تو زمین کے خزانوں کی چابیاں مجھے دی گئیں اور میرے ہاتھ پر رکھ دی گئیں۔"

اس حدیث میں نبی کریم ﷺ نے واضح طور پر فرمایا ہے کہ مجھے "جوامع الکلم" عطا کیے گئے ہیں اور میرا رعب دشمنوں پر ڈال دیا گیا ہے اور آپ کو بیش بہا فتوحات عطا کی گئی ہیں کیونکہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں اس کی تعبیر فتوحات ہے۔ جوامع الکلم کس قسم کے الفاظ ہیں اس کو سمجھنے کے لیے چند مثالیں حاضر خدمت ہیں۔

[1] صحیح بخاری، کتاب الجہاد والسیر، رقم الحدیث: 2977۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح بخاری کی پہلی حدیث:

((إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ .)) ❶

"اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔"

یہ حدیث جو جوامع الکلم کے ساتھ تعلق رکھتی ہے، واضح کیا گیا ہے کہ ہر عمل کے ساتھ جو انسان صاحب عقل کوئی کام کرتا ہے اس کے ساتھ اس کی نیت یعنی قلبی ارادہ ہوا کرتا ہے۔ یعنی زندگی گزارنے میں تقریباً ہر وہ فعل جس کو وہ بجا لائے گا اس میں اس کی نیت کا بہت بڑا عمل دخل ہے، چاہے اس کی زندگی دنیاوی ہو یا دینی کوئی صاحب عقل بغیر وجہ نیت کے کوئی کام نہیں کرتا۔ جوامع الکلم کی دوسری مثال صحیح بخاری میں یوں ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ حج کرنے والا احرام کی حالت میں کپڑوں میں کیا پہنے؟ چنانچہ صحیح بخاری میں الفاظ وارد ہوئے ہیں:

((أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَلْبَسُ الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ أَوْ وَرْسٌ .)) ❷

"ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ ﷺ! محرم کو کس طرح کا کپڑا پہننا چاہیے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہ کرتے پہنے نہ عمامہ باندھے نہ پاجامہ پہنے نہ باران کوٹ نہ موزے۔ لیکن اگر اس کے پاس جوتے نہ ہوں

❶ صحيح بخاری، كتاب الوحی، رقم الحديث: 1.

❷ صحيح بخاری، كتاب الحج، رقم الحديث: 1542.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو وہ موزے پہن سکتا ہے جبکہ ٹخنوں کے نیچے سے ان کو کاٹ لیا ہو۔''

سائل کا سوال تھا کہ محرم کیا پہنے؟ اور نبی کریم ﷺ نے جواب دیا کہ محرم یہ اشیاء نہ پہنے۔ یہ حدیث بھی جوامع الکلم کی ایک کڑی ہے کیونکہ محرم بہت کچھ پہن سکتا ہے لیکن نہ پہننے والی اشیاء مقدار میں تھوڑی ہیں۔ اسی لیے سائل کا سوال پہننے پر تھا۔ جواب دیا گیا کہ یہ نہ پہنے۔ یعنی مختصر سی حدیث میں بہت ساری اشیاء کی اجازت اور ممانعت وارد ہوگئی۔

ایک سوال کی وضاحت پر رسول اللہ ﷺ نے ایمان کی بابت وضاحت کی کہ

((لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ .)) [1]

''تم میں سے کوئی بھی مرد مومن نہیں ہوسکتا جب تک اس کے دل میں میری محبت اس کے والد اور اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ نہ ہو جائے۔''

اس حدیث میں الفاظ کس قدر کم ہیں مگر جامعیت کے اعتبار سے مفہوم کتنا وسیع ہے کہ نبی کریم ﷺ نے والد اور اولاد کا ذکر فرمایا۔ ان رشتوں سے انسان کو طبعی محبت ہوا کرتی ہے۔ آپ علیہ السلام نے ایک ایک رشتہ نہیں گنوایا بلکہ اختصاراً اور جامع الفاظ کے ساتھ ان رشتوں کا ذکر کر دیا کہ جس کی طرف طبعی طور پر انسان ہر دور میں مائل رہتا ہے، ایسی جامعیت کی مثالیں صحیح بخاری میں ان گنت موجود ہیں۔ اسی لیے امام جلال الدین السیوطی رحمہ اللہ اپنی کتاب ''الخصائص الکبریٰ'' میں خاص طور پر یہ باب قائم کرتے ہیں کہ

''اختصار: بالنصر بالرعب مسيرة شهر امامه وشهر خلفه

[1] صحیح بخاری، کتاب الایمان، رقم الحدیث: 15.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وایتائه جوامع الکلم۔"

یعنی نبی کریم ﷺ کی مدد ایک ماہ کی مسافت پر کی گئی ہے۔ اور آپ کو جوامع الکلم عطا کیا گیا ہے۔ صحیح بخاری میں کتاب الایمان کتاب العلم، کتاب الادب خصوصاً دیکھی جائیں جن میں جوامع الکلم کی کثیر مثالیں موجود ہیں جو حدیث کے وحی ہونے پر شاہد ہیں۔

بائبل اور جوامع الکلم

بائبل کا اکثر و بیشتر حصہ گمان اور اندازوں پر مبنی ہے کیونکہ موجودہ دور کی بائبل کا مکمل طور پر وحی ہونا محال ہے۔ اس میں تکرار، لچر گفتگو غیر شائستہ فقرات کثرت سے ہیں۔ بائبل میں جوامع الکلم موجود ہونا انتہائی مشکل ہے۔ اگر ہوں گے بھی تو اس تعداد اور اس حیثیت کے ساتھ نہیں جس حیثیت سے قرآن وحدیث میں موجود ہیں۔ کیونکہ قرآن وحدیث کا صحیح سند کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی وحی ہونا ثابت ہے جبکہ بائبل کے مکمل وحی ہونے کا دعویٰ بے بنیاد ہے۔ چنانچہ علامہ کیرانوی ؒ لکھتے ہیں کہ

"اسی طرح ہم محض ان کے دعویٰ بلا دلیل کو کسی صورت میں تسلیم نہیں کر سکتے، اسی لیے ہم نے بارہا ان کے بڑے بڑے علماء سے سند متصل کا مطالبہ کیا جس پر وہ قادر نہ ہو سکے۔ اور ایک پادری نے تو اس مناظرے میں، جو میرے اور ان کے درمیان ہوا تھا، یہ عذر پیش کیا کہ ہمارے پاس سند موجود نہ ہونے کا سبب وہ فتنے اور مصائب ہیں جن سے عیسائیوں کو تین سو تیرہ سال تک اطمینان کا سانس لینا نصیب نہیں ہوا۔ ہم نے ان کی اسناد کی کتابوں میں بہت کچھ کھود کرید کی مگر سوائے ظن و تخمینہ کے اور کچھ نہ مل سکا۔" [1]

[1] اظہار حق: 324/1۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ صاحب کے ان اقتباسات کا خلاصہ یہ ہے کہ خود عیسائی علماء اس حقیقت کے معترف ہیں کہ بائبل بلا اسناد ہے، اور اس کے فقرات صرف ظن اور مروجہ تخمینوں پر قائم ہیں یہی وجہ ہے کہ بائبل میں جوامع الکلم نہ ہونے کے برابر ہیں۔ بلکہ اکثر و بیشتر مفہوم ایسا پایا گیا ہے جسے پڑھ کر یہی کہا جائے گا کہ یہ محض انسانی کلام جو ظن پر قائم ہے مثلاً

بائبل نے زناکاروں کے لیے ایک پڑتال کا ذکر کیا ہے۔ اگر زانی عورت ہو کس طرح سے معلوم کیا جائے کہ وہ زانی ہے؟ بائبل کہتی ہے کہ:

''اور خداوند نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ بنی اسرائیل سے کہہ کہ اگر کسی کی بیوی گمراہ ہو کر اس سے بے وفائی کرے اور کوئی دوسرا آدمی اس عورت کے ساتھ مباشرت کرے اور اس کے شوہر کو معلوم نہ ہو بلکہ اس سے پوشیدہ رہے۔ اور وہ ناپاک ہوگئی ہو، پر نہ تو کوئی شاہد ہو اور نہ وہ عین فعل کے وقت پکڑی گئی ہو اور اس کے شوہر کے دل میں غیرت آئے اور وہ اپنی بیوی سے غیرت کھانے لگے۔ حالانکہ وہ ناپاک نہیں ہوئی، تو وہ شخص اپنی بیوی کو کاہن کے پاس حاضر کرے اور اس عورت کو چڑھاوے کے لیے ریف کے دسویں حصہ کے برابر جو کا آٹا لائے۔ پر نہ اس پر تیل ڈالے، نہ لبان رکھے۔ کیونکہ یہ نذر کو تو پانی غیرت کی ہے یعنی یہ یادگاری کی نذر کی قربانی کی ہے جس سے گناہ یاد دلایا جاتا ہے۔ تب کاہن اس عورت کو نزدیک لاکر خداوند کے حضور کھڑی کرے اور کاہن مٹی کے ایک برتن میں مقدس پانی لے اور مسکن کے فرش کے گرد لے کر اس پانی میں ڈالے۔ پھر کاہن اس عورت کو خداوند کے حضور کھڑی کرے اس کے سر کے بال کھلوا دے اور یادگاری کی نذر کی قربانی کو جو غیرت کی نذر کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قربانی ہے۔ اس کے ہاتھوں پر دھرے۔ اور کاہن اپنے ہاتھ میں اس کڑوے پانی کو لے جو لعنت کو لاتا ہے پھر کاہن اس عورت کو قسم کھلا کر کہے کہ اگر کسی شخص نے تجھ سے صحبت نہیں کی ہے اور تو اپنے شوہر کی ہوتی ہوئی ناپاکی کی طرف مائل نہیں ہوئی، تو تو اس کڑوے پانی کی تاثیر سے جو لعنت لاتا ہے، بچی رہ۔ لیکن اگر تو اپنے شوہر کی ہوتی ہوئی گمراہ ہو کر ناپاک ہوگئی اور تیرے شوہر کے سوا کسی دوسرے شخص نے تجھ سے صحبت کی تو کاہن اس عورت کو لعنت کی قسم کھلا کر اس سے کہے کہ خداوند تجھے تیری قوم میں تیری ران کو سڑا کر اور تیرے پیٹ کو پھلا کر لعنت اور پھٹکار کا نشانہ بنائے۔" [1]

بائبل کے مندرجہ بالا فقرات میں زناکار کے لیے ایک جانچ کا تعارف کروایا گیا ہے۔ مفہوم پر غور کرنے سے قبل الفاظ کے تکرار اور مباحث کے طویل ہونے پر غور کریں کیونکہ عمدہ کلام کی یہ صفت ہوتی ہے جس میں تکرار نہ ہو۔ مندرجہ بالا فقرات میں تکرار کی صف بندی موجود ہے کہ "شوہر کو معلوم نہ ہو، کوئی شاہد نہ ہو، عین دخول کے وقت پکڑی گئی ہو، لعنت، لعنت، حالانکہ ان الفاظ اور مفہوم کا لب لباب صرف یہ ہے کہ اگر عورت پر زنا کا الزام ہے اور اس کا کوئی عینی گواہ نہ ہو تو اسے پادری کے پاس لے جایا جائے۔ پادری برتن میں مقدس پانی لے فرش سے خاک اٹھائے۔ اور کڑوا پانی عورت کو پلا دے۔ اگر وہ بدکار ہوگئی تو اس کی ران سڑ جائے گی اور پیٹ پھول جائے گا۔ اور اگر زنا کار نہ ہوئی تو سلامت رہے گی۔

مختصر بات کے لیے بائبل نے الفاظ کے ڈھیر لگا دیے پھر تکرار پر تکرار بھی ان فقرات

[1] گنتی: 5/ 11 تا 22۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں موجود ہے اس کے علاوہ جو ٹیسٹ موجود ہے آج اس جانچ کو کوئی بھی عمل کے اعتبار سے ثابت نہیں کر سکتا۔ میں نے کئی سال قبل اخباروں میں پڑھا تھا کہ امریکہ کے صدر بل کلنٹن رسوا کن جنسی معاملہ کا شکار ہو چکے ہیں۔ ان پر الزامات بھی لگائے گئے تھے۔ تو پھر کیوں انہوں نے یا ان کی مجلس شوریٰ نے، یا پادریوں نے ان فقرات پر عمل کر کے سچے اور جھوٹے کا پتا نہ لگایا؟

قارئین! انجیل کے ان چند فقرات سے آپ دیکھ سکتے ہیں کہ ان میں جوامع الکلم کا تصور دور دور تک موجود نہیں ہے اور نہ ہی اس کا بیان کردہ مفہوم کسی طرح صحیح ہو سکتا ہے جو اس بات کی واضح دلیل ہے کہ بائبل موجودہ وحی الٰہی پر منحصر نہیں ہے۔ دوسری مثال لیجیے

> ''اس پر بعض فقیہوں اور فریسیوں نے جواب میں اس سے کہا، اے استاد ہم تجھ سے ایک نشان دیکھنا چاہتے ہیں اس نے جواب دے کر ان سے کہا اس زمانے کے برے اور زناکار لوگ نشان طلب کرتے ہیں۔ مگر ان کو یوناہ نبی کے نشان کے سوا کوئی اور نشان نہ دیا جائے گا، کیونکہ جیسے یوناہ تین رات دن مچھلی کے پیٹ میں رہا، ویسے ہی ابن آدم بھی تین رات دن زمین کے اندر رہے گا۔'' [1]

فقیہوں اور فریسیوں سے مراد یہاں یہودی مذہبی رہنما ہیں جنہوں نے مسیح علیہ السلام سے معجزہ طلب کیا تھا مگر بائبل کی اس عبارت سے پتا چلتا ہے کہ بائبل میں یہ اضافی فقرہ ہے جو جوامع الکلم کے تقاضوں کے خلاف ہے کیونکہ جوامع الکلم میں پختگی اور پاکیزگی کا ہونا ضروری ہے۔ مگر مسیح علیہ السلام نے ان سوالات کے جواب پر جو الفاظ ادا کیے کہ انہیں بدکار اور

[1] متی 12/ 38 تا 41۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زنا کار قرار دیا۔ جبکہ یہ الفاظ نبی کے نہیں ہو سکتے خصوصاً جبکہ ان سے معجزہ طلب کیا جائے، اگر کتب احادیث کا مطالعہ کیا جائے تو نبی کریم ﷺ سے بھی لوگوں نے معجزات کے مطالبے کیے تھے مگر آپ علیہ السلام نے بڑی ہی پاکیزہ گفتگو کے ساتھ انہیں مطمئن بھی کیا اور اللہ کے حکم سے معجزہ بھی دکھایا۔ صحیح بخاری میں ہے کہ اہل مکہ نے نبی کریم ﷺ سے معجزہ طلب کیا:

((أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ.)) [1]

"یعنی جب نبی کریم ﷺ سے معجزہ طلب کرنے پر سوال کیا گیا تو انہیں چاند کے دو ٹکڑے ہونے کا معجزہ دکھایا گیا۔"

آپ حدیث کے الفاظ مختصر اور پاکیزہ دیکھ رہے ہیں کیونکہ احادیث جوامع الکلم کا سرچشمہ ہیں۔ اس کے برعکس آپ نے متی کا بیان بھی پڑھا۔

خورد ونوش کے سلسلہ میں کہ جانوروں میں کون سا جانور حلال ہے اور کون سا جانور حرام ہے، احادیث میں کئی جگہ پر مختلف کتابوں میں اس کی تفصیل موجود ہے۔ شریعت محمدیہ میں جو جانور پاکیزہ ہیں انہیں کھانے کی اجازت دی گئی اور جو جانور ناپاک ہیں انہیں کھانے سے روکا گیا ہے۔ لیکن بائبل میں کس قسم کا کلام موجود ہے غور کیجیے:

"مجھے معلوم ہے بلکہ خداوند یسوع میں مجھے یقین ہے کہ کوئی چیز بذاتہ حرام نہیں۔ لیکن جو اس کو حرام سمجھتا ہے اس کے لیے حرام ہے۔" [2]

[1] صحیح بخاری، کتاب المناقب، رقم الحدیث: 3637۔

[2] رومیوں: 14/14۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بائبل کا یہ فقرہ جوامع الکلم ہونا تو دور کی بات قیامت تک کے انسانوں کے لیے پیچیدگی کے دروازے کھول دیتا ہے۔ کیونکہ حرام اور حلال کا تصور اسلام میں انسانوں کی صوابدید پر نہیں چھوڑا گیا بلکہ خورد ونوش کے مسائل کو بھی وحی الٰہی کے ذریعے سے حل کیا گیا ہے۔

جوامع الکلم، کلمہ کے جامع ہونے کے ساتھ ساتھ قیامت تک کے لوگوں کو خطاب کرنا بھی اس میں شامل ہوتا ہے۔ بائبل کے اس فقرے نے قیامت تک کے مسیحوں کو بے لگام کر دیا کہ جس کا دل جو چاہے کھائے۔ حرام کوئی شے نہیں ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

لیکن اس کے برعکس اگر حدیث رسول کی جامعیت اور جوامع الکلم کی طرف دیکھا جائے تو دل باغ باغ اور طبیعت عش عش کرنے لگتی ہے کہ چھوٹی سی حدیث میں ساری گتھیاں سلجھا دی گئیں مثلاً رسول اللہ ﷺ کا فرمان ذیشان ہے کہ

((نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ.)) [1]

"رسول اللہ ﷺ نے ہر دانت والے درندے اور پنجے والے پرندے کے کھانے سے منع فرمایا ہے۔"

اس مختصر سی حدیث کو دوبارہ پڑھیے اور دیکھئے کہ مختصر سے الفاظ میں کتنی وسعت موجود ہے دانت والے درندے یعنی ہر وہ جانور جس کی کچلی ظاہر ہو یعنی ایسے دانت بھی نوکیلے ہوں۔ یہ الفاظ اتنی جامعیت کے ساتھ ادا کیے گئے ہیں کہ بہت لمبی جانوروں کی فہرست کو ایک ہی صف میں ختم کر دیا گیا ہے۔ یہی مثال ان پرندوں کے لیے بھی ہے جو پنجوں سے

[1] صحیح مسلم، کتاب الصید والذبائح، رقم الحدیث: 4994.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شکار کرتے ہیں۔ دیکھا جائے تو ان تمام درندوں اور پرندوں کی فہرست، اور ایک ایک نام کو واضح کرنا بہت طول کا متقاضی ہے صرف دو صفات میں ان سارے جانوروں کی علت اور حرمت کو واضح کر دیا گیا ہے اسے کہتے ہیں جوامع الکلم کے الفاظ جو تھوڑے ہوں مگر مفہوم انتہائی وسیع بلکہ وسیع سے وسیع تر ہو اور دوسری بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ حلال اور حرام کو انسانی طبیعت پر نہیں چھوڑا گیا بلکہ اس کا مکمل دارومدار وحی الٰہی پر رکھا گیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 8

صحیح بخاری تحریفات سے
پاک کتاب ہے
جبکہ بائبل میں تحریفات کے انبار

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح بخاری تحریفات سے پاک کتاب ہے

صحیح بخاری میں سے کسی حدیث کو آج تک نہ نکالا گیا ہے نہ نئے نسخوں میں دیگر احادیث کو شامل کیا گیا ہے۔ جیسا کہ راقم نے واضح کیا ہے کہ دین اسلام کی بنیاد دو چیزوں پر قائم ہے۔ ایک قرآن اور دوسرا احادیث رسول ﷺ۔ لہٰذا ان میں تحریف ہونا اور اضافے کرنا ناممکنات میں سے ہے کیونکہ ان کا محافظ اللہ تعالیٰ ہے۔ یہ ہمارا محض دعویٰ نہیں ہے بلکہ ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ آج سے سینکڑوں سال قبل کے صحیح بخاری کے مخطوطے، اور آج کا نسخہ اس طرح کا نہیں ہوگا جس سے متن اور بیان کردہ مفہوم باہم ٹکرائیں۔ جو اس کی حفاظت الٰہی کی جیتی جاگتی دلیل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حدیث رسول ﷺ کے متن کو اس طرح محفوظ کیا ہے کہ اس کی مثال دیگر مذاہب سے دینا ناممکن ہے۔ صحیح بخاری کے قدیم ترین نسخوں اور آج کے جدید نسخوں کو تقابل کر کے دیکھیں اس میں متن اور مفہوم کا کوئی فرق نہیں ہے صرف الفاظوں کے باریک کا فرق ہے جس سے حدیث کے معنوں میں وسعت پیدا ہوتی ہے اور یہ کمال بھی عربی زبان کا ہے کہ اس کے مترادف الفاظ بگاڑ پیدا نہیں کرتے بلکہ معنوں اور مطالبوں میں وسعت کا کام سرانجام دیتے ہیں۔ اس کی جیتی جاگتی ایک مثال آج بھی موجود ہے۔ انیس سو عیسوی کے اسکالر ڈاکٹر حمید اللہ رحمہ اللہ نے ایک مخطوطے کا تعارف کروایا ہے جسے ہم (The Oldest Collection of Hadith) کا نام دے سکتے ہیں، یعنی دنیا کا قدیم ترین مجموعہ یہ مخطوطہ جو کہ 50ھ سے 58ھ کے مابین تحریر کیا گیا تھا اور جسے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ان کے شاگرد رشید ہمام بن منبہ رحمہ اللہ (المتوفی 101ھ) نے نقل کیا اس میں تقریباً ایک سو چالیس کے لگ بھگ احادیث تحریر تھیں۔ اتفاقاً یہ مخطوطہ ہمام بن منبہ رحمہ اللہ سے گم ہوگیا اور آہستہ آہستہ احادیث مندرجہ ذیل چارٹ کے مطابق دیگر محدثین تک پہنچیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ (۵۳ قبل ہجرت تا ۱۰ھ)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ (فوت ہوئے ۵۸ھ)

ہمام بن منبہ رحمہ اللہ (فوت ہوئے ۱۰۱ھ)

ابو عروہ معمر بن راشد رحمہ اللہ (فوت ۱۵۳ھ)

ابوبکر عبدالرزاق بن ہمام بن نافع رحمہ اللہ (۱۲۱ھ تا ۲۱۱ھ)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ (۱۶۴ھ تا ۲۴۱ھ)
(مطبوعہ)

احمد بن یوسف السلمی رحمہ اللہ

ابوبکر محمد بن الحسین القطان (۳۰۲ھ)

ابراہیم بن محمد القطان رحمہ اللہ

محمد بن اسحاق بن ابن مندہ
(۳۱ھ تا ۳۹۵ھ)

عبدالوہاب بن محمد ابن مندہ

مسعود بن الحسن ثقفی

محمود بن ابراہیم ابن مندہ

محمد بن محمد بن محمد بن ہبۃ اللہ

القاسم بن محمود بن مظفر بن عساکر

ابراہیم بن احمد بن عبدالواحد

عبداللہ بن جماعۃ

اسماعیل بن جماعۃ

مخطوطہ برلین

محمد بن احمد محمد اصفہانی

محمد بن عبدالرحمن المسعودی الہذی

مخطوطہ دمشق

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ وہ نقشہ ہے جس کی مدد سے آپ بآسانی ان روایات کے بارے میں سمجھ سکیں گے جو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہوتی ہوئی حافظے کی مدد سے مسند احمد بن حنبل میں پہنچیں۔ مزید ان احادیث میں کئی احادیث ایسی بھی ہیں جو صحیح بخاری کتاب کی زینت بنی ہیں۔ مثلاً

1۔ ((قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ ، إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ ، فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيْثِ ، وَلَا تَنَاجَشُوْا ، وَلَا تَحَاسَدُوْا ، وَلَا تَنَافَسُوْا ، وَلَا تَبَاغَضُوْا ، وَلَا تَدَابَرُوْا ، وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا .)) ❶

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم بدگمانی سے بچو، تم بدگمانی سے بچو کیونکہ (بد) گمانی سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے۔ اور تم آپس میں خرید و فروخت میں دھوکا بازی نہ کرو، اور آپس میں حسد نہ کرو اور نہ نفسیات سے آپس میں مقابلہ کرو، اور نہ آپس میں بغض رکھو، اور نہ قطع تعلق کرو۔ اور اے اللہ کے بندو! آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ۔"

2۔ ((قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ ، لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا أَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا .)) ❷

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے۔ میں جو کچھ جانتا ہوں اگر تم بھی جانتے تو یقیناً روتے زیادہ اور ہنستے کم۔"

3۔ ((قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ

❶ صحیح بخاری ، کتاب الادب .
❷ صحیح بخاری ، کتاب الایمان ، رقم الحدیث: 6631۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَظِيْمَتَانِ تَكُوْنُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيْمَةٌ وَدَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ .)) ❶

''قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک دو بڑی جماعتیں آپس میں جنگ نہ کریں۔ ان دونوں کے درمیان ایک بڑی جنگ ہوگی اور دونوں کا دعویٰ ایک ہی ہوگا۔''

4۔ ((قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ قَرِيْبٌ مِنْ ثَلَاثِيْنَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ أَنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ .)) ❷

''قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک کہ تقریباً (30) جھوٹے دجال نہ نکلیں اور ان میں سے ہر ایک دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔''

5۔ ((قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ، وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ .)) ❸

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اپنے صالح بندوں کے لیے ایسی چیزیں تیار کر کے رکھی ہیں جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا، اور نہ کسی آدمی کے دل میں ان کا تصور گزرا۔''

یہ وہ احادیث ہیں جو صحیفہ ہمام بن منبہ کی ہیں جنھیں امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری میں روایت کیا ہے، ہمام بن منبہ کی احادیث صحیح بخاری میں کم وبیش اڑتالیس (48) کے قریب موجود ہیں بطریق ہمام بن منبہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔ اور صحیح مسلم میں تقریباً (65) پینسٹھ کے قریب بطریق ہمام بن منبہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے موجود ہیں۔ نکتہ کی بات یہ ہے

❶ صحیح بخاری، کتاب المناقب. ❷ صحیح بخاری.
❸ صحیح بخاری.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ ہمام بن منبہ کا نسخہ جو کہ (50) ھ سے (58ھ) کے درمیان لکھا گیا تھا، بطریق سند کے لفظ کی بدولت دیگر محدثین تک پہنچا۔ اور آج جب یہ نسخہ 1900ء میں برآمد ہوا تو ان احادیث کا اس نسخے سے موازنہ کیا گیا تو ان تمام احادیث میں سے کوئی بھی حدیث ایسی نہیں تھی جس میں اتنے لمبے عرصے میں تحریف ہو چکی ہو۔ بلکہ تمام تر احادیث کا مفہوم ملتا جلتا ہی تھا۔ قطع نظر اس حرفی اختلاف سے جس سے حدیث کی اصل پر کوئی فرق نہیں پڑتا مثلاً اگر ہمام بن منبہ کے مخطوطے میں کسی حدیث میں ''اللہ'' لکھا گیا تھا تو دیگر کتب میں ''اللہ تعالیٰ'' کا لفظ پایا گیا جس سے آپ دیکھ سکتے ہیں کہ حدیث کی اصل پر کوئی فرق نہیں پڑ رہا۔ اسی طرح سے اگر پچاس یا اٹھاون کے نسخے میں نبی کریم ﷺ کو ''رسول اللہ'' لکھا گیا تو بعد کے نسخوں میں ''ابوالقاسم'' روایت کیا گیا ہے اس سے بھی حدیث کی اصل پر کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ رسول اللہ ﷺ ہی کی کنیت ''ابوالقاسم'' تھی۔ تیسری مثال کے ذریعے مزید سمجھئے۔ قدیم نسخے میں اگر کسی نبی کے لیے ''رسول'' روایت کیا گیا ہے تو بعد کے نسخے میں رسول کی جگہ ''نبی'' کا لفظ روایت کیا گیا ہے۔ اس سے بھی اصل مفہوم حدیث پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ یہ گفتگو اور دلائل اسی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ صحیح بخاری کی روایات میں کسی قسم کی کوئی تحریف نہیں ہوئی۔ چاہے وہ قدیم نسخے ہوں یا جدید۔ اس کے برعکس بائبل میں اتنی تحریفات ہو چکی ہیں کہ اگر صرف اسی موضوع پر تفصیلی گفتگو کی جائے تو سینکڑوں اوراق اسی کے نذر کر دیے جائیں گے۔ (تفصیل آگے آ رہی ہے ان شاء اللہ)

اور وہ تحریفات بھی لفظی نہیں بلکہ معنوی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج کی بائبل پر یہ دعویٰ کرنا کہ یہ سو فیصد وحی الٰہی ہے، ناممکن ہے۔ صحیح بخاری شریف میں جیسا کہ ہم نے واضح کیا کہ صرف حرفی اختلاف ہے جسے حافظ شرف الدین یونینی رحمہ اللہ نے علماء کی موجودگی میں (جس میں نحوی، لغوی، ہر اعتبار سے حرفی اختلاف کو بھی ختم کر کے ایک عظیم نسخہ تیار کیا ہے)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمام قدیم اور جدید نسخوں پر اعلیٰ قسم کی تحقیق کر کے اسے ایک بڑے نسخے میں شامل کیا گیا ہے۔ ان تمام تحقیقات میں بات یہی واضح ہوئی کہ صحیح بخاری کے قدیم سے قدیم نسخوں میں اور جدید ترین نسخوں میں کوئی لفظی اور معنوی تحریف نہیں ہوئی ہے صرف روایت بالمعنی کے تحت حرفی اختلاف تھا جسے تحقیق کے ساتھ رفع کر دیا گیا۔ ❶

قارئین کرام کو یہ مسئلہ سمجھانے کے لیے کہ قدیم نسخوں میں جو اختلاف تھے وہ معنوی اور لفظی ہرگز نہ تھے بلکہ حرفی اختلاف تھے جس سے اصل حدیث یا مفہوم حدیث پر کوئی اثر نہیں پڑا اس کی مثالیں ہم یہاں دیتے ہیں مثلاً

1۔ کسی نسخے میں لکھا ہے "قَالَ الْاَوْزَاعِی" تو دوسرے نسخے میں جو اصیلی رحمہ اللہ کا نسخہ ہے اس میں ہے "قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِی" (یعنی محض حدثنا کے لفظ کا اضافہ)

دوسری مثال: کسی نسخے میں لکھا ہے کہ "فَجَاءَهُ رَجُلٌ" تو دوسرا نسخہ جو الاصیلی رحمہ اللہ کا ہے اس میں ہے "فَجَاءَ رَجُلٌ"

تیسری مثال: کسی نسخے میں لکھا ہے کہ "فِی مَوْضِعِ الْمَسْجِدِ الَّذِی بِذِی الْحُلَیْفَةِ" یعنی مسجد کی وہ جگہ جو ذوالحلیفہ میں ہے۔ (یعنی الذی کے بعد "کان" کا اضافہ) دوسرے نسخے میں کچھ حرفی فرق ہے کہ "اَلَّذِی کَانَ بِذِی الْحُلَیْفَةِ"

چوتھی مثال: کسی نسخے میں یہ لکھا ہوا ہے کہ "اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ اَخْبَرَهُ" جبکہ دوسرا نسخہ جو امام الہروی رحمہ اللہ کا ہے اس میں ہے "اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ" کیونکہ عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹے ہی کا نام عبداللہ تھا۔

قارئین! آپ دیکھ سکتے ہیں کہ ان تمام نسخوں میں چاہے وہ قدیم کوئی بھی نسخہ ہو، اصیلی کا، ابی ذر کا، ابن عساکر کا، یا پھر الکشمیہنی رحمہم اللہ وغیرہ کا۔ ان تمام نسخوں میں

❶ حافظ شرف الدین یونینی رحمہ اللہ کے اس نسخے کو "دارالفکر" نے بھی شائع کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صرف حرفی اختلاف ہے جسے ہم نے چند سطر قبل ذکر کیا ہے جس سے معنی اور مفہوم حدیث پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔

بائبل میں تحریفات

بائبل میں لفظی اور معنوی دونوں طرح کی تحریفات اور تناقضات موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان لوگوں کی تحریفات سے پردہ اٹھایا ہے اور واضح کر دیا ہے کہ یہود ونصاریٰ نے اپنی اپنی کتابوں میں تحریف کی ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ يَقُولُونَ هَٰذَا مِنْ عِندِ اللَّهِ لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۖ فَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا كَتَبَتْ أَيْدِيهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا يَكْسِبُونَ﴾ (البقرة: 79)

''پس خرابی ہے ان لوگوں کے لیے جو کتاب اپنے ہاتھوں سے لکھتے ہیں، پھر کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے تاکہ اس کے ذریعے سے تھوڑا فائدہ مول لیا جائے۔ پس خرابی ہے ان ہاتھوں کے لیے جو اس نے لکھا اور خرابی ہے اس کے لیے جو انہوں نے کمایا۔''

اللہ تعالیٰ نے واضح کر دیا کہ اہل کتاب اپنے ہاتھوں سے تحریف کیا کرتے تھے۔ آج اس کی واضح دلیل خود بائبل ہے۔ اس میں تحریفات، تناقضات، معنی ومفہوم اور الفاظ کی تبدیلیاں کثیر تعداد میں موجود ہیں چنانچہ (Collier's Encyclopedia America) میں صاف طور پر اس کا اعتراف موجود ہے کہ:

''بائبل کی تحریروں کا تنقیدی مطالعہ اس لیے ضروری ہے کہ اصل بائبل کے تمام نسخے گم ہو چکے ہیں اور قدیم نسخے جو میسر آچکے ہیں ان کی تحریروں میں بڑا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اختلاف پایا جاتا ہے قدیم اور درمیانی زمانہ میں جب کہ تمام نسخوں کو ہاتھ سے لکھنے کی سخت محنت اٹھانا پڑتی تھی تو بائبل کی تحریروں میں بہت سی غلطیاں شامل ہوگئیں، الفاظ زائد ہوگئے یا ❶ بدل دیے گئے، یا ان کا اعادہ کر دیا گیا یا لفظوں کو حذف ہی کر دیا گیا۔ کئی جگہوں پر تمام کا تمام باب ہی چھوڑ دیا گیا یا دوبارہ ترتیب دیا گیا۔" (Collier's:120/4)

یہ ایک حقیقت ہے کہ بائبل میں کئی مقامات، بلکہ لاتعداد جگہوں پر تحریفات کی گئی ہیں، اور یہ اعتراف بائبل کے گہرے مطالعہ کرنے والے سے چھپا ہوا نہیں ہے کیونکہ بائبل کا مطالعہ خود اندرونی حصہ بیرونی طور پر اس کی گواہی فراہم کرتا ہے۔ قرآن مجید نے تورات اور انجیل وغیرہ کی تصدیق کی ہے مگر اس تورات اور انجیل کی جو موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی تھیں۔ جب قرآن مجید کا نزول ہوا تھا تو اس وقت تک ان کتابوں میں تحریف کی جا چکی تھی اور یہود و نصاریٰ ان کتابوں کی تحریف سے اپنے ہاتھ کالے کر چکے تھے۔ قرآن مجید اور احادیث صحیحہ نے جہاں کتابوں کی مجمل تصدیق کی ہے، وہاں اس کی تحریف سے بھی انسانیت کو آگاہی فراہم کر دی ہے۔ تاہم آج تک بائبل کی صحت کو قائم کرنے کے لیے ایسی کوئی شے یہود و نصاریٰ کے پاس موجود نہیں ہے جس سے وہ اپنی مذہبی کتاب کو دوبارہ صحیح معنوں میں پرکھ سکیں یا زندہ کر سکیں۔ بلکہ عالم یہ ہے کہ چند سالوں ہی میں R.S.V ❷ کا

❶ بائبل میں اختلافات اور تحریفات کی فہرست بہت طویل ہے۔ ڈاکٹر میل کی تحقیق کے مطابق 30000 تیس ہزار ہیں اور پروٹسٹنٹ فرقہ کے مشہور عالم کریباخ کی تحقیق کے مطابق ایک لاکھ پچاس ہزار ہیں۔ اور سب سے آخری محقق شولز کی رائے میں تو ایسے اختلافات لاتعداد و لاتحصیٰ ہیں۔ (''تحریف کے یہ مجرم'' ادارہ الہلال اسلامک اکیڈمی۔ مانچسٹر)

❷ اس سے مراد "Revised Standard Version" ہے جو کئی عیسائی علماؤں کی زیر نگرانی میں ترتیب دیا جاتا ہے۔ اس ورژن کو آسان زبان میں یوں سمجھئے کہ بائبل کے فقرات کو از سر نو دوبارہ ⇐

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ورژن جاری کر دیا جاتا ہے کیونکہ ان کتابوں کی حفاظت سے اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ اٹھا لیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان میں تحریفات سمٹنے کی جگہ مزید بڑھتی ہی جا رہی ہیں، بائبل سے تحریفات کے چند نمونے پیش خدمت ہیں:

تحریف کی پہلی مثال:

کتاب استثناء میں ہے کہ:

"اور خدا سینا سے آیا اور شعیر سے ان پر آشکارا ہوا۔ وہ کوہ فاران سے جلوہ گر ہوا۔ اور دس ہزار قوسینوں میں سے آیا۔ اس کے داہنے ہاتھ پر ان کے لیے آتشیں شریعت تھیں۔ وہ اپنے لوگوں سے محبت کرے گا اس کے سب مقدس لوگ تیرے ہاتھ میں ہیں، وہ تیرے قدموں میں بیٹھے ہیں اور تیری باتوں کو مانیں گے۔"

یہ فقرہ انگریزی بائبل کا ترجمہ ہے۔ اصل عبارت یہ ہے

"The lord came from Sinai, and rose up from seier into them. He shined forth from maint param, and he came with ten thousand of saints, from his right hand went a fiery law for them."(Chapter 33/2-3)

اس فقرے میں واضح طور پر نبی کریم ﷺ کی پیشین گوئی ہے۔ سینا سے مراد یہاں کوہ طور ہے، شعیر سے عیسیٰ علیہ السلام کی طرف اشارہ ہے۔ اور کوہ فاران سے جلوہ گر ہونے سے مراد

تحقیقی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے جو فقرہ ان علماؤں کو بہترین لگتا ہے اسے اس ورژن سے خارج کر دیتے ہیں۔ یہ بھی یاد رہے کہ ان علماؤں کے پاس بھی ان فقرات کو یقینی طور پر صحیح اور غلط کے حکم لگانے کے لیے کوئی تحقیقی پیمانہ نہیں ہے یہ بھی صرف ظن اور تخمینہ سے کام لیتے ہیں۔ اس ورژن کو New York سے شائع کیا جاتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی کریم ﷺ ہیں۔ اور دس ہزار مقدس لوگوں سے مراد صحابہ کرام کی وہ جماعت ہے جو فتح مکہ کے وقت تھی۔

انگلش بائبل میں ''دس ہزار'' کی تعداد کا ذکر ہے جبکہ اردو موجودہ بائبل میں اس میں تحریف کر دی گئی ہے۔ چنانچہ دس ہزار کی جگہ یہ لکھا ہے:

''خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے ان پر آشکارا ہوا۔ وہ کوہ فاران سے جلوہ گر ہوا اور لاکھوں قدسیوں میں سے آیا۔''

بائبل کے اس فقرے میں دس ہزار کی جگہ لاکھوں کر دیا گیا ہے تاکہ وہ پیشین گوئی جو محمد ﷺ کے لیے ثابت ہو رہی تھی اسے ختم کر دیا جائے۔ لیکن الحمد للہ اگر انہوں نے تحریف کر کے لاکھوں بھی کر دیا تو تب بھی یہ پیشین گوئی نبی کریم ﷺ کے بارے ہی میں پوری اترتی ہے کیونکہ لاکھوں قدسی نہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس تھے اور نہ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس۔ پس یہاں اگر لاکھوں بھی کر دیے گئے ہیں، تب بھی مراد نبی کریم ﷺ ہی ہیں۔

عربی مترجم نے بڑی چالاکی کے ساتھ مزید تحریف کر دی تاکہ بات کو ہمیشہ کے لیے ہی گول مول کر دیا جائے۔ اس نے ترجمہ کیا:

"وتلالا من جبل فاران واتی من ربوات القدس."[1]

''یعنی وہ قدس کے ٹیلوں سے آیا۔''

آپ نے دیکھا کہ بائبل کے تین نسخوں سے ہم نے زبردست قسم کی تحریف واضح کی ہے۔

تحریف کی دوسری مثال:

کتاب سلاطین اول میں لکھا ہے کہ

''اور سلیمان کے ہاں اس کے رتھوں کے لیے چالیس ہزار تھان اور بارہ ہزار

[1] الکتاب المقدس: 1960ء۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوار تھے۔" ❶

جبکہ کتاب تواریخ ثانی میں اس کے خلاف بیان پایا جاتا ہے۔

"اور سلیمان کے پاس گھوڑوں اور رتھوں کے لیے چار ہزار تھان اور بارہ ہزار سوار تھے۔" ❷

ان دونوں کتابوں کی گنتی میں چھتیس ہزار تھان کا فرق ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ ان فقرات میں زبردست قسم کی تحریف کی گئی ہے۔ عیسائی مفسر آدم کلارک نے کتاب سلاطین کی عبارت کے ذیل میں تراجم اور ابتداء سے پہلے اختلاف کو نقل کیا ہے۔ چنانچہ رقمطراز ہے کہ:

"بہتر یہی ہے کہ ہم ان اختلافات کے پیش نظر تعداد کے بیان میں تحریف واقع ہونے کا اعتراف کرلیں۔"

تحریف کی تیسری مثال:

کتاب استثناء اردو نسخے میں لکھا ہے کہ

"لیکن جو نبی گستاخ بن کر کوئی ایسی بات میرے نام سے کہے جس کے کہنے کا میں نے اس کو حکم نہیں دیا، یا اور معبودوں کے نام سے کچھ کہے تو وہ نبی قتل کیا جائے۔" ❸

یہ فقرہ صریح نص (دلیل) ہے اس بات پر کہ اگر نبی جھوٹا ہو تو وہ قتل کیا جائے۔ وگرنہ سچا ہو تو قتل نہ کیا جائے۔ مگر اس فقرے کے اس لفظ کو عمداً بدل دیا گیا ہے اور تحریف کر دی گئی ہے۔ چنانچہ انگلش ریڈ لائنز بائبل میں جو "کنگ جیمس ورژن" ہے، اس میں اس فقرے

❶ کتاب سلاطین اول: 36/4۔ ❷ باب 9 فقرہ 36۔

❸ 20/18۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو بدل کر یوں لکھا گیا ہے کہ:

"But the prophet, which shall, presume to speak a word in my name, which I have not commanded him to speak, or that shall speak in the name of other gods, even that Prophet shall die.[1]

اس فقرے کے آخر میں مرقوم ہے کہ ''وہ نبی مر جائے گا۔'' نبی کریم ﷺ کو تو طبعی موت آئی تھی اور آپ علیہ السلام قتل نہیں کیے گئے تھے۔ اسی لیے یہ شہادت آپ پر کھلے طور پر صادق آتی ہے۔ لہٰذا عیسائیوں کو جب یہ حقیقت معلوم ہوئی تو اپنی عادت کے مطابق انھوں نے اس فقرے کو ''وہ نبی قتل کر دیا جائے'' سے ''وہ نبی مر جائے۔'' میں تبدیل کر دیا۔[2]

تحریف کی چوتھی مثال:

بائبل کی کتاب ''قضاۃ'' میں ایک فقرہ موجود ہے۔ اس میں موسیٰ علیہ السلام کے پوتے کی طرف بت پرستی اور ارتداد منسوب کیا گیا تھا، بعد میں اسے موسیٰ علیہ السلام اور ان کے خاندان کی توہین سمجھ کر تحریف کر کے اسے موسیٰ علیہ السلام کے بجائے ''منسّی'' نامی نسبتاً غیر معروف شخص کا پوتا کر دیا گیا۔ بعد میں جب گرفت کی گئی تو وہاں دوبارہ موسیٰ علیہ السلام لکھ دیا گیا۔[3]

تحریف کی پانچویں مثال:

متی اور مرقس کے انجیل کے مطابق قیامت کے علم کے بارے میں متعلق مسیح علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ:

[1] استثناء 20/18۔

[2] مزید تحقیق کے لیے 1844ء کا نسخہ بھی دیکھا جائے۔

[3] دیکھئے ''قضاۃ 30/18 منسّی اور موسیٰ کے فرق کے لیے انگلش بائبل کنگ جیمس ورژن'' ''کتاب مقدس'' مطبوعہ لدھیانہ 1908ء اور ''کتاب مقدس'' لاہور 1985ء۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''لیکن اس دن یا اس گھڑی کی بابت کوئی نہیں جانتا۔ نہ آسمان کے فرشتے نہ بیٹا مگر باپ۔'' [1]

اس فقرے میں قیامت کے علم کی نفی ہے فرشتوں کے بارے میں اور بیٹے کے بارے میں۔ مگر انگریزی بائبل میں ''نہ بیٹا'' کے الفاظ نکال دیے گئے ہیں وہاں اس طرح لکھا گیا ہے کہ

"But of that day and hour koweth no man, no not the angels of heaven but my father only."

اس فقرے میں آپ دیکھ سکتے ہیں کہ ''نہ بیٹا'' کے الفاظ حذف ہیں کیونکہ وہ الفاظ عیسیٰ علیہ السلام کی عبدیت کو ظاہر کر رہے تھے۔ اسی لیے مسودہ نویسوں اور ترجمہ نگاروں کو یہ بات پسند نہ آئی اور انہوں نے اس لفظ میں تحریف کر دی۔'' یعنی اگر وہ ''بیٹے'' تھے تو انہیں تو قیامت کی نشانیوں کا علم لازما ہونا چاہیے تھا۔ اگر نہیں تھا تو وہ اللہ کے بیٹے نہیں ہوئے! اور یہی حق اور سچ ہے کہ مسیح علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بیٹے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔

تحریف کی چھٹی مثال:

مرقس کی انجیل کا وہ آخری حصہ جو بائیس آیات پر مشتمل ہے، (Revised Standard Version) کے مؤلفین اور بہت سے دوسرے محققین کی نگاہ میں محرف ہے۔ اس بات کو بھی دامن گیر فرما لیجیے کہ مسیحی عقائد کے لحاظ سے مرقس کی آخری تمیں آیات کا عیسائیوں کے لیے بڑا اہم ہے کیونکہ اس میں مسیح علیہ السلام کے مرنے کے بعد جی اٹھنے کا بیان پایا جاتا ہے۔ مسیحی فاضلین کی اپنی تحقیق بھی یہی ظاہر کرتی ہے کہ یہ آیات محرف ہیں۔ [2]

[1] متی 36/24، مرقس: 32/13۔

[2] R.A.Cole: Tyndals Commentry on mark P:257

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحریف کی ساتویں مثال:

یوحنا انجیل کے پہلے خط میں جو فقرہ 5/ 8-7 درج ہے اس میں یہ ہے کہ آسمان میں حساب رکھنے والے تین ہیں۔ باپ، کلمہ، اور روح القدس۔ اور یہ تینوں ایک ہی ہیں۔ لیکن اگر آپ "Revised Standard Version" پڑھیں جس کی 32 عیسائی علماء نے نظر ثانی کی ہے انہوں نے اس فقرے کو تحریف شدہ قرار دیا ہے۔

مزید اگر عربی ترجمہ 1960ء کا مطالعہ کیا جائے تو اس میں بھی یہی لکھا ہے کہ

"فان الذين يشهدون فی السماء هم ثلثة الاب والكمة والروح القدس وهولاء الثلاثة هم واحد، والذين يشهدون فی الارض هم ثلثة الروح والماء والدم والثلثة هم فی الواحد."

کنگ جیمس ورژن میں بھی یہی لکھا ہے جو انگریزی زبان میں ہے:

(7) "For there are three that bear witness in heaven the father, the word and the holy Ghost. And these there are only, One"

(8) "And there are three that bear witness in earth, the spirit and the water, and the blood. And those three agree in one."

ان دونوں فقروں میں عیسائی محققین اور مفکرین کے نزدیک اصل عبارت صرف فقرہ نمبر 8 ہی ہے۔ لہٰذا موجودہ ترجموں میں ان دونوں آیتوں کو یوں بدل دیا گیا ہے:

(7) "اور جو گواہی دیتا ہے وہ روح ہے کیونکہ روح سچائی ہے۔"

(8) اور گواہی دینے والے تین ہیں، روح، پانی، اور خون۔ یہ تینوں ایک ہی بات پر متفق ہیں۔ غور فرمائیے! بائبل میں تحریف کی کتنی کھلی بشارت ہے! اب اس کے بعد بھی کوئی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ مانے تو پھر یہی کہا جائے گا۔

آنکھیں ہوں بند تو پھر شفق کا کیا قصور؟

تحریف کی آٹھویں مثال:

''یوحنا عارف کا مکاشفہ'' کا ایک فقرہ انگریزی بائبل ''کنگ جیمس ورژن'' میں یوں تھا:

"It was is the sarit on the Lords day and heard behind me a great voice as of a trumpet."

(11) "Saying I am alpha and omega: the first and the last, and what thou seest write in book."

''اور خداوند کے دن روح میں آ گیا اور اپنے پیچھے نرسنگے کی سی ایک بڑی آواز سنی جو'' یہ کہہ رہا تھا کہ میں الف اور یا ہوں، اول ہوں اور آخر ہوں'' اور جو کچھ تو دیکھتا ہے اس کو کتاب میں لکھ۔''

اس فقرے میں الفاظ ''جو یہ کہہ رہا تھا کہ میں الف اور یا ہوں، اول ہوں اور آخر ہوں'' یہ مکمل اضافہ شدہ ہیں۔ عیسائی علماء خود اس کو محرف تسلیم کرتے ہیں۔ چنانچہ آج کے ترجموں میں اسے یوں بدل دیا گیا ہے:

''خداوند کے دن روح میں آ گیا اور اپنے پیچھے نرسنگے کی سی ایک بڑی آواز سنی۔''

(11) کہ جو کچھ تو دیکھتا ہے، اس کو کتاب میں لکھ۔ [1]

آپ دیکھ سکتے ہیں کہ یہ فقرہ کس قدر محرف ہے۔

تحریف کی نویں مثال:

متی کی انجیل 6/18 میں مذکور ہے:

[1] مکاشفہ اول: 1 / 11-10۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اس صورت میں تیرا باپ جو پوشیدگی میں دیکھتا ہے علانیہ تجھے بدلہ دے گا۔''

انگریزی میں ترجمہ میں بھی یہی لکھا گیا ہے کہ

"And the father which seeth in secret shall reward thee Openly."

تاہم عیسائی محققین نے لفظ ''علانیہ'' کو محرف قرار دیا ہے۔ لہٰذا موجودہ اردو تراجم میں اس لفظ کو نکال کر یوں کر دیا گیا ہے۔

''اس صورت میں تیرا باپ جو پوشیدگی میں دیکھتا ہے، تجھے بدلہ دے گا۔''

اگر موجودہ عیسائی حضرات کے نزدیک یہ عبارت درست ہے تو پھر قدیم نسخوں کو محرف قرار دینا پڑے گا۔ اور اگر قدیم نسخے درست تھے تو پھر ثابت ہوا کہ موجودہ نسخہ محرف اور تبدیل شدہ ہے۔

تحریف کی دسویں مثال:

عیسائی علماء کا خیال ہے کہ متی کی انجیل کو متی نے تحریر کیا ہے۔ لیکن حیرت ہے کہ آپ کے تفصیلی حالات نہیں مل پائے۔ مگر متی کی انجیل ہی سے یہ انکشاف ہوتا ہے کہ متی کی انجیل کسی اور نے لکھی ہے۔ مثلاً متی میں لکھا ہے کہ

''یسوع علیہ السلام نے وہاں سے آگے بڑھ کر متی نام ایک شخص کو محصول کی چوکی پر بیٹھے دیکھا اور اس سے کہا کہ میرے پیچھے ہو لے۔ وہ اٹھ کر اس کے پیچھے ہو لیا۔'' [1]

اگر یہ خود متی کی انجیل ہے تو اس میں یہ عبارت نہیں ہونی چاہیے تھی۔ کیونکہ متی خود کس طرح یہ الفاظ کہہ سکتا ہے؟ لہٰذا عبارت سے واضح یہ معلوم ہوتا ہے کہ متی کی انجیل کا لکھنے والا

[1] متی: 9/9۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی اور ہے جو مسیح علیہ السلام اور متی حواری کے بارے میں واقعات تحریر کر رہا ہے یا پھر اقرار کرنا ہوگا کہ متی کی اصل انجیل جو عبرانی میں تھی اس کا ترجمہ کرتے وقت آیات اور عبارتوں میں تحریف کر دی گئی ہے۔

اور اگر کہا جائے کہ متی نے کسی سے سن کر یا مشاہدات کی روشنی میں انجیل کو قلم بند کیا ہے تو پھر عیسائی علماء کا یہ دعویٰ کہ اناجیل الہامی ہیں، باطل ہو کر رہ جاتا ہے۔

تحریف کی گیارہویں مثال:

متی کی انجیل میں ایک فقرہ ہے جسے ''کنگ جیمس ورژن'' میں لکھا گیا ہے جو انگریزی ترجمہ ہے:

"A good man out of the God treasure of the heart bringeth good things." [1]

یعنی'' آدمی اپنے اچھے دل کے خزانے سے نیکیاں نکال لیتا ہے۔''

انگریزی ترجمہ میں تو آپ لفظ "Heart" لکھا ہوا پائیں گے مگر اردو ترجمہ میں اسے نکال دیا گیا ہے۔ چنانچہ اردو بائبل سوسائٹی لاہور میں یہ فقرہ اس طرح لکھا ہے کہ

''اچھا آدمی اچھے خزانے سے اچھی چیزیں نکالتا ہے۔''

لہٰذا اردو ترجمہ میں لفظ ''دل'' کو نکال دیا گیا ہے۔ اس سے واضح ہوا کہ یہ لفظ تحریف شدہ ہے یا پھر تبدیل شدہ۔

بائبل میں تحریف کی بارہویں مثال:

انجیل مرقس کے باب 2 اور فقرہ 17 میں یوں لکھا ہے:

''میں راست بازوں کو نہیں بلکہ گنہگاروں کو توبہ تک بلانے آیا ہوں۔''

[1] متی: 35/12۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انگریزی ترجمہ بھی یہی ہے:

"I Come not to call the regheteous but sinners to repentance."

مگر اردو ترجمہ میں اسے تبدیل کر دیا گیا ہے اور الفاظ ''توبہ تک'' نکال دیا گیا ہے۔

اردو بائبل میں یہ فقرہ یوں درج ہے:

''میں راستبازوں کو نہیں بلکہ گنہگاروں کو بلانے آیا ہوں۔''

سوچنے کی بات ہے کہ آیا قدیم ترجمہ ٹھیک ہے یا جدید ترجمہ؟ ان دونوں میں ایک ترجمہ تو ضرور محرف ہوگا۔

تحریف کی تیرہویں مثال:

انجیل متی کے پرانے نسخوں میں باب 20 کا فقرہ 22 اور 23 یوں ہے کہ

''پس یسوع نے جواب دیا اور کہا کہ تم نہیں جانتے کہ کیا مانگتے ہو۔ جو پیالہ میں پینے کو ہوں، کیا تم پی سکتے ہو؟ اور جس رنگ میں میں رنگنے کو ہوں کیا تم رنگ سکتے ہو؟ انہوں نے کہا ہم کر سکتے ہیں۔ تو اس نے ان سے کہا میرا پیالہ تو پیو گے اور جس رنگ میں میں رنگو کا اس میں تو رنگوں گے، لیکن اپنے دائیں بائیں کسی کو بٹھانا میرا کام نہیں۔''

انگریزی ترجمہ میں بھی یہی لکھا ہے:

(22) "But Juses ensured and said ye know not what ye ask, are ye able to drink of the cup that I shall drink of and to be baptized with the baptiser that I am baptized with, they say unto him we are able."

(23) "And he saith unto them ye shall drink indeed of

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

my cup and be baptized with the baptism that I am baptized with but to sit on my right hands, and on my left."

مگر اس عبارت کو اردو ترجمہ میں بدل دیا گیا ہے اور ترجمہ میں یوں لکھا ہے کہ

"یسوع نے جواب میں کہا تم نہیں جانتے کہ کیا مانگتے ہو۔ جو پیالہ میں پینے کو ہوں کیا تم پی سکتے ہو؟ انہوں نے اس سے کہا پی سکتے ہیں۔ اس نے ان سے کہا میرا پیالہ تو پیو گے لیکن اپنے دائیں بائیں کسی کو بٹھانا میرا کام نہیں۔"

اب آپ غور کر سکتے ہیں کہ اردو ترجمہ میں کس قدر تحریف کی گئی ہے۔ کیا اس کے باوجود بھی یہی کہا جائے گا کہ بائبل غیر محرف ہے؟

تحریف کی چودھویں مثال:

انجیل متی کے باب 19 اور فقرہ 16، 17 کے قدیم تراجم میں یوں مرقوم ہے کہ

"ایک شخص نے پاس آ کر اس سے کہا اے نیک استاد میں کون سی نیکی کروں تاکہ ہمیشہ کی زندگی پاؤں؟ اس نے اس سے کہا تو مجھے کیوں نیک کہتا ہے، کوئی نیک نہیں۔ نیک تو ایک ہی ہے اور وہ اللہ ہے۔"

انگریزی ترجمہ میں بھی یہی لکھا ہے:

(1) "And behold, one came and said unto him Good master what good thin shall I do that I may have eternal life."

(2) "And he said unto him why callest thou me good? There is none good but One that is God."

لیکن موجودہ دور میں اردو تراجم میں تحریف کی گئی ہے اور ان قدیم نسخوں کی عبارت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بدلا گیا ہے۔

ترجمہ یوں ہے:

''ایک شخص نے پاس آ کر اس نے کہا، اے استاد میں کون سی نیکی کروں تا کہ ہمیشہ کی زندگی پاؤں؟ اس نے اس سے کہا کہ تو مجھ سے نیکی کی بابت کیوں پوچھتا ہے؟ نیک تو ایک ہی ہے لیکن اگر تو زندگی میں داخل ہونا چاہتا ہے تو حکموں پر عمل کر۔'' [1]

اصل عبارت میں یہ الفاظ موجود تھے "ایھا المعلم الصالح" یعنی (Good master) نیک استاد مگر اس ترجمہ میں نیک کا لفظ اڑا دیا ہے معلوم نہیں عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں لفظ ''نیک'' کو استعمال کرنے سے ان کی کون سی ضرورت پوری ہوتی تھی۔

تحریف کی پندرہویں مثال:

انجیل متی کے قدیم نسخوں میں ایک فقرہ یہ تھا:

''لیکن میں تم سے کہتا ہوں کہ اپنے دشمنوں سے محبت رکھو اور اپنے ستانے والوں کے لیے دعا کرو۔ اپنے بغض رکھنے والوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور جو لوگ تمھیں گالیاں دیتے ہیں ان پر رحم کرو۔ تا کہ تم اپنے باپ کے جو آسمان پر ہے بیٹے ٹھہرو۔''

قدیم انگریزی ترجمہ بھی ایسا ہی ہے۔ کہتا ہے:

"But I say unto you, love your enemies, bless them that curse you, do God to that hate you, and pray for them which despitefully use you and persecuts you that ye

[1] متی: 19 / 17-16۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

may be the children of your father which is in heaven."

مگر عیسائیوں نے فقرے کو بدل کر جدید اردو نسخوں میں تحریف کر دی چنانچہ جدید اردو نسخوں میں یہ فقرہ اب کچھ یوں ہے:

''لیکن میں تم سے کہتا ہوں کہ اپنے دشمنوں سے محبت رکھو اور اپنے ستانے والوں کے لیے دعا کرو، تاکہ تم اپنے باپ کے جو آسمان پر ہے بیٹے ٹھہرو۔'' ❶

نہیں معلوم کہ انھوں نے دیگر اچھے جملے یہاں کیوں حذف کر دیے؟

تحریف کی سولھویں مثال:

انجیل متی میں فقرہ ہے کہ:

''اور انہوں نے اسے صلیب پر چڑھایا اور اس کے کپڑے قرعہ ڈال کر بانٹ لیے۔ تاکہ وہ پورا ہو جائے جو نبی کی معرفت کیا گیا تھا کہ انہوں نے میرے کپڑے آپس میں بانٹ لیے اور میرے لباس میں قرعہ ڈالا۔'' ❷

انگریزی ترجمہ میں بھی یہی لکھا ہے:

"And they crusiefied him, and parted his garments, casting lots, that it might be fulfilled which was spoken by the prophet, they parted my garments among them, and upon my vesture did they cast lots."

مگر جدید اردو ترجموں میں اس فقرے میں بھی زبردست تحریف کی گئی ہے جدید ترجمہ میں یہ فقرہ یوں درج ہے:

''اور انہوں نے اسے مصلوب کیا اور اس کے کپڑے قرعہ ڈال کر بانٹ دیے۔''

❶ متی: 5/45۔

❷ متی: 35/27۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ عبارت میں الفاظ ”تا کہ وہ پورا ہو جائے..... تا قرعہ ڈالا عیسائی محققین کی نگاہ میں محرف ہیں۔ چنانچہ مشہور بائبل کا مفسر آدم کلارک اپنی تفسیر کی جلد نمبر 5 میں اس فقرے کے تحت لکھتا ہے:

”اس عبارت کا ترک کرنا واجب ہے۔ اس لیے کہ یہ متن کا جزو نہیں ہے۔ صحیح ترجموں اور نسخوں میں اس کو چھوڑ دیا گیا ہے۔ اسی طرح بہت سے متقدمین نے بھی اسے ترک کر دیا ہے۔ یہ صاف الحاق ہے۔“

ہم نے آپ کے سامنے بائبل کی تحریف کی خاصی مثالیں پیش کی ہیں تا کہ ثبوت سے آگاہی ہو اور عقل اقرار کرے کہ موجودہ انجیلیں فی الاصل الہامی انجیل نہیں ہیں۔

☆.....☆.....☆

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 9

صحیح بخاری، بائبل اور علم حیوانات

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح بخاری اور علم حیوانات

صحیح بخاری میں جو احادیث رسول ﷺ اصول میں بیان کی گئی ہیں، ساری کی ساری درست اور صحیح ہیں اور ان احادیث کا تعلق قیامت تک کے انسانوں کے ساتھ وابستہ ہے۔ صحیح بخاری میں انسانوں کے مسائل پر تو وافر تعلیم پائی جاتی ہے مگر ساتھ ہی علم الحیوانات پر بھی وافر روشنی ڈالی گئی ہے۔ صحیح بخاری میں کئی احادیث ایسی بھی ہیں جنہیں آج سائنس کی دنیا قبول کر چکی ہے۔

مکھیوں کا ذکر:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي شَرَابِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ ثُمَّ لِيَنْزِعْهُ فَإِنَّ فِي إِحْدَى جَنَاحَيْهِ دَاءً وَالْأُخْرَى شِفَاءً.)) [1]

"جب مکھی کسی مشروب چیز میں گر جائے تو اسے ڈبو کر نکالو۔ پس یقیناً اس کے ایک پر میں بیماری ہے تو دوسرے پر میں شفا۔"

یہ حدیث مکھیوں کے ان باریک تحقیقاتی مسائل کو اجاگر کر رہی ہے جس دور میں نہ کوئی دوربین تھی نہ خوردبین اور نہ سائنس کا کوئی وجود تھا۔ تا آنکہ آج کے دور میں اسے قبول کرلیا گیا کہ مکھیوں کے ایک پر میں شفا اور دوسرے پر میں بیماری ہوتی ہے (مکھیوں کے پروں کی

[1] صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق، رقم الحدیث: 3320

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحقیق کے سلسلے میں ڈاکٹر موریس بکائی اور صحیح بخاری کی احادیث کے ابواب میں تفصیلی بحث پیش کی جائے گی۔ ان شاء اللہ)

اس بات سے آگاہی سینکڑوں سال قبل رسول اللہ ﷺ نے امت کو فراہم کی تھی۔ آپ غور کر سکتے ہیں کہ حدیث کے الفاظ میں جامعیت اور صداقت کا مکمل تناسب موجود ہے۔

سانپ کا ذکر:

((عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اقْتُلُوا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ فَإِنَّهُ يَلْتَمِسُ الْبَصَرَ وَيُصِيبُ الْحَبَلَ.)) [1]

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس سانپ کے سر پر دو نقطے ہوتے ہیں انہیں مار دیا کرو کیونکہ وہ اندھا بنا دیتے ہیں اور حمل کو بھی نقصان پہنچاتے ہیں۔''

اس حدیث میں زہریلے سانپ کا ذکر ہے جس میں وہی نقصانات ہیں جس کا ذکر نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا۔

بلی کا ذکر:

((عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ دَخَلَتِ امْرَأَةٌ النَّارَ فِي هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ.)) [2]

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک عورت بلی کے سبب جہنم میں گئی۔ اس نے بلی کو باندھ کر رکھا۔ نہ تو اسے کھانا دیا اور نہ ہی چھوڑا کہ وہ کیڑے مکوڑے کھا کر اپنی جان بچا لیتی۔''

صحیح بخاری کی اس حدیث میں جانوروں کے ساتھ خیر خواہی کرنے کی تعلیم دی گئی

[1] صحيح بخاری، كتاب بدء الخلق، رقم الحديث:3308.

[2] صحيح بخاری، رقم الحديث:3318.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ خصوصاً وہ جانور جو غیر مضر ہیں اور اس میں بلی پر ظلم نہ کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

مرغ اور گدھے کا ذکر:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْأَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ رَأَى شَيْطَانًا.)) [1]

"جب مرغ کی بانگ سنو تو اللہ سے اس کے فضل کا سوال کیا کرو کیونکہ اس نے فرشتے کو دیکھا ہے۔ اور جب گدھے کی آواز سنو تو شیطان سے اللہ کی پناہ طلب کرو کیونکہ اس نے شیطان کو دیکھا ہے۔"

حقیقت میں ان چیزوں کا تعلق امور غیب سے ہے نہ کہ دنیاوی حقائق یا تحقیقات سے، کسی مادی عینک کی وجہ سے ان احادیث کو تختہ مشق بھی نہیں بنایا جا سکتا۔ اس قسم کی احادیث پر ایمان لانا لازم ہوگا، اگر آپ غور و فکر سے کام لیں اور تدبر کریں تو یہ بات بخوبی ذہن میں بیٹھ سکتی ہے کہ جانوروں میں بعض چیزوں کا ادراک انسان سے زیادہ ہوا کرتا ہے۔ دیکھیے چیونٹی کس قدر حقیر مخلوق ہے مگر اس میں سپاہی، ملکہ، حاکم، افواج سب کچھ موجود ہے۔ اسی طرح چیل کو دیکھیں کہ انتہائی بلندی پر اڑنے کے باوجود بھی مرغی کو نیچے اس کی موجودگی کا علم ہو جاتا ہے اور وہ اپنے ننھے بچوں کی حفاظت کے لیے عجیب و غریب تدابیر اختیار کرتی ہے۔ مور کی سننے کی قوت کو دیکھیے، چیل کی دیکھنے کی قوت کو دیکھیے الغرض علم الحیوانات پر غور کیا جائے تو عقل حیران اور دنگ رہ جاتی ہے۔ اسی طرح صحیح بخاری کی احادیث میں اگر کسی غیبی امور پر روشنی ڈالی جا رہی ہوتی ہے تو اس کا تعلق "یومنون بالغیب"

[1] صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق، رقم الحدیث: 3303.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ ہوتا ہے۔ اس کے برعکس اگر صحیح بخاری میں جانوروں کے ان پہلوؤں کو اجاگر کیا جاتا ہے جس کا تعلق دنیاوی اور ظاہری رہن سہن سے ہوتا ہے، تب بھی ان صفات کو حقیقت سے ہٹ کر ہرگز نہ پائیں گے۔ بائبل میں جس طرح انسانی تجزیے اور ظن کے تخمینے موجود ہیں، حقائق کے ساتھ ان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ بائبل کی اسنادی حیثیت سو فیصد مشکوک ہے۔ اس کے برعکس صحیح بخاری کی صحت مسلمہ اور ضوء النہار کی طرح واضح ہے۔

خرگوش کا ذکر:

((عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ أَنْفَجْنَا أَرْنَبًا وَنَحْنُ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَسَعَى الْقَوْمُ فَلَغِبُوا فَأَخَذْتُهَا فَجِئْتُ بِهَا إِلَى أَبِي طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا فَبَعَثَ بِوَرِكَيْهَا أَوْ قَالَ بِفَخِذَيْهَا.)) [1]

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم نے ایک خرگوش کا پیچھا کیا۔ ہم مرالظہران میں تھے۔ لوگ اس کے پیچھے دوڑے اور تھک گئے۔ پھر میں نے اس کو پکڑ لیا اور اسے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس لایا۔ انہوں نے اسے ذبح کیا اور اس کی دونوں رانیں نبی کریم ﷺ کے پاس بھیجیں اور آپ ﷺ نے اسے قبول فرمایا۔''

(اس حدیث سے یہ بتانا مقصود ہے کہ خرگوش حلال ہوتا ہے)

چوہے کا ذکر:

ام المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

((أَنَّ فَأْرَةً وَقَعَتْ فِي سَمْنٍ فَمَاتَتْ فَسُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْهَا فَقَالَ

[1] صحیح بخاری، کتاب الذبائح، رقم الحدیث:5535

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوهُ .)) ❶

''ایک چوہا گھی میں گر کر مر گیا تو نبی کریم ﷺ سے اس کا حکم پوچھا گیا۔ آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: چوہے کو اور اس کے چاروں طرف سے گھی کو پھینک دو اور باقی گھی کو کھا لو (یعنی جب گھی جما ہوا ہو۔)''

اس سے ہدایت سامنے آتی ہے کہ جما ہوا تمام گھی پھینکنے کی ضرورت نہیں ہے۔ بقیہ گھی بالکل درست حالت میں ہے۔

سینگ والے مینڈھوں کا ذکر:

((عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ وَأَنَا أُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ .)) ❷

''انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو مینڈھوں کی قربانی کیا کرتے تھے اور میں بھی دو مینڈھوں کی قربانی کرتا تھا۔''

اونٹنی کا تذکرہ:

((عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ نَاقَةٌ تُسَمَّى الْعَضْبَاءَ لَا تُسْبَقُ قَالَ حُمَيْدٌ أَوْ لَا تَكَادُ تُسْبَقُ فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ عَلَى قَعُودٍ فَسَبَقَهَا فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ حَتَّى عَرَفَهُ فَقَالَ حَقٌّ عَلَى اللهِ أَنْ لَا يَرْتَفِعَ شَيْءٌ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ .)) ❸

''نبی کریم ﷺ کی ایک اونٹنی تھی جس کا نام عضباء تھا۔ کوئی اونٹنی اس سے

❶ صحیح بخاری، کتاب الذبائح، رقم الحدیث: 5538۔
❷ صحیح بخاری، کتاب الاضاحی: رقم الحدیث: 5553۔
❸ صحیح بخاری، کتاب الجهاد، رقم الحدیث: 2872۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آگے نہیں بڑھتی تھی۔ حمید نے کہا کہ وہ پیچھے رہ جانے کے قریب نہ ہوتی۔ پھر ایک دیہاتی نوجوان قوی اونٹ پر سوار ہو کر آیا جس کا اونٹ آپ ﷺ کی اونٹنی سے آگے نکل گیا۔ مسلمانوں پر یہ معاملہ بڑا شاق گزرا۔ لیکن جب نبی کریم ﷺ کو اس کا علم ہوا تو آپ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ دنیا میں جو چیز بھی بلند (کبھی کبھی) اسے وہ گرا بھی دیتا ہے۔"

صحیح بخاری میں خچر کا ذکر:

((عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ قَالَ مَا تَرَكَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ وَسِلَاحَهُ وَأَرْضًا تَرَكَهَا صَدَقَةً.)) [1]

"عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے (وفات کے بعد) اپنے سفید خچر، ہتھیار، اور اس زمین کے سوا جو آپ علیہ السلام نے خیرات کر دی تھی، اور کوئی چیز نہیں چھوڑی تھی۔"

ہم نے ان احادیث کو اس مقام پر اس لیے ذکر کیا ہے کہ آپ کو یہ باور کرواتے چلیں کہ صحیح بخاری میں کہیں بھی کسی ایسے جانور کا ذکر نہیں ہے جو انسانی خیال کا مرکب ہو بلکہ احادیث میں انہی جانوروں کا ذکر ہے جو دنیا میں پائے جاتے ہیں۔

☆......☆......☆

[1] صحیح بخاری، کتاب الجهاد، رقم الحدیث: 2873.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بائبل اور علم حیوانات

اگر چہ حیوانات کے متعلق بائبل میں بھی چیدہ چیدہ مقامات پر فقرات پائے جاتے ہیں مگر ان فقرات میں ایسی انوکھی اور تجزیاتی باتیں بھی ہیں جو عقل، نقل کے خلاف ہیں۔ اس نکتے سے بھی بائبل کی اصلیت واضح ہوتی ہے کہ وہ مکمل اللہ کا کلام نہیں ہے۔ مثلاً کتاب احبار میں لکھا ہے:

خرگوش کا تذکرہ:

''اور خرگوش کو کیونکہ وہ جگالی تو کرتا ہے پر اس کے پاؤں الگ نہیں ہیں۔'' [1]

بائبل کے اس فقرے نے بتایا ہے کہ خرگوش جگالی کرتا ہے۔ یعنی وہ جگالی کرنے والا جانور ہے۔ حالانکہ خرگوش کبھی بھی جگالی نہیں کرتا اور نہ ہی اس کا معدہ ایسی ٹھوس نوعیت کا ہوتا ہے۔

چیونٹی کا تذکرہ:

کتاب امثال میں چیونٹیوں کے بارے میں لکھا ہے کہ:

''اے کاہل چیونٹیوں کے پاس جا، اس کی روشوں پر غور کر اور دانشمند بن جو باوجودیکہ اس کا نہ کوئی سردار نہ ناظر نہ حاکم ہے۔'' [2]

[1] احبار: 11/6۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بائبل کا یہ فقرہ حقیقت کے خلاف ہے کیونکہ آج کی تحقیقات واضح کرتی ہیں کہ چیونٹیوں میں کئی اقسام پائی جاتی ہیں جن میں:

چیونٹیوں کی اقسام:

1. پتا کاٹ چیونٹیاں (Leaf Cutter Ants)
2. جولاہا یا بافندہ چیونٹیاں (Weaner Ants)
3. فصل کاٹنے والی چیونٹیاں (Harvester Ants)
4. چوبی چیونٹیاں (Wood Ants)
5. مخملیں چیونٹیاں (Velvet Ants)
6. آتشیں چیونٹیاں (Fire Ants)
7. صحرائی چیونٹیاں (Desert Ants)
8. لشکری چیونٹی کے مہمان (Visitors of army Ants)
9. کیمیادان اور پودا اور نائٹروجن فراہم کرنے والی چیونٹی۔
10. میزبانوں کو کھلانے والی چیونٹیاں (Ants that feed their Hosts)
11. دفاعی اور جنگی حربے والی چیونٹیاں (Defence and war tactics Ants)
12. تیزاب پیدا کرنے والی چیونٹیاں
13. چیونٹیوں میں غلاموں کی تجارت
14. طفیلی چیونٹیاں (Formica Subentegra Ants)
15. بھیس بدلنے کی ماہر چیونٹیاں (Disguising Ants)
16. ایک دوسرے کو کھلانے والی چیونٹیاں (Feeding Ants)

ان تمام چیونٹیوں کی تفصیل پڑھنے کے بعد ہم بآسانی اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چیونٹیاں کیڑے ہیں اور ان کا نظام کار بہت عمدہ ہے۔ ان میں سردار بھی ہوتا ہے جو ان کا نگران ہوتا ہے اور ان میں کارکن، ملکہ سب پایا جاتا ہے۔ لہذا بائبل کا بیان کہ چیونٹیوں میں حکمران نہیں، یہ بات حقائق کے خلاف ہے۔ [1]

سانپ کا تذکرہ:

بائبل کتاب پیدائش میں سانپ کے بارے میں لکھا ہے کہ:

"اور خداوند نے سانپ سے کہا" اس لیے کہ تو نے یہ کیا تو سب چوپایوں اور دشتی جانوروں میں ملعون ٹھہرا، تو اپنے پیٹ کے بل چلے گا اور عمر بھر خاک چاٹے گا۔" [2]

بائبل کی اس فقرے سے یہ بات واضح رہی ہے کہ سانپ مٹی کھاتے ہیں۔ معلوم نہیں کہ ایسے کون سے سانپ ہیں جو مٹی کھاتے ہیں؟؟

اس کے علاوہ بائبل میں افسانوی اور خیالی جانوروں کا بھی وجود پایا جاتا ہے۔ مثلاً کتاب یسعیاہ میں ہے کہ

"And the unicorsns shall come down with them, and the bullocks with the bulls, and their land shall be soaked with blood and their dust made fat with fatness." [3]

اور ان کے ساتھ جنگلی سانڈ اور بچھڑے اور بیل ذبح ہوں گے اور ان کا ملک خون سے سیراب ہو جائے گا اور ان کی گرد چربی سے چکنا جائے گی۔

اس فقرے میں لفظ "Unicorns" موجود ہے یعنی گھوڑے کی شکل کا افسانوی جانور

[1] مزید تحقیق کے لیے ہارون یحییٰ کی کتاب "چیونٹیاں اللہ کی نشانیاں" کا مطالعہ بے حد مفید رہے گا۔
[2] پیدائش: 14/3۔
[3] Isaiah 34:7.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کے ماتھے پر ایک سیدھا سینگ ہوتا ہے۔

اس کی وضاحت جب میں نے "Oxford" ڈکشنری میں پڑھی تو اس میں وضاحت کی گئی تھی کہ ''ایک سفید گھوڑا اور اس کے سر پر سینگ'' لہٰذا بائبل میں افسانوی اور خیالی جانور بھی پائے جاتے ہیں جن کا وجود دنیا میں کہیں نہیں پایا جاتا۔

بائبل میں کیڑوں کا بھی ذکر ہے کہ

''اور سب پردار رینگنے والے جانور جتنے چار پاؤں کے بل چلتے ہیں وہ تمہارے لیے مکروہ ہیں۔'' [1]

معزز قارئین! ایسا کون سا کیڑا ہے جس کے چار پاؤں ہوتے ہیں؟ دنیا میں نہ تو کوئی ایسا پرندہ ہے اور نہ ہی ایسا کوئی کیڑا ہے جس کے چار پاؤں ہوں۔

لہٰذا بائبل میں کئی خدشات علم حیوانات کے حوالے سے بھی پائے جاتے ہیں جو تحقیق، تجزیے اور حقیقت کے خلاف ہیں جسے کلام الٰہی ہرگز نہیں کہا جا سکتا۔ [2]

[1] احبار: 20/11۔

[2] **نوٹ**: ہم بائبل کے ان فقرات کا رد صرف اس وجہ سے نہیں کرتے کہ یہ فقرات موجودہ تحقیقات یا آج کے دور میں یہ جانور نہیں پائے جاتے بلکہ ہمارا اس جگہ مقصود یہ ہے کہ قرآن و حدیث میں کہیں بھی ایسے جانوروں کا ذکر نہیں ملتا جن کا ذکر بائبل کرتی ہے کیونکہ یہ لازم چیز ہے کہ تصدیق کے قابل وہی کتاب ہوتی ہے جو ہمیشہ اپنی اصلی حالت اور صحت پر برقرار رہے گی اور یہ کیفیت صرف قرآن وحدیث کی ہے اس کیفیت سے دنیا کا ہر مذہب محروم ہے سوائے اسلام کے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب
10

صحیح بخاری اور بائبل میں علم الطب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح بخاری اور علم الطب

علم طب کے موضوع پر بھی صحیح بخاری میں ایک ضخیم مواد موجود ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری میں ایک کتاب خصوصاً قائم فرمائی ہے جس کا نام کتاب الطب "The Book of Medicine" رکھا ہے۔ اس میں انسانوں کے جسمانی امراض کا علاج متعین کیا گیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ صحیح بخاری میں انسانوں کا روحانی علاج تو موجود ہے لیکن ساتھ ہی جسمانی علاج کو بھی ایک مستقل حیثیت دی گئی ہے تاکہ حضرت انسان جسمانی حوالے سے بھی چاک چوبند رہ کر اپنے رب کو راضی کر سکے۔ ہم نے سابقہ اوراق میں واضح کیا ہے کہ ''صحیح بخاری'' میں جو احادیث اصول میں ذکر کی گئی ہیں ان کے وحی الٰہی ہونے میں کوئی شبہ وتردو نہیں ہے۔ ان شاء اللہ صحیح بخاری کو کسی بھی زاویے سے پرکھ لیں، ہر امتحان میں سو میں سے سو فیصد ہی پوری اترے گی کیونکہ وحی ہمیشہ بلند اور ارفع واعلیٰ ہوا کرتی ہے جبکہ انسانی تحقیقات کا دائرہ کار ہمیشہ محدود اور وقتی ہوتا ہے۔ جوں جوں نئی تحقیقات سامنے آتی ہیں، قدیم تحقیقات کو زیر کرتی چلی جاتی ہیں۔ لیکن وحی الٰہی علم کا ایک ایسا جاری سمندر ہے جسے چیلنج کرنا انسانی طاقت اور سائنسی تحقیقات سے باہر ہے۔ انسانی کاوش میں اغلاط کے ہزارہا امکانات موجود ہوتے ہیں مگر وحی الٰہی ان تمام نقائص، خامیوں اور اغلاط سے پاک ہوتی ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری میں کتاب الطب کے علاوہ بھی چیدہ چیدہ جگہوں پر علم الطب پر روشنی ڈالی ہے الحمد للہ جو اس بات کی روشن دلیل ہے کہ اسلام انسان کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روح کو غذا دینے کے ساتھ ساتھ انسانی جسم اور صحت کا بھی مکمل خیال رکھنے کے درپے ہے۔

برتن میں سانس لینے کی ممانعت:

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ

((إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ .)) [1]

"جب تم میں سے کوئی پانی پیئے تو برتن میں سانس نہ لے۔"

اس حدیث مبارک میں کہا گیا ہے کہ آدمی برتن میں سانس نہ لے [2] کیونکہ سانس اور پھونک کے ذریعے جراثیم اشیائے خورد ونوش میں منتقل ہو جاتے ہیں جو بعد ازاں کسی دوسرے کھانے والے کو بیمار کر سکتے ہیں۔ مزید یہ کہ میڈیکل تحقیقات نے یہ بھی واضح کیا ہے کہ انسانی سانس میں جراثیم موجود ہوتے ہیں۔ چنانچہ اسی سانس کو اگر کھانے پر ڈالیں تو یقیناً کھانا جراثیم زدہ ہو جائے گا اور جب پیٹ میں نگلا جائے گا تو بیماری کا سبب بنے گا۔

آج کے "ماہرین حفظان صحت" نے جدید تحقیقات کے ذریعے یہ بھی پتا لگایا ہے کہ پانی یا کھانے کی چیز پر پھونک مارنے سے جراثیم تحلیل ہو جاتے ہیں اور انسانی صحت کے لیے مضر ہیں۔ اور یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ سانس لینے میں جو ہوا پھیپھڑوں کے اندر جاتی ہے اس میں (Oxygen) کی مقدار (21) فیصد ہوتی ہے اور نائٹروجن کی مقدار (79) فیصد اور کاربن ڈائی آکسائیڈ کی مقدار بڑھ کر (5) فیصد ہوتی ہے۔ اس طرح کچھ گیسیں پانی میں حل ہو جاتی ہیں جو پھونک مارنے سے پانی میں حل ہو کر مضر صحت ہو سکتی ہیں۔ اسی طرح یہ

---

1. صحيح بخاري، كتاب الوضوء، رقم الحديث: 153.
2. آپ ﷺ نے برتن میں سانس لینے سے منع فرمایا ہے اس کی کئی ایک حکمتیں ہوں گی جس کا مکمل طور پر ادراک انسانی تحقیقات نہیں کر سکتی کیونکہ وحی الٰہی ایک لامحدود علم ہے جس کا ادراک انسانی سوچوں سے کوسوں دور ہے بس مومن کا کام یہ ہے کہ حدیث رسول ﷺ پر ایمان لے آئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بات بھی معلوم شدہ ہے کہ جو ہوا سانس سے باہر خارج ہوتی ہے اس میں مرض کے اعتبار سے لاکھوں جراثیم پائے جاتے ہیں۔ مثلاً خناق، نمونیا، ٹی بی وغیرہ۔ لہٰذا پانی میں سانس لینے سے وہ پانی میں شامل ہو سکتے ہیں۔ ❶

انگلیوں کے پوروں پر جراثیم کش پروٹین:

امام بخاری رحمہ اللہ نقل فرماتے ہیں کہ

((إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا.)) ❷

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو وہ اپنا ہاتھ نہ پونچھے حتی کہ اسے (انگلیوں کو) چاٹ لے یا چٹوا لے۔''

مغربی لوگ اس کام میں ہچکچاہٹ کا شکار تھے اور وہ کھانے کے بعد انگلیاں چٹوانے کو غیر صحت مند (Unhygienic) قرار دے کر اس پر حرف گیری کرتے رہے ہیں مگر الحمد للہ آج کی جدید تحقیقات نے یہ پتا لگایا کہ کھانے کے بعد انگلیوں کو چاٹنا غیر صحت مند نہیں بلکہ صحت مند ہونے کی ضمانت ہے، روزنامہ نوائے وقت نے یہ خبر شائع کی ہے کہ

''پوروں پر موجود خاص قسم کی پروٹین اسے دست، قے اور ہیضے جیسی بیماریوں سے بچاتی ہے۔ ماہرین کے مطابق وہ بیکٹیریا جنہیں ''ای کولائی'' کہتے ہیں، جب انگلیوں کے پوروں پر آتے ہیں تو پوروں پر موجود پروٹین ان مضر صحت بیکٹیریا کو ختم کر دیتی ہے۔ اس طرح یہ جراثیم انسانی جسم پر رہ کر مضر اثرات پیدا نہیں کرتے خاص طور پر جب انسان کو پسینہ آتا ہے تو جراثیم کش پروٹین

❶ یہ انسانی تحقیقات کا دائرہ کار ہے اس میں غلطی کے ہزار امکانات ہوں گے مگر جو حدیث پیش کی گئی ہے وہ غلطی سے پاک ہے یہ تحقیق وحی الٰہی کو ثابت نہیں کرتیں بلکہ وحی الٰہی ان کی تصدیق کرتی ہے۔
❷ صحیح بخاری، کتاب الأطعمة، رقم الحدیث: 5456.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متحرک ہو جاتی ہے۔ ماہرین کا خیال ہے کہ اگر یہ پروٹین نہ ہوتی تو بچوں میں میضے، دست، اور قے کی بیماریاں بہت زیادہ ہوتیں۔“ [1]

کتا اگر کسی برتن کو چاٹ جائے تو اسے سات دفعہ پانی اور مٹی سے دھونا چاہیے

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعًا. وفي صحيح مسلم: "أُولَاهُنَّ بِالتُّرَابِ".)) [2]

”جب تم میں سے کسی کے برتن کو کتا چاٹ جائے تو وہ اسے سات بار دھوئے۔“ اور صحیح مسلم میں ہے کہ ”پہلی بار مٹی سے دھویا جائے۔“

آج کی تحقیقات کے مطابق انکشاف سامنے آیا ہے کہ کتے کی آنتوں میں جراثیم اور تقریباً 4 ملی میٹر لمبے کیڑے ہوتے ہیں جو اس کے فضلے کے ساتھ خارج ہوتے ہیں اور اس کے مقعد کے گرد بالوں سے چمٹ کر رہ جاتے ہیں۔ جب کتا اس جگہ کو زبان سے چاٹتا ہے تو زبان جراثیم آلودہ ہو جاتی ہے، پھر وہ اگر کسی برتن کو چاٹ لے یا کوئی انسان کتے کا بوسہ لے جیسا کہ یورپی اور امریکی عورتیں کرتی ہیں، وہ جراثیم کتے سے اس برتن یا عورت کے منہ میں منتقل ہو جاتے ہیں اور پھر انسان کے معدے میں چلے جاتے ہیں۔ یہ جراثیم آگے متحرک رہتے ہیں اور خون کے خلیات میں گھس کر کئی مہلک بیماریوں کا باعث بنتے ہیں۔ چونکہ ان جراثیم کی تشخیص خردبینی ٹیسٹوں کے بغیر ممکن نہیں، اس لیے شریعت نے ایک عام حکم کے تحت کتے کے لعاب کو فی نفسہ ناپاک قرار دے دیا اور ہدایت کی کہ جو برتن کتے کے

[1] روزنامہ نامہ وائے 30 جون 2005ء۔

[2] صحیح بخاری، کتاب الوضوء، رقم الحدیث: 173۔ صحیح مسلم، رقم الحدیث: 279.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لعاب سے آلودہ ہو جائے اسے سات بار ضرور صاف کیا جائے اور ان میں سے ایک بار مٹی کے ساتھ بھی دھویا جائے۔ (1)

قارئین کرام کے لیے ایک واقعہ پیش خدمت ہے۔ معروف ہے کہ ایک ڈاکٹر اور اس کی بیٹی دونوں فرانسیسی تھے اور مصر میں مقیم تھے۔ جب باپ نے یہ حدیث پڑھی تو فوری طور پر کتے کے سامنے ایک برتن میں پانی رکھ دیا۔ جب کتا اسے پی چکا تو انہوں نے خوردبین میں دیکھا کہ اس میں جراثیم موجود تھے۔ چنانچہ پانی گرا کر کئی بار دھویا گیا۔ ہر بار جراثیم برتن میں موجود رہے حتیٰ کہ جب اسے مٹی سے مانجھا گیا اور اس کے بعد چیک کیا گیا تو جراثیم نہ صرف یہ کہ مر چکے تھے بلکہ برتن بھی پاک ہو گیا تھا۔ اس پر دونوں فرانسیسی ڈاکٹر (باپ بیٹی) مسلمان ہو گئے۔ (2)

اونٹنی کے پیشاب اور دودھ میں پھیپھڑوں اور پیٹ میں بھرے پانی کا علاج:

صحیح بخاری میں پیٹ میں پانی بھرنے (Ascities Dropsy) کا علاج بھی ذکر کیا ہوا ہے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ:

عرینہ کے کچھ لوگ مدینہ آ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ مدینہ کی آب و ہوا کی وجہ سے ہمارے پیٹ پھول گئے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ جس جگہ صدقے کے اونٹ رکھے جاتے ہیں تم وہاں چلے جاؤ اور اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیو۔ چنانچہ اس علاج سے وہ تندرست ہو گئے۔ (3)

(1) دیکھئے بلوغ المرام کا حاشیہ انگریزی میں طبع دارالسلام 16۔

(2) اسلام کی سچائی اور سائنس کے اعترافات، ص: 34۔

(3) دیکھئے صحیح بخاری کتاب الطب، رقم الحدیث: 5686۔ صحیح مسلم، رقم الحدیث: 1671۔ ابو داود، مسند احمد۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث میں ان مریضوں کے لیے جنہیں (استسقاء) کی بیماری ہو چکی تھی، اونٹنی کا دودھ اور پیشاب پینا تجویز کا کیا گیا تھا جسے پینے کے بعد وہ صحت یاب ہو گئے۔ صحیح بخاری میں یہ الفاظ موجود ہیں کہ

((حَتّٰی صَلَحَتْ أَبْدَانُهُمْ .)) [1]

''یہاں تک کہ ان کے جسم صحت یاب ہو گئے۔''

جدید تحقیقات نے اس کا سراغ آج لگایا کہ اونٹنی کے پیشاب اور اس کے دودھ میں کئی بیماریوں کے علاج موجود ہیں جب کہ حدیث رسول ﷺ میں اس کے علاج کا ذکر چودہ سو سال قبل تجویز کیا گیا ہے۔ عصر حاضر کے محقق اور ڈاکٹر، ڈاکٹر خالد غزنوی اپنی مایہ ناز کتاب ''طب نبوی اور جدید سائنس'' میں اس بیماری کے علاج پر تحقیقی گفتگو فرماتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں کہ

''اس نسخہ میں توجہ طلب بات یہ ہے کہ عرینہ کے مریضوں کے پیٹ پھولے ہوئے تھے اور چہرے پر ورم تھا۔ علامات سے معلوم ہوتا ہے کہ غالباً ان کے گردے خراب تھے۔ پیٹ میں پانی اسی وجہ سے ہو سکتا تھا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ یہ ورم دل یا جگر یا لمبے سفر میں رہنے کی وجہ سے غذائی کمی کا نتیجہ ہو۔ آج کے اصل علاج کے مطابق یہ طے ہونا سب سے پہلے ضروری تھا کہ پیٹ میں پانی اور چہرے پر ورم کس وجہ سے ہے۔ یہاں نبی کریم ﷺ نے اپنے خداداد علم کو استعمال فرماتے ہوئے ایسا نسخہ تجویز فرمایا جو تمام اسباب پر حاوی تھا۔ غذائی کمی کے علاج کے لیے دودھ کی لحمیات تھیں۔ یہ لحمیات دوسرے اسباب میں بھی جگر اور گردوں کو توانائی دے سکتی تھیں جبکہ جسم میں جمع شدہ پانی کو نکالنے کے لیے ایک قدرتی مدرالبول بطور پیشاب نسخہ میں شامل تھا۔ دل اور گردوں سے پیدا ہونے والے اورام میں

[1] صحیح بخاری، کتاب الطب، رقم الحدیث: 5686.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوڈیم کے مرکبات پسند نہیں کیے جاتے۔ اس لیے پیشاب آور ادویہ کا دائرہ محدود ہو جاتا ہے۔ سیدنا طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((علیکم بالبان الابل فانها ترم من کل الشجر وهو شفاء من کل داء)) [1]

"تمہارے لیے اونٹ کا دودھ موجود ہے۔ یہ ہر قسم کے درختوں سے چرتا ہوا آتا ہے اور اس میں ہر بیماری سے شفا ہے۔"

ڈاکٹر صاحب نے علاج میں اونٹنی کے دودھ کی افادیت کا باعث بتا دیا کہ یہ اپنے مقررہ اجزاء کے علاوہ ہر قسم کے درختوں کی تاثیریں بھی ساتھ رکھتا ہے۔

شہنشاہ [2] جہانگیر کا قصہ بھی سنیں۔ شراب کا رسیا تھا۔ مسلسل شراب نوشی کی وجہ سے جب اسے جگر کی تکلیف شروع ہوئی اور مسائل پیدا ہونے لگے تو دربار سے وابستہ تمام حکماء علاج میں ناکام ہو گئے۔ آخر ایک حکیم نے اونٹنی کا دودھ تجویز کیا جس سے شفا ہوئی۔ مگر جگر کی اصلاح کے بعد بھی شراب نوشی کا سلسلہ چلتا رہا اور اسی باعث مر گیا۔ تاہم اس نے اونٹنی کے دودھ سے شفایابی کا قصہ اپنی توزک میں پوری تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے اور اعتراف کیا ہے کہ وہ بہر حال شراب نہ چھوڑ سکا۔

آج کے دور میں طبیہ کالج دہلی کے پرنسپل حکیم کبیر الدین پیٹ میں پانی بھرنے کی بیماری کے تمام علاج اونٹنی کے دودھ اور گلقند سے کرتے ہیں۔ ان کو اونٹنی کے دودھ میں افادیت نظر آتی ہے اور وہ اسے گلقند یا گلاب کے پھول کی پتیوں کے معجون کے ساتھ علاج

[1] رواہ ابن عساکر في "التاريخ الدمشق"

[2] یاد رہے کہ شہنشاہ کہنا شرعی اعتبار سے کسی مخلوق کے لیے درست نہیں ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سختی سے اس سے روکا ہے۔ شہنشاہ ذات "ملوک الاملاک" ذات صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں مفید قرار دیتے ہیں۔ آج سے 800 سال پہلے امام ذہبی نے اس علاج پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا تھا:

"نبی ﷺ نے اس بیماری کا شافی علاج بتایا ہے جس کا کوئی بھی علاج طبیبوں کے پاس موجود نہیں ہے۔" [1]

کیمیاوی طور پر اونٹنی کے دودھ میں چکنائی کی مقدار تمام جانوروں سے کم بلکہ ماں کے دودھ سے بھی کم ہوتی ہے۔ چنانچہ دل اور جگر کی بیماریوں میں (جہاں چکنائی کا زیادہ استعمال مناسب نہیں ہوتا)، یہ دودھ اعتماد کے ساتھ دیا جا سکتا ہے۔

گوجرانوالہ سے چار سال کا ایک بچہ گردوں اور جگر کی خرابی کی وجہ سے میوہسپتال لاہور کے بچہ وارڈ میں زیر علاج تھا۔ بچے کے پیٹ سے کئی بار پانی نکالا گیا اور "کورٹی سون" کی گولیوں کے مسلسل استعمال سے اس کی حالت قابل رحم تھی۔ وہ پہلا مریض تھا جس کو ارشاد نبوی ﷺ کی تعمیل میں اونٹنی کا دودھ اور پیشاب پلایا گیا۔ کورٹی سون کے اثرات کو زائل کرنے اور شدید کمزوری کو دور کرنے کے لیے کھجوریں اور شہد دیے گئے۔

ایک ماہ میں پیٹ بالکل صاف ہو گیا، دوسرے ماہ کمزوری جاتی رہی، پیشاب کے ٹیسٹ نارمل آنے لگے، خون میں یوریا وغیرہ زیادہ مقدار میں تھے جس کے لیے جو کا پانی استعمال کروایا گیا، قسط شیریں، حب الرشاد اور کاسنی کا مرکب گردوں کی سوزش کے لیے دیا گیا۔ اس کے لواحقین بڑے محتاط تھے۔ منع کرنے کے باوجود ایک سال تک دوائی دیتے

[1] حقیقت بھی یہی ہے کہ طبیب ہوں یا سائنس دان ان کی تحقیقات کا دائرہ کار بہت مختصر ہے جو کہ حق اور باطل کو پرکھنے کی صلاحیت نہیں رکھتا کیونکہ ان تحقیقات میں تغیرات اور تبدیلی لازمی ہے جو چیز تبدیل ہو اور اس میں وقت کے ساتھ تغیرات واقع ہوں وہ ہرگز میزان یا پرکھ کی صلاحیت نہیں رکھتا یہ صلاحیت، میزان، فرقان اور حق و باطل میں تمیز صرف قرآن وحدیث ہی میں موجود ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہے۔ شہد کا استعمال کبھی بھی ترک نہیں کیا۔ اب اس لڑکے کی عمر 16 سال ہے خوبصورت جسم کے ساتھ بفضلہٖ قابل رشک صحت کا مالک ہے۔ ❶

شہد سے علاج:

صحیح بخاری میں متعدد مقامات پر شہد کا ذکر اور اس کے ذریعے علاج کا طریقہ بھی۔

چنانچہ صحیح بخاری میں کتاب الطب کے باب میں ایک حدیث درج ہے کہ

((أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ أَخِي يَشْتَكِي بَطْنَهُ فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلًا ثُمَّ أَتَى الثَّانِيَةَ فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلًا ثُمَّ أَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلًا ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ قَدْ فَعَلْتُ فَقَالَ صَدَقَ اللَّهُ وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ اسْقِهِ عَسَلًا فَسَقَاهُ فَبَرَأَ.)) ❷

''ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بیان کیا کہ اس کے بھائی کو اسہال ہو رہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسے شہد پلاؤ۔ وہ پھر آ کر کہنے لگا کہ شہد پینے سے اسہال میں اضافہ ہوا ہے۔ آپ نے پھر فرمایا کہ شہد پلاؤ۔ اسی طرح وہ حال بیان کرتا تین مرتبہ آ چکا، چوتھی مرتبہ پھر یہی ارشاد ہوا کہ شہد پلاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے۔ اور تمہارے بھائی کا پیٹ جھوٹ کہتا ہے۔ اس نے پھر شہد پلایا تو بھائی تندرست ہو گیا۔''

شہد کی افادیت پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔ مذکورہ حدیث پر غور کیجیے تو معلوم ہوگا کہ یہ حدیث علم العلاج اور ماہیت مرض کے بارے میں ایک بہترین روشن راہ ہے کیونکہ اسہال کا سبب آنتوں میں سوزش ہے جو جراثیم یا ان کے زہروں Toxin یا وائرس سے ہو سکتی ہے۔

❶ علاج نبوی اور جدید سائنس ڈاکٹر خالد غزنوی 303/3۔

❷ صحیح بخاری، کتاب الطب، رقم الحدیث: 5684.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علاج نبوی اور جدید سائنس میں لکھا ہے کہ

''اگر ایسے مریض کی آنتوں میں حرکت کو فوری طور پر بند کر دیا جائے تو یا تو سوزش بدستور باقی رہے گی یا زہر وہیں رہ جائے گا، اس لیے علاج کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ پہلے آنتوں کو صاف کیا جائے۔ پھر جراثیم مارے جائیں۔ شہد میں یہ صلاحیت تھی کہ وہ یہ دونوں کام کر سکتا تھا۔'' [1]

غور کیجیے کہ پہلے آنتوں میں حرکات کو بند کیا جائے، پھر سوزش روکی جائے۔ اس کے بعد زہریلے مادے کو ختم کیا جائے۔ یعنی یہ تین مراحل بدستور اسہال مرض میں ہو سکتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے چار بار اسے شہد پلانے کا مشورہ دیا۔ پھر اس کے بعد جب تمام مرض پر قابو ہوا تو اللہ کے حکم سے اسے شفا نصیب ہوگئی۔ شہد کئی امراض میں علاج کا باعث ہے مثلاً

1. امراض پیٹ
2. امراض جگر
3. امراض یرقان
4. امراض البول
5. امراض تنفس (گلے سے لے کر پھیپھڑوں تک کی سوزش)
6. جسمانی کمزوری
7. جراثیم کش وغیرہ

ان تمام علاج کے علاوہ آپ جانتے ہیں کہ شہد میں ان گنت فوائد دیگر بھی موجود ہیں جس کا ذکر مختلف کتب میں موجود ہے۔ تاہم راقم نے صرف چند باتوں ہی پر اکتفا کیا ہے۔ آگے دیکھتے ہیں کہ صحیح بخاری میں علاج کے بارے میں اور بھی کئی تعلیمات ملتی ہیں۔

[1] علاج نبوی اور جدید سائنس 170/1۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسواک کرنا:

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ .)) ❶

"نبی کریم ﷺ جب رات کو (نماز کے لیے) کھڑے ہوتے تو اپنا منہ مسواک سے صاف کرتے۔"

حدیث میں مسواک کا ذکر اس معنی میں ہے کہ نبی کریم ﷺ رات کو جب تہجد کے لیے بیدار ہوتے تو مسواک کرتے۔ دوسری حدیث میں مسواک کرنے کی بھی تاکید وارد ہے، اس کے سینکڑوں فوائد ہیں۔ مثلاً

1. مسواک دانتوں کو صاف رکھتا ہے۔
2. گلے کی غدود یا ٹانسلز (Tonsils) میں بھی مفید ہے۔
3. دافع تعفن ہے۔(Anti Septic)
4. دانتوں اور اس کی بیماریوں میں مفید ہے۔
5. منہ کی بدبو زائل ہوتی ہے۔

مسواک کے ان گنت فوائد ان فوائد کے علاوہ بھی ہیں۔ حدیث رسول ﷺ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کو ہر وہ کام کرنے کا حکم دیا ہے جس سے اس کی روحانی اور جسمانی دونوں طریقوں سے افزائش ہو۔ اور ہر اس شے سے قطعاً روک دیا ہے جس سے اس کی روحانی اور جسمانی ساخت تباہ اور برباد ہوتی ہو۔

ختنہ کرنا (Circumcision):

ختنہ ایک خالص مسلمانی طریقہ ہے۔ بعض مذاہب میں اس کا ذکر موجود ہے۔ جیسے

❶ صحيح بخاري، كتاب الوضوء، رقم الحديث: 245.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موجودہ محرف بائبل میں مگر وہاں میں اس کا ذکر تعارض کے ساتھ کیا گیا ہے اس کے برعکس اسلام میں ختنہ کو پسند کیا گیا اور اس کی ترغیب دی گئی ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالیشان ہے کہ

((الفطرۃ خمس أو خمس من الفطرۃ الختان والاستحداد ونتف الإبط وتقلیم الأظفار وقص الشارب.)) [1]

''پانچ چیزیں فطرت میں سے ہیں۔ ختنہ کرنا، زیر ناف بال مونڈنا، بغل کے بال صاف کرنا، ناخن کاٹنا اور مونچھ چھوٹی کرنا۔''

اس حدیث میں ان پانچ اشیاء کا ذکر کیا گیا ہے جو فطرتا انسانی ضروریات ہیں۔ یہ وہ چیزیں ہیں جن پر انسان ہر دور میں کار بند رہا ہے۔ مگر دین اسلام نے ان چیزوں کو فطرت جیسے عظیم لقب سے یاد کیا۔ ختنہ کرنا انسانی صحت کا ضامن ہے۔ آج کی جدید تحقیقات سے پتا چلتا ہے کہ جن حضرات کے ختنے ہوئے ہیں، وہ شرم گاہ کے سرطان (Penis Cancer) سے محفوظ رہے ہیں۔

ختنہ نہ کرنے کے نقصانات:

- اگر ختنے نہ کیے جائیں تو پیشاب کی بندش اور گردے کی پتھری (Kidney Stones) کے خطرات موجود رہتے ہیں۔
- ختنہ سے مرد غیر ضروری شہوت اور خیالات کے انتشار سے بھی محفوظ رہتا ہے۔
- بعض خطرناک بیماریوں کے جراثیم عضو خاص کے گھونگھٹ میں پھنس کر اندر ہی اندر بڑھنا شروع ہوتے ہیں جن سے عضو خاص کا اگزیما (Eczema) خارش، اور الرجی ہو جاتی ہے۔

[1] صحیح بخاری، کتاب الادب، رقم الحدیث: 5889.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- اس سے ایک نقصان یہ بھی ہوتا ہے کہ امراض مرد سے منتقل ہو کر عورتوں میں داخل ہو جاتے ہیں۔
- آتشک (Syphilis)، سوزاک (Gonorhea) اور خطرناک الرجی کے مریضوں میں مرض کی پیچیدگی صرف ان مریضوں کو ہوتی ہے جو ختنے کے بغیر ہوتے ہیں۔

اس کے علاوہ ختنہ نہ کرنے سے کئی ایک امراض مزید پیدا ہو سکتے ہیں جن کی تفاصیل میڈیکل کی کتابوں یا صحت کے متعلق کتب میں دیکھی جا سکتی ہیں۔

حجامہ (Cupping):

صحیح بخاری میں حجامہ کرنے کا بھی ذکر موجود ہے اور اس کے ذریعے سے کس طرح علاج کیا جائے، اس کی تفصیلات بھی لکھی ہوئی ہیں۔ کچھ عرصے قبل ہمارے معاشرے میں اس علاج کو فروغ حاصل نہ تھا۔ اور آج ہمارے اس دور میں حجامہ کرانے اور کرنے کو ترجیح دی جا رہی ہے اور اس کے فوائد پر درجنوں کتابیں لکھی جا چکی ہیں،[1] چنانچہ حجامہ کے ذریعے سے علاج کا ذکر صحیح بخاری میں کچھ اس طرح سے ہے:

((احْتَجَمَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ.))[2]

[1] جبکہ علاج نبوی میں اس کے ذریعے علاج کرانے پر خاصہ مواد موجود ہے۔ دراصل یہاں پر یہ نکتہ بھی بیان کرنا میں ضروری سمجھتا ہوں کہ ہمارے ذہن سائنسی تحقیقات کے غلام ہیں حدیث میں اس کا علاج موجود ہے جب سائنس نے اس کے علاج کے فوائد بیان کیے تو لوگ اس علاج کی طرف لپک پڑے جو کہ غلامی ذہن کی دلیل ہے۔ مؤمن کو کسی تحقیق اور سائنسی بیان کی قطعاً ضرورت نہیں ہوا کرتی وہ تو صرف اطاعت رسول ہی کا پابند ہوتا ہے۔

تقدیر کے پابند جمادات و نباتات
مؤمن فقط احکام الٰہی کا ہے پابند

[2] صحیح بخاری، کتاب الاجارۃ، رقم الحدیث: 2278.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''نبی کریم ﷺ نے حجامہ کروایا اور حجامہ کرنے والے کو اجرت دی۔''

حدیث میں حجامہ کرنے کا جواز واضح موجود ہے۔ دیگر کتب احادیث میں حجامہ کے بارے میں تفصیلی تذکرہ موجود ہے جس میں دنوں کا تعین بھی ہے اور حجامہ کے مقامات کا بھی۔ کہ حجامہ کو کس حصے میں لگوانا چاہیے۔ نیز حجامہ کے مختلف فوائد بھی واضح ہوئے ہیں۔ مثلاً

حجامہ کروانے کے فوائد:

1. ہائی بلڈ پریشر
2. شوگر
3. جوڑوں کا درد
4. سر کا درد
5. کولیسٹرول
6. قبض
7. بواسیر

ان امراض کے علاوہ بھی حجامہ میں کئی امراض کے علاج موجود ہیں جن کی تفصیل حجامہ کے متعلق تحقیقی کتابوں میں دیکھی جاسکتی ہے۔

نہار منہ عجوہ کھجور کا استعمال:

صبح عجوہ کھجور کا استعمال بہترین علاج ہے۔ جادو اور زہر کے لیے صحیح بخاری میں اس کا ذکر کچھ اس طرح سے ہے کہ

((مَنْ تَصَبَّحَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَمْ يَضُرُّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ سَمٌّ وَلَا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

...)) [1]

"جس نے صبح کی کہ وہ سات کھجوریں عجوہ کھائے تو اس دن اسے زہر اور جادو نقصان نہ پہنچائیں گے۔"

حقیقت میں زہر انسان کے اندر بے انتہاء ٹھنڈک پیدا کر دیتا ہے، جس کی وجہ سے پیٹ میں خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ کھجور اس کی ٹھنڈک میں حرارت پیدا کر کے اسے متوازن بناتا ہے۔ کھجور میں کئی ایک فوائد اللہ تعالیٰ نے رکھے ہیں، مثلاً اس میں پائے جانے والے معدنی نمکیات، قلب کی حرکات کو منظم رکھتے ہیں اگر روزانہ سات کھجوریں کھائی جائیں تو دن بھر کے ہمارے جسم کی کیلشیم کے لیے کافی ہوں گی۔ اس کے علاوہ بھی کئی ایک فوائد ہیں مثلاً

عجوہ کھجور کے استعمال میں فوائد:

- خون میں کولیسٹرول "LDL" کی سطح نہیں بڑھتی۔
- دماغی کام کرنے والوں کے لیے بھی کھجور بہت موزوں ہے۔
- کھجور میں موجود لحمیات، وٹامنز، نزلہ دماغ و اعصاب میں نفع بخش ہیں۔

اس میں آیوڈین اور گندھک جیسے اہم عناصر بھی موجود ہیں۔ کھجوروں کے فوائد میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ کھجور میں زہر کو بے ضرر بنانے کی خاصیت بھی موجود ہے۔ وہ زہر کو ایسی کیمیائی شکل دیتی ہے جو جسم کے لیے نقصان دہ نہیں ہوتی۔ ساتھ ہی جسم میں ایسا ماحول پیدا کرتی ہے جس سے زہر کے خلاف جسم کی قوت مدافعت بڑھ جاتی ہے۔

کھجور امراض قلب میں بھی مفید ہے۔

[1] صحیح بخاری، کتاب الطب، رقم الحدیث: 5769.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس بات کو ضرور یاد رکھا جائے کہ حدیث کے دیگر طریق میں مدینہ کی وہ کھجوریں جو عجوہ کہلاتی ہیں اس کے بارے میں زیادہ فضیلت درکار ہے۔ بعض محققین نے اس حدیث کے الفاظ کی بنا پر لکھا ہے کہ:

یہ حدیث خاصہ ہے مدینہ کے ساتھ'' یعنی جو عجوہ کھجور ہے وہ مدینہ شہر کی مفید ہے۔ محترم قارئین یہ بات تو واضح ہے کہ بہت ساری اشیاء اپنی کسی خاص زمینی پیداوار کے ساتھ زیادہ فائدہ دیتی ہیں ہماری اس تحقیق کی تائید ڈاکٹر مصطفےٰ السباعی کے اس قول سے بھی ہوتی ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب رقمطراز ہیں کہ

"فمنهم من جعل هذا الحديث خاصا بتمر المدينة عملا بـرواية مسـلم: من اكل سبع تمرات مما بين لابتيها . ويؤكده حـديث عائشة في مسلم عن رسول الله ﷺ: ان هذه عجوة العالية شفاء" قالو: ولا مانع ان يخص الله بلدا بميزة لا تكون في غيرها ."[1]

''شارحین حدیث میں سے کچھ نے اس حدیث کو مدینہ کی عجوہ کے ساتھ مختص کیا ہے بدلیل روایت مسلم کہ: جس نے سات کھجوریں کھائیں ان سے جو ان دونوں حدودوں کے درمیان ہے یعنی (مدینہ) اور اس کی تائید مسلم کی دوسری حدیث عائشہ کرتی ہے جس میں آپ ﷺ نے فرمایا: یہ مدینہ کی بالائی حصہ کی کھجور شفا ہے...... اور کہتے ہیں کہ یہ بات کوئی بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ کسی جگہ کوئی خاص چیز رکھے جو دوسری جگہ نہ ہو۔''

[1] السنة مكانتها في تشريع الاسلامي: ص 283.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈاکٹر مصطفٰے السباعی کے مطابق کئی ایسی اشیاء اس دنیا میں موجود ہیں جن کی پیداوار کا عمدہ ہونا کسی خطے کے ساتھ وابستہ ہے۔ مثلاً کھجور ہی کی مثال لے لیجیے۔ عرب کی کھجوریں دنیا میں معروف ہیں، لہٰذا حدیث رسول ﷺ نے عجوہ کھجور کے طبی فوائد پر بڑی عمدہ روشنی ڈالی ہے۔

سرمہ کا استعمال:

صحیح بخاری میں رسول اللہ ﷺ نے سوائے عدت والی خاتون کے، سب کو سرما لگانے کی اجازت دی ہے۔ صحیح بخاری کتاب الطب میں سرمہ کا ذکر بھی موجود ہے۔ اس کے علاوہ دیگر کتب احادیث میں بھی سرمہ کا ذکر تفصیلاً موجود ہے۔ چنانچہ سرمہ کے کئی ایک فوائد موجود ہیں۔ مثلاً

- آنکھوں کے زخم، خراش اور سوزش کے لیے بہت مفید ہے۔ یہ ہر قسم کے چھوت والے جراثیم (Contagous Germs) کو ختم کر دیتا ہے۔
- سرمہ اعلیٰ درجہ کا دافع تعفن یعنی انٹی سپٹک ہے۔
- سرمہ سے آنکھوں کے اوپر پھنسی، لیڈ انفکشن (Lead Infection) اور ککرے بالکل نہیں ہوتے۔

ان احادیث کے علاوہ بھی صحیح بخاری میں طب کے موضوع پر خورد ونوش، اعضاء جسم، اور اس کے افعال کے بارے میں مفید طبی بیانات موجود ہیں۔ اور وہ تمام بیانات انسانی اعضاء اور اس کے روحانی فوائد پر مشتمل ہیں۔ اگر صحیح بخاری کی احادیث سے صرف طب پر ہی احادیث کو اکٹھا کیا جائے تو ایک مستقل کتاب تیار ہو سکتی ہے، مگر یہاں ہم نے چند طبی فوائد پر مشتمل احادیث کو قارئین کے سامنے پیش کیا ہے تاکہ اس بات کا بخوبی اندازہ ہو سکے کہ صحیح بخاری میں روحانی علاج کے ساتھ ساتھ جسمانی علاج بھی موجود ہے۔ اور کمال کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بات یہ ہے کہ آج کی میڈیکل سائنس نے احادیث کے بیان کردہ فرمودات کو قبول کیا ہے [1] جس سے یہ بات واضح ہوئی کہ سائنس قرآن وسنت کے آگے ناتواں اور کمزور ہے۔

[1] یہ بات دامن گیر رہے کہ وحی الٰہی کی تصدیق جدید تحقیقات نہیں کر سکتیں اور نہ ہی ایمان والوں کو یہ زیب دیتا ہے کہ جدید سائنس کے کہنے پر قرآن وحدیث کو مانیں بلکہ قرآن وحدیث وحی ہے جو انسانی تحقیقات سے بہت اوپر ہیں۔ یہ بھی یاد رہے کہ انسانی عقل اور اس کی تحقیقات کا دائرہ محدود ہے جبکہ وحی الٰہی کا دائرہ لامحدود اور وسیع سے وسیع تر ہے۔ ہم جو اپنے بیان میں "سائنس" کے حوالے دیتے ہیں اس سے ہمارا مقصود قرآنی اور احادیثی بیانات میں تقویت پہنچانا نہیں ہے بلکہ عوام کو یہ باور کروانا ہے کہ سائنس کا علم قرآن وحدیث کے آگے کتنا کمزور اور ناتواں ہے کہ جدید تحقیقات ان کے آگے گھٹنے ٹیکتی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بائبل اور علم الطب

علم الطب کے حوالے سے بائبل میں کچھ ایسے مقامات پائے جاتے ہیں جو حقائق کے خلاف ہیں جس سے یہ بات ضوء النہار کی طرح روشن ہو جاتی ہے کہ بائبل وحی الٰہی نہیں بلکہ انسانی سوچوں اور تخمینوں کا مرکب ہے۔ علم الطب کا تعلق انسانی ذات سے بہت گہرا ہے۔ اگر مذہبی کتابوں میں ہدایت کی اتباع غلط زاویے میں دی جائے تو انسان آخرت کے اعتبار سے گمراہ ہو جاتا ہے، اسی طرح انسان کے لیے بھی اگر جسمانی علاج غلط زاویے پر کیا جائے تو جسم کی ساخت بھی تباہ اور برباد ہو جایا کرتی ہے۔ بائبل میں جسمانی صحت کے اعتبار سے چند ایسے فقرات موجود ہیں فوائد تو دور کی بات ہے انسانی جسم کے لیے تریاق کی جگہ زہر کا کام کرتے ہیں۔ مثلاً

① گھر کو کوڑھ سے بچانے کا طریقہ:

کتاب احبار میں ایک گھر کو کوڑھ کی وباء سے پاک کرنے کا افسانوی طریقہ درج ہے کہ:

"اور وہ اس گھر کو پاک قرار دینے کے لیے دو پرندے اور دیودار کی لکڑی، اور سرخ کپڑا اور زوفا، لے، اور وہ ان پرندوں میں سے ایک کو مٹی کے کسی برتن میں بہتے ہوئے پانی پر ذبح کرے۔ پھر وہ دیوار کی لکڑی اور زوفا اور سرخ کپڑے اور اس زندہ پرندہ کو لے کر ان کو اس ذبح کیے ہوئے پرندہ کے خون

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اور اس بہتے ہوئے پانی میں غوطہ دے۔ اور سات بار اس گھر پر چھڑکے اور وہ اس پرندے کے خون سے اور بہتے ہوئے پانی اور زندہ پرندہ اور دیوار کی لکڑی اور زوفا اور سرخ کپڑے سے اس گھر کو پاک کرے۔'' [1]

بائبل میں کوڑھ سے بچانے کا یہ طریقہ بھی بڑا عجیب ہے۔ اگر دیکھا جائے تو خون تو جراثیم، بیکٹیریا اور زہریلے مادہ (Toxin) پھیلانے کا ایک آسان طریقہ ہے۔ لہٰذا بائبل کا یہ افسانوی علاج کسی بھی طریقہ سے صحت کے لیے موزوں نہیں بن سکتا۔ اسی لیے دین اسلام نے بہتے ہوئے خون کو حرام قرار دیا ہے کیونکہ وہ انسانی صحت کا ہرگز ضامن نہیں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ﴾ (البقرۃ:173)

''تم پر مردہ اور (بہا ہوا) خون اور سور کا گوشت اور ہر وہ چیز جس پر اللہ کے علاوہ دوسروں کا نام پکارا گیا ہو حرام ہے۔''

(2) نفاس کی مدت:

اسی طرح سے بائبل میں نفاس والی خاتون اگر لڑکا جنم دے تو اس کی نفاس کی مدت مختلف ہوتی ہے۔ اگر وہ عورت لڑکی کو جنم دیتی ہے تو اس کی نفاس کی مدت مختلف ہے۔ یعنی اگر لڑکا پیدا ہوگا تو بائبل کی رو سے عورت 40 چالیس دن ناپاک رہے گی، اور اگر عورت نے لڑکی کو جنم دیا ہے تو وہ عورت اسی (80) دن ناپاک رہے گی۔ حالانکہ حقیقی نقطہ نظر سے دنوں کی یہ بڑھوتری غیر سودمند ہے، چنانچہ بائبل میں لکھا ہے کہ

''اور خداوند نے موسیٰ سے کہا وہ بنی اسرائیل سے کہہ کہ اگر کوئی عورت حاملہ ہو

[1] احبار: 15/ 53-49۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اس کے لڑکا ہو تو وہ سات دن ناپاک رہے گی جیسے حیض کے ایام میں رہتی ہے اور آٹھویں دن لڑکے کا ختنہ کیا جائے۔ اس کے بعد تینتیس دن تک وہ طہارت کے خون میں رہے۔ اور جب تک اس کی طہارت کے ایام پورے نہ ہوں تب تک نہ تو کسی مقدس چیز کو چھوئے اور نہ مقدس میں داخل ہو۔ اور اگر اس کے لڑکی ہو تو وہ دو ہفتے ناپاک رہے گی جیسے حیض کے ایام میں رہتی ہے۔ اس کے بعد وہ چھیاسٹھ دن تک طہارت کے خون میں رہے گی۔''[1]

اس فقرے میں عورت کی طہارت اور اس کی پاکیزگی کے بارے میں عجیب بات کہی گئی ہے کہ عورت اگر لڑکی جنم دے تو اسی دن ناپاک رہے گی اور اگر لڑکا جنم دے گی تو چالیس دن ناپاک رہے گی۔ حالانکہ عورت کو چاہے لڑکا ہو یا لڑکی، نفاس کی مدت میں کسی قسم کا کوئی فرق نہیں ہونا چاہیے۔ دین اسلام میں لڑکے اور لڑکی کی پیدائش پر یکساں نفاس کا حکم ہے۔ اس میں کسی بھی قسم کا کوئی فرق واضح نہیں کیا گیا ہے۔

اسی طرح موجودہ بائبل میں زناکاری کے بارے میں ایک عجیب ٹیسٹ بھی موجود ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ

(3) زناکار کو پہچاننے کا افسانوی ٹیسٹ:

''پادری ایک برتن میں مقدس پانی لے۔ فرش سے خاک اٹھائے۔ اور برتن میں ڈالے۔ یہ تلخ پانی بددعا کے بعد عورت کو دے اور اگر عورت نے زنا کیا ہے تو یہ پانی پینے کے بعد بددعا اس کے جسم میں داخل ہو جائے گی۔ پیٹ پھول جائے گا، رانیں گلنے سڑنے لگ جائیں گی...... اگر اس عورت نے زنا نہ

[1] احبار 12/ 1-6

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا ہوگا تو وہ سلامت رہے گی۔'' ❶

ہم جانتے ہیں کہ دنیا بھر میں بسا اوقات زنا کے مقدمات ملتوی ہو جاتے ہیں اور ان میں کبھی فیصلہ ہونا بھی انتہائی مشکل ہو جاتا ہے۔ خصوصاً باہر کے ممالک میں جہاں جنسی میلان طوفان کی طرح تیز ہے۔ تو وہاں کے عیسائیوں نے آج تک کسی عورت کے بارے میں بائبل کا یہ ٹیسٹ کیوں نہیں کروایا؟ مختلف جرائد اور نشریات میں یہ بات پھیلی تھی کہ امریکہ کا صدر بل کلنٹن جنسی معاملات میں ملوث تھا۔ یہاں تعجب اس بات پر ہوا کہ وہاں کے پادریوں نے انہیں بچانے یا کیفر کردار تک پہنچانے کے لیے بائبل کے درج ذیل فقرے پر عمل کیوں نہیں کیا؟ اسی سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اس فقرے پر وہ خود بھی عمل نہیں کر سکتے تو یہ فقرہ پوری انسانیت کے لیے مشعل راہ کیسے بن سکتا ہے؟''

www.KitaboSunnat.com

❶ تفصیل کے لیے دیکھیے گنتی: 5/ 31-11۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 11

صحیح بخاری بائبل اور علم ریاضی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح بخاری اور علم ریاضی

علم ریاضی بھی ایک علم کے شعبے سے تعلق رکھنے والا شعبہ ہے جس کے ذریعے بہت سے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بہت سے بلکہ ان گنت مسائل کی تعلیم دی ہے جس میں ہر اس چیز کو سامنے رکھا گیا ہے جو ضرورت انسانی ہے۔ اس طرح سے علم طب، علم جغرافیہ، علم ابدان اور علم الستة وغیرہ پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ صحیح بخاری میں علم ریاضی کے متعلق چند احادیث وارد ہیں جن میں اعداد وشمار کا تذکرہ موجود ہے۔ مثلاً صحیح بخاری میں حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج سے بطور اصلاح قسم کھائی تھی کہ میں ایک ماہ ان کے پاس نہ جاؤں گا۔ (شرعی اصطلاح میں اسے ایلاء کہا جاتا ہے)۔

صحیح بخاری کے الفاظ یہ ہیں جسے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ

((آلَى رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ نِسَائِهِ وَكَانَتِ انْفَكَّتْ رِجْلُهُ فَأَقَامَ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ ثُمَّ نَزَلَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ آلَيْتَ شَهْرًا فَقَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ.)) [1]

"رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات سے ایلاء کیا تھا۔ نبی کریم ﷺ کے پاؤں مبارک میں موچ آ گئی تھی، اس لیے آپ نے اپنے بالا خانہ میں انتیس

[1] صحيح بخاري، كتاب الطلاق، رقم الحديث: 5289.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دنوں تک قیام فرمایا تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے اترے، لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے تو ایک مہینہ کا ایلاء کیا تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مہینہ انتیس دنوں کا بھی ہوتا ہے۔''

حدیث پر غور کیا جائے تو یہاں علم ریاضی سے تعلق رکھنے والے الفاظ بھی ہیں اور علم فلکیات سے تعلق رکھنے والے الفاظ بھی ہیں۔ اگرچہ قرآن مجید میں فلکیات، جنین، و دیگر علوم پر تبصرہ طلب آیات موجود ہیں، مگر صحیح بخاری کی احادیث میں بھی چند باتیں ان علوم کے بارے میں موجود ہیں جو تمام کی تمام صحیح ہیں۔ اس کے برعکس بائبل میں بھی علم ریاضی سے متعلق کچھ تفصیل طلب بیانات موجود ہیں مگر ان کا حال اور ان میں پائے جانے والے تناقضات اور اغلاط کو آپ آئندہ باب میں ملاحظہ کریں گے۔

بائبل اور علم ریاضی

بائبل میں کئی ایسے بیانات ہیں جو علم ریاضی سے منسلک ہیں۔ مگر ان میں کئی فقرات ایسے ہیں جو علم ریاضی اور سائنس کے مخالف ہیں جن میں تعارضات اور تضادات کی ایک فہرست ہے مثلاً:

① لوگوں کی تعداد:

عذرا اور نحمیاہ میں ان لوگوں کا بیان ہے جو جلاوطنی کے بعد بابل سے واپس آئے۔ بابل کے بادشاہ بخت نصر نے لوگوں کو اسرائیل سے آزاد کیا تھا۔ یہ وہ حالت ہے جب وہ محکوم تھے یعنی محکومی کی حالت میں وہ واپس آئے اور لوگوں کے فہرست عذرا 63-2:2 اور نحمیاہ 65-7:7 میں رہا کیے گئے۔ لوگوں کے نام اور تعداد وساتھ دی گئی ہے۔

درج بالا ساٹھ فقرات میں کم از کم اٹھارہ مرتبہ نام تو بالکل وہی ہیں مگر تعداد مختلف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ ان دو ابواب میں ساٹھ سے کم آیات میں کئی تضاد موجود ہیں۔ مزید عزرا 2:64 میں بیان ہے کہ ''پوری جماعت آ کر آپ جمع کریں تو تعداد بیالیس ہزار تین سو ساٹھ 42,360 بنتی ہے۔ اور اگر آپ نحمیاہ 7:66 کا مطالعہ کریں تو یہی تعداد وہاں بیالیس ہزار تین سو ساٹھ 42,360 ملتی ہے۔ لیکن اگر آپ ان تمام فقرات کو جمع کریں تو یہ تعداد بیالیس ہزار تین سو ساٹھ نہیں بلکہ یہ تعداد 29,818 نکلتی ہے۔ اگر آپ عزرا کا باب نمبر دو جمع کریں تو یہ تعداد بیالیس ہزار تین سو ساٹھ 42,360 کے برعکس اکتیس ہزار نو اسی 31,089 بنتی ہے۔ اندازہ لگائیں کہ بائبل میں علم ریاضی سے متعلق کتنی اغلاط (بلکہ فحش غلطیاں) موجود ہیں۔ اس کے باوجود اگر یہ کہا جائے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے تو پھر اس کے بعد اور کیا کہا جائے؟

کہنے والا کہہ سکتا ہے کہ کیا اللہ تعالیٰ سے ریاضی کے یہ چند سوالات بھی حل نہیں ہو سکے؟ حالانکہ یہ سوالات تو پرائمری کا ایک طالب علم بھی بآسانی حل کر سکتا ہے۔

دوسری مثال:

② دو سو یا دو سو پینتالیس:

عزرا باب 2 اور فقرہ 65 میں لکھا ہے کہ

''ان کے ساتھ دو سو گانے والے اور گانے والیاں تھیں۔''

اسی کا مفہوم اور اسی واقعے کا ذکر نحمیا میں بھی ہے وہاں لکھا ہے کہ

''اور ان کے ساتھ دو سو پینتالیس 245 گانے والے اور گانے والیاں تھیں۔'' [1]

محترم قارئین! غور کیجیے ایک ہی واقعہ جو دو مختلف کتابوں میں مذکور ہے، ان دونوں کی گنتی میں واضح اختلاف ہے۔ ایک کے نزدیک گانے والے اور والیاں دو سو ہیں جبکہ

[1] نحمیا 7:67۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے کے نزدیک 245 ہیں۔ علم ریاضی میں تضاد واضح ہے

③ ریاضی کے متعلق تیسری غلطی: اٹھارہ سال تین ماہ دس دن یا آٹھ سال تین ماہ دس دن:

دوسری سلاطین میں لکھا ہے کہ

''یہودا اٹھارہ 18 سال کا تھا جب اس نے یروشلم پر حکمرانی شروع کی۔ اور اس نے تین ماہ دس دن تک حکومت کی۔'' جبکہ تواریخ دوم کے بیان کے مطابق یہودا آٹھ سال کا تھا جب کہ اس نے حکمرانی شروع کی اور اس نے تین ماہ دس دن حکومت کی۔''

یہاں یہوداہ کے بارے میں دو بیانات ہیں۔ پہلے بیان کے مطابق اٹھارہ سال تین ماہ اور دس دن ہیں، جبکہ دوسرے بیان کے مطابق آٹھ سال تین ماہ اور دس دن ہیں ریاضی میں یہ ایک واضح تعارض ہے۔ یا تو اٹھارہ سال درست ہوگا یا پھر آٹھ سال.....

④ بہادر مردوں کی فہرست:

ایک اور مثال: کتاب سموئیل 2 باب 24 فقرہ 5 میں یوں ہے کہ

''اسرائیل میں آٹھ لاکھ بہادر مرد نکلے جو شمشیر زن تھے۔ اور یہوداہ کے مرد پانچ لاکھ نکلے۔''

جبکہ سلاطین اول میں اسرائیل اور یہوداہ کی گنتی اس طرح لکھی ہے:

''سب اسرائیل گیارہ لاکھ شمشیر زن تھے، اور یہوداہ کے چار لاکھ ستر ہزار شمشیر زن مرد تھے۔''[1]

ان تضادات کے علاوہ بھی بائبل میں کئی اور مقامات پر ریاضی کے حوالے سے اغلاط اور تحریفات پائی جاتی ہیں۔ سابقہ سطروں میں ہم نے محض چند مثالیں ہی پیش کی ہیں۔

[1] سلاطین اول باب 21 فقرہ 5۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 12

کتاب صحیح بخاری کی ابتداء علم وحکمت سے بائبل کی ابتداء تضادات وتعارضات سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب صحیح بخاری کی ابتداء علم وحکمت سے

امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری کی ابتداء بھی اور انتہا بھی علم کے بہت وسیع پیمانے پر کی ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری کی شروعات کتاب الوحی سے فرمائی ہے۔ اس کی کئی ایک وجوہات ہیں جسے اہل علم نے مختلف مقامات پر واضح کیا ہے، اس میں سب سے اظہر بات یہ ہے کہ انسانی پیدائش سے قبل ہی اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کرنا اس کی تقدیر میں لکھا تھا۔ اور اول روز ہی سے جب سیدنا آدم علیہ السلام کو دنیا میں بھیجا تو وحی کا سلسلہ اور ہدایت کی راہ کو بذریعہ وحی واضح فرمایا۔ قرآن مجید اللہ میں تعالیٰ بیان فرماتا ہے:

﴿فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾ (البقرة: 38)

"جب کبھی تمہارے پاس میری ہدایت پہنچے تو اس کی پیروی کرنے والوں پر کوئی خوف وغم نہیں ہوگا۔"

آیت مبارکہ میں روز اول سے ہی بنی نوع کی ہدایت کے لیے زمین پر وحی کا سلسلہ جاری کرنا بتایا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری کی سب سے پہلی کتاب ہی "کتاب الوحی" قائم فرمائی۔ اور اس میں سب سے پہلی حدیث کا ذکر اس طرح فرمایا ہے:

((إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ .)) [1]

[1] صحیح بخاری، کتاب الوحي، رقم الحديث: 1.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہوتا ہے۔''

کتاب الوحی میں سب سے پہلی حدیث یہ ذکر کی کہ کتاب پڑھنے والا اپنی نیت کو درست کرلے کیونکہ نیت کا عمل دخل تمام اعمال میں شامل ہے۔ پھر اس کے بعد بتدریج ان احادیث کو پیش کیا گیا جن کا تعلق وحی الٰہی سے ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے کتاب الوحی کے تحت جو پہلی حدیث ''اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔'' پیش فرمائی ہے، اس سے ان گنت مسائل کا حل بھی فرمایا۔ جسے اہل علم خوب جانتے ہیں۔

صحیح بخاری کی ابتداء کا اسلوب بھی بہت خوب ہے ''پڑھنے والا اپنی نیت کو درست کرلے اور پھر فرمان رسول ﷺ کا مطالعہ کرے تاکہ آخرت کی زندگی میں وہ سرخرو ہوسکے۔''

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ

"هذا الحديث ثلث العلم، ويدخل في سبعين بابا من الفقه." [1]

''یہ حدیث علم کا تہائی حصہ ہے۔ اور اس حدیث میں فقہ سے متعلق ستر ابواب شامل ہیں۔''

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ

"أصول الإسلام على ثلاثة أحاديث حديث عمر: "إنما الأعمال بالنيات" وحديث عائشة "من أحدث في أمرنا هذا ما ليس منه فهو رد" وحديث النعمان بن بشير "الحلال بين والحرام بين" [2]

[1] جامع العلوم والحكم: 17/1.
[2] جامع العلوم والحكم: 17/1.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''یعنی اسلام کے اصول تین احادیث پر قائم ہیں: پہلی حدیث سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ''اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔'' دوسری حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ''جو کوئی ہمارے اس دین میں ایسی نئی بات ایجاد کرے جو اس میں نہ ہو تو وہ مردود ہے'' تیسری حدیث سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی ہے کہ ''حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح!''

بلکہ اگر یوں کہا جائے کہ ''اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے'' والی حدیث دنیا اور آخرت کے جملہ معاملات کو چند کلمات میں سموئے ہوئے ہے تو مبالغہ نہ ہوگا۔ چنانچہ عثمان بن سعید ابو عبید رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ

''وجمع امر الدنیا کلہ فی کلمۃ واحدۃ انما الاعمال بالنیات.'' [1]

''دنیا کے سارے امور اس ایک کلمے میں داخل ہو گئے ہیں ''اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔''

یہ بات تو سب ہی جانتے ہیں کہ نیت کا تعلق عمل کے ساتھ کس قسم کا ہوتا ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ کی صحیح بخاری کی ابتداء بھی بڑے حکیمانہ اور عالمانہ انداز سے ہوئی ہے۔ سب سے بڑا نکتہ یہ بھی ہے کہ کتاب الوحی میں امام بخاری رحمہ اللہ نے جتنی احادیث پیش فرمائی ہیں ان سب کا تعلق ایک دوسرے سے جڑا ہوا ہے جن میں کسی قسم کا کوئی تعارض نہیں ہے۔

☆......☆......☆

[1] جامع العلوم والحکم: 17/1.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بائبل کی ابتداء تضادات تعارضات سے

موجودہ بائبل کی ابتداء "کتاب پیدائش" یعنی "Book of Genesis" سے ہوئی ہے۔ بائبل کی ابتداء اس سے کیوں ہوئی اس سے ہمارا کوئی اختلاف نہیں اور نہ ہی یہ کوئی نکتہ اعتراض ہے۔ لیکن اس بات کو دامن گیر کر لینا چاہیے کہ "First Impression is the last Impression"

بائبل کی ابتداء تو کتاب پیدائش سے ہوئی مگر بائبل ابتدائی فقرات میں ہی کئی تعارضات کا شکار ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بائبل پڑھنے والا جب عقل سلیم اور عین الفطرت کی نگاہ کو بروئے کار لاتا ہے تو وہ سمجھ لیتا ہے کہ یہ اللہ کا کلام نہیں ہے۔ بائبل کی کتاب "کتاب پیدائش" سے چند فقرات نذر قرطاس کیے جاتے ہیں جن سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اس کے ابتدائی فقرات کو کیا نمبر دیئے جائیں گے۔

کتاب پیدائش 1 / 3:5 میں دیا ہوا ہے کہ "روشنی پہلے دن تخلیق کی گئی۔"

اور باب 1 فقرات 19-14 میں بیان ہے کہ "روشنی کا ذریعہ ستارے اور سورج وغیرہ چوتھے دن تخلیق کیے گئے۔"

ان آیات میں غیر حقیقی بیان موجود ہے کہ روشنی کے ذرائع (جن کے ذریعے روشنی ہوتی ہے)، وہ چوتھے دن تخلیق کیے گئے ہیں جبکہ ان ذرائع کے بغیر پہلے دن ہی روشنی نمودار بھی ہو چکی تھی۔ اسی طرح بائبل میں اسی کتاب کے تحت 1 / 9:13 کہا گیا ہے کہ "زمین

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسرے دن تخلیق کی گئی۔"

تحقیق کے مطابق یہ بات واضح ہے کہ دن کا انحصار زمین کی گردش پر ہے۔ لہٰذا زمین کی تخلیق کے بغیر آخر رات دن کیسے بن گئے؟ کتاب پیدائش میں مزید یہ بھی لکھا ہے کہ

"سورج اور چاند چوتھے دن بنائے گئے۔" [1]

اگر سورج اور چاند چوتھے دن پیدا ہوئے تو اس سے پہلے روشنی کہاں سے آ گئی؟؟ کیا یہ حقیقت کے خلاف نہیں؟

ایک اور فقرہ ہے کہ:

"سبزہ، جڑی بوٹیاں، جھاڑیاں اور درخت یہ سب تیسرے روز بنائے گئے ہیں۔" [2]

اس فقرہ سے پتا چلتا ہے کہ سورج کو چوتھے روز پیدا کیا گیا تھا۔ مگر سوال یہ ہے کہ سورج کی روشنی کے بغیر سبزہ کیسے وجود میں آ سکتا تھا؟ اور مزید یہ کہ سورج کی روشنی کے بغیر یہ اشیاء کیسے حیات پا سکتی ہیں؟ کتاب پیدائش میں مزید بیان ہے کہ:

"خدا نے دو روشنیاں بنائیں۔ بڑی روشنی سورج دن کی حکمرانی کے لیے، اور چھوٹی روشنی چاند رات کی حکمرانی کے لیے۔"

اگر عبرانی عبارت کے حقیقی معنی مراد لیے جائیں تو یہ "چراغ" کے معنی میں مستعمل ہے۔ ایسے چراغ جن کی اپنی روشنیاں ہیں۔ حالانکہ یہ بات ثابت شدہ ہے کہ چاند کی اپنی روشنی نہیں ہے بلکہ وہ سورج کا منعکس ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس بات کی طرف وضاحت فرمائی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿تَبٰرَكَ الَّذِيْ جَعَلَ فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّ جَعَلَ فِيْهَا سِرٰجًا وَّ قَمَرًا مُّنِيْرًا﴾

(الفرقان: 61)

[1] 9:13/1۔ [2] 11:13/1۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''بابرکت ہے وہ ذات جس نے آسمان میں برج بنائے اور اس میں آفتاب بنایا اور چاند چمکتا ہوا۔''

اس آیت نے واضح کردیا کہ چاند چمکتا ہے یعنی اس کی روشنی اپنی نہیں ہے بلکہ سورج کا عکس ہے۔ لہٰذا آیت قرآنی کے پیش نظر بائبل کا فقرہ صحیح ثابت نہیں ہوتا۔

ان فقرات کے علاوہ بھی کئی ایسے فقرات ہیں کتاب پیدائش میں جن پر حاصل سیر تبصرہ کیا جا سکتا ہے۔ بائبل کی ابتداء اغلاط اور تعارضات پر مشتمل ہے۔ اس کی ایک واضح وجہ جو سمجھ میں آتی ہے کہ بائبل انسانی تحریفات کی شکار ہوگئی ہے اس لیے اس میں غلطیوں کے انبار موجود ہیں۔ اس لیے عہد نامہ قدیم کے ''مصنفین نے اپنی عقل کے مطابق جو سمجھا، عہد نامے میں ''مقدس آیات'' کے طور پر سدا کے لیے داخل کردیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 13

صحیح بخاری بائبل اور علم جنین

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح بخاری اور علم جنین

جنین (Embryo) کے مسائل بھی طب اور ریسرچ کی دنیا میں بڑی اہمیت رکھتے ہیں جن کی تحقیقات پر دنیا بھر میں مختلف کتابیں لکھی جا چکی اور جاری ہیں M.B.B.S کی تعلیم میں یہ لازمی مضمون ہے۔ مختلف مذہبی کتابوں میں جنین پر گفتگو چیدہ چیدہ انداز سے کچھ نہ کچھ اشارتاً یا کنایتاً ضرور موجود ہے۔ مگر اسلام نے اس مسئلے کو جس طرح واضح کیا ہے، اس سے قبل کسی مذہب نے بھی اس کی باریکیوں کا ذکر نہیں کیا جبکہ نزول قرآن وحدیث کا دور آج سے تقریباً ساڑھے چودہ سو سال قبل کا ہے۔ جس میں نہ تو سائنس کا کوئی وجود تھا اور نہ جدید تحقیقات کے آلات میسر تھے۔ اس کے باوجود نبی اُمی محمد ﷺ کے ذریعے مسائل جنین کی خبریں بڑی ہی باریک بینی سے دی گئی ہیں۔ انسانی پیدائش کے مراحل کا تذکرہ چاہے وہ اندرونی (Internal stages) ہوں یا بیرونی (External stages) ہوں، قرآن وحدیث میں تفصیلاً موجود ہے جو تمام صحیح اور قطعیت کے ساتھ ہیں ان بیانات کو آج تک بلکہ قیامت تک کوئی بھی غلط ثابت نہیں کرسکتا جو اس بات کی مبین دلیل ہے کہ دین اسلام کے احکامات من جانب اللہ ہوتے ہیں۔ مسائل جنین کے متعلق چاہے:

انسانی نمو کا آغاز ہو۔

علقہ یا جونک کا مرحلہ ہو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جینائی مراحل (Enternal stages) ہوں۔

مضغہ کا بیان ہو۔

عظام کا مرحلہ ہو۔

عضلاتی لباس والا مرحلہ ہو۔

ابتدائی انسانی چالیس دن ہوں۔

چہرے کی تصویر کشی ہو۔

چہرے کی نمو کی جنیاتی تشریح ہو وغیرہ وغیرہ۔

اسلام نے ہر مسئلے کو بہت تفصیلاتی انداز میں بیان کیا ہے۔ نزول قرآن حدیث سے قبل کسی کو خبر نہ تھی کہ عورت کو آنے والا ماہواری خون (Menses) جسم کے اندر کی طبعی افعال کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے اور نہ اس بات کی خبر تھی کہ انسانی جسم میں سب سے پہلے کون سا حصہ پیدا ہوتا ہے کسی کے خواب وخیال میں یہ بھی نہ تھا کہ ہر ماہ ایک بیضہ (Ovem) بیضہ دان (Overy) سے نکل کر آہستہ آہستہ قنات المبیض (Uterine tube or Fallopian tube) میں داخل ہوتا ہے۔ 1651ء میں مغربی سائنسدان ہاروے نے نظریہ پیش کیا کہ جنین (Embryo) رحم مادر کی ریزش (Secretion) ہے، لیکن 1672ء میں ڈی گراف نے اسے غلط ثابت کرکے دنیا کو پہلی مرتبہ بیضہ دان سے متعارف کروایا اور کہا کہ جنین، رحم مادر کی ریزش نہیں بلکہ بیضہ دان میں بنتا ہے۔ 1677ء میں لی ون ہونگ (Lee Vwen Hock) اور ہیم (Hamm) نے مرد کے جرثومہ منویہ (Spermatozoon) کو زیادہ واضح طور پر بیان کیا۔ مگر اس جرثومے کے کردار کی وضاحت کرتے ہوئے پھر پرانی غلطی کا شکار ہوگئے۔ آج کل کی سائنسی تحقیقات نے بہرحال ان پرانے نظریوں کی اچھی تردید کردی ہے لیکن یہ بھی بعید نہیں ہے کہ کچھ سالوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد کے سائنسدان آج کے سائنسدانوں کے نظریے کی تردید کردیں۔ مگر جو تحقیقات قرآن و حدیث میں بیان کی گئی ہیں وہ اتنی مستند ہیں کہ آج کی تحقیقات بھی اسے ماننے پر مجبور ہوئی ہیں۔ ان کی تفصیلات ڈاکٹر کیتھ مور نے قرآنی اور حدیثی بیانات سے کئی ایک جنین کے مسائل کو اخذ کیا ہے اور ان کا دعویٰ ہے کہ قرآن وحدیث کے بیانات اس مسئلے پر روشن اور واضح ہیں۔ قرآن مجید نے بھی جنین پر بہت کچھ روشنی ڈالی ہے مگر حدیث رسول میں بھی اس علم کی طرف کئی رہنمائی کے پہلو موجود ہیں۔ اس ضمن میں ہم دیگر کتب احادیث کی بجائے صرف صحیح بخاری سے جنین کے متعلق احادیث نقل کریں گے۔ صحیح بخاری میں امام بخاری رحمہ اللہ کتاب القدر میں حدیث پیش فرماتے ہیں کہ

((عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ مَلَكًا فَيُؤْمَرُ بِأَرْبَعٍ بِرِزْقِهِ وَأَجَلِهِ وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ فَوَاللّٰهِ إِنَّ أَحَدَكُمْ أَوِ الرَّجُلَ يَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا غَيْرُ بَاعٍ أَوْ ذِرَاعٍ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا غَيْرُ ذِرَاعٍ أَوْ ذِرَاعَيْنِ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا.)) [1]

"یہ بیان سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے سنا۔ اور آپ علیہ السلام سچوں کے سچے تھے، اور آپ کی سچائی کی زبردست گواہی دی گئی۔ فرمایا: تم میں

[1] صحيح بخاري، كتاب القدر، رقم الحديث: 6594.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ہر شخص پہلے اپنی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک نطفہ رکھا جاتا ہے، پھر اتنی ہی مدت میں علقہ یعنی خون کی پھٹکی بنتا ہے، پھر اتنے ہی عرصے میں مضغہ (گوشت کا لوتھڑا)۔ پھر چار ماہ بعد اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے اور (ماں کے پیٹ میں ہی) اس کے بارے میں چار باتوں کے لکھنے کا حکم دیا جاتا ہے۔ روزی کا، موت کا، وہ بدبخت ہوگا یا نیک بخت......"

اس حدیث میں مسائل جنین کے متعلق قیمتی انکشافات ہیں جنہیں سائنسی علوم کے نامور ڈاکٹر اور محقق جناب ڈاکٹر کیتھ مور بھی بیان کرتے ہیں:

"حدیثیں ذکر کیں پہلی حدیث میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ ہر انسان کے تخلیقی اجزاء چالیس دنوں (5 ہفتے اور پانچ دنوں) میں جمع ہوتے ہیں۔ تخلیقی اجزاء کو سائنسی زبان میں پرائمورڈیا (Primordia) کہتے ہیں۔ ذکر حدیث کے سلسلے کی جنیاتی تشریح میں جنیاتی دورانیہ (Embryonic Period) کا بیان آچکا ہے۔ یہ دورانیہ پانچ یا چھ ہفتوں میں مکمل ہوتا ہے جس میں تمام اہم اعضاء سوائے تولیدی اعضاء کے (پرائمورڈیا کی) نمو ہو جاتی ہے۔ (لہٰذا).. غیر متعصب انسان کو رسول اللہ ﷺ کی رسالت پر ایمان لانے کی صاف اور بین دلیل ہے۔ [1]

حدیث ذکر کی دوسری حدیث سے واضح ہے کہ بیالیس راتیں گزرنے کے بعد بھی تولیدی اعضاء کی ابتداء نہیں ہوتی اور نازل شدہ فرشتہ اللہ تعالیٰ سے صنف

[1] اس جگہ پر یہ وضاحت کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ قرآن مجید اور حدیثی بیانات میں بہت سے ایسے بیانات ہیں جنہیں آج بھی سائنس ماننے کے لیے تیار نہیں ہے یعنی آج بھی وہ اس تحقیق میں صفر کی حیثیت رکھتی ہے لہٰذا اس کا مطلب یہ ہوا کہ ایمان بالغیب ہی اصل حقیقت ہے چاہے کسی چیز کی سائنس تصدیق کرے یا نہ کرے مومن کے ایمان پر کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ اس کے ایمان کی اصل بنیاد قال اللہ و قال الرسول ہوا کرتا ہے نہ کہ سائنس......

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے متعلق پوچھتا ہے اور اس کے حکم کو ریکارڈ کرتا ہے۔"

یہ حدیثی بیان جو صحیح بخاری کتاب القدر میں موجود ہے، ڈاکٹر کیتھ مور نے واضح کیا کہ آج کی تحقیق اور سائنس گھوم گھما کر بیان حدیث پر جمع ہو جاتی ہے حالانکہ نبی علیہ السلام کا فرمان آج سے چودہ سو سال قبل کا ہے۔ کیا یہ نبوت کی کھلی دلیل نہیں ہے؟ اس کے علاوہ دیگر کتب احادیث میں بعض دعائیں ایسی بھی موجود ہیں جن میں انسانی اعضا کی ابتداء کی طرف اشارہ ملتا ہے۔ مثلاً رسول اللہ ﷺ نے ایک دعا کی تعلیم ان الفاظ سے دی ہے:

((اللھم إنی اعوذبك من شر سمعی ومن شر بصری ومن شر لسانی ومن شر قلبی ومن شر منیی .)) ❶

"اے اللہ! میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں کانوں کے شر سے، اپنی آنکھوں کے شر سے، اپنی زبان کے شر سے، اپنے دل کے شر سے اور اپنی شرمگاہ کے شر سے۔"

یہ حدیث اگرچہ صحیح بخاری میں نہیں ہے مگر بطور تائید اس کا ذکر یہاں مناسب ہے۔ حدیث کے ترتیبی الفاظ پر غور فرمائیں کہ سب سے پہلے انسانی اعضاء میں اس کے کانوں کا ذکر ہے، مندرجہ بالا حدیث پر غور کیجیے کہ اس میں انسانی اعضاء میں کان سے ابتداء کی گئی ہے ❷ جس میں اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نشانی ہے۔

❶ سنن ابی داود، رقم الحدیث:1551.

❷ آیت قرآنی اور حدیث رسول ﷺ سے کئی مسائل اخذ کیے جا سکتے ہیں۔ ہمارا بیان کرنے کا مقصد یہ بھی ہے کہ حدیثی بیان میں جہاں انسانی اعضاء میں سب سے پہلے کان کا ذکر ہے۔ اس سے مراد صرف تخلیقی مراحل نہ ہوں گے بلکہ اس کے علاوہ اور بھی بہت حکمتیں پوشیدہ ہوں گی جن کا آج ہم ادراک کر پا رہے۔ ممکن ہے کہ حدیثی بیانات میں اور کچھ بھی نشانیاں ہوں جو ابھی ہماری سمجھ میں نہ آ رہی ہوں مزید یہ کہ سائنسی بیانات کے پیش نظر ہم قرآن وحدیث کو مقید نہیں کر سکتے کیونکہ یہ وحی الٰہی ہے اس کی حدود نہیں ہیں بلکہ یہ وسیع ترین اللہ تعالیٰ کا علم ہے لہٰذا سائنسی بیانات کی وجہ سے شریعت کے علوم کو مقید کرنا کسی طرح سے بھی مناسب نہیں ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بائبل اور علم جنین

بائبل میں علم جنین پر اتنی تفصیلی گفتگو نہیں پائی جاتی جس طرح قرآن مجید اور احادیث رسول ﷺ میں موجود ہے۔ بائبل میں جتنا بھی مواد ان حوالوں سے موجود ہے اس میں زیادہ تر اغلاط اور تعارضات پائے جاتے ہیں جس کی تفصیل بائبل پڑھنے والے حضرات جانتے ہیں۔ بائبل انسانی پیدائش کے حوالے سے کہتی ہے کہ

"ہم نے انسان کو مٹی سے بنایا ہے، اُبلے ہوئے دودھ اور نیم جامد پنیر کی طرح۔" [1]

ڈاکٹر ذاکر نائیک ﷾ اپنی تقریر میں کہتے ہیں کہ یہ بقراط، گیلن اور یونانیوں کا کہنا تھا کہ "انسان نیم جامد پنیر کی طرح تخلیق کیا گیا ہے۔ بائبل نے ہو بہو اس بات کو نقل کر دیا ہے۔

بائبل کا یہ فقرہ حقیقت میں حقائق سے کوسوں دور ہے۔ کیونکہ انسان نیم جامد پنیر کی طرح نہیں ہے بلکہ اس کی تخلیق ایک ٹپکتے ہوئے قطرے سے ہوئی ہے اور پھر وہ قطرہ بہت سارے مراحل سے گزرا۔ جس طرح کا ذکر قرآن مجید وسنت میں تفصیلاً ہے، وہی درست ہے۔ ڈاکٹر کیتھ مور کا بیان بھی شاندار ہے۔

ڈاکٹر کیتھ مور کی تحقیق:

ڈاکٹر ایل مور ٹورنٹو یونیورسٹی کے شعبہ تشریح الاعضاء اور خلیاتی حیاتیات (Anatomy and cell biology) کے پروفیسر تھے۔ آپ کی شہرت ایک بہترین اور ممتاز

[1] دیکھئے: ایوب: 10/10:9۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایمبریولوجسٹ کی تھی اور آپ (Clinical Oriented Anatomy اور (Developing humam جیسی معروف کتب سمیت شعبہ طب کی درسی کتب کے مصنف تھے۔ آپ قرآن وسنت سے بڑی دلچسپی رکھتے تھے۔ خود بیان کرتے ہیں کہ

گزشتہ تین برسوں میں نے جدہ سعودیہ کی شاہ عبدالعزیز یونیورٹی کی ایمبریالوجی کمیٹی کے ساتھ کام کیا تاکہ انسانی تولید اور قبل از پیدائش کے مراحل سے متعلق قرآن وسنت کے کئی بیانات کی تشریح اور تعبیر میں مدد لے سکوں۔ مجھے علم ایمبریالوجی کے منظم ہونے سے بہت پہلے ساتویں صدی عیسوی میں ریکارڈ ہونے والے ان بیانات کی صدفی صد درستگی پر زبردست حیرت ہوئی۔ اگرچہ میں دسویں صدی عیسوی کے مسلم سائنس دانوں کی شاندار تاریخ اور علم طب میں ان کے بعض کارناموں سے میں آگاہ تھا۔ لیکن قرآن وسنت میں بیان کردہ عقائد اور حقائق کے متعلق مجھے کچھ علم نہ تھا۔"

قاہرہ میں منعقد کانفرنس میں آپ نے ایک تحقیقی مقالہ پیش کیا جس میں آپ نے کہا کہ

"میرے لیے یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ تخلیق انسان کے تدریجی مراحل سے متعلق قرآنی آیات کی وضاحت میں مدد پیش کروں۔ مجھ پر یہ امر بالکل واضح ہو چکا ہے کہ محمد (ﷺ) کو یہ آیات اللہ نے عطا کیں۔ کیونکہ اس وقت سے کئی صدیوں بعد تک بھی یہ علم دریافت نہیں ہوا تھا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔"

ادھر پروفیسر مور کہتے ہیں کہ

"انسانی ایمبریو کے مراحل پیچیدہ ہیں۔ وہ تدریجی مراحل میں تبدیلی کے متواتر عمل سے گزرتا ہے۔ للہذا میری تجویز ہے کہ قرآن وسنت میں مذکور اصطلاحات

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا استعمال کرتے ہوئے درجہ بندی کا نیا نظام تشکیل دیا جائے ...... قرآن وحدیث پر گزشتہ چار برسوں میں کی گئی تحقیق نے انسانی ایمبریو کی درجہ بندی کا ایک نظام آشکار کیا ہے اور حیرت انگیز طور پر یہ نظام ساتویں صدی عیسوی میں بیان ہوا۔'' ❶

حقیقت ہے کہ مسائل جنین میں جتنی معلومات قرآن وحدیث نے فراہم کی ہیں، دنیا کے کسی مذہب میں اس کا عشر عشیر بھی میسر نہیں ہے۔ یہ تمام باتیں صرف اسی طرف دلالت کرتی ہیں کہ قرآن وسنت ہی حق ہیں۔ یہی فلاح کا رستہ اور ہدایت ہے۔

❶ قرآن کے سائنسی انکشافات ص 66.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 14

صحیح بخاری، بائبل اور علم نباتات

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح بخاری اور علم نباتات

صحیح بخاری کی احادیث میں علم نباتات کا ذکر بھی پایا جاتا ہے۔علم نباتات ایک بڑا وسیع علم ہے جس کا ذکر قرآن مجید نے کئی مقامات پر فرمایا ہے۔نباتاتی علم کے بارے میں دیگر کتب احادیث میں کئی احادیث پائی جاتی ہیں مگر خود صحیح بخاری میں بھی نباتاتی علم کے بارے میں چند احادیث موجود ہیں جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ نباتاتی علم ایک ضروری علم ہے اور اس سے خالق کائنات کی پہچان ہوتی ہے۔صحیح بخاری میں نباتاتی علم کے بارے میں پائی جانے والی حدیث پیش خدمت ہے۔

((عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُومُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَى شَجَرَةٍ أَوْ نَخْلَةٍ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ أَوْ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا نَجْعَلُ لَكَ مِنْبَرًا قَالَ إِنْ شِئْتُمْ فَجَعَلُوا لَهُ مِنْبَرًا فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ دُفِعَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَصَاحَتِ النَّخْلَةُ صِيَاحَ الصَّبِيِّ ثُمَّ نَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَضَمَّهُ إِلَيْهِ تَئِنُّ أَنِينَ الصَّبِيِّ الَّذِي يُسَكَّنُ قَالَ كَانَتْ تَبْكِي عَلَى مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ عِنْدَهَا .)) [1]

''سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ جمعہ کے دن خطبہ کے

[1] صحیح بخاری، کتاب المناقب، رقم الحدیث: 3584 .

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے ایک درخت (کے تنے) کے پاس کھڑے ہوئے، یا کھجور کے درخت کے پاس۔ پھر ایک انصاری عورت نے یا صحابی نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! کیوں نہ ہم آپ کے لیے ایک منبر تیار کر دیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر تمہارا جی چاہے تو کر دو۔ چنانچہ انہوں نے آپ کے لیے منبر تیار کر دیا۔ جب جمعہ کا دن آیا تو آپ اس منبر پر تشریف لے گئے۔ اس پر کھجور کے تنے سے بچے کی طرح رونے کی آوازیں آنے لگی۔ نبی کریم ﷺ منبر سے اترے اور اسے اپنے گلے سے لگالیا اور جس طرح بچوں کو چپ کرنے کے لیے لوریاں دیتے ہیں نبی کریم ﷺ نے بھی اسی طرح اسے چپ کروایا۔ پھر آپ نے فرمایا: یہ تنا اس لیے رو رہا تھا کہ وہ اللہ کے اس ذکر کو سنا کرتا تھا جو اس کے قریب ہوتا تھا۔"

اس حدیث میں واضح طور پر علم نباتات پر علمی نکات موجود ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اس حدیث کا تعلق معجزے کے ساتھ ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ مندرجہ حدیث میں ایک بہت بڑی چیز کی طرف اشارہ ہے۔ یہ کہ نباتات میں جان بھی ہوتی ہے۔ وہ سنتے بھی ہیں اور خوشی اور درد محسوس بھی کرتے ہیں۔ یہ حقیقت نبی کریم ﷺ کے دور میں امت کو بتائی گئی تھی۔ حدیث کو کئی حضرات نے تختہ مشق بنانے کی ناکام جستجو بھی کی ہے مگر الحمد للہ چودہ سو سال بعد اس حدیث کی صداقت پر آج ان منکرین کے دانت کھٹے ہو گئے۔

رسول اللہ ﷺ نے مومن کی مثال ایک ایسے درخت سے دی ہے جس کے پتے دیگر درختوں کے پتوں کی طرح نہیں جھڑتے آپ علیہ السلام کا فرمان مبارک ہے:

((ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ شَجَرَةٍ خَضْرَاءَ لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَلَا يَتَحَاتُّ فَقَالَ الْقَوْمُ هِيَ شَجَرَةُ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَذَا هِيَ شَجَرَةٌ كَذَا فَأَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ هِيَ النَّخْلَةُ .)) ❶

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد مبارک فرمایا: مومن کی مثال اس سرسبز درخت کی سی ہے جس کے پتے نہیں جھڑتے۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا یہ فلاں اور فلاں درخت ہے۔ (عبداللہ رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں میرے دل میں آیا کہ کہوں کہ یہ کھجور کا درخت ہے لیکن چونکہ نوجوان تھا، اس لیے مجھے بولتے ہوئے حیا آئی۔ پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا وہ کھجور کا درخت ہے۔''

مذکورہ حدیث میں مومن کی مثال کھجور کے درخت کی سی دی گئی ہے کیونکہ وہ مضبوط بھی ہوتا ہے اور اس کا پھل صحت کے لیے بھی انتہائی مفید ہوتا ہے۔ حدیث میں اس درخت کے بارے میں یہ بھی معلومات فراہم ہوئیں کہ اس کے پتے (دیگر درختوں کے پتوں کے مقابلے میں) نہیں گرتے اسی طرح مومن بھی ہمیشہ اپنے عقائد پر جما رہتا ہے۔ یعنی اپنا ایمان فروخت نہیں کرتا۔ کھجور کا درخت آج بھی دنیا میں موجود ہے، آپ مشاہدہ کر سکتے ہیں کہ اس کے پتے جھڑتے نہیں۔ علم نباتات پر کتب حدیث میں چیدہ چیدہ مقامات پر بڑی حیرت انگیز معلومات کے ذخائر موجود ہیں جس سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ احادیث رسول ﷺ کا انحصار بھی وحی الٰہی پر موقوف ہے۔ ایک حدیث صحیح مسلم میں بھی موجود ہے، جو چونکا دینے والی ہے۔ طویل حدیث میں ذکر ہے کہ

زمینی پیداوار کی چونکا دینے والی حدیث:

((ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ مَطَرًا لَا يَكُنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ فَيَغْسِلُ الْأَرْضَ حَتَّى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ ثُمَّ يُقَالُ لِلْأَرْضِ أَنْبِتِي ثَمَرَتَكِ وَرُدِّي بَرَكَتَكِ فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ وَيَسْتَظِلُّونَ

❶ صحیح بخاری، کتاب الادب، رقم الحدیث: 6122.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يفحصها.)) ❶

''پھر اللہ بارش نازل کرے گا جس سے کوئی مکان اور کوئی جھونپڑا خالی نہیں رہے گا، چنانچہ زمین یوں دھل جائے گی جیسے جھاڑو دی ہوئی زمین ہو۔ پھر زمین سے کہا جائے گا: اپنے پھل اُگا اور برکتیں لٹا۔ پھر اس دن بہت سارے لوگ ایک انار کھائیں گے اور اس کے چھلکے کے سائے میں بیٹھیں گے.....''

حدیث میں بہت بڑے بڑے جسم کے پھلوں کا ذکر ہے۔ بڑے پھلوں کے جسم کی زیارتیں آج کے دور میں بھی ہم کر رہے ہیں۔ مثلاً آپ دیکھئے تربوز، حلوہ کدو وغیرہ کا جسم عام جسم سے کہیں بڑا ہے جن کی تصاویر اور خبریں اخبارات اور مختلف جرائد کی صورتوں میں موصول ہوتی رہتی ہیں۔ مندرجہ بالا حدیث میں بیان کردہ فزوں تر زرعی پیداوار کے امکانات کی تائید ہے۔ مثلاً قرآن مجید میں ایک آیت ایسی ہے جو بہت زبردست زرعی پیداوار یعنی علم نباتات کی وسعت کی نشاندہی کرتی ہے مثلاً ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝﴾ (البقرة: 261)

''جو لوگ اللہ کی راہ میں مال خرچ کرتے ہیں ان کی مثال اس دانے کی سی ہے جو سات بالیاں نکالے (اور) ہر بالی میں سو دانے ہوں، اور اللہ جس کے لیے چاہے اس سے بھی بڑھا دیتا ہے اور اللہ وسعت والا، خوب جاننے والا ہے۔''

آیت کے بارے ریسرچ اسکالر محسن فارانی رقمطراز ہیں کہ

''اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک کلام میں تقریباً 1400 سال پہلے گندم کے دانوں کی

❶ صحیح مسلم، باب ذکر الدجال، رقم الحدیث: 2937.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیداوار میں غیر معمولی اضافے کی جو نوید سنائی ...... اور وہ اناج کی پیداوار کا وہ ہدف ابھی حاصل نہیں کر رہے جس کا اشارہ سورۃ بقرہ کی مذکورہ بالا آیت میں کیا گیا ہے۔''

اس سلسلے میں ماہر زراعت جناب محمد اعجاز تبسم اپنی ایک رپورٹ بعنوان ''کلام الٰہی کے مطابق گندم کی اوسط پیداوار 189 من فی ایکڑ'' میں لکھتے ہیں:

''اس آیت مبارکہ (البقرۃ: 261) میں محققین کے لیے ایک ہدف، ایک نشان اور ایک منزل کا تعین بھی کیا گیا ہے کہ غلہ دار اجناس کے ایک دانے سے سات سو دانے یا اس سے بھی زیادہ اگائے جا سکتے ہیں۔ قبل از سبز انقلاب (عشرہ 1960ء) گندم کی تحقیق اس وقت کی مروجہ دیسی اقسام پر مبنی تھی جن پر فی پودا اوسطاً اڑھائی خوشے (سٹے) لگتے تھے۔ کچھ دانے گر کر ضائع ہونے کے بعد ہر خوشے سے اوسطاً 20 تا 25 دانے ملتے تھے، یعنی اس وقت ہماری تحقیق گندم کے ایک دانے کی کاشت سے کم وبیش 40 تا 45 دانوں کے ملنے تک محدود تھی۔

1960ء کی دہائی میں آنے والے سبز انقلاب کے بعد اللہ عزوجل کے فضل وکرم اور اس کے بعد ماہرین گندم کی تحقیقی کاوشوں کی بدولت تادم تحریر انسانی تحقیق اس مقام تک پہنچ چکی ہے جہاں ایک دانے سے ہم اوسطاً پونے دو خوشوں کے ذریعے سے 48 تا 54 دانے فی خوشہ کے حساب سے کل تقریباً 100 دانے حاصل کرنے میں الحمد للہ کامیاب ہو چکے ہیں۔ گویا ارشاد ربانی کے مطابق ہر دانے سے مزید 600 دانے پیدا کرنے کی گنجائش ابھی باقی ہے۔

''ایک دانے سے سو دانوں تک پہنچنے کی تحقیق سے ہم یوں بھی اوراک حاصل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر سکتے ہیں کہ اس وقت ہمارے ملک کی مجموعی اوسطاً 27 من فی ایکڑ پیداوار ہے اور اگر اپنی تحقیق، جستجو اور لگن سے ہم ایک دانے 700 (یعنی 7 گن) تک پہنچ جاتے ہیں تو ہماری اوسط پیداوار 7x27 یعنی 189 من فی ایکڑ ہو سکتی ہے۔"[1]

ان گزارشات کا حاصل یہ ہے کہ معجزاتی بیانات قرآن وحدیث میں اس نوعیت کے ہیں جس سے انسانی عقل دنگ ہو کر رہ جاتی ہے اور اُس دور کے ہیں جس میں سائنس کا وجود تک نہ تھا۔ لہٰذا آیئے قرآن وحدیث کو اپنا اوڑھنا اور بچھونا بنایئے اپنی زندگی اس کے مطابق بنایئے اسی میں دنیا اور آخرت کی نجات ہے۔

[1] اسلام کی سچائیاں اور سائنسی اعتراضات: ص 88 تا 91۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بائبل اور علم نباتات

بائبل میں اگرچہ نباتاتی معلومات بھی موجود ہیں مگر وہ اکثر غلط ثابت ہوئے ہیں۔ بائبل کی ابتدائی کتاب ''کتاب پیدائش'' میں علم نباتات کے بارے میں جو فقرات موجود ہیں، وہ تعارض اور اغلاط کا شکار ہیں مثلاً

بائبل کتاب پیدائش میں سبزہ، جڑی بوٹیاں، جھاڑیاں اور درخت یعنی علم نباتات کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ سب کچھ تیسرے روز بنایا گیا۔ (1)

جبکہ اسی کتاب (1:16) میں یہ لکھا ہے کہ سورج چوتھے روز بنایا گیا ہے۔ یہ ایک واضح غلطی ہے کیونکہ سبزہ کے لیے سورج کی روشنی انتہائی ضروری ہوتی ہے۔ سبزہ اگا تیسرے روز اور سورج پیدا ہوا چوتھے روز۔ لہٰذا سورج کی روشنی کے بغیر سبزہ کیسے حیات پاسکتا ہے؟ علم نباتات اور جڑی بوٹیوں کے حوالے سے بائبل میں ایک جگہ اور بڑی عجیب اور غیر تحقیقی بات درج ہے۔ چنانچہ کتاب پیدائش ہی میں لکھا ہے کہ

''خدا نے تمہیں تمام جڑی بوٹیاں بیج کے ساتھ دی ہیں۔ پھل دار درخت ایسے کہ جن کا بیج تمہارے لیے گوشت کی طرح ہے۔'' (2)

آج ایک عام آدمی جس کا تھوڑا سا بھی تعلق نباتاتی معاملات سے ہے وہ جانتا ہے کہ

(1) Genesis 1:14.

(2) پیدائش 1:29۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کئی زہریلے پودے ہیں مثلاً

Datura، Stritchi، Wild berries، مسکن تاثیر والے Tranquilizing پودے bacaipoid، Polyander کہ جو کھانے والے کے لیے مرنے کا باعث بن سکتے ہیں۔ لہٰذا کس طرح ممکن ہے کہ خالق کائنات بنی نوع انسان کو ایسے پودے کھانے کو کہے جس میں تریاق نہیں بلکہ زہر ہو۔ اور یہ زہر آلود جڑی بوٹیاں اور نباتات ہرگز انسانی غذا نہیں بن سکتے...... خلاصہ یہ ہوا کہ بائبل کے درج بالا فقرات کسی بھی طریقے سے اللہ تعالیٰ کا کلام نہیں ہیں، کیونکہ خالق کائنات اپنی مخلوق کو کبھی بھی ہلاکت میں نہیں ڈالتا۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرما دیا ہے کہ:

﴿ وَ اَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ لَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۛۚ وَ اَحْسِنُوْا ۛۚ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ ﴾ (البقرة: 195)

"اور اللہ کے راستے میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں کو ہلاکت کی طرف مت ڈالو اور نیکی کرو، بے شک اللہ نیکی کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔"

لہٰذا صحیح بخاری میں نباتات کے متعلق جتنے بھی بیانات ہیں وہ سب کے سب حقیقت پر مبنی ہیں جبکہ بائبل کے چند بیانات جو آپ نے دیکھے، وہ غیر محقق ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 15

صحیح بخاری اور ڈاکٹر موریس بکائی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح بخاری اور ڈاکٹر موریس بکائی

ڈاکٹر موریس بکائی نے اپنی کتاب "The Bible the Qura'an and Science" میں آخری باب "قرآن، حدیث اور جدید سائنس" قائم فرمایا ہے۔ اس میں آپ نے اپنی کئی گزارشات قارئین کے سامنے پیش کی ہیں جن میں ایک پہلو جو صحیح نہیں ہیں۔ یا تو جو پہلو انہوں نے قارئین کے سامنے رکھے لاعلمی کی بناء پر قائم ہیں، یا پھر انہوں نے جدید سائنس (Modern Science) کو حتمی فیصلہ جانا ہے۔ اگر پہلی بات کی طرف غور کیا جائے کہ موریس بکائی نے لاعلمی کی بناء پر صحیح بخاری اور ذخیرہ احادیث کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے تو یہ مناسب نہ تھا کیونکہ علم حدیث کے عشر عشیر سے بھی وہ ناواقف تھے ان پر یہی حکم لگایا جائے کہ:

﴿وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ﴾ (بنی اسرائیل: 36)

"اس چیز کے پیچھے نہ پڑو جس کا تمہیں علم نہیں ہے۔"

علم حدیث ایک ایسا بیش بہا علم ہے جس پر ہمارے اسلاف نے اپنا تن، من سب کچھ قربان کر دو کروایا تھا۔

حدیث رسول ﷺ اسی طرح وحی ہوتی ہے جیسے قرآن مجید۔ اور ویسے بھی یہ کوئی ضروری قاعدہ نہیں ہے کہ ہر بات سائنسی تحقیق کے مطابق ہو۔ یہ بھی تو ہوسکتا ہے کہ سائنس ابھی تک اس مقصد تک رسائی نہ حاصل کر پائی ہو جس مقصد کو حدیث بیان کر رہی ہے۔ اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر ہم موریس بکائی کے دوسرے پہلو کو دیکھیں جو خود ان کے اپنے تجربہ سے آشکارا ہے کہ انہوں نے حدیث رسول ﷺ کو سائنس کے کٹہرے میں لا کر کھڑا کیا ہے حالانکہ سائنس کے بیانات اور اس کے (Statements) آئے دن تبدیل ہوتے رہتے ہیں، یہ بات کسی بھی سائنس کے طالب علم سے مخفی نہیں ہے کہ سائنسی بیانات اکثر وبیشتر تحقیقات کے نتیجے میں بدلتے رہتے ہیں۔ لیکن اس کے برعکس قرآنی اور حدیثی بیانات اپنی جگہ اٹل اور لاتبدیل ہیں، اسلامی ضوابط اور اس کی تعلیمات کا انحصار صرف قرآن مجید کی تعلیمات پر موقوف نہیں ہے بلکہ اس کی تعلیمات کا انحصار قرآن وسنت دونوں پر مبنی ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ اسلام کا ایک ماخذ تو بالکل ٹھیک ہو اور دوسرا ماخذ (احادیث) انتہائی ظن اور اغلاط سے پر قائم ہو...... حقیقت میں یہ ہماری دنیاوی تحقیقات ہے کہ ہم نے وحی الٰہی کے ساتھ نہ تو انصاف کیا بلکہ اس کے گلے پر ظلم کی چھری چلا دی اور پھر امت سے تقاضا کیا کہ ہماری ان بے تکی باتوں کو قبول کرلیا جائے جن کی بنیاد لاعلمی کے ساتھ وابستہ ہو۔ ہم ڈاکٹر موریس بکائی کی خدمت کے انکاری نہیں ہیں بلکہ امت کو یہ باور کروانا چاہتے ہیں کہ قرآن وحدیث دونوں ہر قسم کی اغلاط، تحریفات اور تعارضات سے پاک ہیں۔ اس پر جو بھی اعتراضات وارد کیے جاتے ہیں، سب کے سب تارِ عنکبوت کے مانند کمزور ہیں۔ ڈاکٹر موریس بکائی حدیث رسول ﷺ پر گفتگو کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ:

"As regards their origins, some of the hadiths and Gosphes have one point in common which is that neither of them was compiled by an auther who was as eyewitness of the events he discrilses nor were they compiled untill some time after the events recorded the hadiths like the gospels, have not all been accepted as

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

authentic, only a small number of them receive the quasi-unanimous approval of specialists in Muslim tradition so that, exept Al-muwatta, Sahih Muslim, and Sahih al-Bukhari one finds in the same book hadiths presumed to a authentic side by sides with ones which are either dubious or should be rejected out right." [1]

''یعنی جہاں تک کہ ان کے ماخذ کا تعلق ہے بعض احادیث ومواعظ میں یہ بات مشترک ہے کہ ان کو کسی ایسے مصنف نے مرتب نہیں کیا جو اپنے بیان کردہ واقعات کا عینی گواہ نہ ہو۔ نہ ہی وہ اس وقت تک ضبط تحریر میں آئی تھیں جب تک ان واقعات کو ظہور میں آئے کچھ عرصہ نہیں گزرا تھا۔ اناجیل کی طرح احادیث بھی سب کی سب مستند نہیں سمجھی جاتیں۔ ان میں سے کچھ ایسی ہیں جن کو اسلامی روایت کے ماہرین متفقہ طور پر تسلیم کرتے ہوں۔ چنانچہ سوائے موطا، صحیح مسلم اور صحیح بخاری کے، ایک ہی کتاب میں ایسی حدیثوں کے ساتھ ساتھ جن کو مستند سمجھا جاتا ہے ایسی حدیثیں بھی مشکوک ومشتبہ ہیں اور ایسی بھی ہیں جن کو کلیتاً مسترد کر دینا چاہیے۔''

ڈاکٹر موریس بکائی نے اپنی تحریر میں کافی حد تک غیر تحقیقی باتیں پیش کی ہیں۔ یہی باتیں اگر وہ بائبل کے لیے کہیں تو ہمیں چنداعتراض نہیں۔ کیونکہ بائبل میں تحقیق، ضبط اور عدل کا کوئی معیار نہیں ہے جیسا کہ علوم حدیث ایک بیش بہا علمی ورثہ ہے جسے نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کے لیے چھوڑا ہے...... ڈاکٹر صاحب نے جو اقتباسات پیش کیے ہیں یہ تمام باتیں مطالعے کی کمی یا پھر سائنس کو حتمی سمجھنے کی مرہون ہے جیسا کہ راقم نے پچھلی سطروں میں

[1] The bible the Quran and Science, pg: 243

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واضح کیا ہے آپ کے ان خیالات و بیانات میں چند باتیں قابل اعتراض ہیں۔ جن کا جواب دینا بہت ضروری ہے۔ آپ کے بیان کردہ سطروں سے کچھ باتیں واضح ہوئیں:

الف: کوئی مصنف اپنی بیان کردہ واقعات کا عینی گواہ نہیں ہے۔

ب: نہ ہی اس وقت ضبط تحریر میں آئیں جب وہ واقعات ظہور میں آئے۔

ج: اناجیل کی طرح احادیث بھی سب کی سب مستند نہیں سمجھی جاتیں۔

خ: موطا، صحیح مسلم اور صحیح بخاری میں بھی جو احادیث ہیں وہ مستند ہونے کے باوجود مشکوک اور مشتبہ ہیں۔ انھیں کلیتاً مسترد کر دینا چاہیے۔

اب ہم ترتیب سے ان اعتراضات کا جائزہ لیتے ہیں۔

حدیث بیان کرنے میں کوئی مصنف اپنے بیان کردہ واقعہ کا عینی گواہ نہیں:

علوم حدیث سے واقفیت رکھنے والا ادنیٰ سا طالب علم بھی جانتا ہے کہ ہر راوی واقعہ کا عینی شاہد نہیں ہوتا یہ شرط کہ جو روایت بیان کر رہا ہو وہ راوی موقعہ پر موجود ہو، تو ہر صحیح حدیث کی شرائط میں داخل ہے کہ اگر حدیث رسول، یا قول رسول، یا پھر افعال رسول کو کوئی راوی نقل کرے تو لازمی اسے کسی صحابی کا حوالہ دینا ہوگا یہ جو سند (Chain) ہے وہ نبی کریم ﷺ تک پہنچتی ہو، اور اگر راوی صحابی کا نام نہ لے اور براہ راست حدیث بیان کردے تو محدثین کے اصولوں میں اسے قبولیت کا درجہ ہرگز نہیں دیا جائے گا۔ بلکہ ایسی روایات مسترد کر دی جائیں گی، اور ایسی روایت کو اصول حدیث میں مرسل یا منقطع کہا جائے گا جو ضعیف حدیث کی قسموں میں سے ہے۔ لہٰذا بخوبی سمجھ لینا چاہیے کہ نیچے سے اوپر تک جو سند روایت کی جائے گی اس سند میں انقطاع نہیں ہوگا یعنی مکمل طور پر وہ سند صحت کے ساتھ نبی کریم ﷺ تک جا پہنچے گی۔ یہی وجہ ہے کہ سند کی چھان بین کی طرف محدثین نے شرعی اصولوں کے تحت ایسی خصوصی توجہ دی جس کے ذریعے شکوک اور شبہات اپنی موت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ مر گئے۔ یہی وجہ ہے کہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ سند کو دین قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ

"الاسناد من الدين لو لا الاسناد لقال من شاء ما شاء." ❶

"اسناد دین میں سے ہیں، اگر اسناد نہ ہوتیں تو جو کوئی چاہتا کہتا۔"

اسناد کا فائدہ ہی یہ ہے کہ بیان کردہ واقعہ یا حدیث کے عینی شاہد تک رسائی ہو جائے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم بھی اسی غرض سے سفر کیا کرتے تھے کہ اس صحابی سے حدیث نقل کرو جس نے خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو۔ ایک واقعہ نذر قرطاس ہے جس سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ہر حدیث جو صحت کے ساتھ ہے اس کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچنا ضروری ہے۔ یعنی سب سے اولین راوی ہے وہ موقع پر ضرور حاضر رہا ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ مسند احمد میں حدیث نقل کرتے ہیں کہ

"عن محمد بن عقيل انه سمع جابر بن عبدالله يقول بلغني حديث عن رجل سمعه من رسول الله ﷺ فاشتريت بعيرا ثم شددت عليه رحلي فسرت اليه شهرا حتى قدمت عليه الشام فإذا عبدالله بن انيس فقلت للبواب قل له جابر على الباب ... ." ❷

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے ایک حدیث نبی علیہ السلام کے حوالے سے معلوم ہوئی جو ایک صحابی نے نبی علیہ السلام سے خود سنی تھی۔ میں نے ایک اونٹ خریدا اس پر کجاوہ کسا اور ایک ماہ کا سفر طے کر کے وہاں مطلوبہ صحابی سیدنا عبداللہ بن

❶ معرفة علوم الحديث للحاكم: ص 6.
❷ مسند احمد، رقم الحديث: 16138۔ الرحلة في طلب الحديث للخطيب: ص 48.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انیس رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوگئی۔ میں نے چوکیدار سے کہا کہ ان سے جاکر کہو دروازے پر جابر ہے، انہوں نے پوچھا عبداللہ کے بیٹے؟ میں نے اثبات میں جواب دیا تو وہ اپنے کپڑے گھسیٹتے ہوئے نکلے اور مجھ سے چمٹ گئے۔ میں نے بھی ان سے معانقہ کیا اور کہا کہ قصاص کے متعلق مجھے ایک حدیث کے بارے میں پتا چلا ہے کہ اُسے آپ نے نبی علیہ السلام سے خود سنی ہے۔ مجھے اندیشہ ہوا کہ اسے سننے سے پہلے آپ یا مجھ میں سے کوئی دنیا ہی سے رخصت نہ ہو جائے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ قیامت کے دن لوگ برہنہ، غیر مختون اور ''بہم'' اٹھائے جائیں گے۔ ہم نے ان سے بہم کا معنی پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ جس کے پاس کچھ نہ ہو۔ پھر انہیں انتہائی قریب سے ایک منادی کی آواز سنائی دے گی کہ میں ہی حقیقی بادشاہ ہوں، میں بدلہ دینے والا ہوں۔ اہل جہنم میں سے اگر کسی کو کسی جنتی پر کوئی حق ہو تو اس کا بدلہ لینے سے پہلے وہ جہنم میں داخل نہ ہوگا۔ اسی طرح اگر اہل جنت میں کسی کا کسی جہنمی پر کوئی حق ہو تو جب تک میں اس کا بدلہ نہ لے لوں اس وقت تک وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔ حتیٰ کہ ایک طمانچے کا بدلہ بھی لوں گا۔ ہم نے پوچھا کہ جب ہم اللہ کے سامنے غیر مختون اور خالی ہاتھ حاضر ہوں گے تو کیسا لگے گا؟ انہوں نے جواب دیا کہ وہاں نیکیوں اور گناہوں کا حساب ہوگا۔''

مندرج واقعہ واضح طور پر اس مسئلے کے حل کے لیے کافی ہے کہ صحابی رسول سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے حدیث کی خاطر ایک ماہ تک کا سفر کیا اور براہ راست اس صحابی کے پاس پہنچے جو عینی شاہد تھے۔ اس قسم کے سینکڑوں واقعات کتب رجال اور احادیث میں مرقوم ہیں۔ ایک اور واقعہ اسی طرح سیدنا ابو ایوب رضی اللہ عنہ کا ہے کہ وہ بھی ایک لمبے سفر پر تشریف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لے گئے ایک صحابی سے حدیث سننے کی غرض سے۔ اور ان کا نام عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ تھا۔ جیسا کہ مسند حمیدی (384) اور مسند احمد (153/4) وغیرہما میں موجود ہے کہ وہ سیدھے انہی صحابی کے پاس گئے جنہوں نے بلاواسطہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خود حدیث سنی تھی۔ اس کے علاوہ ایک اور بھی واقعہ کتب احادیث میں مذکور ہے کہ سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص مدینے سے لمبا سفر کر کے صرف ایک حدیث کی خاطر پہنچا اور اس وقت ابودرداء رضی اللہ عنہ دمشق میں تھے۔ [1]

لہٰذا ڈاکٹر مورلیس بکائی کا اعتراض حقیقت سے کوسوں دور ہے۔ بلکہ ہم سمجھتے ہیں کہ علوم حدیث سے ناواقفیت اور ناآشنائی کی یہ جیتی جاگتی علامت ہے۔

جب واقعات رونما ہوئے تو اس وقت ضبط وتحریر نہ تھا:

یہ اعتراض بھی فضول ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین کو حافظے اور تحریر کے ذریعے ہی حفاظت میں رکھا گیا تھا۔ یعنی ان دو چیزوں کے ذریعے سے حفاظت حدیث کے سامان کو بروئے کار لایا گیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مبارک میں ضبط اور تحریر کی ابتداء ہو چکی تھی، اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک بڑی جماعت ہمہ وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں اور بائیں رہتے تھے۔ جیسے ہی کوئی بات زبان مبارک سے نکلتی، فوراً اسے حفظ کیا جاتا اور اس کے بعد ضبط تحریر کے القاب میں ڈھالا جاتا۔ اس کی تفصیل محدث ابن عبدالبر رحمہ اللہ کی کتاب "جامع بیان العلم وفضلہ" اور ابن حزم کی "الاحکام فی اصول الاحکام" اور جلال الدین السیوطی کی "تدریب الراوی" وغیرہم میں دیکھی جاسکتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی احادیث کو قرآن مجید کی طرح تحریر کرنے کا حکم صادر فرمایا تھا چنانچہ حکم کی تعمیل میں پچاس سے زائد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کتابت وحی کی اہم ترین ذمہ داری کے امین ٹھہرے تھے۔ کتب احادیث ورجال

[1] صحیح ابن حبان: 88.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نام موجود ہیں جنھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں ہی احادیث کو قلمبند کرنے کی ذمہ داری نبھائی تھی۔ چند ایک مثالیں ہدیہ قارئین ہے۔

موسیٰ بن طلحہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ

"عندنا كتاب معاذ عن النبى صلی اللہ علیہ وسلم" [1]

''ہمارے پاس معاذ رضی اللہ عنہ کی کتاب موجود ہے جو انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔''

سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ جنھوں نے صحیفہ یرموک لکھا تھا انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث لکھنے پر یہ الفاظ نقل فرمائے ہیں:

((قال قيدوا العلم قلت وما تقيده؟ قال الكتاب)) [2]

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علم کو قید کرلیا کرو۔ میں نے پوچھا اسے قید کیسے کیا جائے؟ فرمایا: لکھنے سے۔''

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

((كتب النبى صلی اللہ علیہ وسلم على كل بطن عقوله ثم كتب انه لا يحل لمسلم ان يتولى مولى رجل مسلم بغير اذنه ثم اخبرت انه لعن فى صحيفته من فعل ذالك.)) [3]

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحریر فرمایا تھا کہ ''ہر قبیلہ پر اس کی دیت واجب ہوگی'' پھر یہ بھی تحریر فرمایا تھا کہ کسی مسلم کو جائز نہیں کہ کسی دوسرے مسلم کے مولی کے

---

[1] رواه الدار قطنى فى سننه كتاب الزكاة.

[2] جامع بيان العلم: 72/1.

[3] صحيح مسلم، كتاب العتق رقم الحديث: 1507.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بغیر اس کی اجازت کے، اپنا مولی بنا لے۔ پھر مجھے خبر دی گئی کہ آپ نے اس کتاب میں اس کام کرنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔"

رسول اللہ ﷺ نے اپنے آخری خطبہ حجۃ الوداع میں ایک صحابی کی درخواست پر احادیث لکھوائی تھیں۔ چنانچہ صحیح بخاری میں موجود ہے:

((اكتبوا لأبي شاه .))❶

"ابو شاہ کے لیے (میرے فرامین) لکھ دو۔"

اس طرح سے ایک صحابی کو حدیث لکھنے کی ترغیب دیتے ہوئے نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا کہ

((اكتب فو الذي نفسي بيده ما يخرج منه الا حق .))❷

"احادیث لکھا کرو۔ قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اس منہ سے حق کے سوا کچھ نہیں نکلتا۔"

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس بھی نبی کریم ﷺ کی احادیث لکھی ہوئی تھیں جس کے بارے میں سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رضی اللہ عنہ كَتَبَ لَهُ هَذَا الْكِتَابَ لَمَّا وَجَّهَهُ إِلَى الْبَحْرَيْنِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذِهِ فَرِيضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَالَّتِي أَمَرَ اللَّهُ بِهَا رَسُولَهُ .))❸

❶ صحیح بخاری، کتاب العلم: 21/1.

❷ سنن ابی داود، کتاب العلم: 250/1۔ رجالہ ثقات.

❸ صحیح بخاری، کتاب الزکوۃ، رقم الحدیث: 1454۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جب ان کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تو ایک نوشتہ لکھ کر دیا جس کا مضمون یہ تھا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم، یہ زکوۃ کے فرائض ہیں جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر فرض کیا ہے اور اپنے رسول کو انہی کا اللہ تعالی نے حکم دیا ہے۔''

صحیح بخاری کتاب الجہاد میں ایک اور حدیث ہے:

((عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ أَرْسَلَنِي أَبِي خُذْ هَذَا الْكِتَابَ فَاذْهَبْ بِهِ إِلَى عُثْمَانَ فَإِنَّ فِيهِ أَمْرَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الصَّدَقَةِ.))

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اپنے لڑکے محمد بن حنفیہ سے فرمایا اس کتاب کو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس لے جاؤ اور ان سے اس پر عمل کے لیے کہو۔ کیونکہ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے سے متعلق احکام درج ہیں۔''

جب وہ اس کتاب کو لے کر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے تو آپ نے فرمایا:

((أَغْنِهَا عَنَّا.)) [2]

''میں اس سے مستغنی ہوں۔'' یعنی میرے پاس یہ احکام پہلے سے موجود ہیں۔

ان دلائل کے علاوہ بے شمار ان گنت واقعات اور بھی ایسے ہیں کہ اگر سب کو جمع کر لیا جائے تو سینکڑوں صفحات اس کی نذر ہو جائیں گے۔ خلاصہ کلام یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو بھی احادیث صحابہ دیکھتے، اس کو حفظ کے ساتھ تحریری شکل بھی دے دیتے تھے۔ لہذا ڈاکٹر موریس بکائی کا اعتراض لاعلمی کی نذر ہے جس کا دلائل و حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔

1. صحیح بخاری، رقم الحدیث: 3112.
2. صحیح بخاری، رقم الحدیث: 3111-3112.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اناجیل کی طرح احادیث بھی سب کی سب مستند نہیں سمجھی جاتیں

مزید آپ لکھتے ہیں کہ: حدیث میں تو دعویٰ صرف ان احادیث کی صحت کا ہے جو جمہور محدثین کے متفقہ اصولوں کے بعد صحیح الاسناد قرار دی جائیں۔ اس کی صحت کے ساتھ ساتھ اس میں کسی قسم کی کوئی علت دقیقہ نہ ہو۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ جمہور محدثین جسے صحیح قرار دیں تو وہ حدیث ضعیف ہو۔ جہاں تک تعلق ہے اناجیل کا تو وہ حدیث کا مقابلہ دور تک نہیں کرسکتیں۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ اناجیل کی چھان پھٹک کا کوئی مطمع نظر یہودیوں اور عیسائیوں کے پاس موجود ہی نہیں ہے۔ اس کے برعکس مسلمانوں کے پاس ہر حدیث کی صحت اور ضعف کے لیے مکمل ایک ضابطہ اسماء الرجال کے علم کی صورت میں موجود ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صحیح احادیث کے ذریعہ ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ کی مکمل زندگی محفوظ نہیں بلکہ محفوظ ترین ہے۔ اس ضمن میں ایک شہادت ہی کافی رہے گی۔ محدثین کی عرق ریزی کو ششوں سے حیات نبوی کا ایک ایک گوشہ یوں محفوظ ہوگیا کہ لَيْلُهَا كَنَهَارِهَا، (ان کی رات بھی گویا دن کی مانند ہے) لیکن اس کے برعکس حیات مسیح جو بائبل میں مرقوم ہے اس پر کوئی خاص مواد موجود نہیں ہے۔ ملاحظہ کیجیے برٹانیکا کا حوالہ

> "صاف اور درست بات یہ ہے کہ حیات مسیح پر لکھنے کی کوشش ترک کر دینی چاہیے۔ اس کے لیے یقیناً مواد موجود نہیں ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ہمارے پاس ان کی زندگی کا ریکارڈ پچاس دنوں سے زیادہ کا نہیں ہے۔"

حقیقت میں احادیث رسول کو غیر ثابت اور غیر مستند کہنا بہت آسان ہے کیونکہ احادیث کو تنقید کا نشانہ بنانا اور اسے تختہ مشق بنانا مستشرقین کا وتیرہ رہا ہے۔ چنانچہ اگر ہم ان مستشرقین کے رویہ کا نفسیاتی جائزہ لیں تو ایک بڑا عجیب پس منظر کا انکشاف ہوتا ہے۔

● Encyclepaedia Britannica (1958) Vo: 13 P:16.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یورپ میں مذہبی اداروں کے گھناؤنے کردار کے ردعمل میں جب اصلاح اور مذہب بیزار قسم کی تحریکیں چل رہی تھیں تو انتقاد عالیہ(Hi-Criticism) کے حوالے سے مسلم مذہبی حقائق کو عقلی معیار اور تاریخی اصولوں پر پرکھنے کا رجحان بڑھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ محدود مشاہدے اور دستیاب تاریخی مواد کی ناکامی بناء پر مذہبی اساسوں کا سرے ہی سے انکار ہوتا چلا گیا۔ حتیٰ کہ رابرٹسن، ممبر پریوی کونسل نے ثابت کیا کہ تاریخ میں یسوع نامی نام کا کوئی شخص موجود ہی نہیں ہے۔ اس سے یہ نتیجہ اخذ کرنا انتہائی آسان ہے کہ تابناک اور درخشندہ روایات کی حامل علم حدیث سے تہی دامن اقوام کے نمائندہ اسکالرز کا اصول حدیث کو غیر مفید گردانا دراصل اپنی بے بسی پر پردہ ڈالنے کی سعی لاحاصل ہے۔ [1]

یہ تمام اعتراضات جو لاحاصل مقاصد اور کڑوے کسیلے حسد کی پاداش میں ہیں، اسے آپ اس زاویے سے دیکھئے کہ اگر اناجیل محفوظ نہیں ہیں تو حسد کی آگ کی وجہ سے مستشرقین نے اسلامی سرمایۂ حدیث پر بھی اندھا دھند تیر برسائے اور تابڑ توڑ حملے کیے۔ لیکن یہ دین دین حنیف الحمد للہ آج بھی اپنی جگہ پروان چڑھ رہا ہے۔

موطا، صحیح مسلم اور صحیح بخاری میں جو احادیث ہیں، وہ مستند ہونے کے باوجود مشکوک اور مشتبہ ہیں انہیں کلیتاً مسترد کردینا چاہیے:

ڈاکٹر موریس بکائی ماڈرن سائنس سے اس قدر متاثر ہیں کہ اس بات کی کوئی پروانہ کی کہ انسانی نتیجے میں وحی الٰہی کو کیسے مسترد کیا جا سکتا ہے؟ یا رہی یہ بات کہ اگر موطا، صحیح مسلم، اور صحیح بخاری کی احادیث مشکوک اور مشتبہ ہیں تو یہ صرف الفاظ کی ہیرا پھیری ہے۔ اس کا تعلق حقیقت کے ساتھ نہیں ہے۔ کیونکہ احادیث صحیحہ ہرگز مشکوک نہیں ہوتیں اور نہ ہی کسی مسلمان کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کی بات کو اس وجہ سے مسترد کردے

[1] تفصیل کے لیے ملاحظہ کیجیے: مذاہب عالم کا تقابلی مطالعہ، نیاز فتح پوری ص 27۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ وہ اس کی تحقیق کے خلاف ہوں...... بخاری ومسلم اور اس کے علاوہ دیگر کتب احادیث میں جو بھی احادیث صحیحہ ہیں وہ سب وحی الٰہی کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں ان کو رد کرنا ایمان سے ہاتھ دھونے کے مترادف ہے۔ آخر وہ کونسا پیمانہ ہے جس کی بدولت احادیث صحیحہ خصوصاً بخاری ومسلم کو رد کیا جارہا ہے؟ مکمل صحیح احادیث میں کوئی چیز ایسی نہیں جو مشکوک ٹھہرے۔ بلکہ یہ انسانی ذہنوں کی تفاوت ہے کہ جس کے ذہن میں کوئی چیز نہیں آرہی یا کسی بھی وجہ سے حدیث سمجھنے سے قاصر ہے تو حدیث صحیحہ کو تختہ مشق بنانے کی کوشش میں لگ جاتا ہے جو کہ ایک مومن کے لیے ہرگز جائز نہیں۔ ڈاکٹر صاحب کو یہ بہت بڑی غلط فہمی لگ گئی کہ احادیث صحیحہ کو سائنس کے ذریعے سے پرکھا جائے حالانکہ آج جدید سائنس قرآنی بیانات سے بھی مکمل طور پر متفق نہیں ہے تو کیا سائنس کی وجہ سے قرآنی آیات بھی مشکوک ٹھہری گئیں؟؟ ذرا سوچیے...... آج کی سائنس انسان کے مٹی سے پیدا ہونے کی معترف نہیں ہے تو کیا قرآن مجید میں بیسیوں آیات جو انسان کے مٹی سے پیدا ہونے پر دلالت کرتی ہیں اسے موریس بکائی صاحب کس زاویے سے دیکھیں گے؟ سائنس سات آسمانوں کے وجود کو بھی نہیں مانتی تو کیا ڈاکٹر صاحب قرآن مجید میں بیان کردہ آسمانوں کی تعداد کے تعین والی آیات کا انکار کردیں گے؟ الغرض سائنس کوئی حق و باطل کا پیمانہ نہیں ہے پیمانہ صرف وصرف قرآن وحدیث ہی ہے۔

ڈاکٹر موریس بکائی کے شبہات پر ہم نے اختصاراً جرح کی کیا ہے جو ان شاء اللہ فوائد سے خالی نہ ہوگی۔ مزید کتب احادیث اور ذخیرہ احادیث کے بارے میں ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں کہ

"Very early in the history of Islam, masters in Islamic thought exercised a thorough criticsm of the hadith,

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

although the basic book (The Quran) remained the book of reference and was not to be questioned." [1]

"تاریخ اسلام کے بالکل ابتدائی دور میں اسلامی ذہن رکھنے والے حضرات نے حدیثوں کا نہایت گہری نظر سے جائزہ لیا تھا۔ حالانکہ بنیادی کتاب (قرآن کریم) ہمیشہ ہی حوالے کی کتاب سمجھی جاتی رہی اور اس پر کبھی کوئی اعتراض نہیں کیا گیا۔"

کیا قرآن مجید ہی صرف حوالے کی کتاب سمجھی گئی؟

ڈاکٹر موریس بکائی کا کہنا کہ ابتدائی دور میں قرآن مجید ہمیشہ حوالے کی کتاب مانی گئی اور اسے کبھی رد نہیں کیا گیا ہے، درست ہے۔ مگر ابتدائی دور میں صرف قرآن مجید ہی کو حوالے کی کتاب نہیں مانا گیا تھا بلکہ مسلمانوں اور ہمارے اسلاف نے قرآن وحدیث دونوں ہی کو اصل مرجع اور علم وہدایت کا سرچشمہ سمجھتے رہے ہیں۔ جہاں تک موریس بکائی کا تعلق ہے، یہ بات بڑے وثوق سے کہی جاسکتی ہے کہ یہ بات وہی شخص کہے گا (صرف قرآن مجید کو ہی ابتدائی دور میں حوالے کی کتاب مانا گیا) جس نے سلف صالحین کی تعلیمات کو نہ تو پڑھا اور نہ سمجھا...... معلوم نہیں ڈاکٹر صاحب کون سے ابتدائی دور کی بات کر رہے ہیں؟ حالانکہ نبی کریم ﷺ کے دور سے لے کر صحابہ کے دور تک اور ان کے دور سے لے کر تابعین، تبع تابعین، محدثین اور فقہاء کرام ان تمام کے نزدیک قرآن مجید کے ساتھ ساتھ حدیث رسول ﷺ بھی حوالے کی کتاب مانی گئی ہے۔ جو شخص انکار کرتا ہے تو وہ دن کے تپتے سورج کی شعاعوں میں کھڑا ہو کر سورج کے وجود کا انکار کرنے والا ہے۔ ابتدائی دور میں صحابہ کرام اپنے تنازعات کو نبی کریم ﷺ کے پاس لے جایا کرتے تھے اور جو

[1] page : 243.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ علیہ السلام فیصلہ کرتے تھے اسے قبول کر لیتے تھے۔ ایک صحابی رسول ﷺ کا کہنا ہے کہ جب ان سے یہ پوچھا گیا کہ ہم حضر کی نماز اور نماز خوف، دونوں کو قرآن مجید میں پاتے ہیں لیکن ہم نماز سفر قرآن مجید میں نہیں پاتے تو آپ رضی اللہ عنہ ہمیں نماز سفر کے بارہ میں بتائیں۔ سائل کے سوال پر صحابی رسول سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا کہ

"یا ابن اخی ان اللہ بعث محمدا ﷺ ولا نعلم شیئا، فانا نفعل کما راینا محمدا ﷺ یفعل." ❶

"اے میرے بھتیجے! یقیناً اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا ہے اور ہم کچھ نہیں جانتے، پس بیشک ہم وہ کرتے ہیں جس طرح سے ہم نے محمد ﷺ کو کرتے دیکھا۔"

آپ اندازہ لگائیں کہ صحابی رسول نے اتباع اور پیروی کے حوالے سے نبی کریم ﷺ کی سنت کو وہی مرتبہ اور مقام دیا جو قرآن مجید کا ہے۔ ایک مرتبہ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"کان القرآن ینزل علی رسول اللہ ﷺ ویبینه لنا کما امره اللہ، قال اللہ عزوجل: ﴿فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ۝ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ ۝﴾ الآیة ﴿وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ﴾ الآية." ❷

"قرآن مجید کو نبی کریم ﷺ پر نازل کیا گیا ہے اور آپ ہی اس کی تشریح فرمائیں گے جس طرح آپ علیہ السلام کو اللہ نے حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان

❶ ذم الکلام واھلہ للھروی: 2/251.
❷ ذم الکلام واھلہ: 1/ 171-170.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے: پھر جب ہم پڑھنے لگیں تو ساتھ ساتھ پڑھو۔ پھر اس کا واضح کر دینا ہمارے ذمہ ہے۔" اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اور ہم نے اتارا آپ کی طرف قرآن، تاکہ تو واضح کر دے جو اتارا گیا لوگوں کی طرف۔"

اس سے یہ بات واضح ہوئی کہ جابر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو حوالے ہی کا فیصلہ سمجھا۔ اسی لیے اسے قرآن مجید سے ثابت کیا تھا۔

سیدنا عبدالرحمٰن بن یزید کا بیان ہے کہ

"لقی عبداللہ رجلا محرما علیه ثیابه فقال انزع عنك هذا فقال الرجل تقرأ علی بهذا اية من كتاب الله قال نعم "وما اتاكم الرسول فخذوه وما نهكم عنه فانتهوا."[1]

"ایک بار سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایک محرم آدمی کو ملے جس نے احرام کی حالت میں کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ یہ دیکھ کر سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کپڑے اتار دو۔ وہ کہنے لگا کیا آپ مجھے اس مسئلے میں کوئی آیت پڑھ کر سنا سکتے ہیں؟ تو سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہنے لگے: ہاں۔ اور پھر سورۃ الحشر کی آیت نمبر 7 تلاوت کہ "اور جو کچھ تمہیں رسول دیں اسے لے لو اور جس چیز سے روکیں باز آ جاؤ۔"

مندرجہ بالا اثر پر غور فرمائیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے قرآن مجید کی آیت پیش فرمائی تاکہ یہ بات واضح ہو جائے کہ قرآن مجید نے حدیث رسول کو حوالے کی کتاب قرار دیا ہے۔

ایک بار صحابی رسول سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ لوگوں کے درمیان نبی کریم علیہ السلام کا فرمان سنا رہے تھے کہ ایک آدمی کہہ اٹھا۔ حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

[1] ذم الکلام واهله: 88/2۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"قال له رجل يا ابا نجيد حدثنا بالقرآن فقال له عمران ......"

"اے ابو نجید! ہمارے سامنے قرآن بیان کرو۔ تو سیدنا عمران رضی اللہ عنہ کہنے لگے: تم اور تمہارے وہ ساتھی جو صرف قرآن پڑھتے ہو، کیا مجھے اونٹ، سونا، گائے اور دولت کی دیگر اقسام زکوٰۃ کے بارے میں (تفصیلی) بیان بتا سکتے ہو؟ پھر وہ کہنے لگا کہ نبی علیہ السلام نے فلاں فلاں چیز کی زکوٰۃ مقرر کی ہے۔ (یعنی اس زکوٰۃ کی ترتیب اور نصاب قرآن میں نہیں ہے بلکہ حدیث میں ہے) وہ کہنے لگا آپ نے تو مجھے زندگی دے دی۔ اللہ آپ کو زندہ رکھے۔ پھر حسن بصری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ وہ آدمی اپنی وفات سے پہلے مسلمانوں کا بہت بڑا فقیہ بن گیا۔" [1]

امام شافعی رحمہ اللہ نے دوٹوک الفاظ میں کہا ہے کہ:

"إذا وجدتم في كتابي خلاف سنة رسول الله ﷺ قولوا بسنة ودعوا ما قلت." [2]

"جب تم میرا لکھا ہوا کلام نبی کریم ﷺ کی سنت کے خلاف پاؤ تو سنت کو اختیار کرو اور جو میں نے کہا ہے اسے ترک کردو۔"

اس موقع پر سلف میں سے امام مروزی رحمہ اللہ کا قول بھی انتہائی مفید رہے گا جس میں آپ فرماتے ہیں کہ

"القرآن والسنة امران فرض الله لعلم والعمل بهما على خلقه، وقرن احدهما بالاخر فلم يفرق بينهما، فمحلهما في تصديق بهما واحد كلاهما عند الله." [3]

[1] سنن البیهقی: 194/2.
[2] ذم الکلام واهله: 302/2.
[3] السنة للمروزی: 248.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''قرآن اور سنت دو ایسے حکم ہیں، جن کا علم اور ان پر عمل اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق پر فرض قرار دیا ہے۔ اور دونوں کو ایک دوسرے کے ساتھ ملایا ہے، ان کے درمیان کسی قسم کا فرق نہیں کیا ہے۔ تصدیق کے اعتبار سے دونوں ایک ہی مقام ومرتبے کے حامل ہیں کیونکہ دونوں اللہ تعالیٰ کی طرف ہی سے ہیں۔''

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک موقعہ پر فرمایا کہ

"سياتي ناس يجادلونكم بشبهات القران فخذوهم بالسنن فإن اصحاب السنن اعلم بكتاب الله." [1]

''عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو قرآن مجید میں شبہات پیدا کر کے تم سے جھگڑا کریں گے۔ تم ایسے لوگوں کا سنن نبویہ کے ساتھ رد کرو۔ کیونکہ سنن نبویہ کا علم رکھنے والا ہی قرآن مجید کا سب سے زیادہ علم رکھنے والا ہے۔''

اگر صرف اسی موضوع کو زیر بحث لایا جائے کہ ہمارے اسلاف میں قرآن مجید کے ساتھ احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی حجت مانا گیا ہے تو اس کے دلائل اتنے ہیں کہ ان کا احاطہ کرنا مشکل ہوگا بلکہ ان دلائل پر کئی اجزاء پر کتابیں لکھی جاسکتی ہیں۔ لیکن اختصاراً اس ناچیز نے چند آیات اور احادیث و آثار کے ذریعے سے ثابت کیا ہے کہ صحابہ، تابعین، تبع تابعین، محدثین، فقہاء اور ائمہ نے احادیث کو حوالے کی کتاب سمجھا اور اس کو اس طرح حجت مانا جس طرح قرآن مجید کو حجت مانا کرتے تھے۔

لہٰذا ڈاکٹر موریس بکائی کی یہ بات کہ تاریخ اسلام کے ابتدائی دور میں صرف قرآن کو ہی حوالے کی کتاب مانا جاتا تھا بے بنیاد ثابت ہوتی ہے۔

ڈاکٹر موریس بکائی صحیح بخاری کی حدیث پر اعتراض کرتے ہوئے مزید لکھتے ہیں کہ

---

[1] سنن الدارمی: 62/1.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"We have already seen the great significance of one verse (Surah 36, Verse 36) dealing with sun which "Run its course to a settled place" Here is the interpretation gives of it in a hadith: "At sunset, the sun..prostrates itself undreath the throne and takes permission to rise again, and it is permitted and then (a time will come when) it will be about to prostrate, itself... it will be ordered to return when it has come and so it will rise in the west..." [1]

''ہم نے ایک آیت کی انتہائی اہمیت کا پہلے ہی جائزہ لیا ہے جس میں سورج کے متعلق کہا گیا ہے کہ وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا (یٰس 36/38) اور سورج کے لیے جو مقررہ راہ ہے وہ اسی پر چلتا رہتا ہے۔''

اس کی تشریح حدیث میں اس طرح کی گئی ہے ''غروب آفتاب پر سورج عرش کے نیچے سجدہ ریز ہوتا ہے اور دوبارہ طلوع ہونے کی اجازت چاہتا ہے اجازت مل جاتی ہے اور پھر وہ سجدہ ریز ہونے کے قریب ہوجائے گا...... وہ اپنے سفر کو جاری رکھنے کی اجازت چاہے گا...... اسکو حکم ہوگا کہ پھر اسی جگہ لوٹ جاؤ جہاں سے آئے ہو۔ چنانچہ اب وہ مغرب سے طلوع ہوگا...... حالانکہ یہ ایک مبہم ترجمہ ہے۔ اس کے باوجود اس عبارت میں ایک تمثیل ہے جو سورج کے اس دور کے تصور کو پیش کرتی ہے جس میں سورج زمین کے اعتبار سے حرکت کرتا ہے سائنس اس چیز کے برعکس تصور پیش کرتی ہے اس حدیث کا استناد مشتبہ

[1] The bible the Quran and Science, Pg. 244

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔" (یعنی ڈاکٹر صاحب اس حدیث کو مشکوک جانتے ہیں جس میں سورج کے سجدے کرنے کا حکم ہے۔ کیونکہ سائنس اس نظریے کو نہیں مانتی)

کیا سورج کے بیان پر احادیث مشکوک ہیں؟

دراصل حدیث کے ظاہری الفاظ کو دیکھ کر بغیر اس پر تدبر و تفکر کے اعتراضات کیے جاتے ہیں تو ایسے ہی افسوس ناک نتائج سامنے آتے ہیں۔ ڈاکٹر موریس بکائی نے اپنے اقتباسات میں سورج کے سجدے کرنے والی حدیث پر اس لیے اعتراض کیا کہ سورج غروب کے بعد اللہ کے عرش کے نیچے سجدہ کرتا ہے..... یہ غلط فہمی مذکورہ ڈاکٹر کو اس لیے ہوئی کہ سورج کے سجدہ کرنے کو وہ انسانی سجدے پر قیاس فرما رہے ہیں۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے کیونکہ تمام مخلوقات کی عبادت الگ الگ زاویے اور طریقوں سے ہوتی ہے یہاں انہیں سورج کے سجدے پر اعتراض ہے۔ حالانکہ قرآن مجید نے دیگر چیزوں کے بھی سجدے کرنے کا ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ ۭ وَكَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ ۭ وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاۗءُ ۞﴾ (الحج: 18)

"کیا تو نہیں دیکھ رہا کہ اللہ کے سامنے سجدے میں ہیں سب آسمانوں والے اور سب زمینوں والے۔ اور سورج اور چاند اور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور جانور اور بہت سے انسان بھی۔ ہاں بہت سے وہ بھی ہیں جن پر عذاب کا مقولہ ثابت ہو گیا ہے۔ جسے رب ذلیل کر دے اسے کوئی عزت دینے والا نہیں اور اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیر ذکر حدیث میں تو صرف سورج کے سجدے کا ذکر ہے، جبکہ قرآن مجید کی آیت مبارکہ میں تو سورج، ستارے، چاند، درخت اور جانور وغیرہ کے علاوہ دیگر کے سجدے کا ذکر ہے۔ لیکن یہ آیت ڈاکٹر صاحب کے اعتراض کا نشانہ نہ بنی آخر کیوں اور حدیث ہی تختہ مشق بنی؟ اور اسے ہی ظنی کہہ کر مسترد کر دیا آخر کیوں حقیقت میں مذکورہ تمام چیزیں اللہ تعالیٰ کو سجدے کرتی ہیں مگر اس کی حقیقت کا علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے اسی طرح سے سورج کے سجدہ کرنے پر اعتراض بھی فضول ہے کیونکہ اس کا سجدہ کرنا انسانی سجدہ کرنے کے مترادف نہیں ہے کیونکہ سورج کا اپنے محور میں گھومنا یہ اللہ کی اطاعت ہے اور اس کی اطاعت کرنا اللہ کی اجازت ہے اسی لیے بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ سجدے سے ان تمام چیزوں کا احکام الٰہی کے تابع ہونا مراد ہے کسی میں ذرہ بھر مجال نہیں کہ وہ حکم کی تعمیل میں سرتابی کرے...... لیکن زیادہ جو بات صحیح ہے وہ یہی ہے کہ آیت اور حدیث اپنے حقیقی معنوں میں ہی داخل ہیں کیونکہ آیت میں کوئی ایسا قرینہ نہیں ہے جس سے حقیقی معنی کو چھوڑ کر مجازی معنی کو اختیار کیا جائے لہٰذا یہ تمام چیزیں حقیقی طور پر اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرتی ہیں مگر اس کی کیفیات کو ہم نہیں سمجھ سکتے، اور جہاں تک سورج کا تعلق ہے کہ وہ اللہ کے عرش کے نیچے سجدہ ریز ہوتا ہے تو یہ بات بھی کوئی ایسی نہیں جو مغز میں نہ آئے کیونکہ شریعت کے ہر حکم کے لیے ہمیں اپنی عقل اور مغز دونوں کو شریعت ہی کے تابع کرنا پڑے گا یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ شریعت جو وحی کا علم ہے اسے اپنی عقل کے تابع کریں کیونکہ چھوٹی چیز بڑی چیز میں داخل نہیں ہو سکتی ہے لیکن ایک ایسی چیز جو وسیع سے وسیع تر ہے وہ چھوٹے سے دماغ میں آ جائے ممکن نہیں یعنی دماغ کو شریعت کے تابع کرنا ہوگا......

سورج کے سجدے کرنے پر غور کیجیے کہ اللہ تعالیٰ کا عرش اتنا بڑا ہے کہ سورج کی کیا بات تمام کائنات ہر سیارہ سب کے سب اللہ کے عرش کے نیچے ہی ہیں تو بس سورج جب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سجدہ کرتا ہے تو وہ عرش الٰہی کے نیچے سجدہ کرتا ہے اور سورج کا خاص نام اس لیے لیا گیا ہے کہ تقریباً ہر دور میں اس کو پوجا گیا ہے اللہ تعالیٰ نے حدیث رسول ﷺ کے ذریعے سے یہ واضح کر دیا کہ سورج اللہ تعالیٰ کی ایسی مخلوق ہے جو خود عرش الٰہی کے نیچے سجدہ ریز ہے، اب بتائیں اس میں کون سی اعتراض کی بات ہے کیا اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر نہیں؟ یقیناً جواب اثبات میں ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے...... اب جہاں تک تعلق ہے اس بات کا کہ ڈاکٹر صاحب نے سائنس کو ہی حرف آخر گردانا ہے تو ہم اس نکتہ پر بھی چند باتیں پیش کرنا چاہتے ہیں کہ سائنس خود ایک ایسا فہم ہے جو اپنی تحقیقات کو اکثر و بیشتر بدلتا رہتا ہے یعنی ہم جانتے ہیں کہ سائنسی تحقیقات آئے دن تبدیل ہوتی رہتی ہیں تو کیا ایسی چیز جس کا تبدیل ہونا حقیقت ہو تو کیا وہ شے کسی بھی چیز کا معیار بن سکتی ہے؟

سائنسی تحقیقات میں تبدیلیاں اور تغیرات:

یہ ایک حقیقت شدہ امر ہے کہ سائنس کی ترقی میں بہت سے تغیرات واقع ہو چکے ہیں بطلیموسی نظریہ اپنے نظریات اور معتقدات کے ساتھ تقریباً 1800 سال تک دنیا بھر میں مشہور رہا۔ بالآخر یورپ کے ایک ہیئت دان کوپرنیکس (1543-1473) نے سولہویں صدی عیسوی کے ابتداء میں آواز بلند کی کہ موجودہ نظام ہیئت میں بہت سی غلطیاں موجود ہیں، پرنیکس نے زمین کی محوری اور سورج کے گرد سالانہ گردش کا نظریہ پیش کیا اور واضح اعلان کیا کہ سورج متحرک نہیں بلکہ ساکن ہے۔ لیکن کوپرنیکس کے بعد ایک دوسرے ہیئت دان ٹیکو براہی نے کوپرنیکس کے نظریہ کو رد کر دیا اور تھوڑی سی ترمیم کے بعد اسی پہلے نظریہ بطلیموسی کو صحیح قرار دیا جس میں زمین کو ساکن قرار دیا گیا اور کہا گیا کہ سورج اور دوسرے تمام سیارے اس کے گرد گردش کر رہے ہیں۔

بعد ازاں اٹلی کے ایک ہیئت دان گیلیلیو نے ایک دوسرے ہیئت دان جنس (ہالینڈ)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی مدد سے کئی قسم کی دوربینیں تیار کیں۔ جب ان کی مدد سے جب اجرام فلکی کا مشاہدہ کیا تو کوپرنیکس کے نظریہ کو بہت درست پایا۔ سالہا سال کی محنت کے بعد 1614ء میں اس نے یہ دریافت کیا کہ کئی چاند مشتری کے گرد بھی چکر لگا رہے ہیں۔ نیز ہماری زمین ہی فی الواقع سورج کے گرد حرکت کر رہی ہے۔ چنانچہ اس نے اپنی تحقیقات کو شائع کرایا۔ پادریوں نے مذہب کے خلاف مسائل قرار دے کر اسے سخت مجرم گردانا اور جیل میں ڈال دیا۔ جہاں سے ایک سال بعد اس کی رہائی ہوئی۔ عدالت کے سامنے بھی وہ یہی کہتا رہا کہ میں اگر مارا بھی گیا تو بھی زمین گھومتی رہے گی۔ [1]

عبدالرحمن کیلانی رحمہ اللہ کے ان اقتباسات سے یہ واضح ہوا کہ نظام شمسی اور زمینی گردش پر تحقیقی زاویہ ماہرین کے نزدیک بار بار تبدیل ہوتا رہا۔ لیکن سب گھوم گھما کر بالآخر اسی نکتہ پر جمع ہوئے جس کا انکشاف چودہ سو سال قبل دین اسلام نے کروایا تھا۔ شمس یعنی سورج بھی اپنے محور میں گھومتا ہے چنانچہ عالم اسلام کے عظیم اسکالر ڈاکٹر ذاکر نائیک حفظہ اللہ اپنی کتاب (The Quran and Modern Science Compatible or Incompatible P: 21-23) میں لکھتے ہیں کہ:

"یورپ فلاسفہ اور سائنس دان طویل عرصے تک یہ سمجھتے رہے کہ زمین ساکن ہے اور کائنات کے مرکز میں واقع ہے، اور سورج سمیت ہر چیز اس کے گرد گھومتی ہے۔ کائنات میں زمین کی مرکزیت کے بارے میں یہ نظریہ دوسو سال قبل مسیح بطلیموس (Ptalemy) کے دور ہی سے موجود تھا۔ 1512ء میں نکولس کوپرنیکس نے سورج کی مرکزیت کا نظریہ پیش کیا جس میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ نظام شمسی کے مرکز میں سورج ساکن ہے اور سیارے ہیں جو اس کے گرد گھومتے ہیں۔

[1] اسلام کا نظام فلکیات از مولانا عبدالرحمن کیلانی رحمہ اللہ ص 34

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جرمن سائنسدان جو ہانس کیپلر نے 1609ء میں آسٹرونومیا نوا (Astronomia Nova) کے نام سے تحقیق شائع کی جس کے مطابق وہ اس نتیجے پر پہنچا کہ سیارے سورج کے گرد نہ صرف یہ کہ بیضوی مدار میں گھومتے ہیں بلکہ اپنے محور کے گرد بھی بے ترتیب رفتار کے ساتھ حرکت کرتے ہیں۔ اس تحقیق کے بعد یورپی سائنسدان دن رات کی ترتیب سمیت نظام شمسی کا طریق کار سمجھنے کے قابل بھی ہوگئے۔ اب ذرا قرآن مجید کی درج ذیل آیت مبارکہ پر غور کریں۔

﴿وَ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ الَّیْلَ وَ النَّهَارَ وَ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ ؕ كُلٌّ فِیْ فَلَكٍ یَّسْبَحُوْنَ﴾ (الانبیاء: 33)

''اور وہی (اللہ) ہے جس نے رات اور دن اور سورج اور چاند کو پیدا کیا اور سب اپنے اپنے مدار میں تیرتے پھر رہے ہیں۔''

نظام شمسی کو لیے سورج جس مخصوص مقام کی طرف سفر کرتا ہے۔ اسے سولر اپیکس (Solar Apex) کا نام دیا گیا ہے۔

سائنسی تغیرات اس طرح بھی دیکھیے کہ یورپی فلاسفروں اور سائنسدانوں نے ایک طویل عرصے تک یہی سمجھا کہ زمین ساکن ہے۔ لیکن بعد میں سائنسدانوں نے اپنے سے قبل والوں کا رد کر دیا۔ اس نظریے سے پہلے سائنسدانوں کا خیال تھا کہ زمین گیند کی مانند گول ہے لیکن آج اس (Theory) نظریے کو بھی رد کر دیا گیا ہے۔ سائنسدانوں میں کائنات کی تخلیق کا صحیح تصور بھی نہ تھا جو کہیں بعد میں قائم ہوا اسی طرح انسانی تخلیق کے بارے میں سائنسدانوں میں کئی باتیں مختلف پائی جاتی تھیں۔ بعد میں اس تحقیق میں تبدیلی آئی اور پچھلی تحقیقات کو مسترد کر دیا گیا۔ ایسی بیسیوں مثالیں موجود ہیں جو اس بات کی بین دلیل ہے کہ سائنس کی تحقیقات وقتاً فوقتاً تبدیل ہوتی رہتی ہیں۔ لہذا سائنسی تحقیقات کو حرف آخر سمجھنا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گمراہ کن نظریہ ہے خصوصاً وحی الٰہی کے مقابلے میں پیش کرنا ایک سنگین جرم ہے کیونکہ قرآن وحدیث اللہ تعالیٰ کی آیات ہیں اور وہ کسی انسانی تحقیقات کی تصدیق کی محتاج ہرگز نہیں ہے۔ لہٰذا سائنس کی حیثیت وحی الٰہی کی تصدیق کرنے کی بھی نہیں ہے تکذیب تو بہت دور کی بات ہے یہ دونوں تکذیبی اور تصدیقی نظریہ گمراہ کن نظریہ ہے۔ مسلم علماء اور اسکالرز کو اس نظریے سے توبہ اور اپنی اصلاح کرنی چاہیے۔

مزید ڈاکٹر موریس بکائی حدیث میں پیش کردہ مسائل جنین، کو اپنی تحقیق کے بل بوتے پر سائنسی معلومات کے خلاف پا کر مسترد کرنے دکھلائی دیتے ہیں آپ لکھتے ہیں کہ

"Another passage from the same work (The book of the begining of the creation..) estimates the initial stages in the development of embryo very strongly in time: a forty day period for the grouping of the elements which are to constitute the human being, another forty days during which the embroyo is represented as some thing which elings and a third forty day period when the embryo is designated by the term "chewed flesh, once the emgels have in tervened to difine what this individual's future is to be a soul is breathed into him, this discription of embryonic evolution does not agree with modern data.[1]

ان عناصر کے باوجود بشر کی تشکیل کرتے ہیں باہم ملنے میں چالیس دن کی مدت صرف ہوتی ہے، مزید چالیس دن اس بات میں لگتے ہیں جب جنین اس چیز میں تبدیل ہوتا

[1] page : 245.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے جو ایک پھٹکی کی شکل میں ہوتی ہے۔ اور تیسرے چالیس دن کی مدت وہ ہوتی ہے جب جنین کو بندھی ہوئی سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ پھر جب فرشتے اس کا تعین کرنے کے لیے دخل انداز ہوتے ہیں کہ اس کا مستقبل کیا ہوگا اس وقت اس میں روح پھونک دی جاتی ہے۔ جنینی ارتقاء کا یہ بیان جدید معلومات سے مطابقت نہیں رکھتا۔

حتمی فیصلہ اسلام کا ہے نہ کہ سائنس کا:

ڈاکٹر صاحب کی یہ بات بہت بڑی غلط فہمی پر مبنی ہے کہ قرآن و حدیث کے بیانات اگر سائنس سے مطابقت رکھیں گے تو ہی قابل ہوں گے۔ دراصل یہ لاعلمی اور غلط سوچ کا مواد ہے کیونکہ رب العالمین جو تمام انسانیت کا خالق و مالک ہے اس نے اپنی کتاب اور اپنے بھیجے ہوئے نبی محمد ﷺ کے ذریعے تمام انسانیت کو گمراہی سے نکال کر ہدایت کی طرف گامزن کرنا چاہتا ہے، ہدایت کا دارومدار صرف وصرف وحی الٰہی پر ہی ہوگا کسی بشری تحقیق اور سوچ کا ہرگز یہ مقام نہیں ہے کہ وہ وحی الٰہی کا مقابلہ کرسکیں اور جہاں تک سائنس کی بات ہے تو یاد رکھیں سائنس اللہ تعالیٰ کے وجود، محمد رسول اللہ ﷺ کا آخری نبی ہونا، جنت، جہنم، فرشتے، تقدیر وغیرہ ان پر اعتقاد نہیں کرتی تو کیا ڈاکٹر موریس بکائی ان تناظر میں آیات قرآن کا انکار کریں گے؟؟ اگر صرف مسائل جنین ہی کو لے لیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے انسان کو مٹی، منی کا قطرہ، خون کی پھٹکی، گوشت کا لوتھڑا، ماں کے رحم میں روح کا پھونکنا۔ ان تمام مراحل سے گزارا ہے جس کی چند باتوں کا اعتراف سائنس کرتی ہے اور باقی کا انکار لہٰذا سائنس نہ ہی انسان کا مٹی سے پیدا ہونے کو مانتی ہے اور نہ ہی اس کے مرنے کے بعد دوبارہ جی اٹھنے کو قرآن مجید نے ''طین'' کا ذکر گیارہ مرتبہ اور تراب (مٹی) کا ذکر 8 مرتبہ کیا ہے۔ لہٰذا یہ مسئلہ کہ انسان کی پیدائش مٹی سے ہوئی ہے۔ سائنس کئی آیات کی انکاری ہے جس کا ذکر قرآن مجید میں کئی جگہوں پر کیا گیا ہے۔ اگر ڈاکٹر صاحب کے پیش کردہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گزارشات پر غور کریں تو نتیجہ یہ اخذ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کا کلام محتاج ہے اپنی تصدیق، توثیق اور تائید کے لیے اپنی مخلوق کا اور مخلوق بھی وہ جو مغرب میں رہتی ہے اور اللہ تعالیٰ کو خالق بھی نہیں مانتی اس کی ایجاد کردہ سائنس کا اور مزید اس کا دوسرا مطلب یہ بھی ہوا کہ قرآن و حدیث کے بیانات نامکمل ہیں۔ اسی لیے نعوذ باللہ اسے مغربی تحقیق کی ضرورت ہے یہ عقیدہ فاسد اور گمراہی کا موجب ہے اس عقیدے سے بچنا ہی ایمان کو بچانا ہے۔ لہٰذا سائنس ہدایت کا سرچشمہ اور حرف آخر نہیں ہے بلکہ یہ انسانی سوچوں اور ہوائی تیروں کا مرکب ہے جس میں غلطیاں، تبدیلیاں واضح طور پر سامنے آتی ہیں۔ لہٰذا ڈاکٹر صاحب کا ایسی سائنس کو معیار بنانا خود اپنے آپ کو دھوکہ میں ڈالنا ہے۔

ڈاکٹر عبدالحمید عذیندانی جو کہ ڈائریکٹر ہیں (Project of Scientific Miracle in th Qur'an and hadith) میں آپ نے ڈاکٹر موریس بکائی کی کتاب (The Developing Human) میں قرآن وحدیث اور سائنس کا تقابل پیش کیا ہے جو کہ آج مارکیٹ میں موجود ہے آپ نے ڈاکٹر صاحب کی کتاب پر مزید تحقیقاتی نکات پیش کیے ہیں اس کتاب کے آغاز میں آپ لکھتے ہیں:

> ”یاد رہے کہ قرآن کی حفاظت نہ صرف لفظ بہ لفظ بلکہ زیر وزبر کے ساتھ کی گئی ہے اور اس کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمے لے رکھی ہے۔[1] اس لیے ذرہ برابر تحریف کا امکان نہیں ہے۔ اسی طرح احادیث کے ریکارڈ کرنے کا غلطیوں سے مبرا طریقہ رائج ہے اور کسی قسم کی تبدیلی بھی ممکن نہیں۔ نتیجتاً قرآن واحادیث کے متن بلاشک وشبہ وہی ہیں جو ساتویں صدی عیسوی میں نزول قرآن کے وقت تھے......“

[1] محترم قارئین! قرآن وحدیث دونوں کی حفاظت اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے دلائل سے یہی بات واضح ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن و حدیث نے تخلیق انسانی کا جو نظریہ پیش کیا ہے وہی نظریہ اٹل ہے اور ان دونوں کا بیانات میں کوئی ٹکراؤ یا تعارض نہیں ہے اور یہ کیسے ممکن ہے کہ خالق کائنات کے علم پر مبنی حقائق غلط ہوں بلکہ اس کے مقابلے میں انسانی سوچ اور تحقیقات غلط ہوسکتی ہیں۔

لہٰذا قرآنی بیانات اور احادیث اپنی جگہ حرف آخر ہیں اور دنیا بھر کی انسانی تحقیقات کا محور اس کے گرد چکر لگاتا ہے کیونکہ سائنسی علوم انسانی محنت کا سرچشمہ ہے اور اس میں صحت اور غلطی کے ہزار امکانات موجود ہیں اور اس بات کو بھی ذہن نشین رکھنا چاہیے کہ قرآن وحدیث یہ وحی الٰہی ہیں اس میں غلطی کا تصور بھی محال ہے۔

ڈاکٹر موریس بکائی صحیح بخاری کی احادیث کے بارے میں اپنے خیالات کا بہت کچھ اظہار کیا ہے اور بہت ساری احادیث کو صرف اپنے ظن (گمان) کی وجہ سے مسترد کردیا ہے جس کا جواب اللہ کی توفیق سے ہم نے سابقہ سطروں میں دیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب بخاری شریف کی دیگر احادیث پر مزید اعتراض کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"This is how we come to find statement in them on the harms caused by the evil eye, witchcraft and the possibility of exorcism, although a certain restriction is imposed in the paid use of Quran for this purpose there is a hadith which stresses that certain kinds of date may serve as protection against the effect of magic and magic may be used against poisonous snake bites." [1]

''اسی طرح سے ہمیں ان میں ایسے بیانات بھی ملتے ہیں جن میں نظر بد کے اثرات، جادو، اور جھاڑ پھونک کے اثرات بتائے گئے ہیں۔ اگرچہ پیسے لے کر

[1] The Bible the Quran and Science, Page : 245

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن کو اس کام کے لیے استعمال کرنے پر پابندی عائد کی گئی ہے۔ایک حدیث ایسی ہے جس میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ بعض کھجوریں ایسی ہوتی ہیں جو جادو کے اثرات کے خلاف بطور حفاظت کے کام میں لائی جاسکتی ہیں، اور جادو منتر کو زہریلے سانپ کے کاٹنے کے خلاف استعمال کیا جا سکتا ہے.....لیکن لوگوں کو اونٹ کا پیشاب پینے کا مشورہ دینا بنیادی طور پر کوئی اچھا خیال نہیں ہے۔"

ڈاکٹر صاحب مزید لکھتے ہیں کہ

"بخار کے اسباب: اس واقعہ کی شہادت کے طور پر چار بیانات ہیں، بخار دوزخ کی گرمی سے ہوتا ہے۔[1]

ہر بیماری کے لیے ایک دوا ہے: اللہ نے کوئی ایسی بیماری نہیں پیدا کی جس کا اس نے علاج نہ پیدا کیا ہو۔اس تصور کو حدیث ذباب (مکھی کی حدیث) سے واضح کیا گیا ہے"اگر تم میں سے کسی شخص کے برتن میں مکھی گر جائے تو اس پوری مکھی کو اس برتن میں ڈبوئے اور پھر اس کو پھینک دے کیونکہ اس کے ایک پر میں بیماری ہے اور دوسرے میں شفا ہے یعنی اس بیماری کا علاج ہے۔

سانپ کو دیکھنے سے اسقاط حمل (جس سے انسان اندھا بھی ہوسکتا ہے......)

یہ بیان کہ بیماریاں متعدی نہیں ہوتیں۔ البخاری کے مجموعہ حدیث میں کئی جگہ.... بعض مخصوص حالتوں کا ذکر ہے۔ مثلاً جزام، طاعون، خارش، عمومی بیانات بھی پیش کیے گئے ہیں لیکن موخر الذکر نہایت نمایاں متضاد بیانات کے پہلو بہ پہلو رکھے گئے ہیں۔مثلاً یہ مشورہ دیا گیا ہے کہ ان علاقوں میں نہ جاؤ جہاں طاعون پھیلا ہوا ہو اور جزامی شخص سے دور رہو۔لہٰذا یہ نتیجہ نکالنا ممکن ہے

[1] البخاري، كتاب الدواء.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ بعض حدیثیں ایسی موجود ہیں جو سائنسی اعتبار سے ناقابل قبول ہیں۔ ان کے مستند ہونے میں شبہ ہے۔"

ڈاکٹر موریس بکائی کے بیانات میں چند باتیں قابل جواب ہیں جن کا جواب دینا انتہائی لازمی اور ضروری ہے آپ کی گزارشات سے بخاری شریف پر یہ اعتراضات سامنے آتے ہیں:

① نظر بد لگنا

② جادو (سحر) کا ہونا

③ پیسے دے کر قرآن کو کام میں استعمال کرنے کی ممانعت وارد ہوئی ہے۔

④ بعض کھجوریں ایسی ہوتی ہیں جو جادو کے اثرات کے خلاف بطور حفاظت کام کرتی ہیں۔

⑤ اونٹنی کے پیشاب کا واقعہ

⑥ بخار دوزخ کی گرمی کے سبب ہوتا ہے۔

⑦ ہر بیماری کا علاج موجود ہے۔

⑧ مکھی کے ایک پر میں شفا جبکہ دوسرے میں بیماری

⑨ سانپ کے تھوکنے پر اسقاط حمل اور آنکھوں کا ضائع ہونا۔

⑩ بیماریاں متعدی نہیں ہوا کرتیں۔

⑪ جزام اور طاعون، کے عمومی بیانات میں تعارضات۔

⑫ بعض احادیث ایسی ہیں جو سائنسی بیانات کے خلاف ہیں اور ناقابل قبول ان کے مستند ہونے میں شبہ ہے۔

قارئین کرام! یہ وہ شبہات ہیں جن کا شکار ڈاکٹر صاحب خود بھی ہیں اور دیگر حضرات کو بھی ان الجھنوں کا شکار بناتے ہوئے نظر آرہے ہیں ان شاء اللہ ہم ان تمام شبہات کا تفصیلاً جائزہ لیں گے اور ان کے جوابات بھی ہدیہ قارئین کریں گے ان اعتراضات کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جوابات سے قبل چند باتیں واضح کرنا میں ضروری سمجھتا ہوں کیونکہ اعتراضات سے قبل یہ باتیں پیش کرنے سے کئی فوائد حاصل ہوں گے ان شاء اللہ اس حقیر کے ناقص علم کے مطابق ڈاکٹر موریس بکائی نے ان اعتراضات سے رجوع بھی کر لیا تھا اور آپ کا رجوع کرنا ڈاکٹر حمید اللہ رحمہ اللہ کی طرف سے موصول ہوا ہے جس کا تفصیلی ذکر ڈاکٹر محمد احمد غازی کی کتاب ''محاضرات حدیث'' میں دیکھا جا سکتا ہے۔ غور طلب بات یہاں یہ ہے کہ یاد رکھیں ایمان کی مضبوطی ہمیشہ قرآنی آیات یا پھر پیغمبر کائنات محمد ﷺ کے فرامین پر ایمان لانے کے بعد ہی پیدا ہوتی ہے۔ اگر کوئی شخص سائنسی بیانات سے متاثر ہو کر ایمان لے آئے تو اس کے ایمان کی بنیاد انتہائی کمزور [1] ہوگی اور جس کا ایمان صرف اور صرف قرآن و حدیث پر ہی تھا تو وہ کامیاب و کامران ہو گئے جسے ہم "یومنون بالغیب" سے تعبیر دیتے ہیں یہی وجہ تھی کہ وہ تین سو تیرہ ہو کر بھی عالم دنیا سے ٹکرا گئے، لوہے کے کنگوں سے انہیں چھیرا گیا پھر بھی وہ استقامت کے پہاڑ دکھائی دیے گئے، انہیں آروں سے کاٹ دیا گیا اس کے باوجود بھی وہ صبر اور استقلال کی چٹان ثابت ہوئے انہیں انگاروں پر لٹا دیا گیا۔ اس کے باوجود بھی ''اللہ احد، اللہ احد'' کی صدا بلند کرتے رہے۔

یہ اس بنیادی عقیدے اور ایمان کا کرشمہ تھا جس کی بنیاد قرآن و سنت تھی اور وہ آج بھی دنیا کے سامنے اپنی مثال آپ کے مصداق ہیں۔ ان تناظر میں اب ہم ڈاکٹر صاحب کے تمام اعتراضات کے جوابات پر روشنی ڈالتے ہیں تاکہ یہ بات ہر انسان تک پہنچ جائے

[1] ہمارے سامنے بہت سے ایسے نوجوان بھی موجود ہیں جنھوں نے سائنسی تحقیقات کو ہی اصل سمجھا تھا۔ جب سائنس نے قرآن و حدیث کے بیانات کو جھٹلایا تو ان کا ایمان بھی متزلزل ہو گیا بلکہ وہ نوجوان ارتداد کا شکار ہو گئے۔ ان بدنصیبوں کی فہرست بڑی طویل ہے۔ تفصیل کے لیے میرا لیکچر دیکھیے:
F.b: Islamicemassegeorganization and Sheikh Mohammad Hussain Memon

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ دین اسلام سچ اور حق ہے اس میں کوئی چیز بھی ایسی نہیں ہے جو انسانیت کے خلاف ہو بلکہ یہ دین مکمل طور پر انسانیت کی فلاح اور بہبود کا سرچشمہ ہے۔ دین اسلام نے کوئی بھی خیر کی بات نہیں چھوڑی جس سے انسان کو آگاہی فراہم نہ کی ہو اور نہ ہی کوئی شر کی بات چھوڑی جس سے انسان کو بچایا نہ گیا ہو۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ دنیاوی اور اخروی نجات کا ضامن صرف اسلام پر عمل کرنا ہے نہ کہ دین کو سائنس پر پیش کرنا۔

نظر بد کا لگنا:

نظر نہ آنے والے علوم کو جدید اصطلاح میں یوں کہا جاتا ہے (Paraphychology) یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس سے انکار کی کوئی گنجائش نہیں ہے نظر بد کا ذکر نبی کریم ﷺ نے بھی فرمایا ہے امام بخاری رحمہ اللہ صحیح بخاری میں حدیث کا ذکر فرماتے ہیں کہ

((عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى فِي بَيْتِهَا جَارِيَةً فِي وَجْهِهَا سَفْعَةٌ فَقَالَ اسْتَرْقُوا لَهَا فَإِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ .))[1]

"ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے گھر میں ایک لڑکی دیکھی اس کے یہ چہرے میں سفعہ (زردی) تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کو دم کراؤ کیونکہ اس کو نظر لگ گئی ہے۔"

اس کے علاوہ بھی دیگر احادیث موجود ہیں جو نظر لگنے پر دلالت کرتی ہیں مگر یہ تمام احادیث ڈاکٹر موریس بکائی کو سائنسی علوم کے خلاف دکھائی دی ہیں، اسی لیے انہوں نے ان احادیث صحیحہ کو مشکوک گردانا ہے۔ حالانکہ ڈاکٹر موریس صاحب کی تحقیق مسترد ہونے کے

[1] صحيح بخاري، كتاب الطب، رقم الحديث:5739.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قابل ہے کیونکہ ان کی تحقیق حدیثی بیان تک نہیں پہنچ سکی بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ ڈاکٹر صاحب نے صحیح معنوں میں قرآن مجید کو بھی نہیں پڑھا کیونکہ نظر لگنے کی حدیث کی تائید قرآن مجید کی آیات سے بھی ہوتی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جب یعقوب علیہ السلام نے اپنے گیارہ بیٹوں کو مصر بھیجا تو آپ نے انھیں تلقین فرمائی کہ:

﴿وَ قَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّ ادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ؕ وَ مَاۤ اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۚ وَ عَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ۝﴾ (یوسف: 67)

"اور (یعقوب علیہ السلام) نے کہا اے میرے بچو! تم سب ایک دروازے سے نہ جانا بلکہ کئی جدا جدا اور دروازوں سے داخل ہونا میں اللہ کی طرف سے آنے والی کسی چیز کو تم سے ٹال نہیں سکتا، حکم صرف اللہ ہی کا چلتا ہے، میرا کامل بھروسہ اسی پر ہے اور ایک بھروسہ کرنے والے کو اسی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔"

یہ آیت مبارکہ واضح نظر بد کی طرف اشارہ کر رہی ہے اور اس کی مؤید آیت دوسری جگہ سورۃ کہف میں بھی موجود ہے جس سے بایں طور پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ نظر لگنا حق ہے اسی نظر بد کا ذکر حدیث رسول ﷺ میں موجود ہے جس کو ڈاکٹر صاحب سائنس کے خلاف ٹھہرا کر مسترد کرنے کی گمراہ کن جستجو فرما رہے ہیں۔

یاد رکھیں ہر انسان کی آنکھ سے غیری مرئی لہریں نکلتی ہیں۔ جن میں (Emotional Energy) کی بجلی بھری ہوئی ہوتی ہے۔ یہ بجلی جلدی مسامات کے ذریعے سے جسم میں جذب ہو کر جسم کی تعمیر یا پھر اس کے توڑ پھوڑ کا باعث بنتی ہے۔ اگر (Emotional Energy) کی بجلی یا لہریں مثبت ہوں تو اس سے انسان کو فائدہ حاصل ہوتا ہے اور اگر یہی لہریں منفی ہوں تو اس کے ذریعے سے مسلسل نقصان ہوتا ہے۔ لہٰذا بدنظر شخص کی آنکھ سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکلنے والی لہریں دراصل منفی ہوتی ہیں اور ان کے اندر اتنی قوت ہوتی ہے کہ وہ جسم کے نظام کو درہم برہم کر دیتی ہے۔ ایک بدنظر شخص نے کسی خوبصورت چہرے کو دیکھا اور اپنی غیر مرئی لہریں چھوڑ دیں جس کے سبب اس کا چہرہ سیاہ ہوگیا تو اس بدنظری کی لہروں نے اس کے خون میں میلانن (Melanin) کو زیادہ کر دیا جس سے جلد کی رنگت سیاہ ہوگئی۔

یہ ہے جدید تحقیقی بیان لہٰذا ڈاکٹر صاحب کا سائنسی علوم کو پرکھنے کا معیار مقرر کرنا ایسا ثابت ہوا کہ گویا ہوا کے جھونکے نے سارا ریت کا پہاڑ ملیامیٹ کر دیا۔ الحمد للہ جس وقت سائنس نے اس کو قبول نہیں کیا تھا اس وقت بھی ہمارا ایمان فرمان نبوی پر تھا اور آج جب قبول کر لیا ہے تو آج بھی ہمارا ایمان فرمان نبوی پر ہی ہے اور اگر سائنس مستقبل میں اس حدیث کو رد بھی کر دے گی تب بھی ہمارا ایمان یہی ہوگا جس کا ذکر حدیث رسول ﷺ میں ہے لہٰذا سائنسی تحقیقات ہمیں متاثر نہیں کر سکتیں کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ سائنسی تحقیق مفروضے کا نام ہے جو غلطیوں اور لغزشوں کا دوسرا نام ہے۔

جادو (سحر) کا ہونا:

جادو کے حوالے سے ہم صرف یہی کہیں گے کہ جادو کا ذکر تو قرآن مجید کی متعدد آیات میں موجود ہے اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہاں پر ڈاکٹر صاحب نے کیوں کوئی اعتراض نہیں کیا؟ قرآن مجید نے واضح طور پر سیدنا موسیٰ علیہ السلام اور جادوگروں کے مقابلے کا ذکر فرمایا ہے جہاں سے یہ مسئلہ واضح ہوتا ہے کہ جادو کا وجود ہے حالانکہ جادو کرنا یا کرانا یہ کفر ہے۔ مگر اس کے وجود کا انکار نہیں کیا جا سکتا، دراصل حقیقت یہ ہے کہ ڈاکٹر موریس بکائی نے قرآنی بیانات کے بارے میں یہ ذہن میں بٹھا لیا ہوگا کہ اس میں کسی قسم کی کوئی غلطی نہیں ہے اور یہ حفاظت کے ساتھ ہم تک پہنچا ہے اس حوالے سے آپ کو کسی آیت پر بھی کوئی اعتراض دکھلائی نہیں دیا اور یہی معیار آپ نے احادیث کے لیے مقرر نہیں کیا تھا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لہٰذا جب حدیث رسول ﷺ کے لیے کوئی معیار ہی نہیں تھا تو لازماً وہ تختہ مشق بنیں۔ دراصل ہمارا یہ کہنا ہے کہ بے شک قرآن مجید ہر قسم کی غلطیوں، لغزشوں، تناقضات اور تحریفات سے پاک ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ حدیث رسول بھی ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کی حفاظت کے ساتھ پہنچی ہے، اس میں بھی کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو کہ انسان کو سمجھ نہ آئے بلکہ انسانی سوچ فرمان نبوی کے خلاف ہوتی دکھلائی دیتی ہے جس کی پاداش میں انسان حدیث رسول ﷺ پر حرف گیری کرتا دکھلائی دیتا ہے۔ لہٰذا ایمان کا تقاضا اور ایمان بالرسل کے حقوق میں یہ داخل ہے کہ جس طرح کلام الٰہی پر ایمان لایا گیا ہے اسی طرح فرمان نبوی ﷺ پر بھی ایمان لایا جائے اسی میں دنیا و آخرت کی کامیابی ہے۔

قرآن مجید میں ''سحر'' کے متعلق آیات:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَ اِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى ۝ قَالَ بَلْ اَلْقُوْا ۚ فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَ عِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى ۝ فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى ۝ قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ۝﴾

(طٰہٰ: 65 تا 68)

''کہنے لگے کہ اے موسیٰ! یا تو پہلے ڈال یا ہم پہلے ڈالنے والے بن جائیں۔ جواب دیا کہ نہیں تم ہی پہلے ڈالو۔ اب تو موسیٰ کو یہ خیال گزرنے لگا کہ ان کی رسیاں اور لکڑیاں ان کے جادو کے زور سے بھاگ رہی ہیں۔ پس موسیٰ نے اپنے دل ہی میں دل میں ڈر محسوس کیا۔ ہم نے فرمایا کچھ خوف نہ کر یقیناً تو ہی غالب اور برتر رہے گا۔''

آیت مبارکہ میں یہ واضح ہوا کہ موسیٰ علیہ السلام نے ان کے سحر کی وجہ سے اپنے نفس میں ڈر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محسوس کیا اور یہ ڈر ایک طبعی چیز ہے جو کمال نبوت کے منافی ہرگز نہیں ہے کیونکہ نبی بشر ہوتا ہے اور بشریت کے طبعی تقاضوں سے وہ بالا نہیں ہوتا۔ لہٰذا سیدنا موسیٰ علیہ السلام پر جب جادو ہوا تو آپ بشری تقاضے کے تحت سخت خوف زدہ ہو گئے اور یہ خوف زدہ ہونا سحر ہی کا اثر تھا جس کا ذکر دیگر قرآنی آیات میں ملتا ہے۔ لہٰذا ان آیات سے موسیٰ علیہ السلام پر سحر کا اثر ہونا ثابت ہوتا ہے اور صحیح بخاری کی حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ''سحر'' کے اثر ہونے کا ذکر ملتا ہے۔ ان گزارشات کا خلاصہ یہ ہوا کہ قرآن مجید سے بھی ''سحر'' کے اثر کا ذکر ملتا ہے ان دلائل کی رو سے احادیث رسول ہرگز قرآن مجید کے خلاف نہیں ہیں بلکہ ان احادیث کا مفہوم اور آیات قرآنی کا مفہوم آپس میں موافقت رکھتا ہے جسے سمجھنے سے ڈاکٹر صاحب قاصر رہے۔

پیسے دے کر قرآن کو کام میں استعمال کرنے کی ممانعت:

اس مسئلے میں بھی ڈاکٹر صاحب ٹھوکر کھا رہے ہیں کیونکہ اجرت لے کر یا دے کر قرآن مجید کو سیکھنے یا سکھانے کی کوئی ممانعت وارد نہیں ہے۔ لیکن معاوضہ لے کر یا دے کر غلط مسائل بتانا یا پھر آیاتِ قرآنی کو اپنے مذموم عقائد کے باطل سانچوں میں ڈھالنا یہ کبیرہ گناہ ہے، آسمانی صحائف کو تھوڑے منافع میں بیچنا یہود ونصاریٰ کا وتیرہ تھا، قرآنی تعلیمات پر اجرت کا جواز احادیث کی کتابوں میں موجود ہے خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ

((أَحَقُّ مَا أَخَذْتُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا كِتَابُ اللهِ .)) [1]

''کتاب اللہ سب سے زیادہ اس کی مستحق ہے کہ تم اس پر اجرت حاصل کرو۔''

اس کے بعد امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری میں چند اقوال ذکر فرمائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بھی ذکر فرمائی ہے ہم ان آثار اور احادیث کو یہاں نقل کر دیتے ہیں تاکہ صحیح مسئلہ کا علم عامۃ الناس کو ہو۔

[1] صحیح بخاری، کتاب الاجارۃ، باب 16.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی شخص سے یہ نہیں سنا کہ معلم کی اجرت کو اس نے ناپسند کیا ہو۔
- امام حسن رحمہ اللہ نے (اپنے معلم کو) دس درہم اجرت کے دیئے۔
- امام ابن سیرین رحمہ اللہ نے (بیت المال کا ملازم جو تقسیم پر مقرر ہو) کی اجرت کو برا نہیں سمجھا۔ اور وہ کہتے کہ (قرآن کی آیت میں) سحت فیصلے میں رشوت لینے کے معنی میں ہے۔

ان اقوال کو تقویت دینے کے لیے امام بخاری رحمہ اللہ ایک حدیث پاک کا بھی ذکر کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں:

''سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سفر میں تھے، دوران سفر میں وہ عرب کے ایک قبیلہ پر اترے صحابہ رضی اللہ عنہم نے چاہا کہ قبیلہ والے انہیں اپنا مہمان بنا لیں۔ لیکن انہوں نے مہمانی نہیں کی، بلکہ صاف انکار کر دیا۔ اتفاق سے اسی قبیلہ کے سردار کو سانپ نے ڈس لیا، قبیلہ والوں نے ہر طرح کی کوشش کر ڈالی لیکن ان کا سردار اچھا نہ ہوا۔ ان کے کسی آدمی نے کہا چلو ان لوگوں سے بھی پوچھیں جو یہاں آ کر اترے ہیں۔ ممکن ہے کہ کوئی دم جھاڑ کی چیز ان کے پاس ہو۔ چنانچہ قبیلے والے ان کے پاس آئے اور کہا کہ بھائیو! ہمارے سردار کو سانپ نے ڈس لیا ہے۔ اس کے لیے ہم نے ہر قسم کی کوشش کر ڈالی لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا...... ایک صحابی نے کہا کہ قسم اللہ کی اسے میں جھاڑوں گا، لیکن ہم نے تم سے میزبانی کے لیے کہا تھا اور تم نے اس سے انکار کر دیا تھا، اسی لیے اب میں بھی اجرت کے بغیر جھاڑ نہیں سکتا۔ آخر بکریوں کے ایک گلے پر ان کا معاملہ طے ہوا۔ وہ صحابی وہاں گئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ''الحمد للہ رب العالمین'' پڑھ پڑھ کر دم کیا۔ ایسا معلوم ہوا جیسے کسی کی رسی کھول دی گئی ہو۔ وہ سردار اٹھ کر چلنے لگا۔ تکلیف و درد کا نام ونشان باقی نہ تھا، بیان کیا کہ پھر انہوں نے طے شدہ اجرت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دی...... چنانچہ سب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے (واقعہ) کا ذکر کیا، آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ تم کو کیسے معلوم ہوا کہ سورۃ فاتحہ بھی ایک رقیہ ہے؟ اس کے بعد آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ تم نے ٹھیک کیا، اسے تقسیم کر لو اور ایک میرا حصہ بھی لگاؤ۔ یہ فرما کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے۔''[1]

اس حدیث سے واضح طور پر قرآن پر اجرت کا جواز موجود ہے۔ لہٰذا یہ کہنا کہ قرآن پر کام کرنے کی اجرت لینا درست نہیں یہ کسی بھی طریقے سے درست نہیں ہے۔ یاد رکھیے! قرآن مجید میں جہاں قرآنی آیات کو بیچنے کا ذکر ہے وہ آیات اس امر پر محمول ہیں کہ جو آیات کو غلط فتوے کے ذریعے سے بیچے اور غلط مسئلہ بتا کر اجرت لے وہ حرام ہے جیسا کہ یہود ونصاریٰ نے کیا تھا لیکن قرآن مجید کی آیات کی تعلیمات پر اجرت لینا اس میں کوئی حرج نہیں...... اس مسئلے پر ان گنت دلائل موجود ہیں یہاں پر استیعاب مقصود نہیں ہے بس انہی دلائل پر اکتفا ہے۔[2]

بعض کھجوریں ایسی ہوتی ہیں جو جادو کے اثرات کے خلاف کام دیتی ہیں:

میں سمجھتا ہوں دیگر اعتراضات اور غلط فہمیوں کی طرح یہاں بھی ڈاکٹر صاحب کو بہت بڑی غلط فہمی ہوئی ہے۔ کھجوروں سے علاج کو تفصیلی گفتگو ہم نے ''نہار منہ عجوہ کھجور کا

[1] صحیح بخاری، کتاب الاجارۃ رقم الحدیث: 2276.

[2] دینی اجرت کے جواز پر موجودہ دور کے محقق عالم دین محترم ڈاکٹر عبداللہ دامانوی حفظہ اللہ نے ایک مستقل کتاب اس مسئلے پر تحریر کی ہے جس کا نام ''دینی امور پر اجرت کا جواز'' شائقین اس کتاب کا مطالعہ کر سکتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استعمال'' کے تحت کر چکے ہیں لہذا یہاں پر دوبارہ تکرار کی ضرورت نہیں ہے قارئین سابقہ باب کی طرف دوبارہ التفات فرمائیں۔

اونٹنی کے پیشاب کا واقعہ:

ڈاکٹر صاحب کا خیال ہے کہ لوگوں کو اونٹنی کے پیشاب کا مشورہ دینا بنیادی طور پر کوئی اچھا خیال نہیں ہے۔ہم یہاں پر عرض کریں گے کہ بطور علاج اور مریض کو ایک ایسی ایذاء دہ تکلیف سے چھٹکارے کے لیے اگر اسے استعمال کروایا جائے تو اس میں کیا خرابی ہے؟ جبکہ حلال جانوروں کے بول و براز کو حرام نہیں قرار دیا گیا۔ حقیقت میں اونٹنی کے پیشاب میں ان حضرات یا پھر ان جیسے مریضوں کے لیے بہترین دوا موجود ہے ڈاکٹر خالد غزنوی نے اپنی کتاب'' علاج نبوی اور جدید سائنس'' میں اس بیماری کے علاج کے لیے یہ ثابت کیا ہے کہ اونٹنی کے پیشاب اور دودھ میں ان کا علاج موجود ہے چنانچہ ڈاکٹر خالد غزنوی مذکورہ حدیث پر تبصرہ کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

> '' کیمیاوی طور پر اونٹنی کے دودھ میں چکنائی کی مقدار تمام جانوروں سے کم بلکہ ماں کے دودھ سے بھی کم ہوتی ہے چونکہ دل اور جگر کی بیماریوں میں جہاں چکنائی کا زیادہ استعمال مناسب نہیں ہوتا یہ دودھ اعتماد کے ساتھ دیا جا سکتا ہے۔ گوجرانوالہ سے چار سال کا ایک بچہ گردوں اور جگر کی خرابی کی وجہ سے میوہسپتال لاہور کے بچہ وارڈ میں زیر علاج تھا بچے کے پیٹ سے کئی بار پانی نکالا گیا اور کورٹی سون کی گولیوں کے مسلسل استعمال سے اس کی حالت قابل رحم تھی۔ وہ پہلا مریض تھا جس کو ارشاد نبوی کی تعمیل میں اونٹنی کا دودھ اور پیشاب پلایا گیا، کورٹی سون کے اثرات کو زائل کرنے اور شدید کمزوری کو دور کرنے کے لیے کھجوریں اور شہد دیے گئے...... ایک ماہ میں پیٹ بالکل صاف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوگیا دوسرے ماہ کمزوری جاتی رہی پیشاب کے ٹیسٹ نارمل آنے لگے خون سے یوریا وغیرہ زیادہ مقدار میں تھے جس کے لیے جو کا پانی استعمال کیا گیا، قسط شیریں، حب الرشاد اور کاسنی کا مرکب گردوں کی سوزش کے لیے دیا گیا۔ اس کے لواحقین بڑے محتاط تھے منع کرنے کے باوجود ایک سال تک دوائی دیتے رہے۔ شہد کا استعمال کبھی ترک نہیں کیا۔ اب اس لڑکے کی عمر 16 سال ہے خوبصورت جسم کے ساتھ بفضلہٖ قابل رشک صحت کا مالک ہے۔''[1]

اس مختصر سے واقعہ سے یہ بات واضح ہوئی کہ اونٹنی کا پیشاب کے سبب اللہ تعالیٰ نے مریضوں کو شفا عطا فرمائی۔ دراصل بعض حضرات کا یہ خیال ہے کہ حلال جانوروں کا بول و براز حرام اور ناپاک ہے جبکہ یہ بات شرعی مزاج کے خلاف ہے۔ قرآن وسنت میں کوئی ایسا حکم یا ممانعت نہیں ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہو کہ حلال جانوروں کا بول و براز حرام ہے۔ ویسے بھی حدیث کی طرف غور کیجیے نبی کریم ﷺ نے جن حضرات کو اونٹنی کے پیشاب اور دودھ کے ذریعے علاج منتخب فرمایا وہ حالت اضطراری کا شکار تھے کیونکہ ان کا مرض کافی بڑھ چکا تھا۔ ان حالات کے تناظر میں ان کا علاج حلال جانور کے پیشاب اور دودھ سے کیا گیا۔ اس بات کو بھی دامن گیر فرما لیجیے کہ بعض بیماریوں کا علاج تیزاب سے بھی ہوتا ہے۔ دواؤں میں ایسڈ کو شامل کیا جاتا ہے، لہٰذا اونٹنی کے پیشاب میں بھی ایسڈ کی مقدار پائی جاتی ہے اب اگر حدیث رسول ﷺ میں ایسڈ کے ذریعے یعنی اونٹنی کے پیشاب سے اگر علاج کروایا گیا تو کون سا پہاڑ ٹوٹ پڑا؟؟

خلاصہ کلام یہ ہے کہ حدیثی بیان میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو محل اعتراض ہو، اس کے علاوہ اس نکتہ کو بھی نوٹ فرمالیں کہ اللہ تعالیٰ نے جان بچانے اور حالت اضطراری میں حرام

[1] علاج نبوی اور جدید سائنس، باب Ascities: ج 3 ص 298- 307۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانور کو استعمال کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے بالکل اسی پس منظر میں اللہ تعالیٰ حالت اضطراری یا بیماری کے لیے اونٹنی کے پیشاب کو بطور دوا استعمال کی اجازت فرمائی ہے۔

بخار دوزخ کی گرمی کے سبب ہوتا ہے:

صحیح بخاری میں نبی کریم ﷺ کا فرمان مبارک ہے:

((اَلْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوْهَا بِالْمَاءِ.)) [1]

''یعنی بخار جہنم کی بھاپ کے اثر سے آتا ہے اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔''

غالباً یہ حدیث بھی ڈاکٹر موریس بکائی کے نظریات کے خلاف تھی اسی لیے ڈاکٹر صاحب نے مذکورہ حدیث کو سائنس کے خلاف جانا۔ جبکہ حدیث رسول ﷺ کا تعلق انسانی تحقیقات سے ہرگز نہیں ہے بلکہ اس کا تعلق وحی الٰہی کے ساتھ وابستہ ہے، انسانی بخار گرمی کی شدت کی وجہ سے ہوسکتا ہے یہ کوئی محل نزاع یا محل اختلاف والا نکتہ نہیں ہے لیکن یہ بات کہ سورج کا تعلق جہنم کے ساتھ وابستہ ہے تو یہ امور مغیبات میں سے ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ یہ بات آج ہماری تحقیقات سے باہر ہے مگر مستقبل میں اس تحقیق یا حقیقت تک ہمیں کچھ رسائی حاصل ہوجائے اور اسے قبول کرلیا جائے۔ جیسا کہ ہمارے علم میں ہے کہ ان گنت ایسی چیزیں ہیں جن کو ماضی میں سائنس ماننے سے انکار کرتی تھی مگر وہی سائنس نے آج اسے ڈنکے کی چوٹ پر قبول کرنے پر مجبور ہے۔ گویا کہ یہ بات کہ سورج کا تعلق جہنم کی آگ سے ہے اس سے فراری اور انکار کی وجہ سے معقول نہیں ہے بلکہ یہ گمراہی کا سبب ہے اور نہ ہی یہ مناسب ہے ایمان والوں کے لیے کہ وہ شریعت کے کسی پہلو کا انکار کریں۔ لہٰذا خلاصہ کلام یہ ہے کہ سورج کا تعلق جہنم سے کس طرح ہے اس کا علم ہمیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے ذریعے عطا فرمایا ہے جو خالق کائنات ہے اس مقابلے میں سائنس کا بیان کردہ مسئلہ

[1] صحيح بخاري، كتاب بدء الخلق، رقم الحديث: 3261.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دو کوڑی کی بھی حیثیت نہیں رکھتا۔ اب سائنس کو حدیث رسول ﷺ کو ماننا ہوگا کیونکہ سائنسی ترقیات کا مکمل مواد انسانی تحقیقات پر ہے اور حدیث کا تعلق وحی الٰہی کے ساتھ وابستہ ہے۔ کسی بھی دور میں سائنس کبھی وحی الٰہی کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ لہٰذا حدیثی بیان کو ماننے میں ہی بھلائی ہے دنیا و آخرت کی۔ بعض علماء نے اس حدیث کے دفاع پر بہت کچھ لکھا ہے چنانچہ ان کے مباحثات کا خلاصہ یہ ہے کہ اس حدیث میں وارد ہے کہ گرمی جہنم کے سانس لینے کی وجہ سے ہوتی ہے یعنی سانس لینا یہ ایک ایسا امر ہے جس تک انسانی رسائی ناممکن ہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ یہ بطور تمثیل کہا گیا ہو جس طرح قرآن مجید میں ارشاد ربانی ہے:

﴿ إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَن يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنسَانُ ﴾ (الاحزاب: 72)

''ہم نے آسمان و زمین اور پہاڑوں پر امانت پیش کی تو انہوں نے اٹھانے سے انکار کر دیا اور انسان نے اس کو اٹھا لیا۔''

اس آیت مبارکہ میں بطور تمثیل ذمہ داری قبول کرنے کا کہا گیا ہے کیونکہ ذمہ داری انتہائی سخت تھی تو آسمان زمین اور پہاڑوں نے انکار کر دیا اور اس کے اٹھانے سے عاجز ہوگئے۔ اب اس آیت میں ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ ان کو ذمہ دار بنانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے کہا اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر دی۔ بلکہ آیت مبارکہ میں صرف تمثیل ہے کہ انسان نے اس ذمہ داری کو قبول کر لیا۔ بالکل اسی زاویہ میں حدیث کو دیکھئے کہ اس میں جہنم کے سانس کی وجہ سے گرمی کی شدت کا ذکر ہے۔ اس میں حقیقت نمایاں ہے کیونکہ اگر ایک جگہ سے دو دریا جاری ہیں اور الگ الگ بھی ہو جائیں تو دریا وہ ایک ہی کہلائے گا اسی طرح سے جہنم بھی گرم ہے اور سورج کی تپش بھی گرم ممکن ہے کہ ان دونوں کو تمثیلاً بیان کیا جا رہا ہو یا یہ بھی ممکن ہے کہ یہ حقیقی طور پر ایسا ہی ہو جیسا بیان حدیث میں ہے لہٰذا ایمان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والوں پر ایمان لانا لازم ہے یہی "یومنون بالغیب" کا تقاضا ہے۔

ہر بیماری کا علاج موجود ہے:

رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق ہر بیماری کا علاج موجود ہے اور یہ کوئی ایسی چیز نہیں جو سمجھ میں نہ آئے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بیماریوں کا علاج مختلف اشیاء اور مختلف طریقہ کار میں رکھا ہے بس فرق اتنا ہے کہ بسا اوقات ہماری رسائی وہاں تک نہیں ہو پاتی۔ اگر ہم طبی فوائد اور اس کے متعلقات کو بغور پڑھتے ہیں تو یہ بات آشکارا ہوتی ہے کہ جس مرض کا علاج پہلے موجود نہ تھا اب اس مرض کا علاج بہتر انداز سے پایا جاتا ہے اور حدیث رسول ﷺ کی بھی یہ منشاء ہو سکتی ہے کہ تمام بیماریوں کا علاج اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا ہے مگر اس کا مکمل علم حضرت انسان کو نہیں دیا گیا ہو۔ چنانچہ اس بات پر تبصرہ کرتے ہوئے محقق علامہ ابن القیم رحمہ اللہ اپنی معرکہ الاراء کتاب "الطب النبوی" میں لکھتے ہیں:

"فقد تضمنت هذه الاحاديث اثبات المسببات وابطال قول من انكرها ويجوز ان يكون قوله "لكل داء دواء" على عمومه حتى يتناول الأدواء القاتلة، والادواء التي لا يمكن طبيباً أن يبدئها، ويكون الله عزوجل قد جعل لها أدوية تبدئها، ولكن طوى علمها عن البشر ولم يجعل لهم اليه سبيلا، لأنه لا علم للخلق الا ما علمهم الله......"[1]

"ان احادیث سے کھلے طور پر اسباب و مسببات کا ثبوت ملتا ہے اور جن لوگوں نے اسباب اور جن لوگوں نے اسباب کا انکار کیا ہے ان کا کھلے طور پر ابطال موجود ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ پیغمبر کے اس قول "کل داء دواء" کو عام رکھا

[1] الطب النبوی، ص 11۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے تاکہ قاتل بیماریوں اور مہلک امراض پر بھی اس کا حاطہ ہو جائے۔ اسی طرح وہ بیماریاں بھی شامل ہو جائیں جن کا علاج طبیب کے بس میں نہ ہو۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے علاج کے لیے دوائے شافی پیدا کی ہے۔ لیکن اس کے علم سے انسان ناواقف رہا اور انہیں اسی راہ کی جانب کوئی رہنمائی نہ ہو سکی، اس لیے کسی چیز کا علم انسان کے بس میں نہیں ہے۔ ہاں اللہ تعالیٰ نے جو بتادیا جو سکھادیا۔ اسی وجہ سے نبی کریم ﷺ نے شفا کو دواء کے مقابلہ پر معلق رکھا ہے، اس لیے کائنات میں جتنی مخلوقات ہیں اس کا مخالف بھی موجود ہے۔''

مزید آپ اس مسئلے پر روشنی ڈالتے ہوئے رقمطراز ہیں:

''......ایسی صورت میں حدیث کا مطلب یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں کوئی ایسی بیماری جو دوا کو قبول کرتی ہو پیدا نہیں کی مگر اس کے لیے دوا بھی پیدا فرمادی یعنی دوا قبول کرنے والی ہر بیماری کے لیے دوا موجود ہے۔'' [1]

امام ابن قیم رحمہ اللہ کی ان گزارشات سے واضح ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کا علاج اتارا ہے مگر یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر علاج تک اطباء کی رسائی ہو یعنی علاج موجود ہے مگر رسائی نہیں ہے، آج بھی ہم آئے دن دیکھتے ہیں کہ میڈیکل سائنس مختلف بیماریوں کے نت نئے علاج کو متعارف کرواتی ہے جس کا اس سے قبل کوئی وجود اور تصور بھی نہ تھا، مگر آج انہی امراض کو علاج بہتر انداز سے پایا جاتا ہے لہٰذا یہ بات کہ حدیث تحقیقاتی امور پر نہیں ہے اس لیے مسترد ہے تو یہ بات انتہائی نازیبا ہے کیونکہ علاج تک رسائی حاصل نہ ہونا یہ انسانی تحقیقات کی خامی ہے اس میں حدیث کا کیا قصور؟؟ اور یہ بات بھی بڑی عجیب ہے جو چیز ہمیں میسر نہیں آئی ہم اس کا نزلہ حدیث رسول ﷺ پر بہا دیں تو یہ ظلم نہیں تو

[1] الطب النبوی، ص: 48.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور کیا ہے؟

مکھی کے ایک پر میں شفا اور دوسرے میں بیماری:

اس حدیث پر الحمد للہ آج تحقیق ہوئی ہے اور اس کی صداقت پر کئی ایک مضامین شائع ہو چکے ہیں جو کہ مختلف جرائد اور میگزین میں شائع ہوئے ہیں، آج کی تحقیقاتی ٹیم نے یہ اقرار کرلیا ہے کہ مکھی کے ایک پر میں شفا اور دوسرے میں بیماری ہے۔

موجودہ دور کے مشہور ڈاکٹر نے ایک سال قبل "جمعية الهداية الاسلاميه" میں ایک عنوان لکھا کہ:

"يقع الذباب على المواد القزرة المملوة بالجراثيم التى تنشأ منها الأراض المختلفة، فينقل بعضها بأطرافه، ويأكل بعضا، فيكون فى جسمه من ذالك مادة سامة يميها علماء الطب بمبعد البيكتيريا وهى تقتل كثيرا من جراثيم الامراض، ولا يمكن لتلك الجراثيم ان تبقى حية او يكون لها تاثير فى جسم الانسان فى حال وجود مبعد البيكتيريا، وان هناك خاصة فى أحد جناحي فى الذباب...... "[1]

علامہ القصیمی مزید لکھتے ہیں کہ

"یعنی مکھی جب سبزیوں اور کھیتوں پر بیٹھتی ہے تو اپنے ساتھ مختلف بیماریوں کے جراثیم اٹھا لیتی ہے، لیکن کچھ عرصے کے بعد یہ جراثیم مر جاتے ہیں اور ان کا اثر زائل ہو جاتا ہے اور ان کی جگہ مکھی کے پیٹ میں بکتریوفاج نامی ایک مادہ پیدا ہوتا ہے جو زہریلے جراثیم کو ختم کرنے کی خصوصیت رکھتا ہے اگر تم کسی نمکین

[1] مشكلات الاحاديث النبوية وبيانها: ص 62.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانی میں مکھی کے پیٹ کا مادہ ڈالو تو تمہیں بکتریوفاج مل سکتا ہے جو مختلف بیماریاں پھیلانے والے چار قسم کے جراثیم کا مہلک ہے اس کے علاوہ مکھی کے پیٹ کا یہ مادہ بدل کر بکتریوفاج کے بعد ایک ایسا مادہ بن جائے گا جو چار مزید قسم کے جراثیم کو فنا کرنے کے لیے مفید ہوگا۔'' [1]

''مکھی گندگی اور کوڑا کرکٹ کے ڈھیروں پر بیٹھتی ہے جو ان جراثیم سے بھرے ہوئے ہیں جو طرح طرح کی بیماریوں کے پھیلانے کا باعث بنتے ہیں، ان جراثیم میں سے بعض اس کے پہلوؤں سے چمٹ جاتے ہیں اور کچھ اس کے پیٹ کے اندر پہنچ جاتے ہیں اس سے اس کے جسم کے اندر ایک زہریلا مادہ پیدا ہوجاتا ہے اس مادہ کا نام اہل طب کی اصطلاح میں ''معد البکتیریا'' ہے لیکن اس مادہ کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ بہت سی بیماریوں کے جراثیم کو ختم کر دیتا ہے اور معد البکتیریا کے موجود ہونے کی صورت میں ان جراثیم کا زندہ رہنا یا انسانی جسم میں کچھ اثر کرنا ناممکن ہو جاتا ہے۔ نیز مکھی کے ایک پر کا خاصہ یہ ہے کہ وہ معد البکتیریا کو اس کے پیٹ سے ایک پہلو کی طرف منتقل کرتا رہتا ہے۔ لہٰذا مکھی جب کسی کھانے یا پینے کی چیز پر بیٹھتی ہے تو پہلے سے چمٹے ہوئے جراثیم اس میں ڈالتی ہے تو معد البکتیریا میں سے جو مادہ قریب ہوتا ہے ان جراثیم کو فنا کر دیتا ہے اور ان جراثیم سے بچانے والی سب سے اول چیز وہ معد البکتیریا ہے جسے مکھی اپنے پیٹ میں اپنے ایک پر کے پاس اٹھائے ہوتی ہے، لہٰذا چمٹے ہوئے زہریلے جراثیم کو ہلاک اور ان کے عمل کو بے کار کرنے کے لیے یہ چیز کافی ہے کہ پوری مکھی کو کھانے میں ڈبو کر باہر پھینک دیا جائے۔

ڈاکٹر محمد محسن [2] حدیث ہذا پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

[1] Doctorian Experiments, No # 1036, Published 1927

[2] ڈاکٹر محسن فارانی ریسرچ اسکالر دارالسلام۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''طبی طور پر اب یہ معروف بات ہے کہ مکھی اپنے جسم کے ساتھ کچھ جراثیم اٹھائے پھرتی ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے 1400 سال پہلے بیان فرمایا۔ جب کہ انسان جدید طب کے متعلق بہت کم جانتے تھے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے کچھ عضویے (Organisma) اور دیگر ذرائع پیدا کیے جو ان جراثیم (Phathogenes) کو ہلاک کر دیتے ہیں، مثلاً پنسلین پھپھوندی اور سٹیفائلو کوسائی جیسے جراثیم کو مار ڈالتی ہے، حالیہ تجربات سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایک مکھی بیماری (جراثیم) کے ساتھ ساتھ ان جراثیم کا تریاق بھی اٹھائے پھرتی ہے۔ عام طور پر جب مکھی کسی مائع غذا کو چھوتی ہے تو وہ اسے اپنے جراثیم سے آلودہ کر دیتی ہے، لہٰذا اسے مائع میں ڈبکی دینی چاہیے تاکہ وہ ان جراثیم کا تریاق بھی اس میں شامل کر دے جو جراثیم کا مداوا کرے گا۔''

مزید ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں کہ:

میں نے اپنے ایک دوست کے ذریعے سے اس موضوع پر جامع الازہر، قاہرہ (مصر) کے عمید قسم الحدیث (شعبہ حدیث کے سربراہ) محمد السمحی کو خط بھی لکھا جنہوں نے اس حدیث اور اس کے طبی پہلوؤں پر ایک مضمون تحریر کیا ہے اس میں انہوں نے بیان کیا کہ:

ماہرین خرد حیاتیات (Microbiologists) نے ثابت کیا کہ مکھی کے پیٹ میں خامراتی خلیات (Yeast Cells) طفیلیوں (Parasites) کے طور پر رہتے ہیں اور یہ خامراتی خلیات اپنی تعداد بڑھانے کے لیے مکھی کے تنفس کی نالیوں (Respiratory Tubules) میں گھسے ہوتے ہیں اور جب مکھی مائع میں ڈبوئی جائے تو وہ خلیات نکل کر مائع میں شامل ہو جاتے ہیں اور ان خلیات

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا مواد ان جراثیم کا تریاق ہوتا ہے۔ جنہیں مکھی اٹھائے پھرتی ہے۔ [1]

امام ابن قیم رحمہ اللہ جو کہ ہر فن میں اپنے شیخ، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی طرح کمال کے تھے، اپنی معرکۃ الآراء کتاب ''الطب النبوی'' میں فرماتے ہیں کہ

"The Prophet(ﷺ) ordered the fly that falls on the food be dipped in it this killing the fly, especially if the food is hot. if they flys death inside the food would make the food impure, the Prophet(ﷺ) would have ordered us to discard the food, on the contrary, the Prophet sought to salvage the food." [2]

''نبی کریم ﷺ نے حکم دیا کہ مکھی خوراک میں گر پڑے تو اسے اس میں ڈبویا جائے، اس طرح مکھی مر جائے گی، بالخصوص اگر غذا گرم ہو۔ اگر غذا کے اندر مکھی کی موت غذا کو ناپاک بنانے والی ہوتی تو نبی پاک ﷺ اسے پھینک دینے کا حکم دیتے۔ اس کے برعکس نبی ﷺ نے اسے محفوظ بنانے کی ہدایت فرمائی۔ شہد کی مکھی، بھڑ، مکڑی اور دیگر کیڑے بھی گھریلو مکھی کے ذیل میں آتے ہیں کیونکہ اس حدیث سے ماخوذ حکم نبوی عام ہے۔

ان تمام تفصیلات کا خلاصہ یہ ہے کہ مکھی کے ایک پر میں بیماری تو اس کے دوسرے پر میں تریاق ہے لہٰذا ہم یہی کہیں گے کہ ڈاکٹر موریس بکائی کی تحقیق ناقص اور ادھوری تھی کیونکہ سائنس کی تحقیقات ہرگز معیار نہیں ہے وحی کے مقابلے میں۔ لہٰذا ان علماء اور اطباء کے اقوال سے یہ بات واضح ہوئی کہ ڈاکٹر صاحب کا بیان خود حدیث کے خلاف ہے لہٰذا آپ کے بیانات کی کوئی وقعت نہیں ہے خصوصاً وہ جو حدیث رسول ﷺ کے خلاف یا اے

1. دیکھئے مختصر صحیح البخاری (انگریزی) مترجم ڈاکٹر محمد محسن خان ص 656، حاشیہ 3۔
2. الطب النبوی انگریزی، ص 104۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسترد کرنے کے لیے ہیں۔

سانپ کے تھوکنے پر آنکھوں اور حمل کا ضائع ہونا:

سانپوں کی تقریباً 2300 سو اقسام ہیں جو کہ مختلف مقامات میں پائے جاتے ہیں۔

"الموسوعة الكونية الكبرى" میں ماہر احمد صوفی سانپوں کی اقسام کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

"وقد صنف العلماء انواع الثعابين فوجدوها 2300 نوع لكل منها حياته الخاصة."❶

"اہل علم نے سانپوں کی اقسام پر بہت کچھ لکھا اور انہوں نے تیس سو اقسام سانپوں کی پائی ہیں جس میں ہر سانپ کی حیات مخصوص ہے۔"

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ذیشان ہے کہ

((عن عائشة ﷞ قالت قال النبيُّ ﷺ اقْتُلوا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ فَإِنَّهُ يَلْتَمِسُ الْبَصَرَ وَيُصِيبُ الْحَبَلَ .))❷

"جس سانپ کے سر پر دو نقطے ہوتے ہیں اسے مار ڈالا کرو، کیونکہ وہ اندھا بنا اور حمل کو بھی نقصان پہنچاتا ہے۔"

یہ وہ حدیث ہے جسے ڈاکٹر صاحب اپنے مشاہدے میں نہ لا سکے ویسے بھی اس جگہ پر ہمیں ڈاکٹر حمید اللہ کی وہ بات یاد آ گئی کہ آپ نے انہیں مکھی کی حدیث کا دفاع کرتے ہوئے بتایا تھا کہ ڈاکٹر صاحب آپ جانوروں کے ڈاکٹر نہیں ہیں تو انہوں نے جواب اثبات میں دیا تو ہم بھی یہی کہیں گے کہ آپ جانوروں کے ڈاکٹر نہیں ہیں آپ کو کیا معلوم

❶ آيات الله في خلق الحيوانات البرية: ص 187 .

❷ صحيح بخاری ، كتاب بدء الخلق ، رقم الحديث:3308 .

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ سانپوں کی کون کون سی اقسام زمین پر موجود ہیں لہٰذا آج کے تحقیقاتی ذرائع اور خصوصاً (Discovery Channel) ڈسکوری چینل پر بھی ان سانپوں کے بارے میں خصوصی پروگرام نشر کیا گیا تھا جس میں انہوں نے اس سانپ کے بارے میں مکمل معلومات فراہم کی تھیں کہ جنگل میں اس قسم کے سانپ موجود ہیں جنہیں "Spitting Snacks" تھوکنے والا سانپ کہا جاتا ہے، اگر کوئی ان سانپوں کو دیکھنا چاہتا ہے تو وہ یوٹیوب (Youtube) یا پھر گوگل (Google) پر "Spitting Snacks" لکھ کر سرچ کرے ان شاء اللہ آپ کو مطلوبہ سانپوں کی اقسام میسر آجائیں گی۔

بیماری کا متعدی ہونا اور طاعون، جذام کے مرض میں احادیث کا آپس میں تعارض ہونا:

حقیقت میں بیماری بنفسِ نفیس متعدی نہیں ہوتی بلکہ اگر کوئی بیماری کسی کو لگ جائے تو وہ مشاء الٰہی ہوا کرتی ہے صحیح بخاری میں جو متعدی حدیث کا ذکر ہے وہ اس طرح سے ہے کہ

((قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ وَفِرَّ مِنَ الْمَجْذُوْمِ كَمَا تَفِرُّ مِنَ الْأَسَدِ.)) [1]

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی بیماری چھوت نہیں ہوتی اور نہ نحوست کچھ ہوتی ہے اور نہ اُلو کا بولنا نحوست ہوتا ہے اور نہ صفر کا مہینہ منحوس ہوتا ہے کوڑھی کے مریض سے ایسے دور رہو جیسے شیر سے دور رہتے ہو۔"

اس ایک حدیث میں بظاہر تعارض محسوس ہوتا ہے کہ پہلے فرمایا کہ متعدی بیماری کچھ نہیں ہے جبکہ اسی حدیث کے آخری الفاظ میں جذام کے مریض سے الگ رہنے کی شدید تلقین کی گئی ہے، اصلاً ان دونوں احادیث میں کسی قسم کا کوئی تعارض نہیں ہے جیسا کہ ڈاکٹر

[1] صحیح بخاری، کتاب الطب، رقم الحدیث: 5707.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مورلیس بکائی سمجھ بیٹھے ہیں کیونکہ ان دونوں احادیث کے الفاظ کا محل مختلف ہے چنانچہ امام ابن قتیبہ رحمہ اللہ رقمطراز ہیں کہ

"ونحن نقول: انه ليس في هذا اختلاف ولكل معنى منها، وقت موضع، فاذا وضع بموضعه زال الاختلاف.❶"

یعنی یہاں پر ان احادیث میں کسی قسم کا کوئی اختلاف نہیں ہے بلکہ ہر حدیث کا اپنا ایک وقت ہے اور جب اس حدیث کو اس کی جگہ رکھا جائے گا تو اختلاف ختم ہو جائے گا۔

اب اگر ہم حدیث پر غور کرتے ہیں تو یہ اختلاف ختم ہو جاتا ہے، پہلے حدیث کے حصے میں رسول اللہ ﷺ امت کے عقیدے کی تعمیر فرما رہے ہیں کہ بیماری حقیقتاً اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہوتی ہے کسی چیز کے چھولینے سے یا اس کے پاس بیٹھنے سے ہرگز بیماری پیدا نہیں ہوا کرتی بلکہ بیماری کا اصل مواد اللہ تعالیٰ کی مشیت پر قائم ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِندِ اللَّهِ﴾ (النساء: 78)

"اے نبی فرما دیں سب کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔"

صحیح بخاری میں اسی موضوع کی ایک اور حدیث ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((لا عَدْوَى وَلا صَفَرَ وَلا هَامَةَ.))

کوئی بیماری چھوت نہیں اور نہ صفر کا مہینہ منحوس ہے اور نہ ہی اُلو کا بولنا منحوس ہے، اس موقع پر ایک اعرابی نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا کہ:

((يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَمَا بَالُ إِبِلِي تَكُونُ فِي الرَّمْلِ كَأَنَّهَا الظِّبَاءُ فَيَأْتِي الْبَعِيرُ الْأَجْرَبُ فَيَدْخُلُ بَيْنَهَا فَيُجْرِبُهَا.))

"اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے اونٹوں کے بارے میں کیا خیال ہے کہ وہ

❶ تاویل مختلف الحدیث لابن قتیبۃ: ص 96

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ریگستان میں چرنے چگنے والے پرندوں کی طرح ہوتے ہیں پھر اچانک ان میں کوئی خارش زدہ اونٹ آ جاتا ہے اور ان سے مل کر ان کو بھی خارش زدہ کر دیتا ہے۔"

اس بات پر اللہ کے رسول ﷺ نے اس اعرابی کو جواب دیا کہ

((فَقَالَ فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ .)) ❶

"(یہ بتاؤ) اس پہلے اونٹ کو کس نے خارش زدہ کیا؟"

یعنی جس ذات باری تعالیٰ نے پہلے اونٹ کو خارش زدہ کیا اسی کے حکم سے دیگر اونٹ بھی خارش زدہ ہوتے ہیں۔ اس بات کو ایک مثال کے ذریعے سے سمجھئے:

بسا اوقات ہمارے شہر میں وائرس وغیرہ پھیل جاتا ہے تو آبادی کا بیشتر حصہ اس سے متاثر ہوتا ہے اور کثیر تعداد میں ان لوگوں کی بھی ہوتی ہے جو اس وباء سے محفوظ رہتے ہیں لہٰذا یہ ظاہر ہے کہ جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ بیماری کی نذر ہوا اور جسے اللہ تعالیٰ نے بچا کر رکھا وہ محفوظ ہوا۔

لہٰذا ان دونوں احادیث میں کسی قسم کا کوئی اختلاف نہیں ہے پہلی حدیث میں عقیدہ سنوارا جا رہا ہے اور دوسری حدیث میں احتیاطی تدابیر سکھائی جا رہی ہیں تاکہ ایسا نہ ہو کہ کوئی شخص بیمار ہو جائے اور وہ عدم توکل کے غلط عقیدے کا شکار ہو جائے۔ اور جہاں تک طاعون کے مرض کے بارے میں حدیث ہے کہ

((فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا فِرَارًا مِنْهُ .)) ❷

❶ صحيح بخاري، كتاب الطب.
❷ صحيح بخاري، كتاب الطب.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی ''جب تمہیں اس بیماری (طاعون) کا پتا چلے کہ فلاں مقام پر ہے تو اس بیماری کے ہوتے ہوئے وہاں نہ جاؤ اور اگر کسی ایسی جگہ پر عذاب آجائے جہاں تم پہلے تھے تو اس سے بچاؤ کے لیے اس سے بھاگ کر وہاں سے نہ نکلو۔''

ان احادیث میں بھی کوئی تعارض نہیں ہے کیونکہ اگر کسی جگہ طاعون کے بارے میں معلوم ہو جائے تو وہاں مت جاؤ اس لیے کہ یہاں پر احتیاط سکھائی جا رہی ہے یعنی اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں سے ہلاکت میں مت ڈالو اور دوسرا حصہ یہ ہے کہ اگر ایسی جگہ پر ہو جہاں وہ مرض ہو چکا ہو تو وہاں سے نکلو نہیں کیونکہ اس موقع پر اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر بھروسا رکھو اس جگہ پر توکل علی اللہ سکھایا جا رہا ہے۔ لہٰذا ان دونوں مفہوم میں بھی کسی قسم کا کوئی تعارض نہیں ہے۔ الحمد للہ

بعض احادیث کا سائنسی بیانات کے خلاف ہونا:

محترم قارئین اس نکتے پر ہم نے پچھلے اوراق میں تفصیلی بحث کی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ سائنس کی تحقیقات میں نشیب و فراز اور اتار چڑھاؤ ہوتے رہتے ہیں لہٰذا یہ تحقیق کا معیار نہیں ہے بلکہ تحقیق کا اصل منبع اور معیار وحی الٰہی ہے مزید تفصیل کے لیے دیکھیے سابقہ باب ''سائنسی تحقیقات میں تبدیلیاں اور تغیرات'' کا مطالعہ مفید رہے گا۔

قرآن و حدیث کا جمع اور تدوین حدیث:

ڈاکٹر موریس بکائی جمع اور تدوین کے حوالے سے قرآن مجید اور احادیث رسول ﷺ کے بارے میں انتہائی لاعلمی کا مظاہرہ فرما رہے ہیں چنانچہ وہ تدوین حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں:

"In the years that were to follow the Prophets death, texts were to be compiled which recorded the two

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

groups of teachings he had left, the first gathering of hadiths was performed roughly forty years after the hagira, but a first collection of Quranic texts had been made beforehand under Caliph Abubakar, and in particular Califh Uthman the second of whom published a definitive text during his caliphate." [1]

''یعنی نبی کریم ﷺ کی رحلت کے بعد کے برسوں میں وہ متون جمع کیے گئے جن میں اس تعلیم کی جو آپ علیہ السلام نے چھوڑی تھی، دو قسمیں موجود تھیں، حدیثوں کے جمع کرنے کا کام ہجرت سے تقریباً چالیس سال بعد شروع کیا گیا۔ لیکن قرآنی سورتوں کے جمع کرنے کا کام سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زیرنگرانی پہلے ہی شروع ہو چکا تھا۔ خصوصیت سے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں یہ کام ہوا۔ موخر الذکر نے اپنے زمانہ خلافت میں ایک مخصوص متن کی اشاعت کی یعنی نبی کریم ﷺ کی رحلت کے بارھویں اور چوبیسویں سال کے درمیان یہ کام انجام پایا۔''

محترم قارئین! یہ وہ آرائیں ہیں جو ڈاکٹر موریس بکائی کی طرف سے ان کی کتاب میں شائع کی گئی ہیں آپ کے ان اقتباسات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ آپ نے جمع و تدوین حدیث کا بغور مطالعہ نہیں کیا اسی لیے آپ کا قلم اس فن کو تحریر کرتے وقت جنبش کا شکار نظر آتا ہے...... یاد رکھیں جمع قرآن اور جمع حدیث یہ دونوں کام نبی کریم ﷺ کے دور مبارک میں نہیں ہوئے ہاں اتنا ضرور ہے کہ ان دونوں وحیوں کو لکھنے اور حفظ کرنے کا اہتمام نبی کریم ﷺ کے دور مبارک میں ہی رواج پا گیا تھا اور اس بات کا حکم نبی کریم ﷺ

[1] The Quran the Bible and Science, page : 247

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے ہی انہیں دیا تھا۔ چنانچہ امام ابن عبدالبر رحمہ اللہ اپنی کتاب میں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"قال قیدوا العلم قلت وما تقییده قال الکتاب۔" ❶

"سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا علم کو قید کر لیا کرو، میں نے پوچھا اسے قید کیسے کیا جائے؟ فرمایا: "لکھنے سے۔"

یہ وہ حکم ہے جو قرآنی آیات اور حدیث رسول ﷺ دونوں پر مشتمل ہے ان دونوں کو قلمبند کرنے کا عہد نبوی میں ہی حکم جاری کر دیا گیا تھا چنانچہ یہ ایک الگ مسئلہ ہے کہ جمع کی صورت میں پہلے قرآن مجید کو مقدم رکھا گیا یا حدیث رسول ﷺ کو..... مگر یہ اصولی اور ثابت شدہ بات ہے کہ جس طرح سے قرآن مجید کی حفاظت کا اہتمام کیا گیا ہے اسی طرح فرمان نبوی کا بھی اہتمام کیا گیا تھا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک بڑی جماعت قرآن مجید کے ساتھ ساتھ حفاظت حدیث، حفظ حدیث، اور کتابت حدیث میں مصروف العمل تھی، مثلاً نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں ہی احادیث کی غیر معمولی حفاظت کا بندوبست موجود تھا۔

سنن ترمذی ابواب العلم میں ہے کہ ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ نے ایک دن نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہو کر اپنے حافظے کی کمزوری کی شکایت کی اور کہا کہ ہر روز وعظ وتذکیر میں آپ علیہ السلام جو اہم اور کارآمد باتیں ارشاد فرماتے ہیں وہ مجھے اچھی لگتی ہیں مگر وہ مجھے یاد نہیں رہتیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اپنے داہنے ہاتھ سے مدد لو (احادیث کو لکھ لیا کرو)

ایک اور واقعہ اسی مماثلت کے ساتھ ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی احادیث قلمبند کیا کرتے تھے تو لوگوں نے انہیں اس سے روکا کہ آپ علیہ السلام ایک بشر ہیں کبھی خوشی اور کبھی خفگی کی حالت میں ہوتے ہیں ہر بات کو لکھنا مناسب

❶ جامع بیان العلم وفضله: 1/ 72۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہے۔ اس کے بعد وہ صحابی نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور پوچھا "کیا میں جو کچھ بھی آپ علیہ السلام سے سنوں اسے لکھ سکتا ہوں؟ آپ علیہ السلام نے جواب دیا: ہاں۔ صحابی نے مزید اطمینان اور تسلی کے لیے پوچھا کیا رضا مندی اور غضب ہر حالت میں؟ اس پر نبی کریم ﷺ اپنے منہ مبارک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

((اكتب والذي نفسي بيده ما يخرج منه الا حق .)) [1]

"لکھ لے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میرے منہ سے سوائے حق کے کچھ نہیں نکلتا۔"

نبی کریم ﷺ کا آخری خطبہ، خطبہ حجۃ الوداع کے عظیم موقع پر جب آپ علیہ السلام نے کم و بیش ایک لاکھ چالیس ہزار صحابہ کے درمیان وعظ و نصیحت فرمائی تو اس دوران میں ایک صحابی سیدنا ابوشاہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمایا کہ مجھے یہ احکامات لکھوا دیجیے چنانچہ آپ علیہ السلام نے بغیر کسی تاخیر کے صحابہ کو حکم دیا کہ

((اكتبوا لابي شاه .)) [2]

"ابوشاہ رضی اللہ عنہ کو میری احادیث لکھ دو۔"

ان کے علاوہ دیگر کبار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نوشتے اور صحیفے بھی کتب احادیث میں موجود ہیں جو کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے دور میں یا پھر آپ کی وفات کے بعد لکھے تھے مثلاً

- صحیفہ یرموک
- صحیفہ صادقہ
- حجۃ الوداع کا خطبہ جس میں انسانی حقوق کی مفصل دستاویزات مقرر تھیں۔

[1] مسند احمد، رقم الحديث: 6510.
[2] صحيح بخاري، كتاب العلم: 1/ 21.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- صحیفہ علی رضی اللہ عنہ، امام بخاری کی تصریح سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ صحیفہ ضخیم تھا۔
- صحیفہ ہمام بن منبہ
- مسند ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
- صحیفہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ
- صحیفہ عثمان رضی اللہ عنہ
- صحیفہ بشیر بن نہیک یہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں۔
- صحیفہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ
- صحیفہ عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ
- رسالہ سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ
- رسالہ سعد بن عبادہ انصاری رضی اللہ عنہ
- مرویات ابن عباس رضی اللہ عنہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر وکسریٰ، مقوقس اور نجاشی وغیرہ حکمرانوں کو تبلیغی خطوط بھیجے جو قلم بند کیے گئے تھے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں کئی ایک اہم دستاویزات تیار ہوئیں اور آپ نے بڑے بڑے حکمرانوں کو خطوط بھیجے تاکہ دین اسلام علاقائی نہیں بلکہ (Universal, Global) ہو جائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے ابتدائی دور میں مسلمانوں کی مردم شاری بھی کروائی تھی۔ چنانچہ حدیث کے الفاظ یوں ہیں:

((اکْتُبُوا لِي مَنْ يَلْفِظُ بِالْإِسْلَامِ مِنَ النَّاسِ .))

"مجھے ان لوگوں کے نام لکھ دو جو اسلام کا اقرار کرتے ہیں۔"

حکم کی تعمیل کی گئی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((فَكَتَبْنَا لَهُ أَلْفًا وَخَمْسَ مِائَةِ رَجُلٍ.)) ❶

یعنی ''اس پر ہم نے پندرہ سو آدمیوں کے نام لکھ دیئے۔''

سرکاری دستاویزات، معاہدوں اور پروانوں کا آغاز بھی ہجرت سے قبل ہو چکا تھا چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے بلال بن حارث المزنی کی معدنوں کو ٹھیک دیا تھا اس کی پوری سند کا جو متن رسول اللہ ﷺ نے انہیں تحریر میں لکھوایا تھا وہ حدیث ابوداود میں موجود ہے۔ (من شاء فليرجع هناك)

اس کے علاوہ تمیم داری رضی اللہ عنہ کو ہجرت سے پہلے فلسطین کا شہر حبدون ایک خط کے ذریعے سے یہ کہہ کر جاگیر میں دیا گیا کہ جب یہ شہر اللہ تعالیٰ کی عنایت سے فتح ہو تو وہ تمہارا ہے۔

یہ چند گزارشات ہیں قارئین کرام اس پر غور فرمائیے اور فیصلہ کیجیے کہ کس قدر احادیث رسول ﷺ کو قلمبند کرنے کا رواج تھا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور میں بلکہ خود آپ علیہ السلام نے اس فن کی ترویج کے لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو لکھنے اور پڑھنے کے فن پر ابھارا اور جس کی پاداش میں آپ علیہ السلام کی نبوت کی مکمل زندگی آج ہمارے سامنے ایک کھلی کتاب کی طرح ہے......

لہٰذا ڈاکٹر صاحب کے اشکالات کا تفصیلی جواب ہم نے ہدیہ قارئین کیا ہے اس کے علاوہ دیگر معلومات کے لیے کتب احادیث، سیرت اور اصولوں کی کتابوں کی طرف رجوع کیا جائے۔

☆......☆......☆

❶ صحيح بخاري، كتاب الجهاد، باب كتابة الإمام الناس.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 16

نبی کریم ﷺ کی نبوت پوری انسانیت اور ہر دور کے لیے اور بائبل کی تعلیمات صرف بنی اسرائیل کے لیے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی کریم ﷺ کی نبوت پوری انسانیت اور ہر دور کے لیے

رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی کو اللہ تعالیٰ نے پوری انسانیت اور جنوں کے لیے نبی بنا کر بھیجا ہے کوئی بھی شخص ہو کسی بھی قبیلے سے تعلق رکھتا ہو کسی بھی نسل کا ہو اس کا رنگ کوئی بھی ہو اگر وہ حقیقی کامیابی کا متلاشی ہے تو اس کے لیے آخر الزماں نبی مکرم محمد رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانا ضروری ہے، اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء و رسل کو کسی مخصوص قوم کے لیے بھیجا لیکن نبی کریم ﷺ کی بعثت تمام انسانوں اور جنوں کے لیے اور قیامت تک کے لیے ہے اس بات کی شہادت خود قرآن مجید بھی دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا﴾

(الفرقان: 1)

”بڑی برکتوں والی ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے پر قرآن نازل فرمایا تاکہ وہ تمام جہانوں کو ڈرانے والا بن جائے۔“

اسی پیغام کو سورۃ سبا میں بھی دہرایا گیا وہاں ارشاد ہوتا ہے کہ:

﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾ (سباء: 28)

”اور (اے نبی ﷺ!) ہم نے آپ کو تمام جہان کے لوگوں کے لیے خوشخبری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔“

اس مفہوم کی قرآن مجید میں دیگر آیات بھی ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ دیگر انبیاء و رسل کی طرح کسی خاص قوم کے لیے نہیں تشریف لائے تھے بلکہ آپ کی بعثت عالمگیر ہے اور آپ ہی قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کے لیے نبی و رسول بنا کر مبعوث کیے گئے ہیں، صحیح بخاری میں بھی اس مضمون کی احادیث موجود ہیں چنانچہ امام بخاری رحمہ اللہ صحیح بخاری میں حدیث کا ذکر فرماتے ہیں کہ

((عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا فَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ فَلْيُصَلِّ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْمَغَانِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً.)) [1]

”رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ مجھے پانچ چیزیں ایسی دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئی تھیں، ایک مہینے کی مسافت سے رعب کے ذریعے سے میری مدد کی گئی ہے اور تمام زمین میرے لیے سجدہ گاہ اور پاکی کے لائق بنائی گئی ہے، پس میری امت کا جو شخص نماز کے وقت کو (جہاں بھی) پالے اسے وہیں نماز ادا کر لینی چاہیے اور میرے لیے غنیمت کا مال حلال کیا گیا ہے، مجھ سے پہلے یہ کسی کے لیے بھی حلال نہ تھا، اور مجھے شفاعت عطا کی گئی ہے، اور تمام انبیاء اپنی اپنی خاص قوم کے لیے مبعوث کیے گئے تھے لیکن

[1] صحيح بخاری، كتاب التيمم، رقم الحديث: 335.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں تمام انسانوں کے لیے نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں۔"

صحیح بخاری کی حدیث سے بھی یہ بات واضح ہوئی کہ نبی کریم ﷺ کو تمام انسانیت کے لیے نبی بنا کر بھیجا گیا ہے کیونکہ آپ علیہ السلام کے بعد اب کسی نبی یا رسول کو نہیں آنا نہ حقیقی اور نہ ہی مجازی لہٰذا حقیقت اسی بات کا تقاضا کرتی ہے کہ نبی کریم ﷺ کو پوری انسانیت کے لیے ہی رسول ہونا چاہیے۔ اسلامی نکتہ نظر پر اگر غور کریں تو آپ ﷺ کی تعلیمات اور ہدایات ہر ایک شخص سے مخاطب ہے، نبی کریم ﷺ کے دور مبارک میں یہودیوں اور عیسائیوں پر بھی شرعی احکامات لاگو کیے گئے تھے جو اس بات کو مبین دلیل ہے کہ اب سرزمین پر صرف ایک ہی قانون لاگو ہوگا جو نبی کریم ﷺ لائے چنانچہ صحیح بخاری ہی میں یہ واقعہ موجود ہے کہ اہل کتاب میں سے مرد اور عورت نے زنا کیا تو آپ علیہ السلام نے ان دونوں کو اپنی لائی ہوئی شریعت کے مطابق سزا سنائی صحیح بخاری میں ہے کہ:

"سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہودی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا کہ ان میں سے ایک مرد اور ایک عورت نے زنا کاری کی ہے، نبی کریم ﷺ نے ان سے پوچھا کہ "تورات میں رجم کے متعلق کیا حکم ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہم انہیں رسوا کرتے ہیں اور کوڑے لگاتے ہیں۔ سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے اس پر کہا کہ تم جھوٹے ہو اس میں رجم کا حکم موجود ہے، چنانچہ وہ تورات لائے اور اسے کھولا۔ لیکن ان میں سے ایک شخص نے اپنا ہاتھ آیت رجم پر رکھ دیا اور اس سے پہلے اور بعد کا حصہ پڑھ دیا۔ سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ اپنا ہاتھ اٹھاؤ۔ اس نے اپنا ہاتھ اٹھایا تو اس کے نیچے رجم کی آیت موجود تھی چنانچہ آپ ﷺ نے حکم دیا اور دونوں رجم کیے گئے۔ میں نے دیکھا کہ مرد عورت کو پتھروں سے بچانے کی کوشش میں اس پر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جھکا جا رہا تھا۔"❶

اس حدیث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ آپ علیہ السلام نے ان دونوں یہودیوں پر حد نافذ فرمائی اگر آپ علیہ السلام عیسیٰ علیہ السلام کی طرح خاص قوم کے لیے تشریف لاتے تو وہ اہل کتاب یہودی کہہ سکتے تھے کہ آپ ہمیں کیوں سزا دے رہے ہیں جبکہ آپ ہمارے لیے نبی بنا کر نہیں بھیجے گئے یہ ایک الگ بات ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر ایمان کیوں نہیں لائے میکن وہ اس بات کو بخوبی جانتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہی نبی ہیں جن کی بشارت مسیح علیہ السلام نے دی تھی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مبارک میں جب ذمی لوگ(Islamic State) میں رہتے تھے تو آپ علیہ السلام نے ان کے لیے بھی ایک بہترین قانون کا اعلان فرمایا اور انہیں بھی حکومت کے تحت تحفظ فراہم کیا اگر چہ ذمیوں کا تعلق ان حضرات سے ہوتا ہے جو غیر مسلم ہوں دنیا کے کسی بھی کونے سے تعلق رکھتے ہوں اس کے باوجود آپ علیہ السلام نے ان کے لیے احکامات جاری فرمائے جو اس بات کی واضح دلیل فراہم کرتی ہے کہ آپ کی نبوت عالمی نبوت تھی چنانچہ صحیح بخاری میں ذمیوں کے تحفظ کے لیے ارشاد نبوی ہے کہ:

((عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهَدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا .))❷

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جو شخص ایسی جان کو مار ڈالے جس سے عہد کر چکا ہو تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھے گا حالانکہ جنت کی خوشبو چالیس برس

❶ صحیح بخاری، کتاب المحاربین، رقم الحدیث:6841.
❷ صحیح بخاری، کتاب الدیات، رقم الحدیث:6914.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی راہ سے معلوم ہوتی ہے۔"

یہ حدیث اس بات پر مبین دلیل ہے کہ شریعت یعنی قرآن وحدیث ہی انسان کے لیے مفید اور معیاری حقوق پر بات کرتی ہے انسانی معاملات اور جدید یا قدیم یا پھر مستقبل کے ادوار ان سب کی رہنمائی کا لحاظ رکھنا یہ ایک مکمل شریعت کے اوصاف میں سے ہے اور یہ خاصہ صرف اس دین کا ہی ہے جو نبی آخر الزماں محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوا ان تمام مباحث میں یہ بات ذہن نشین رکھیں کہ بخاری شریف میں جو احادیث وارد ہیں ان کا تعلق جمیع انسانوں کے ساتھ وابستہ ہے اس کی اہم ترین وجہ یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کی احادیث میں اسی بات کا اعلان ہے کہ آپ علیہ السلام جملہ انسانوں کے لیے مبعوث ہوئے ہیں مثلاً آپ دیکھیے کہ مکمل شریعت تو ہے ہی صرف اگر بخاری شریف کی احادیث کی طرف دیکھیے کہ ان میں، کتاب البیوع یعنی تجارتی مسائل، کتاب الطب، میڈیسن ادویات، کتاب المرضیٰ، مریضوں کے لیے اس میں تجاویز، کتاب الادب، رہن سہن کے معاملات یہ سب کچھ صرف مسلمانوں کے لیے مفید نہیں ہیں بلکہ تمام بنی نوع انسانوں سے یہ احادیث مخاطب ہیں میں اس کی مثال دینا چاہوں گا۔ مثلاً!

1. پھیپھڑوں کے مرض کا علاج
2. استسقاء کے مرض کا علاج
3. سحر کا علاج
4. نظر بد کا علاج
5. بخار کا علاج
6. کلونجی کے ذریعے سے علاج
7. جذام کے مرض سے احتیاطی تدابیر

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑧ حجامہ کروانا

⑨ پڑوسیوں کے حقوق

⑩ والدین کے حقوق

⑪ ایک دوسرے پر شفقت کرنا

⑫ دوسروں کی تکالیف کو دور کرنا

⑬ دوسروں کے حقوق کا خاص خیال رکھنا

⑭ بھوکوں کو کھانا کھلانا

⑮ مریضوں کی عیادت کرنا

⑯ مقروضوں کا قرض ادا کرنا

⑰ یتیموں، بیواؤں اور مجبوروں کا سہارا بننا

⑱ ایک دوسرے کے ساتھ بھلائیاں کرنا وغیرہ وغیرہ۔

ان تمام اشیاء کا تعلق دنیا کے ہر انسان کے ساتھ ہے اگر صرف صحیح بخاری ہی سے مکمل انسان کے حقوق پر بات کی جائے تو کئی ایک صفحات نذر قرطاس ہوں گے ایک نظر صحیح بخاری کے ان ابواب کی طرف ضرور ڈالیں جن کا اس حقیر نے ذکر کیا ہے اس سے یہ بات بخوبی معلوم ہو جاتی ہے کہ صحیح بخاری کی احادیث کا تعلق عالمی سطح پر تمام انسانوں کے ساتھ وابستہ ہے، سب سے اہم نکتے کی بات یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی نبوت کو یونیورسل (universal) اور (Global) قرار دیا ہے تو لازماً جب یہ بات وحی کے ذریعے سے ہی جاری ہے تو اس میں صداقت کے جواہر موجود ہوں گے لیکن اس کے برعکس بائبل میں احکامات صرف بنی اسرائیل کے لیے ہی ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بائبل کی تعلیمات اور اس میں درج فقرات صرف بنی اسرائیل کے لیے

بائبل کے فقرات اس بات پر شاہد ہیں کہ مسیح علیہ السلام صرف بنی اسرائیل کی قوم کے لیے مبعوث کیے گئے تھے آپ ہرگز دیگر اقوام کی طرف رسول بنا کر نہیں بھیجے گئے اسی لیے صحیح بخاری کی احادیث کی طرح بائبل کا تعلق یونیورسل نہیں ہے بلکہ یہ ایک خاص قوم کی طرف ارسال کردہ تعلیمات ہیں بائبل میں صاف طور پر لکھا ہے کہ

''ان بارہ کو یسوع نے بھیجا اور ان کو حکم دے کر کہا ''غیر قوموں کی طرف نہ جانا اور سامریوں کے کسی شہر میں داخل نہ ہونا بلکہ اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس جانا۔'' [1]

موجودہ دور کے عیسائی خود ہی اپنے نظریات بائبل کے خلاف ثابت کر رہے ہیں جبکہ ان پر یہ پابندی عائد کی گئی ہے کہ وہ غیر اسرائیلی اقوام کی طرف نہ جائیں اس کے باوجود یہ لوگ اسی فکر میں مارے گئے کہ مسیح علیہ السلام کی محدود نبوت کو عالمی بنایا جائے۔

اسی متی کی انجیل میں ایک اور آیت ہے:

''اس نے جواب میں کہا کہ میں اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا۔'' [2]

[1] متی 10: 5، 6، 7۔ [2] متی 15/24۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بائبل کے اس واضح فقرے سے اب بھی اگر کوئی یہ کہے کہ مسیح علیہ السلام پوری انسانیت کے لیے ہیں تو پھر اسے عقل سے پیدل ہی کہا جائے گا کیونکہ یہ بات طے شدہ ہے کہ نبی کی تعلیمات کے خلاف ہمیشہ گمراہ کن اقوام ہی گئی ہیں۔ چنانچہ متی کی انجیل سے بائبل کے فقرات کا عالمی ہونا غیر ثابت شدہ پایا جاتا ہے۔ مزید یہ کہ بائبل میں ایک اور آیت ہے جو اس بات کو مزید تقویت دیتی ہے کہ مسیح علیہ السلام بنی اسرائیل ہی کے لیے تھے متی انجیل میں ایک اور مقام پر لکھا ہے کہ

''ایک غیر اسرائیلی (کنعانی) عورت سیدنا مسیح علیہ السلام سے روحانی استفادہ کرنے کی پر زور درخواست لے کر آئی تو مسیح علیہ السلام خاموش ہو کر رہ گئے۔ حواریوں اور شاگردوں کے کافی اصرار سے جب جواب کے لیے آمادہ ہوئے تو اس نے جواب میں کہا کہ میں اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے لیے نہیں بھیجا گیا مگر اس نے آکر اسے سجدہ کیا اور کہا اے خداوند میری مدد کر اس نے جواب میں کہا لڑکوں کی روٹی لے کر کتوں کو ڈال دینا اچھا نہیں۔'' [1]

اس فقرے پر غور کیجیے کہ مسیح علیہ السلام اس عورت کو تعلیم دینے پر راضی نہ ہوئے اور واضح کر دیا کہ میں بنی اسرائیل کی طرف مبعوث ہوں یعنی میں آپ کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا...... لہٰذا مسیح علیہ السلام کی طرف سے اپنی اور اپنے شاگردوں کی تبلیغی مساعی کو بنی اسرائیل ہی تک محدود رکھا گیا ہے کیونکہ اگر موجودہ بائبل کا بغور مطالعہ کیا جائے تو یہ ایسی کتاب نہیں ہے جس کو عالمی کتاب کہا جائے کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کا ناقص تصور کر دیا گیا ہے۔ انبیاء علیہم السلام پر بہتانات کے انبار لگائے گئے ہیں جن شخصیات کو انسانیت کے لیے رہبر بنا کر بھیجا گیا بائبل انہیں پر زنا کی تہمت لگاتی ہے، تعلیم اور اخلاق کی گھٹیا تصویر، فحش اور بدچلن مضامین،

[1] متی: 15/ 24 تا 26۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فحش سے بھرپور فقرات عورتوں اور غریب لوگوں کی ناقدری، یہ تمام چیزیں اس بات پر منحصر ہیں کہ بائبل عالمی تعلیم پیش نہیں کرتی یہی وجہ ہے کہ مسیح علیہ السلام کے شاگردوں نے آپ کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے صرف یہودیوں کو ہی کلام سناتے تھے باقیوں کو نہیں۔ [1]

اب مسیحی مشنریوں نے جب مسیح علیہ السلام کی خلاف ورزی کی اور دنیا کے کونے کونے میں مسیحیت کو پھیلانے کی جستجو کی تو معاملہ الٹ ہوگیا کیونکہ اقوام ہمیشہ ایسے حالات میں برباد ہوتی ہیں جب وہ اپنے نبی کی تعلیمات سے روگردانی کرتی ہیں اب بائبل کی تعلیمات پھیلانے کا نتیجہ یہ ہوا کہ پادریوں، راہبوں، راہبات اور عیسائیت کے سربراہ خود بھی گمراہ ہوئے اور اوروں کو بھی گمراہ کیا ان میں برائیاں اتنی کثرت سے پیدا ہوئیں کہ آج کا عیسائی معاشرہ اس امر پر خود ہی دلیل پیش کرتا ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ عیسائیت عالمی مذہب تا قیامت بنا کر نہیں بھیجا گیا بلکہ مسیح علیہ السلام صرف بنی اسرائیل کے لیے نبی تھے اور آج عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات منسوخ ہیں لہٰذا تمام انسانیت کے لیے اسی پر ہی نجات ہے کہ وہ آخری نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت پر گامزن ہوں اسی میں دنیا اور آخرت کی کامیابیوں کا مدار ہے۔

[1] دیکھیے متی: 19/11۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈوبتے کو تنکے کا سہارا

عیسائیوں کی طرف سے ایک اعتراض اور اس کا جواب:

بعض پادری صاحبان اپنی اس مسیح علیہ السلام کی دعوت کو عالمی ثابت کرنے کے لیے بائبل ہی سے ایک جواز پیش کرتے ہیں کہ

"یسوع نے پاس آ کر ان سے باتیں کیں اور کہا کہ آسمان اور زمین کا کل اختیار مجھے دیا گیا ہے پس تم جا کر سب قوموں کو شاگرد بناؤ اور ان کو باپ اور بیٹے اور روح القدس کے نام سے بپتسمہ دو اور ان کو یہ تعلیم دو کہ ان سب باتوں پر عمل کریں جن کا میں نے تم کو حکم دیا اور دیکھو میں دنیا کے آخر تک ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں۔"[1]

بائبل کا یہ فقرہ اور اس سے پادریوں کا استدلال درست نہیں کیونکہ اس میں دیگر قوموں کو شاگرد بنانے کا جواز ہے جبکہ متی کی انجیل میں صاف طور پر مسیح علیہ السلام نے اس سے روکا تھا کہ آپ دیگر اقوام کو تبلیغ نہ کریں گے لہٰذا اس صورت میں دونوں میں سے ایک ہی بات صحیح ہوگی یا تو پھر متی کی انجیل میں مسیح علیہ السلام کا حکم یا پھر یہ جواز جس میں تمام قوموں کے لوگوں کو شاگرد بنانے کی اجازت دی گئی ہے اب فیصلہ ان پادریوں پر ہے کہ ان دونوں میں سے کون سا فقرہ سچا ہے کیونکہ ایک کا جھوٹا ہونا لازم ہے۔ دوسری بات یہ بھی یاد رکھیں جو اہم ترین ہے کہ جب یسوع مسیح علیہ السلام نے جس وقت یہ حکم جاری کیا تھا کہ تم سب قوموں کو شاگرد بناؤ اس وقت وہ مصلوب ہو کر تین دن کے بعد قبر سے نکل کر گلیل کے پہاڑ پر پہنچے تھے جہاں ان کے گیارہ شاگرد بھی آئے تھے۔ مگر ان میں سے بعض کو ان کے مسیح علیہ السلام ہونے میں ہی شک تھا چنانچہ انجیل کا بیان ہے کہ

[1] متی: 18/ 20-18۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور انہوں نے اسے دیکھ کر سجدہ کیا مگر بعض نے شک کیا۔'' ❶

انجیل مرقس میں یوں لکھا ہے کہ

''اور انہوں نے یہ سن کر کہ وہ جیتا ہے اور اس نے اسے دیکھا ہے یقین نہ کیا۔'' ❷

اور اسی باب فقرہ نمبر 14 میں ہے کہ

''پھر وہ ان گیارہ کو بھی جب کھانا کھانے بیٹھے تھے دکھائی دیا اور اس نے ان کی بے اعتقادی اور سخت دلی پر ان کو ملامت کی کیونکہ جنہوں نے اس کے جی اٹھنے کے بعد اسے دیکھا تھا انہوں نے ان کا یقین نہ کیا تھا۔''

یہ فقرات انتہائی حیرت میں ڈال دیتے ہیں کہ یسوع مسیح علیہ السلام قبر سے باہر آ کر ان گیارہ حواریوں سے ملتے ہیں لیکن وہی حواری ان پر شک کرتے ہیں۔ ❸ یہاں سے اندازہ لگایئے کہ جب ان کے حواریوں کو شک تھا تو اس شک کے دوران میں جو تعلیم دی جا رہی ہے وہ کس قدر مشکوک ہوگی؟ کیونکہ یہ تعلیم انجیل کے اس بیان کے مخالف ہے جو صولی سے قبل دیا گیا تھا...... اور حواریوں کے شک کا یہ عالم کہ مسیح علیہ السلام ان کی اس بے اعتقادی اور شک کو بروایت انجیل رونا بھی روتے ہیں اور ان کو ملامت بھی کرتے ہیں اب انصاف سے ذرا غور فرمائیں کہ مسیح علیہ السلام کے حواری جو کہ خود بے اعتقادی اور تذبذب کا شکار تھے تو ہم کس طرح بائبل کے اس فقرے پر اعتماد کر سکتے ہیں؟؟

مزید ایک اور زاویہ سے بھی اس بات کو پرکھیں۔ جب مسیح علیہ السلام مصلوب ہو کر تین دن کے بعد جی اٹھے تو آپ کا یہ فرمانا کہ پس تم جا کر سب قوموں کو شاگرد بناؤ اور یہ بھی حکم دینا

❶ متی: 28/ 17۔ ❷ مرقس: 16/ 11۔

❸ متی کے ان فقرات کو عیسائی عالم بھی اضافی مانتے ہیں۔ R.V.S کے ورژن میں اور دیگر کئی نسخوں میں متی باب 28 اور فقرات 8 سے لے کر آخر تک کو ذکر ہی نہیں کیا گیا جو اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ آج عیسائی عالم بھی اسے اضافی یا محرف مانتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ ''ان کو تعلیم دو کہ ان سب باتوں پر عمل کریں جن کا میں نے تم کو حکم دیا.....'' یہ حکم انجیل کے دوسرے فقرے کے خلاف ہے جس پر عیسائیت کا دین قائم ہے۔ بائبل میں لکھا ہے کہ

''تو بھی یہ جان کر کہ آدمی شریعت کے اعمال سے نہیں بلکہ صرف یسوع مسیح علیہ السلام پر ایمان لانے سے راستباز ٹھہرتا ہے خود بھی مسیح یسوع پر ایمان لائے تاکہ ہم مسیح پر ایمان لانے سے راستباز ٹھہریں نہ کہ شریعت کے اعمال سے کیونکہ شریعت کے اعمال سے کوئی بشر راستباز نہ ٹھہرے گا۔'' [1]

غور طلب بات ہے کہ جب شریعت کے اعمال سے کوئی بشر راستباز نہیں ہو سکتا تو پھر یسوع مسیح علیہ السلام یہ حکم کیونکر کہہ رہے ہیں کہ ان سب باتوں پر عمل کریں جن کا میں نے تم کو حکم دیا ہے لہٰذا اس تعارض سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ وہ شخص کوئی اور ہی تھا کیونکہ اگر مسیح علیہ السلام ہی ہوتے تو حواری شک میں ہرگز نہ پڑتے۔ مزید اس بات کو ایک اور طریقے سے بھی پرکھئے کہ مرقس کی انجیل باب سولہ میں یہ ذکر ہے کہ مسیح علیہ السلام نے اپنے شاگردوں کو دیگر اقوام کی طرف انجیل کی منادی کے لیے بھیجا یہ فقرات باب 16 کے 8 تا 20 تک من گھڑت قرار پائے ہیں۔ خود حاشیہ نگاروں نے اور بائبل کے محققین نے ان فقرات کو درست نہیں مانا۔ چنانچہ R.S.V ورژن میں صاف طور پر لکھا ہے کہ یہ فقرات اختلاف کا شکار ہیں اسی لیے کئی نسخوں میں فقرات 8 کے بعد درج نہیں ہیں جو اس بات کی واضح دلیل ہے کہ مسیح علیہ السلام کا قبر سے نکل کر اس بات کا اعلان کروانا کہ تمام قوموں کو اس کی دعوت دو باطل ہے کیونکہ یہ فقرات مشکوک ہیں جس کا صاف طور پر R.S.V ورژن میں کیا گیا ہے۔

ان اقتباسات سے یہ بات واضح ہوئی کہ تمام قوموں کو شاگرد بنانے والا فقرہ مسیح علیہ السلام کی طرف سے نہیں ہے کیونکہ یہ فقرہ انجیل مقدس کے دیگر فقرات سے متعارض ہے۔

[1] گلتیوں: 16/2۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 17

امام بخاری رحمہ اللہ اور سینٹ پال

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام بخاری رحمہ اللہ

یہ باب بھی انتہائی اہم ہے کیونکہ صحیح بخاری میں مرکزی کردار امام بخاری رحمہ اللہ کا ہے۔ آپ رحمہ اللہ نے اپنی مکمل زندگی کو فرمان نبوی کے تابع کیا تھا اور آپ مکمل طور پر شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے پابند رہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ کی زندگی کھلی کتاب کی طرح ہے اور آپ کا کردار صاف وشفاف پانی کی طرح ہے کیونکہ کتاب پر مصنف کی زندگی کا بڑا گہرا اثر ہوتا ہے اگر کسی کتاب کا مصنف بے دین اور شریعت کا دشمن ہوگا تو اس کی کتاب اس کی بے دینی کی وجہ سے ساقط الاعتبار ہوگی۔ یہی وجہ ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے بڑی احتیاط اور پرہیز گاری والی زندگی بسر فرمائی تاکہ حدیث کی روایت میں ذرہ برابر بھی کسی قسم کا سقم نہ ہو آپ کی زندگی کے اہم ترین واقعات میں سے ایک واقعہ نذر قرطاس ہے جس سے آپ امام بخاری رحمہ اللہ کی پرہیزگاری کا اندازہ بآسانی لگا سکتے ہیں کہ آپ کس قدر احادیث کے لیے محتاط زندگی بسر فرمائی ہے۔

''ایک دفعہ امام بخاری رحمہ اللہ فربر سے تیراندازی کے لیے نکلے اور تیر اندازی شروع ہوئی۔ اتفاقاً امام بخاری رحمہ اللہ کا تیر ایک پل (جو کسی نہر پر بنا ہوا تھا) کی میخ پر جا کر ایسا بیٹھا کہ پل کو نقصان پہنچا۔ آپ فی الفور سواری سے اتر کر پل کے پاس تشریف لے گئے اور تیر کو میخ سے نکالا اور (وراق کا کہنا ہے کہ) ہم کو آواز دی۔ ہم قریب پہنچے تو آپ نے افسوس سے میری طرف مخاطب ہو کر فرمایا، ابوجعفر (وراق)! تم اس پل کے مالک کے پاس جاؤ اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہو کہ ہم سے تمہارا پل خراب ہوگیا ہے۔ اگر تم اجازت دو تو تمہارا پل جیسا تھا بنا دیں، یا تمہاری خوشی ہو تو ہم سے اس کی قیمت لے لو اور ہمارا قصور معاف کر دو۔ پل کے مالک (حمید بن الاخضر) نے کہلا بھیجا کہ امام بخاری رحمہ اللہ کو میرا اسلام پیش کرو اور عرض کرو کہ کچھ مضائقہ نہیں۔ میرا کل مال اور ساری دولت آپ پر قربان ہے۔ آپ کچھ بھی متردد نہ ہوں۔ امام بخاری رحمہ اللہ یہ سن کر نہایت ہشاش بشاش ہوئے اور اسی خوشی میں انہوں نے تین سو درہم غرباء اور مساکین میں تقسیم کیے اور پانچ سو احادیث روایت فرمائیں۔ [1]

یہ امام بخاری رحمہ اللہ کا تقویٰ اور احتیاط تھی حالانکہ تیر غلطی سے جا کر پل پر لگا، مگر امام بخاری رحمہ اللہ فکر آخرت اور اللہ کے ڈر سے سرشار تھے کہ آپ کو چین نہ آیا اور اس شخص کے پاس اپنی معذرت لے کر پہنچے تاکہ دنیا کا معاملہ دنیا میں ہی رفع دفع ہو جائے، امام بخاری رحمہ اللہ بے انتہا متقی اور متبع سنت تھے، چنانچہ امام بخاری رحمہ اللہ کا یہ معمول تھا کہ آپ ہمیشہ پچھلی شب کو تیرہ رکعتیں نماز کی ادا فرماتے اور ایک رکعت وتر پڑھتے۔ [2]

آپ رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے حضور دو دعائیں کیں اور دونوں قبول ہوئیں۔ اس سے مجھے خوف لاحق ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ میری مزدوریوں کا بدلہ اسی دنیا میں مل جائے اور آخرت میں گھاٹے میں رہوں۔ اسی لیے میں نے درخواست کرنا ترک کر دی۔ [3]

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی دنیا کی بات کا تذکرہ میں نے کیا تو پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرتا اس کے بعد ذکر کرتا۔ [4]

امام بخاری رحمہ اللہ کی سیرت اتنی بے داغ تھی کہ آپ پر اگر کوئی ظلم بھی کرتا تو آپ کبھی

[1] سیر اعلام النبلاء: 12/ 443- 444۔ تغلیق والتعلیق: 5/ 396۔
[2] تاریخ بغداد: 2/ 13۔
[3] سیر اعلام النبلاء: 12/448۔
[4] طبقات الشافعیۃ للسبکی: 2/226۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی اس کے لیے بددعا نہیں کرتے چنانچہ وراق کا بیان ہے کہ امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ کے پاس ایک شخص آیا اس نے کہا اے ابوعبداللہ! فلاں شخص آپ کو کافر قرار دیتا ہے امام بخاری رحمہ اللہ نے جواب دیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کو اے کافر! کہہ کر پکارتا ہے تو اس کفر کے ساتھ ان دونوں میں سے ایک لوٹتا ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ سے ان کے کئی ساتھی ذکر کرتے کہ بعض لوگ آپ کے متعلق ایسی ایسی باتیں کرتے ہیں تو آپ آیات تلاوت کرتے:

﴿إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَٰنِ كَانَ ضَعِيفًا﴾ (النسآء: 76)

"یقیناً شیطان کی چال سخت کمزور ہے۔"

﴿وَلَا يَحِيقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ إِلَّا بِأَهْلِهِ﴾ (الفاطر: 43)

"اور بری تدبیر کا وبال ان تدبیر کرنے والوں پر ہی ہوتا ہے۔"

عبدالمجید بن ابراہیم نے امام بخاری رحمہ اللہ سے پوچھا کہ آپ رحمہ اللہ بددعا کیوں نہیں کرتے جو آپ پر ظلم کرتے ہیں؟ فرمانے لگے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ.))

"تم مجھ سے حوض کوثر پر ملنے تک صبر کرنا۔"

اور فرمایا:

"جس نے اپنے ظالم کے لیے بددعا کی تو اس نے اس سے بدلا لے لیا۔"[1]

یہ وہ کردار ہے جو امام بخاری رحمہ اللہ کا تاریخ اور رجال کی کتب میں محفوظ ہے۔ آپ کا معاملہ اتنا زبردست تھا کہ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز مجھ سے غیبت کے

[1] سیر اعلام النبلاء للذہبی: 360/12

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متعلق سوال نہیں کرے گا۔ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے کبھی کسی کی غیبت نہیں کی۔ بلکہ آپ یہاں تک کہا کرتے تھے کہ:

((ما أغتبت امرا قط منذ علمت ان الغيبة حرام .)) ❶

"جب سے مجھے علم ہوا ہے کہ غیبت کرنا حرام ہے، اس وقت سے میں نے کسی کی غیبت نہیں کی۔"

امام بخاری رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ:

"حلال روزی کھانا چاہیے، سچ بولنا چاہیے، اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا چاہیے، اس کے ساتھ اخلاص اور محبت پیدا کرنا چاہیے، اس سے کبھی غفلت نہ کرنا چاہیے۔" ❷

امام بخاری رحمہ اللہ کی مکمل سیرت پاکدامنی، تقویٰ، ورع اور زہد کے خزانوں سے مالا مال تھی، آپ دنیا کا بڑے سے بڑا نقصان برداشت کر لیتے مگر آپ کو ہرگز یہ گوارا نہ تھا کہ آپ کی حدیث بیان کرنے کی ثقاہت پر کوئی معمولی سا بھی داغ لگے۔ چنانچہ ایک بڑا عجیب واقعہ آپ کا کتب الرجال میں مرقوم ہے کہ:

امام عجولی رحمہ اللہ آپ کی ثقاہت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ دریا کا سفر کر رہے تھے اور آپ کے پاس ایک ہزار اشرفیاں تھیں، ایک رفیق سفر نے عقیدت مندانہ راہ ورسم بڑھا کر اپنا اعتماد قائم کر لیا۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی اشرفیوں کی اسے اطلاع دے دی۔ ایک روز آپ کا یہ رفیق سو کر اٹھا تو اس نے بآواز بلند رونا شروع کر دیا۔ اور کہنے لگا کہ میری ایک ہزار اشرفیاں گم ہوگئی ہیں۔ چنانچہ تمام مسافروں کی تلاشی شروع ہوئی۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے یہ دیکھ کر کہ اشرفیاں میرے پاس ہیں اور وہ ایک ہزار ہیں تلاشی میں ضرور مجھ پر چوری کا الزام لگایا جائے گا، اور یہی اس کا مقصد تھا، امام بخاری رحمہ اللہ نے

❶ مقدمة الفتح ص480. ❷ سيرة البخاري، ص: 112.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھ کر تھیلی سمندر کے حوالے کر دی۔ امام بخاری کی بھی تلاشی لی گئی۔ مگر وہ اشرفیاں ہاتھ نہ آ گئیں اور جہاز والوں نے خود اس مکار رفیق کو ملامت کیا۔ سفر ختم ہونے پر اس نے امام بخاری رحمہ اللہ سے اشرفیوں کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے ان کو سمندر میں ڈال دیا تھا وہ بولا اتنی بڑی رقم کا نقصان آپ نے کیسے برداشت کیا؟ آپ نے جواب دیا کہ دولت ثقاہت کو میں نے تمام عمر عزیز گنوا کر حاصل کیا ہے اور میری ثقاہت تمام دنیا میں معروف ہے میں اس کو چوری کا اشتباہ اپنے اوپر لے کر ضائع کر دیتا۔ اور ان اشرفیوں کے عوض اپنی دیانت وامانت وثقاہت کا سودا کر لینا میرے لیے ہرگز مناسب نہ تھا۔

یہ واقعہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ اپنے اوپر کسی قسم کا الزام برداشت نہیں فرماتے تھے۔ کیونکہ ان الزامات کی وجہ سے آپ کے دامن پر ہمیشہ کے لیے ایک نقص وارد ہو سکتا تھا جو ادائے حدیث کے لیے مضر تھا۔ لہٰذا اسی وجہ سے امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی اشرفیوں کی تھیلی کو سمندر کے سپرد کر دیا اور اس طرح آپ کا دامن اس گھناؤنے الزام سے بچ گیا۔

امام بخاری رحمہ اللہ عفو اور درگزر کرنے میں بھی بلند مقام رکھتے تھے۔ چنانچہ عبداللہ بن محمد صیارفی کہتے ہیں کہ:

"میں امام بخاری رحمہ اللہ کے پاس ان کے گھر میں بیٹھا تھا کہ ان کی کنیز کمرے میں داخل ہوئی۔ وہ ٹھوکر کھا کر امام بخاری رحمہ اللہ کے سامنے رکھی ہوئی دوات پر جا گری۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا: کس طرح چلتی ہو؟ کنیز نے جواب دیا: جب راستہ نہ ہو تو کیسے جاؤں؟ امام بخاری نے اپنے دونوں ہاتھ پھیلاتے ہوئے فرمایا: "إذهبي فقد أعتقتك" جاؤ میں نے تمہیں آزاد کیا۔ اس واقعہ کے کچھ عرصہ بعد کسی نے آپ سے کہا کہ کنیز نے تو آپ کو بڑا غصہ دلایا تھا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(مگر آپ نے اُسے آزاد کردیا) امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ بات درست ہے کہ اس نے غصہ دلانے والی بات ہی کہی تھی لیکن میں نے بھی اُسے آزاد کرنے پر اپنے آپ کو آمادہ کرلیا۔"[1]

محترم قارئین! آپ اس واقعہ سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ امام بخاری رحمہ اللہ میں کس قدر حلم اور بردباری تھی کہ آپ نے اس کنیز کو ڈانٹنے کی جگہ اسے آزاد کردیا۔ یہ آپ کے صبر کی اعلیٰ مثال تھی۔

آپ رحمہ اللہ حافظے کے اعتبار سے بھی جبل الحفظ تھے، آپ کو سینکڑوں نہیں ہزاروں بلکہ ...عوں کی تعداد میں فرامین نبوی حفظ تھے آپ کے حفظ کی قوت کا عالم بھی بڑا عجیب تھا۔ چنانچہ آپ کے حفظ کے بارے میں مورخین اور تذکرہ نویس نے کئی ایک واقعات قلمبند کیے ہیں اور آپ کے حفظ کے واقعات محدثین کرام رحمہم اللہ میں ضرب المثل ہیں۔

راشد بن اسماعیل بن عیسیٰ جو کہ حافظ اور محدث تھے، آپ فرماتے ہیں کہ:

امام بخاری ہمارے ساتھ شیوخ بصرہ کی درس گاہوں میں شامل ہوتے لیکن لکھنے سے کوئی تعلق نہ تھا۔ اس حالت میں کچھ دن گزر گئے تو ہم نے ان کو سمجھانا شروع کیا کہ آپ ناحق اپنا وقت ضائع نہ کریں، جب ہماری باتوں کو سنتے سنتے گھبرا گئے تو فرمانے لگے:

"قد اکثرتم علی" یعنی تم لوگ مجھ پر حد سے زیادہ چڑھ گئے ہو۔ اچھا جو تم نے لکھا ہے پیش کرتے جاؤ۔ لوگوں نے اپنے اپنے لکھے ہوئے اجزاء نکالے اور پڑھنا شروع کیے۔ جب لوگ سنا کر فارغ ہو چکے تو امام صاحب نے پندرہ ہزار حدیثیں ان اجزا کے علاوہ پڑھ کر سنا دیں اور ہمارے لکھے ہوئے اجزاء بھی سب دہرا گئے۔ یہاں تک کہ ہم نے اپنے

[1] سیر أعلام النبلاء: 12/452.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے لکھے ہوئے اجزا کی تصحیح آپ کے حفظ سے کر لی۔ ❶

مزید حافظ ابن حجر العسقلانی رحمہ اللہ کی کتاب ''تغلیق التعلیق: 390/5'' میں یہ اضافہ بھی موجود ہے کہ:''کیا تم مجھے یہ خیال کرتے ہو کہ میں بے کار آتا جاتا ہوں اور اپنا وقت ضائع کرتا ہوں؟ تو ہمیں معلوم ہوا کہ ان سے آگے کوئی نہیں بڑھ سکے گا۔

امام بخاری رحمہ اللہ کے حافظے اور انتہائی بلند عالم ہونے کا ایک واقعہ حافظ ابن حجر العسقلانی رحمہ اللہ نے اپنی مشہور کتاب ''تہذیب التہذیب: 51/9'' میں ذکر فرمایا، آپ لکھتے ہیں کہ

''کسی نے حافظ ابوالعباس الفضل بن العباس سے (جو بلند پایہ محدث تھے) پوچھا کہ دو شخصوں (امام بخاری اور امام ابوزرعہ) میں بڑا حافظ کون ہے؟ ابوالعباس نے جواب میں کہا کہ میں نے محمد بن اسماعیل سے ملاقات ہی نہیں کی تو جس کو میں نے دیکھا ہی نہیں اس کے علم اور فضل کا کیونکر اندازہ کر سکتا ہوں اور دوسرے ذی علم کے ساتھ اس کی نسبت کیونکر دے سکتا ہوں۔

علامہ فضل کا کہنا ہے کہ اتفاقاً حلوان (عراق کی انتہائی حدود پر ایک شہر کا نام ہے) اور بغداد کے درمیان میری امام بخاری سے ملاقات ہوگئی۔ میں اپنے عزم کو فسخ کر کے امام صاحب کے ہمراہ ہو لیا ایک منزل تک برابر ساتھ رہا اور بڑی کوشش کی کہ امام بخاری رحمہ اللہ کے سامنے ایسی احادیث بیان کروں جس کو وہ نہ جانتے ہوں آخر میں تھک گیا اور مجھے اس میں کامیابی نہ ہوئی لیکن ابوزرعہ رحمہ اللہ کے سامنے ان کے سر کے بالوں کی تعداد میں ایسی احادیث گن سکتا ہوں جن کو وہ نہیں جانتے۔

اب آپ یہاں سے امام بخاری رحمہ اللہ کے بلند پایہ ہونے اور آپ کی علمی بصیرت کو

❶ طبقات الحنابلة: 276/1۔ تاریخ ابن عساکر: 52/15۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہچان سکتے ہیں یہی وجہ ہے کہ مشہور محدث ابو حفص عمرو بن علی الفلاس (متوفی 249ھ) فرماتے ہیں کہ

''جس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نہ جانتے ہوں وہ حدیث ہی نہیں ہے۔''[1]

خلاصہ کلام یہ کہ تقویٰ، پرہیزگاری امانت اور صداقت یہ تمام خصوصیات امام بخاری رحمہ اللہ کی بلند شخصیت ہونے کی گواہی دیتی ہیں لہٰذا امام بخاری رحمہ اللہ نے کئی اپنے قیمتی وقت سفر میں گزارے اس لیے نہیں کہ دین محمد ﷺ کو بدل دیں بلکہ اس لیے کہ دین محمدی کی خدمت کا شرف آپ کو حاصل ہو جائے۔ یہ ہیں الجامع الصحیح کے مؤلف امام بخاری رحمہ اللہ جن کی زندگی کے مختصر پہلو ہم نے آپ کے سامنے رکھے ہیں، اب ہم مطالعہ کرتے ہیں عیسائیوں کے رسول سینٹ پال کا کہ ان کا کیا کردار تھا؟

سانٹ پال

دنیائے مسیحیت کا یہ دعویٰ ہے کہ مسیحیت کی بنیاد یسوع مسیح علیہ السلام نے رکھی تھی اور انھی کی تعلیمات پر آج کی مسیحیت قائم ہے لیکن تحقیقی نظر ڈالنے سے یہ بات غلط ثابت ہوتی ہے بلکہ تحقیق اور تفتیش کے بعد یہ حقیقت آشکارا ہوتی ہے کہ یسوع مسیح علیہ السلام نے جس مذہب کی تعلیم دی تھی وہ ان کے بعد کچھ ہی عرصے میں ختم ہوگئی اور اس کی جگہ ایسے مذہب نے لے لی جو مسیح علیہ السلام کی تعلیمات کے خلاف ہیں اور یہ نیا مذہب آج ارتقاء کے مراحل طے کرتا ہوا ''مسیحیت سینٹ پال'' کی شکل اختیار کر گیا ہے۔ لہٰذا ہم یہاں مکمل دیانت داری اور خلوص کے ساتھ اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ موجودہ مسیحیت کے اصل بانی مسیح علیہ السلام نہیں بلکہ سینٹ پال (St. Paul) ہے۔ اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہوئے مذاہب عالم کی نامور شخصیات

[1] تهذيب التهذيب: 43/9.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(Floyd Ross) اور (Mrs. lynette hills) رقمطراز ہیں کہ:

"Of all the people associated with the beginnings of christianity, Paul was the most responsible for the turn its beliefs took, he added a new note that determined its futuere course. [1]

ان سب لوگوں میں جن سے عیسائیت کی ابتداء وابستہ ہے پولس اس تبدیلی کا سب سے زیادہ ذمہ دار تھا جو ان عقائد میں آئی۔ اس نے (ان عقائد میں) ایک نئی طرح ڈالی جس نے اس کے (عیسائیت کے) مستقبل کی راہیں متعین کیں۔

دراصل پولس نے مذہب اور یسوع مسیح علیہ السلام کا نام لے کر اور اسے بنیاد بنا کر یونانی فلسفہ ومذہب کی مشرکانہ توہم پرستیوں اور موشگافیوں کو عیسائیت میں داخل کر دیا ہے۔ عیسائی محققین اس بات کے معترف ہیں کہ پولس نے یونانی فلسفہ افکار عیسائیت میں داخل کر دیا چنانچہ Universal History of world میں صاف طور پر لکھا ہے کہ

"There are traces of this (Greek philasophy and platoninsm) in the epistles of St. Paul" [2]

یعنی مقدس پولس کے خطوط میں اس (یونانی فلسفہ بالخصوص افلاطونیت) کے واضح اثرات ہیں۔

اس کے علاوہ اگر تصویر کے دوسرے رخ کو بھی دیکھا جائے تو یہ بات حقیقت سے خالی نہیں ہے کہ سینٹ پال مسیح علیہ السلام کا اصلی حواری نہ تھا بلکہ اس کے برعکس مسیح علیہ السلام کے پیروکار کا سخت ترین دشمن تھا اور وہ مسیح علیہ السلام کے ہمعصر ہونے کے باوجود بھی ملاقات نہیں کر سکا۔

[1] Floyd H. Ross and Tynette hills (Op.cit, P. 137.

[2] V. 4 , Pg: 2330.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ خود اس بات کا معترف ہے کہ میں نے بھی سمجھا تھا کہ یسوع علیہ السلام ناصری کے نام کی طرح طرح سے مخالفت کرنا مجھ پر فرض ہے۔ چنانچہ میں نے یروشلم میں ایسا ہی کیا اور سردار کاہنوں کی طرف سے اختیار پا کر بہت سے مقدسوں کو قید کر ڈالا جب وہ قتل کیے جاتے تھے تو میں بھی رائے دیتا تھا اور ہر عبادت خانہ میں انہیں سزا دلا دلا کر زبردستی ان سے کفر کہلواتا تھا بلکہ ان کی مخالفت میں ایسا دیوانہ بنا کہ غیر شہروں میں بھی جا کر انہیں ستاتا تھا۔ ❶

پھر اچانک پال پر (جس کا سابقہ نام ساؤل تھا جو یہودی مذہب پر تھا) بقول اس کے مسیح علیہ السلام کی تجلی ہوئی وہ تین دن تک نابینا رہا۔ ❷

یہاں پر یہ نکتہ سمجھنا انتہائی ضروری ہے کہ بینائی کی بحالی کے بعد فوراً ہی پولس مسیح علیہ السلام کے اللہ کا بیٹا ہونے کا اعلان کرتا ہے اس سے پہلے کسی بھی حواری نے ایسا نہیں کیا تھا۔ پھر اس کے چند ایام بعد وہ اس حد تک آگے بڑھ گیا کہ یسوع علیہ السلام کے اصل حواریوں کو بھی خاطر میں نہیں لاتا تھا بلکہ ان کی مخالفت کرتا ان پر ملامت کرتا اور انہیں بھی اور خاص طور پر برناس حواری کو بھی ریاکار تک بتلاتا ہے۔ ❸

پال ایمان لانے کے بعد عرب سے ہو کر دمشق چلا گیا اور یروشلم میں یسوع علیہ السلام کے رسولوں اور حواریوں کے پاس نہ گیا۔ آخر تین برس بعد یروشلم جا کر کیفا سے ملاقات کی۔ ❹

حالانکہ عمومی حوالے سے یہ قاعدہ ہے کہ ہر نیا شاگرد پرانے شاگردوں میں زیادہ سے زیادہ وقت لگاتا ہے تاکہ ان کے ذریعے سے استاد کی تعلیمات سے فوائد حاصل ہوں پرانے شاگرد یروشلم میں موجود تھے جنہوں نے براہ راست یسوع علیہ السلام سے فیض حاصل کیا تھا اور ان کی تعلیمات کو سمجھا تھا لیکن یہ نیا شاگرد بڑا ہی انوکھا تھا کہ وہ تین برس کے لیے کہیں اور چلا

❶ اعمال: 26/ 9تا12۔ ❷ اعمال: 9/ 21-20۔
❸ گلتیوں: 2/ 11تا13۔ ❹ گلتیوں: 1/ 15تا19۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گیا شرعی علوم کے اہم مرکز مسیح علیہ السلام کو چھوڑ کر آخر کیوں؟ یہ اقتباسات خاص طور پر قابل غور ہیں کہ ''اس کے عیسائی بننے کے فوراً بعد کی مدت کے متعلق بہت کم معلومات ہیں...... یقیناً یہ تین سال کا عرصہ ہم اس کو خاموش سال کہیں گے کیوں کہ یہ خاموش سال تشکیل دینے والے سال تھے جب اس نے نئے عقیدے پر بہت گہرائی سے سوچ و بچار کیا اور تعلیمات تبلیغ میں سیر حاصل تجربہ حاصل کیا۔ [1]

تین سال کے عرصے میں اس نے شریعت کو تبدیل کرنے کے لیے نئی تعبیر ڈھونڈی پھر اس کو عام کرنے کے لیے عجیب عجیب ہتھکنڈے استعمال کیے۔ مسیحیت کو عالمگیر بنانے کے لیے پولس نے یسوع مسیح علیہ السلام کی اصل تعلیمات کو مسخ کر کے اس میں بت پرستی کی آمیزش کی کیونکہ پولس کا مزاج یہ تھا کہ یہ مذہب جلد از جلد دنیا میں پھیلے اور وہ اس کے لیے سب کو راضی کرنا چاہتا تھا اور وہ خود کہتا تھا کہ:

''اگرچہ میں سب لوگوں سے آزاد ہوں پھر بھی میں نے اپنے آپ کو سب کا غلام بنا دیا ہے تا کہ اور بھی زیادہ لوگوں کو کھینچ لاؤں۔ میں یہودی کے لیے یہودی بنا تا کہ یہودیوں کو کھینچ لاؤں۔ جو لوگ شریعت کے ماتحت نہیں ان کے لیے شریعت کے ماتحت ہوا تا کہ شریعت کے ماتحتوں کو کھینچ لاؤں اگرچہ خود شریعت کے ماتحت نہ تھا، بے شرع لوگوں کے لیے بے شرع بنا تا کہ بے شرع لوگوں کو کھینچ لاؤں۔ کمزوروں کے لیے کمزور بنا تا کہ کمزوروں کو کھینچ لاؤں۔ میں سب آدمیوں کے لیے سب کچھ بنا تا کہ کسی طرح سے بعض کو بچاؤں اور میں سب کچھ انجیل کی خاطر کرتا ہوں تا کہ اوروں کے ساتھ اس میں شریک ہوں۔'' [2]

[1] انسائیکلو پیڈیا آف برٹانیکا 470/17، مقالہ ''پال''۔

[2] نمبر 1 کرنتھیوں: 9/ 19 تا 23۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس بات سے یہ واضح ہوا کہ پولس کسی مذہب کا کوئی پابند نہ تھا بس اپنی تعلیمات کی طرف لوگوں کو کھینچ کر لانا اس کا عین مقصد تھا۔ یہ بات بھی نوٹ کر لیجیے کہ ابتداء میں لوگ اس کی تعلیمات کو صحیح نہیں جانتے تھے۔ لکھا ہے کہ:

"اے اسرائیلیو! مدد کرو یہ وہی آدمی (پولس) ہے جو ہر جگہ سب آدمیوں کو امت اور شریعت اور اس مقام کے خلاف تعلیم دیتا ہے بلکہ اس نے یونانیوں کو بھی ہیکل میں لا کر اس پاک مقام کو ناپاک کیا۔" [1]

بلکہ انسائیکلو پیڈیا آف ریلیجن میں صاف طور پر اس بات کا قرار کیا گیا ہے کہ

"They denied his apostleship, which it is true, rested on no formal nomination by other opostles." [2]

"لوگوں نے اس کی رسالت کا انکار کیا۔ اور یہ حقیقت ہے کہ اس کی رسالت (دستور کے مطابق) باقی رسولوں کی طرف سے نامزدگی پر مبنی نہیں تھی۔"

هینگز لکھتا ہے کہ:

"His Apostolic title was bitterly Contested." [3]

"اس کے رسالت کے منصب کی سختی سے مخالفت کرو۔"

حقیقت میں پالس نے اپنے مروجہ عقائد عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات کے مخالف شامل کیا ہے اور اس نے کئی عیسوی قوانین کو بدل ڈالا سیدنا مسیح علیہ السلام نے عقیدہ توحید، عقیدہ آخرت، استغفار، عملی و اخلاقی اصلاح، حلیمی اور بذم گوئی کی تعلیمات پر زور دیا لیکن اس کے برعکس پولس نے ان کی الوہیت وابنیت، کفارہ، اور یہودی شریعت کی عملاً منسوخی کے جراثیم عیسائی

---

[1] اعمال: 21/28۔

[2] Encyclopeadia Edinburgh- 1917 vol 19 P: 690.

[3] Dictionary of the bible 1909, Pg: 44.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عقائد ونظریات میں شامل کر دیے۔ پولس (سابقہ ساؤل یہودی) کو مسیح علیہ السلام کی تعلیمات سے کوئی لگاؤ نہ تھا بلکہ اس نے اپنی نبوت کا اعلان کر کے ایک نئی خوشخبری لوگوں کو سنائی۔ [1]

ایک اور خاص بات یہ بھی یاد رکھیں کہ پطرس حواری کو سیدنا مسیح علیہ السلام نے اپنی دنیاوی زندگی میں اپنا خاص جانشین اور نمائندہ مقرر کر دیا تھا کہ "میں آسمان کی بادشاہی کی کنجیاں تجھے دوں گا۔" [2]

گویا کہ مسیح علیہ السلام نے اپنا جانشین پطرس کو مقرر کیا لیکن آخر ایسا کیا ہوا کہ مسیح علیہ السلام کو پولس کی ضرورت پڑ گئی؟ اس سے یہ بات نکھر کر سامنے آتی ہے کہ اصلی عیسائی تعلیمات کو کھوکھلا کر کے جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کے لیے پولس نے اپنی جانشین کی کہانی گھڑی تاکہ لوگوں کا اعتماد اس کے لیے برقرار ہو جائے اور وہ لوگوں میں گھس کر لوگوں کے عقائد کا گلا گھونٹ دے۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے ایسے ایسے نئے قانون متعارف کروائے جس کا عیسیٰ علیہ السلام سے تو لینا دینا نہیں تھا بلکہ آپ کے دیئے ہوئے احکامات کی صریح مخالفت پر مبنی احکامات اس نے لوگوں میں پھیلائے۔ یہ بات بھی ذہن نشین ہونی چاہیے کہ مسیح علیہ السلام تورات کے احکامات کو تبدیل کرنے نہیں آئے تھے چنانچہ انجیل میں لکھا ہے کہ

"یہ نہ سمجھو کہ میں توریت یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں۔ منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں۔ کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک آسمان اور زمین ٹل نہ جائیں ایک نقطہ یا ایک شوشہ توریت سے ہرگز نہ ٹلے گا، جب تک سب کچھ پورا نہ ہو جائے پس جو کوئی ان چھوٹے سے چھوٹے حکموں میں سے بھی کسی کو توڑے اور یہی آدمیوں کو سکھائے گا وہ آسمان کی بادشاہی میں سب سے چھوٹا کہلائے گا۔ لیکن جو ان پر عمل کرے گا اور ان کی

[1] گلتیوں: 1/ 11تا12۔ [2] متی: 16/ 18تا19۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعلیم دے گا وہ آسمان کی بادشاہی میں بڑا کہلائے گا۔"❶

لیکن اس کے برعکس پولس نے مسیح علیہ السلام کے قوانین کو تبدیل کر دیا حتیٰ کہ اس نے شریعت اور مسیح علیہ السلام کو (العیاذ باللہ) لعنتی قرار دے دیا۔ پولس کہتا ہے کہ:

"مسیح جو ہمارے لیے لعنتی بنا اس نے ہمیں مول لے کر شریعت کی لعنت سے چھڑایا کیونکہ لکھا ہے کہ جو کوئی لکڑی پر لٹکایا گیا وہ لعنتی ہے۔"❷

اس بیان سے یہ بات واضح ہوئی کہ پولس نے بڑی ہی مکاری اور چالاکی سے مسیح علیہ السلام اور آپ کی لائی ہوئی شریعت کو لعنتی قرار دیا جو کہ اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ پولس کے مقاصد کچھ اور ہی تھے۔

ختنہ کا حکم بھی سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے وقت سے چلا آرہا ہے توریت میں بھی ختنہ کے بارے میں لکھا ہے کہ:

"اور میرا عہد جو میرے اور تیرے درمیان اور تیری نسل کے درمیان ہے اور جسے تم مانو گے سو یہ ہے کہ تم میں سے ہر ایک فرزند نرینہ کا ختنہ کیا جائے...... اور میرا عہد تمہارے جسم میں ابدی عہد ہوگا اور وہ فرزند نرینہ جس کا ختنہ نہ ہوا ہو اپنے لوگوں میں کاٹ ڈالا جائے گا۔ کیونکہ اس نے میرا عہد توڑا۔"❸

اور موسیٰ علیہ السلام کو بھی یہ حکم ملا کہ

"آٹھویں دن لڑکے کا ختنہ کیا جائے۔"❹

"خود مسیح کا بھی آٹھویں دن ختنہ ہوا۔"❺

❶ متی: 5/ 17-19۔ ❷ گلتیوں: 3/ 10 تا 13۔
❸ پیدائش: 17/ 10 تا 14۔ ❹ احبار: 3/12۔
❺ لوقا: 2/21۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے علاوہ مسیح علیہ السلام کا کوئی ایسا حکم درج نہیں جس میں لکھا ہو کہ انہوں نے ختنہ کا حکم منسوخ کر دیا ہو لیکن سینٹ پال نے گلتیوں کے نام خط میں اس حکم کو بھی بدل ڈالا۔

"دیکھو میں پولس تم سے کہتا ہوں کہ اگر تم ختنہ کراؤ گے تو مسیح سے تم کو کچھ فائدہ نہ ہوگا۔" ❶

"کیونکہ نہ ختنہ کوئی چیز ہے اور نہ مختونی بلکہ نئے سرے سے مخلوق ہونا۔" ❷

اسی طرح سے پالس نے حرام وحلال کے تقاضوں کو بھی چکنا چور کر دیا۔ بہت سے حیوانات کا استعمال شریعت موسوی میں حرام تھا لیکن پولس نے رومیوں کے نام خط میں لکھا:

"مجھے معلوم ہے بلکہ خداوند یسوع میں مجھے یقین ہے کہ کوئی چیز بذاتہ حرام نہیں لیکن جو اس کو حرام سمجھتا ہے اس کے لیے حرام ہے۔"

مزید کہتا ہے کہ

"پاک لوگوں کے لیے سب چیزیں پاک ہیں مگر گناہ آلودہ اور بے ایمان لوگوں کے لیے کچھ بھی پاک نہیں بلکہ ان کی عقل اور دل دونوں گناہ آلود ہیں۔" ❸

یہ ہیں سینٹ پال کے انوکھے اصول کہ کسی چیز کو ناپاک سمجھنے والے کے لیے ہی وہ چیز ناپاک ہوگی ورنہ نہیں۔ یہ وہ اعمال ہیں جس کی پاداش میں شریعت عیسوی تبدیل ہوگئی۔ اور اس کا اہم ذمہ دار پولس ہے جس نے شریعت کی آڑ میں شریعت عیسوی کو تبدیل کر ڈالا۔

❶ گلتیوں: 5/2۔
❷ گلتیوں: 15/6۔
❸ ططس: 15/1۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ تھا مختصر سا خاکہ سینٹ پال کا۔ سابقہ باب میں ہم نے امام بخاری رحمہ اللہ کی زندگی کا خاکہ نقل کیا ہے۔ اب آپ دونوں کے کردار اور اعمال کی طرف دیکھئے کہ ان دونوں میں سے کون ہے جو نبی اور شریعت کی پیروی میں لگا ہوا ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ کی مکمل زندگی شریعت محمدی کی ترویج اور اس کی اتباع میں گزری جبکہ پال کی زندگی کا مقصد ہی شریعت عیسوی کو تبدیل کرنا تھا۔ (فاعتبروا یا اولو الالباب)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 18

صحیح بخاری بائبل اور مردم شماری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح بخاری اور مردم شماری

رسول اللہ ﷺ نے اپنے دور مبارک میں جو خطوط لکھوائے تھے ان کا تذکرہ بھی کتب احادیث میں واضح طور پر موجود ہے۔ سرکاری دستاویزات، معاہدے، اور مختلف ہدایات کے نوشتے آپ علیہ السلام نے مختلف ممالک میں بھیجے جو اسلامی اسٹیٹ کی جانب سے دنیا بھر کے حکمرانوں کو پہنچائے گئے۔ اس کے علاوہ نبی کریم ﷺ نے ہجرت کے ابتدائی زمانے میں مسلمانوں کی مردم شماری کرائی، چنانچہ صحیح بخاری میں اس کا ذکر موجود ہے:

((اكْتُبُوا لِي مَنْ تَلَفَّظَ بِالْإِسْلَامِ مِنَ النَّاسِ.)) [1]

"مجھے ان لوگوں کے نام لکھ دو جو اسلام کا اقرار کرتے ہیں۔"

تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے حکم کی تعمیل فرمائی:

((فَكَتَبْنَا لَهُ أَلْفًا وَخَمْسَ مِائَةِ رَجُلٍ))

"اس پر ہم نے آپ علیہ السلام کے لیے پندرہ سو آدمیوں کے نام لکھ دیئے۔"

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے دور مبارک میں مردم شماری کا اہتمام بھی کیا گیا تھا۔ [2]

[1] صحيح بخاری، كتاب الجهاد، رقم الحديث 3060

[2] صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں ان کی وفات اور بچوں کی پیدائش کے بارے میں اور اس قسم کی باریک سے باریک چیزوں کو بھی احادیث میں شمار کیا گیا ہے اور اس کی حفاظت کی گئی ہے۔ چنانچہ ہجرت مدینہ کے بعد مہاجرین میں سے جو سب سے پہلے فوت ہوئے وہ سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ہجرت کے 22 ماہ بعد سن دو ہجری میں غزوۂ بدر میں شرکت کے بعد فوت ہوئے۔ مہاجرین میں یہ پہلے فرد ہیں جن کا انتقال مدینہ میں ہوا اور آپ بقیع میں دفن ہوئے۔ (الاستیعاب، ص 511، اسد الغابہ: 226/3)

ہجرت کے بعد مسلمانوں کے ہاں پہلے بچے کی پیدائش کا بھی ریکارڈ رکھا گیا ہے۔ ہجرت کے بعد جو پہلا بچہ پیدا ہوا وہ سیدنا عبداللہ بن زبیر بن عوام قرشی رضی اللہ عنہ تھے۔ امام ابن عبدالبر رحمہ اللہ رقمطراز ہیں کہ

ہجرت کے وقت اسماء رضی اللہ عنہا حاملہ تھیں، مگر بچے کی پیدائش دو ہجری میں ہوئی۔

(البدایة والنهایة: 229/3۔ تاریخ الطبری: 119/2)

انصاری صحابہ میں سب سے پہلے فوت ہونے والے صحابی کا نام بھی کتب میں محفوظ ہے ان کا نام اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ ہے۔ امام ابن عبدالبر رحمہ اللہ واقدی کی سند سے ذکر فرماتے ہیں کہ سیدنا اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ ہجرت کے چھ ماہ بعد شوال میں فوت ہوئے۔ (الاستیعاب، ص 79)

صحیح بخاری کی اس حدیث سے جو بات عیاں ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد کا بخوبی حساب کتاب رکھا تھا۔ یہ وہ شمار ہے جو ہجرت کے ابتدائی دور میں ہوا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بائبل اور مردم شماری

بائبل میں بھی کئی جگہوں پر مردم شماری کا ذکر ملتا ہے لیکن بائبل کے ان بیانات میں اغلاط موجود ہیں جو اس بات کی کھلی شہادت ہے کہ مردم شماری کے حوالے سے بھی بائبل میں کوئی تسلی بخش مواد نہیں ہے۔

گنتی کے باب نمبر 1 میں ہے کہ:

''سو بنی اسرائیل میں سے جتنے آدمی بیس برس یا اس سے اوپر کی عمر کے جنگ کرنے کے قابل تھے وہ سب گنے گئے اور ان سب کا شمار چھ لاکھ تین ہزار پانچ سو پچاس تھا۔ پر لاوی اپنے قبیلہ کے مطابق ان کے ساتھ نہیں گنے گئے۔'' [1]

اس فقرے کے بارے میں علامہ کیرانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

''ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ جنگ کے لائق لوگوں کی تعداد چھ لاکھ سے زیادہ تھی۔ اور لاوی راوی کی اولاد مطلق مرد ہوں یا عورت اسی طرح باقی تمام خاندانوں کی عورتوں اور وہ مرد جن کی عمریں بیس سال سے کم تھیں وہ اس شمار سے خارج ہیں۔ اگر ہم شریک نہ کیے جانے والے مردوں عورتوں کو شریک ہونے والوں کے ساتھ ملا لیں تو مجموعی تعداد پچیس لاکھ سے کم نہ ہوگی۔ یہ چند وجوہ سے غلط ہے۔''

اس کے بعد علامہ کیرانوی رحمہ اللہ نے پانچ بنیادی وجوہات کا تذکرہ کیا ہے جس سے بائبل کا مندرجہ بالا فقرہ غلط ثابت ہوتا ہے اور اس کو غلط تسلیم بھی کیا گیا ہے۔ ویز

[1] گنتی: 1/ 45-47۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"Wiener" کہتا ہے کہ ''شاید جب کاتبوں اور فقیہوں نے ان اعداد کو نقل کیا تو کچھ غلطی واقع ہوگئی۔'' جی ٹی مینلی نے اس قول کو زیادہ قابل قبول قرار دیا ہے، مگر پھر مذہبی تعصب میں آ کر یہ بھی لکھا ہے کہ ''یہاں بنی اسرائیل کے ساتھ کچھ فوق الفطرت عناصر معجزانہ طور پر شامل ہوگئے تھے اس لیے یہ تعداد کچھ بعید نہیں۔'' [1]

حقیقت میں جب کسی چیز کا دفاع نہ ہونا ثابت ہو تو یہ قوموں کی تعصبانہ عادت یا وتیرہ رہا ہے کہ اس بات کو مافوق الفطرت کہہ کر خوبصورتی سے ہضم کر جاتے ہیں۔ حالانکہ بنی اسرائیل کی تعداد میں ایسی کوئی معجزانہ بات سرے سے نہ تھی۔ بلکہ وہ تو ایک عام مردم شماری کا حساب تھا جس میں اغلاط واقع ہوئے ہیں۔ چنانچہ علامہ کیرانوی رحمہ اللہ اس بات کا جواب دیتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ

''بنی اسرائیل کے مردوں عورتوں کی مجموعی تعداد مصر میں آنے کے وقت کل 70 تھی، جس کی تصریح کتاب پیدائش باب 46 فقرہ 27 میں اور سفر خروج باب 1 فقرہ 5 میں، اور سفر استثناء باب 10 فقرہ 22 میں موجود ہے۔''

آگے آپ کو باب 2 مقصد 3 شاہد نمبر 1 میں یہ بات معلوم ہو جائے گی کہ بنی اسرائیل کے مصر کے قیام کی مدت کل 215 سال ہے، اس سے زیادہ قطعی نہیں ہے، ادھر سے سفر خروج باب 1 میں یہ تصریح کی گئی ہے کہ ان کے مصر سے نکلنے سے 80 سال قبل ان کے بیٹے قتل کیے جاتے تھے اور لڑکیاں چھوڑ دی جاتی تھیں۔ ان باتوں کو جان لینے کے بعد یعنی داخلہ مصر کے وقت تعداد ان کی مدت قیام مصر، اور ان کے بیٹوں کا قتل کیا جانا، اب سنیے کہ اگر قتل کے واقعہ سے قطع نظر بھی کر لی جائے اور یہ بات فرض کر لی جائے کہ وہ ہر پچیس برس میں دوگنے ہو جاتے تھے تب بھی اس عرصے میں پینتیس ہزار تک نہیں پہنچ سکتے۔

[1] اظہار حق: 336/1 حاشیہ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چہ جائیکہ پچیس لاکھ بن جائیں، اور اگر قتل کے واقعہ کا بھی لحاظ کیا جائے تب تو اس کا عقلاً ممتنع ہونا نہایت واضح ہے۔

علامہ کیرانوی رحمہ اللہ کے اقتباسات سے واضح ہوا کہ بنی اسرائیل کی مندرجہ بالا مردم شماری غلط ہے۔ بائبل میں اور مقامات پر بھی مردم شماری کے حوالے سے فقرات موجود ہیں۔ مگر ان میں زبردست قسم کا تعارض ہے مثلاً

کتاب سموئیل 2 باب 24 فقرہ 9 میں لکھا ہے کہ:

''اسرائیل میں آٹھ لاکھ بہادر مرد نکلے جو شمشیر زن تھے اور یہوداہ کے مرد پانچ لاکھ نکلے۔''

اس فقرے کو غور سے پڑھیے اب اسی مفہوم کا دوسرا فقرہ ملاحظہ کیجیے کتاب سلاطین اول 21/5 میں لکھا ہے:

''سب اسرائیلی گیارہ لاکھ شمشیر زن مرد تھے، اور یہوداہ کے چار لاکھ ستر ہزار شمشیر زن مرد تھے۔''

سموئیل کے مطابق آٹھ لاکھ مرد تھے جبکہ سلاطین کے حوالے سے گیارہ لاکھ شمشیر زن مرد تھے ...... یہ واضح تعارض ہے۔ مردم شماری میں لازماً ان بیانات میں سے ایک ہی بیان ٹھیک ہوگا اور دوسرا تحریف شدہ......

اس بات کا اعتراف کرتے ہوئے آدم کلارک اپنی تفسیر کی جلد 2 سموئیل کی عبارت کے ذیل میں لکھتا ہے کہ:

''دونوں عبارتوں کا صحیح ہونا ناممکن ہے۔ اغلب یہی ہے کہ پہلی صحیح، نیز عہد عتیق کی تاریخی کتابوں میں دوسرے مقامات کے لحاظ سے بکثرت تحریفات پائی جاتی ہیں اور ان میں تطبیق کی کوشش کرنا محض بے سود ہے۔''

لہذا بائبل کے ان فقرات میں بھی غلطی موجود ہے جسے تسلیم کیے بغیر کوئی چارہ نہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ بائبل میں مردم شماری کے ساتھ ساتھ عمر کے اعداد میں بھی سنگین غلطیاں پائی جاتی ہیں مثلاً ابراہیم علیہ السلام کی عمر بڑھنے کی جگہ گھٹ گئی۔ وہ کس طرح دیکھئے۔

کتاب پیدائش کی تین آیات کا تقابل۔ اور اس میں بڑا عجیب معاملہ یہ ہے کہ بائبل کے مصنفین کے ہاں اعداد وشمار کا حساب بھی نہ تھا بلکہ بڑی عجیب حساب دانی کا نمونہ پیش کیا ہے ملاحظہ کیجیے:

''اور تارح ستر برس کا تھا جب اسے ابراہم اور نحور اور حاران پیدا ہوئے۔''

اور تارح کی عمر دوسو پانچ برس کی ہوئی۔ ❶

ان دو آیتوں سے معلوم ہوا کہ اپنے باپ ''تارح'' کی وفات کے موقع پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر (205-70) 135 برس تھی۔ اگلے باب میں باپ کی وفات کے بعد ابراہیم علیہ السلام کے حالات کا تذکرہ ہے اور اس تذکرے میں بتایا گیا ہے کہ انہیں اللہ نے باپ کے گھر اور اس کے حاران سے کنعان جانے کا حکم دیا۔

''اور ابراہم پچھتر برس کا تھا جب وہ حاران سے روانہ ہوا۔'' ❷

اب غور کریں جب باپ کی وفات کے وقت ابراہیم 135 سال کے تھے، تو حاران سے کنعان جاتے وقت ان کی عمر بڑھنے کے بجائے یکا یک ساٹھ برس کم کیسے ہوگئی؟ اور اس نکتہ کو بھی دامن گیر کیجیے کہ اس بات کی تصدیق بھی عہد جدید سے ہوتی ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کا حاران سے کنعان جانا ان کے باپ کے مرنے کے بعد تھا پہلے نہیں تھا۔ ❸

اس سے یہ بات واضح ہوئی کہ بائبل میں اعداد وشمار اور مردم شماری کے حوالے سے بھی کئی اغلاط موجود ہیں۔

❶ پیدائش: 11/ 36، 11/32۔ ❷ پیدائش: 12/4۔
❸ اعمال: 4/7۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 19

پوری انسانیت کے لیے
نبی کریم ﷺ اسوہ (بہترین نمونہ)
یا سیدنا عیسیٰ علیہ السلام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی کریم پوری انسانیت کے لیے اسوہ ہیں (بہترین نمونہ)

امام الانبیاء محمد رسول اللہ ﷺ پوری انسانیت کے لیے بہترین اسوہ ہیں:

آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے پوری انسانیت کے لیے اسوہ قرار دیا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ (الاحزاب: 21)

"یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ (کی زندگی) میں بہترین نمونہ ہے۔"

آپ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ایک عالمگیر شخصیت بنا کر مبعوث فرمایا ہے، آپ علیہ السلام سے قبل دیگر انبیاء کرام علیہم السلام مخصوص قوموں کے لیے بھیجے گئے تھے، آپ ﷺ کی خصوصیات میں واضح ترین خصوصیت یہ بھی ہے کہ آپ کی زندگی مبارک آپ کا اسوہ صرف عربوں کے لیے نہ تھا بلکہ آپ کا اسوہ تمام بنی نوع کے لیے ہے چاہے ان کا تعلق کسی زبان، کسی صدی، کسی بھی قبیلے سے ہو، آپ علیہ السلام کی زندگی ایک کامل اور اکمل زندگی ہے اور اپنے تو اپنے، غیروں نے بھی آپ علیہ السلام کی زندگی کے بارے میں شہادتیں دی ہیں، آپ ﷺ کی ذات گرامی اتنی خوبصورت ہے کہ آپ نے اپنے اخلاق اور تعلیمات کے ذریعے پوری انسانیت کی تاریخ کا دھارا بدل دیا۔ یہ ایسی حقیقت ہے جس کا انکار محال ہے۔ 1980ء میں مائیکل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہارٹ کی کتاب "The Hundred" منظر عام پر آئی جس میں مائیکل نے پوری معلوم تاریخ انسانی کا جائزہ لیا کہ تاریخ کے سفر کے دوران کن کن شخصیات نے اس تاریخ کے دھارے کو تبدیل کیا۔ چنانچہ اس نے سو افراد پر مشتمل ایک کتاب لکھی اور اس نے اس کتاب میں درجہ بندی (Gradation) کی ہے کہ کس شخصیت نے سب سے زیادہ تاریخ کا رخ موڑا۔ چنانچہ اس نے تحقیقی نگاہ رکھتے ہوئے سب سے پہلا شخص ان تمام اشخاص میں نبی کریم ﷺ کو قرار دیا۔ حالانکہ وہ مذہب کے اعتبار سے عیسائی تھا۔ اس حالت میں بھی اس نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو تیسرے نمبر پر رکھا تھا جبکہ نیوٹن کو دوسرے نمبر پر رکھا۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ نیوٹن کی فزکس نے جس طرح تاریخ انسانی کو متاثر کیا اس میں کوئی دو رائے نہیں ہیں۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کے پورے "Explosion" کا نقطہ آغاز نیوٹن ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مائیکل نے درجہ بندی میں کسی بھی تعصب کا اظہار نہیں کیا بلکہ اس کا تعین کرنے کا معیار تھا کہ تاریخ انسانی کی شخصیات میں کس نے سب سے زیادہ تاریخ کا منہ موڑا۔ اور اس نے ٹھیک پچاسویں نمبر پر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا ہے۔ ایک مسئلہ یا ایک بڑا گھمبیر سوال بہرحال یہ اٹھتا ہے کہ آخر اس نے عیسائی ہوتے ہوئے نبی کریم ﷺ کو پہلے نمبر پر کیوں رکھا؟ اس کا جواب اسی کے الفاظ میں موجود ہے چنانچہ وہ لکھتا ہے کہ

"This is because he is the only person supremly successful both the religious and the secular fields."

"یعنی صرف آپ ہی کی شخصیت ایسی تھی جو مذہبی اور دنیاوی حوالے سے اطمینان بخش تھی۔"

حقیقت میں اگر ہم نبی کریم ﷺ کو چھوڑ کر دنیا کے ان لوگوں کا مطالعہ کرتے ہیں جنہوں نے دنیا کی تاریخ کو پھیرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے تو ان کی زندگیاں دنیا کے تمام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شعبہ جات میں مفید نہیں ہیں مثلاً نیوٹن کو ہی دیکھ لیجیے کہ اس کی تمام تر تعلیمات اور تحقیقات کا دائرہ فزکس ہے یعنی وہ ایک محدود زاویہ میں کام کر رہا تھا اسی طرح سے آپ بڑے بڑے لوگوں کا مطالعہ کریں تو ان کی تعلیمات اسی شعبے میں دکھلائی دیں گی جس کے وہ ماہر ہیں باقی ہر شعبہ میں ان کی رہنمائی موجود نہیں ہے بلکہ صفر ہونے کے مترادف ہے اسی طرح آپ گوتم بدھ کی تعلیمات کو دیکھیں کہ اس کے پیروکار مشرق میں ہزاروں کی تعداد میں ہیں مگر ریاست، سیاست، معاملات ملکی، حدود وغیرہ میں ان کا کوئی مقام اور کوئی حصہ نہیں ہے اسی طرح آپ سکھوں کے پیشوا گرونانک کو دیکھیے ان کے متبعین بھی پاکستان، ہندوستان اور دنیا کے دیگر ممالک میں پائے جاتے ہیں مگر گرونانک کی تعلیمات دنیا کے تمام انسانوں کے لیے نہیں ہیں اسی طرح سے آپ بدھ مت، جین مت مذہب زرتشت، وغیرہ کو دیکھیں کہ ان کی تعلیمات کا انحصار بھی مکمل قیامت تک کی زندگی کے لیے نہیں ہے اسی طرح سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات کو دیکھیے (جن کا ہم آئندہ باب میں ذکر کریں گے) کہ آپ کی تعلیمات بھی زندگی کے ہر شعبہ کے لیے نہیں ہیں۔ لیکن اس کے برعکس اللہ تعالیٰ کے آخری نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اور آپ کی رہنمائی زندگی کے ہر شعبے کے ساتھ تعلق رکھتی ہے، آپ کے عالمگیر ہونے میں آپ کی تعلیمات کا بہت بڑا اثر ہے، چنانچہ برطانوی ایک سائنٹفک فکشن رائٹر کی حیثیت رکھنے والا شخص H.G- Wells جو کہ بہت شہرت کا حامل ہے اس کا مشغلہ ناول اور کہانیاں لکھنا ہے، اس نے تاریخ عالم پر دو کتابیں (1) "Short history of the world" اور (2) "Concise history of the world" لکھیں۔ اس کتاب میں اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جو باب قائم کیا اس کے تحت اس نے آپ کی ذاتی نجی اور خانگی زندگی پر نہایت رکیک حملے کیے۔ لیکن وہ جب باب کے اختتام پر پہنچا تو وہ خطبہ حجۃ الوداع کا ذکر کرتا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے سامنے گھٹنے ٹیک کر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خراج تحسین پیش کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ چنانچہ وہ آپ علیہ السلام کے مبارک الفاظ نقل کرتا ہے کہ:

"لوگو! کسی عرب کو کسی عجمی پر کوئی فضیلت نہیں اسی طرح سے کسی عجمی کو کسی عربی پر کوئی فضیلت نہیں، کسی سرخ و سفید رنگ والے کو کسی سیاہ فام پر کوئی فضیلت حاصل نہیں اور اسی طرح کسی سیاہ فام کو کسی سفید فام پر کوئی فضیلت حاصل نہیں، فضیلت کی بنیاد صرف تقویٰ ہے۔ تمام انسان آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور آدم علیہ السلام کی تخلیق مٹی سے ہوئی ہے۔"

ان احادیث کے نقل کرنے کے بعد وہ لکھتا ہے کہ:

"Although the sermons of human freedom, fraternity and equality were said before. We find a lot a there sermons is pesus of nazareth, but it must be admitted that it was Mohammad (ﷺ) who for the first time in history established a society based on the principles."

"اگرچہ انسانی حریت، اخوت اور مساوات کے وعظ تو دنیا میں پہلے بھی بہت سے کہے گئے ہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ ان چیزوں کے بارے میں مسیح ناصری کے ہاں بھی بہت سے مواعظ حسنہ ملتے ہیں، لیکن یہ تسلیم کیے بغیر چارہ نہیں کہ یہ صرف محمد عربی (ﷺ) تھے جنہوں نے تاریخ انسانی میں پہلی بار بالفعل ایک باضابطہ معاشرہ انہی اصولوں پر قائم کر کے دکھایا۔"

یہ ہے وہ فضیلت جسے عربی میں کہا جاتا ہے "اَلْفَضْلُ مَا شَهِدَتْ بِهِ الْأَعْدَاءُ"

یعنی اصل فضیلت تو وہ ہے جس کا اقرار دشمن بھی کرے۔ نبی کریم ﷺ کی حیات طیبہ کے بارے میں ایک غیر مسلم پول برنٹن اپنی تحریر میں لکھتا ہے کہ:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"I could not but respect the wisdom of the prophet Muhammad (ﷺ) for so deftly teaching his followers to ningle the life of religious devotions with the life of the busy world."[1]

''یعنی میں پیغمبر اسلام محمد ﷺ کی دانائی کی تکریم کیے بغیر نہیں رہ سکتا جنہوں نے اپنے متبعین کو اتنی خوش اسلوبی کے ساتھ دینی زندگی کو دنیاوی مصروف زندگی کے ساتھ سمونا سکھایا۔''

1990ء کے آغاز میں لاہور شہر میں ایم این رائے نے 1920ء میں ''بریڈلا ہال'' میں ایک لیکچر دیا جس کا موضوع تھا"The Historical role of Islam" ایم این رائے دراصل کمیونسٹ انٹرنیشنل کا ممبر تھا، روس میں 1917ء میں اشتراکی انقلاب آیا اور اس کے بعد پوری دنیا میں اس کا بڑا چرچا ہوا تھا۔ یہ بہت بڑے انقلابی لوگوں میں شامل تھا وہ (Historical role of Islam) میں صاف صاف کہتا ہے اور بڑے تفصیلی انداز میں بیان کرتا ہے کہ تاریخ انسانی کا عظیم ترین انقلاب وہ تھا جو محمد عربی (ﷺ) نے برپا کیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کے جانشینوں اور جاں نثاروں نے جس سرعت کے ساتھ فتوحات حاصل کیں اور عراق، شام، ایران، مصر جس تیزی کے ساتھ فتح کیے، اگرچہ اس تیزی کے ساتھ تاریخ انسانی میں فتوحات پہلے بھی گزری ہیں، ریکارڈ پر ہے کہ سکندر اعظم مقدونیہ سے چلا تھا اور دریائے بیاس تک پہنچا اور وہ جس تیزی کے ساتھ علاقے فتح کرتے ہوئے آیا وہ اپنی جگہ بہت بڑی مثال ہے۔ وہ تو مغرب سے مشرق کی طرف آیا تھا جبکہ اٹیلا مشرق سے مغرب کی طرف گیا تھا، چین کے شمال میں صحرائے گوبی سے نکل کر وہ ڈینوب کی وادی تک جا پہنچا تھا۔ لیکن ایم این رائے کا کہنا ہے کہ ان فاتحین کی فتوحات محض ہوس ملک گیری کا نتیجہ

[1] A Search in the Secret Egypt, P : 134

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھیں۔ اس نے انہیں "Brute military campaighns" قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس کے نتیجے میں کوئی نئی تہذیب یا کوئی نیا تمدن وجود میں نہیں آیا دنیا میں کوئی روشنی نہیں پھیلی کوئی علم کا فروغ حاصل نہیں ہوا۔ جبکہ محمد عربی (ﷺ) اور آپ علیہ السلام کے جانشین کے ذریعے سے شرقاً غرباً جو فتوحات بڑی تیزی کے ساتھ ہوئی ہیں ان کے نتیجے میں ایک نیا تمدن، نئی تہذیب علم کی روشنی اور انسانی اقدار کا فروغ وجود میں آیا ایک ایسا معاشرہ وجود میں آیا جو ہر طرح کی زیادتیوں سے پاک تھا۔ اس میں سیاسی چیز جبر نہیں تھا، اس میں معاشی استحصال نہیں تھا، اس میں کوئی سماجی فرق وتفاوت نہیں تھا۔

یہ بیان اس شخص کا ہے جو نبی کریم ﷺ کا دشمن ہے لیکن اپنی دشمنی کے باوجود آپ علیہ السلام کی تعلیمات کو دیکھ کر اقرار کیے بغیر نہ رہا کہ آپ علیہ السلام کی تعلیمات اس قدر نتیجہ خیز ہوتی ہیں کہ آپ جس جگہ جاتے وہاں نئی تہذیب وتمدن اور علم اور امن کا جھنڈا گاڑھ دیتے اگر حقیقت کی نگاہ سے دیکھا جائے تو چاہے وہ تمدن ہو، معاشرتی استحکام ہو یا پھر عدل وانصاف ہو صرف نبی کریم ﷺ ہی کے ذریعے سے بلا تفریق میسر ہے مجھے اس موقع پر ایک اہم ترین واقعہ یاد آ رہا ہے جو میں ہدیہ قارئین کرنا چاہتا ہوں:

4 جولائی 1981ء کے نوائے وقت میں یہ خبر شائع ہوئی کہ ''جنوبی بھارت میں اونچی ذات کے ہندوؤں کے مظالم سے تنگ آ کر 1300 ہریجنوں نے اسلام قبول کر لیا۔

یہ لوگ کسی مجبوری کے تحت مسلمان نہیں ہوئے بلکہ معاشرے کی اونچ نیچ کی وجہ سے ان لوگوں نے اسلام قبول کیا کیوں وہ لوگ نچلی ذات کے ہندو تھے اور اونچی ذات کے ہندوؤں نے جو کہ برہمن تھے ان پر ظلم ڈھایا تھا چنانچہ دوسرے روز 5 جولائی 1981ء کو اسی اخبار میں ہندوستان کی وزیراعظم مسز اندرا گاندھی کی طرف سے یہ خبر شائع ہوئی کہ مجھے تکلیف ان لوگوں کی اسلام لانے پر نہیں بلکہ اسباب پر ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ اسباب کیا تھے جن کی وجہ سے اندرا گاندھی کو تکلیف کا سامنا کرنا پڑا؟ دراصل یہ وہ اسلام کی خوبصورت تعلیم تھی جس میں نہ کوئی ذات پات کے اعتبار سے بڑا ہے اور نہ ہی چھوٹا بلکہ شریعت ہر ایک کو یکساں دیکھتی ہے یہی وہ بنیادی وجہ ہے جس کی تعلیمات سے وہ لوگ متاثر ہوئے، کیوں کہ آپ علیہ السلام کی تعلیمات عالمگیر ہیں اسی وجہ سے انہوں نے اپنے لیے اسلام کو پسند کیا۔ نوائے وقت کی ہی ایک اور خبر ہے 31 جولائی 1981ء میں پانڈی چری میں ڈیڑھ ہزار برہمن مسلمان ہو گئے اور 30 جولائی میں یہ خبر اخبار کی سرخی بنی کہ برہموں کے لیڈر مسٹر جی کرشنا مورتی نے اسلام لانے کے بعد اخباری نمائندوں کو بتلایا کہ عیسائی مذہب قبول کرنے سے ان کی سماجی حیثیت بلند نہیں ہوتی لیکن اسلام لانے سے ہمارا سماجی مرتبہ بڑھ جاتا ہے۔ ہمارا یہ فیصلہ حتمی ہے اور اس میں کوئی سیاسی مصلحت نہیں ہے۔

یہ تمام چیزیں صرف اس بات کی دلیل مہیا کرتی ہیں کہ اسلام ایک ایسا دین ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اس قدر وسیع ہیں کہ اسے ہر شخص اپنے اوپر (Apply) کر سکتا ہے کیونکہ آپ علیہ السلام تمام انسانوں کے لیے بہترین اسوہ بنا کر بھیجے گئے ہیں، موجودہ دور میں بھی اور آج سے قبل کے ادوار میں ہر شخص اپنے پیشوا کو ''اسوہ'' کی صورت میں دیکھنا چاہتا ہے اور اس کا یہ دعویٰ ہوتا ہے کہ ہمارا فلاں پیر، مرشد، نبی وغیرہ وغیرہ پوری انسانیت کے لیے رہبر و رہنما ہے..... مگر یہ دعویٰ کرنا بہت آسان ہے لیکن اس کو پورا کرنا پہاڑ کو اپنے سر پر اٹھانے کے مترادف ہے۔ یہ دعویٰ کسی بھی مذہب کا ہو مگر ''اسوہ'' ہونے کے لیے چند شرائط ہیں جس کا ذکر ہم ذیل میں کریں گے مثلاً اگر کوئی عیسائی ''عیسیٰ علیہ السلام'' کو پوری انسانیت کے لیے اور یہودی ''موسیٰ علیہ السلام'' کو اسی طرح سے سکھ ''گرونانک'' کو اور دیگر مذاہب والے اپنے اپنے متعین اماموں کو اگر پوری انسانیت کے لیے نمونہ اور اسوہ قرار دیتے ہیں تو ان کی چند شرائط ہوں گی اگر کوئی اس روئے زمین پر وہ شرائط پوری کر سکتا ہے تو وہ صرف اور صرف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کے آخری نبی محمد ﷺ ہی ہیں وہ شرائط درج ذیل ہیں:

پوری انسانیت کے لیے اسوہ کی چند شرائط:

① اسوہ خود دعویٰ کرے اپنی زندگی میں کہ وہ تمام انسانیت کے لیے اسوہٗ ہے۔

② وہ اسوہ مکمل ہونا ضروری ہے۔

③ اسوہ محفوظ ہو۔

④ اس کی تعلیمات دنیا کے ہر شعبے کے لیے ہوں۔

⑤ اسوہ (Implement) کے قابل ہو۔

⑥ اس اسوہ کے بارے میں اللہ نے خود اپنے کلام میں ذکر کیا ہو۔

⑦ اسوہ پر جو کتاب نازل ہوئی ہو وہ ہر دور میں حفظ ہونی چاہیے۔

اسوہ خود دعویٰ کرے اپنی زندگی میں کہ وہ تمام انسانیت کے لیے اسوہٗ ہے:

اس بات کا دعویٰ زندگی میں آج تک کوئی نہیں کر پایا اس کی اہم ترین وجہ یہ ہے کہ اسوہٗ ہونے کے لیے بہت بڑی شرائط اور معیارات کا ہونا ضروری ہے جو کہ صرف محمد کریم ﷺ کے علاوہ کسی اور میں نہیں ہیں۔ آپ الف سے ی تک پورا پرانا اور نیا عہد نامہ پڑھیں نہ ہی کسی مقام پر موسیٰ علیہ السلام نے اس بات کا دعویٰ کیا اور نہ ہی کہیں عیسیٰ علیہ السلام اس بات کے مدعی تھے، کیوں وہ دونوں وحی الٰہی کے پابند تھے وہ کبھی بھی اس بات کا دعویٰ نہیں کر سکتے تھے کیوں کہ منشا الٰہی یہی ہے کہ ''اسوہ'' آخری نبی محمد ﷺ ہوں گے چنانچہ آپ علیہ السلام کے علاوہ کسی نبی نے پوری انسانیت کے لیے اپنے آپ کو ''اسوہ'' قیامت تک کے انسانوں کے لیے قرار نہیں دیا قرآن مجید میں بھی نبی کریم ﷺ کے علاوہ دیگر انبیاء کا ذکر ہے مگر وہاں پر ان تمام نبیوں کو کسی خاص قوم ہی کی طرف بھیجا گیا اور خصوصا سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے لیے ارشاد ہوتا ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَرَسُولًا إِلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ﴾ (آل عمران: 49)

''اور (عیسیٰ) رسول ہیں بنی اسرائیل کی طرف۔''

اس کے علاوہ بائبل بھی اس بات کی نفی کرتی ہے کہ مسیح علیہ السلام پوری انسانیت کے لیے نبی بنا کر بھیجے گئے چنانچہ بائبل نیا عہد نامے میں لکھا ہے:

''اس نے جواب میں کہا کہ میں اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا۔'' (متی: 24/15)

متی کے اس بیان کے مطابق عیسیٰ علیہ السلام خود اس بات کا اعتراف کر رہے ہیں کہ میں صرف بنی اسرائیل کے لیے ہی رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں، اسی طرح سے پرانا عہد نامہ لے لیجیے۔ اس مکمل عہد نامے میں کسی جگہ بھی موسیٰ علیہ السلام نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ مجھے پوری انسانیت کے لیے ''اسوہ'' بنا کر بھیجا گیا ہے یہ تاج صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حصے میں آیا قرآن مجید نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پوری انسانیت کے لیے ''اسوہ'' قرار دیا ہے، اسی طرح سے اگر ہم گوتم بدھ، گرونانک اور دنیا کے دیگر مذاہب کے پیشواؤں کی طرف نظر دوڑائے نے کہیں بھی اپنے تئیں پوری انسانیت کے لیے ''اسوہ'' ہونے کا دعویٰ نہیں کیا بعد کے ۔ اگر یہ لکیر پیٹتے رہیں تو ان کی مثال یوں ہوگی ''مدعی ست گواہ چست''

اسوہ مکمل ہونا چاہیے:

یہ بھی ایک بہت بڑا کٹھن امتحان ہے جسے نبی آخر الزماں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی نے پورا نہیں کیا کیونکہ آپ ہی کا اسوہ مکمل طور پر ہمارے سامنے موجود ہے ورنہ دیگر انبیاء و رسل کے واقعات یا ان کی تعلیمات کا کچھ حصہ تو زمین پر موجود ہے مگر مکمل اور تمام اسوہ کا ہونا یہ انتہائی مشکل بلکہ ناممکنات امور میں سے ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ مکمل ہے آپ کے فرامین اور آپ کی لائی ہوئی شریعت کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اسے مکمل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونے کا اعزاز بخشا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا﴾ (المائدۃ: 3)

''آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت کو پورا کر دیا اور تمہیں دین اسلام دے کر راضی ہو گیا۔''

آیت مبارکہ میں اس بات کی طرف واضح اشارہ ہے کہ دین اسلام جو نبی کریم ﷺ پر نازل ہوا وہ مکمل ترین دین ہے لہٰذا آپ کا اسوہ مکمل ترین اسوہ ہے، آپ کی زندگی کا ایک ایک پہلو ضوء النہار، یعنی دن کی روشنی کی طرح روشن اور واضح ہے۔ آپ کی نبوت سے قبل کے معاہدے دیکھ لیجیے، آپ علیہ السلام کا نبوت سے قبل عبادت کرنا آپ کے نکاح، آپ کے معاملات، آپ کا تجارت کرنا آپ کا سونا، جاگنا، کھانا، پینا، اولادوں کے حقوق، والدین کے حقوق، مرد و زن کے حقوق، پڑوسیوں کے حقوق، بچوں کے حقوق، یتیموں، بیواؤں مساکین، غربا، مفلس ان کے حقوق مال کے لین دین کی شرائط مسائل، معاملات، بیویوں میں دنوں کی تقسیم ان میں انصاف کے پیمانے، جسمانی صفائی کے معاملات ناخن، سر کے بال، بغل کے بال زیر ناف کے بال، بیت الخلاء کے مسائل، غسل کے مسائل، غسل کیسے کرنا ہے کس طرح کرنا ہے، اس کا پانی کتنا ہونا چاہیے کیسا ہونا چاہیے، آداب کے معاملات کیا ہیں؟ کن لوگوں سے میل جول رکھنا ہے کن سے نہیں۔ دیگر غیر مسلموں کے کیا حقوق ہیں، ان کے ساتھ کس قسم کا برتاؤ ہونا چاہیے، ان کی عورتوں، بچوں بوڑھوں اور مزدوروں سے کیسے معاملات ہونے چاہئیں الغرض قارئین کرام دنیا کا کوئی ایسا شعبہ نہیں ہے جس میں نبی کریم ﷺ کا اسوہ اس معاملے میں رہنمائی نہ کر رہا ہو اور یہی اسوہ مکمل ہونے کی اکمل دلیل ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسوہ محفوظ ہونا چاہیے:

یہ بات بھی انتہائی ضروری ہے کہ جو اسوہ مکمل انسانیت کے لیے پیش کیا جا رہا ہو وہ اسوہ مکمل ہونے کے ساتھ ساتھ محفوظ ہونا چاہیے کیونکہ اسوہ اگر محفوظ ہوگا تو ہی مکمل ہوگا یعنی مکمل کے ساتھ محفوظ اور محفوظ ہونے کے ساتھ ساتھ مکمل ہونا بھی انتہائی ضروری ہے۔

نبی کریم ﷺ سے پہلے کئی انبیاء کرام علیہم السلام تشریف لائے مگر ان کی زندگیاں آج محفوظ نہیں ہیں بس اس قدر ہی بیانات محفوظ ہیں جن کا ذکر قرآن وحدیث میں ہمیں ملتا ہے ورنہ ہمارے پاس نہ ہی نوح علیہ السلام کی تختیاں موجود ہیں اور نہ ہی صحف ابراہیم وموسیٰ اگر موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کے نام سے جو آج بائبل میں دو مجموعہ کو یاد کیا جاتا ہے تو ان مجموعات میں بھی کئی ایسی چیزیں ہیں جو غیر محفوظ ہیں اور ان کا تعین انتہائی مشکل ہے۔ پرانا عہد نامہ جو موسیٰ علیہ السلام کی طرف منسوب ہے اور نیا عہد نامہ جو عیسیٰ علیہ السلام کی طرف منسوب ہے حقیقت اور تحقیق زاویہ سے اگر ان دونوں مجموعات کی طرف نظر دوڑایا جائے تو ان دونوں میں تحریفات، تناقضات، تعارضات ابہامات اور اغلاط کے انبار ہیں جیسا کہ ہم نے سابقہ ابواب میں ثابت کیا ہے، لہٰذا جس کتاب میں تعارضات اور غلطیوں کی قطار ہو وہ کتاب کس طرح سے محفوظ ہو سکتی ہے؟ معروف مصنف ول ڈیورنٹ اس بات کا اعتراف کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ

"It is clear that there are many contradictions between one Gospel and another, many dubious statements of history."[1]

"یہ بات واضح ہے کہ ایک انجیل کے دوسری انجیل سے بہت تضادات ہیں اور

[1] Will Durrant: The Story of Cisvilisation New York : 1957. V:3 P4, 557

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے بہت سے بیانات تاریخی طور پر مشکوک ہیں۔"

بلکہ جز باتیت، تعصبات اور تقلید کے جمود سے بالاتر ہو کر فکری اور حقیقی بصیرت سے دیکھا جائے تو نیا عہد نامہ اور پرانا عہد نامہ کے بارے میں طامس پین (Thomas Paine) کے الفاظ زیادہ وزنی لگتے ہیں وہ کہتا ہے کہ

Revelation is necessarily out of the question with respect to these books,... because of the disagreements of the writers.[1]

"اپنے مصنفین کے اختلاف کی وجہ سے (بائبل کی) ان کتابوں کا وحی والہام (پرمبنی) ہونا بالکل خارج از بحث ہو کر رہ گیا ہے۔"

حقیقت یہی ہے جس کا اظہار اس مقام پر کیا جا رہا ہے کیونکہ بائبل محفوظ نہیں ہے اس بات کی شہادت تو "Revised Standard Version" پڑھ کر بخوبی ہو جاتی ہے جس کی تیس سے زائد عیسائی اسکالرز نے نظر ثانی کی ہے اگر بائبل محفوظ ہوتی تو R.S.V کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ اس کا ہونا خود اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ بائبل ایک غیر محفوظ ترین کتاب ہے۔ موجودہ بائبل میں کئی ایسے فقرات ہیں جو نکال دیے گئے ہیں اور ان کو من گھڑت قرار دیا گیا ہے۔ مثلاً بائبل کا یہ فقرہ "چونکہ آسمان میں حساب رکھنے والے تین ہیں' باپ، کلمہ اور روح القدس اور یہ تینوں ایک ہی ہیں۔[2]

اس فقرے کو بائبل سے نکال دیا گیا ہے کیونکہ یہ فقرہ من گھڑت ہے۔ لہذا بائبل کے بارے میں یہ بات کہنا کہ یہ محفوظ ہے تو یہ ایسا ہے جیسے کوئی رات کو دن کہے۔

نبی کریم ﷺ کا اسوہ دو طریقوں سے محفوظ ہے پہلا طریقہ قرآن مجید کی صورت میں

[1] The Age of Reason, pg 19

[2] یوحنا کے نام پہلا خط: 7 /5۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور دوسرا طریقہ احادیث رسول ﷺ کی صورت میں پہلے طریقے میں جو اسوہ محفوظ ہے اس کا بلند ہونا اور محفوظ ہونا اتنا قوی ہے کہ دنیا میں قرآن مجید کے مثل کوئی دوسری کتاب موجود نہیں ہے، قرآن مجید اپنے اعجاز اور معجزے میں یکتا ہے اس کے الفاظ، اس کے بیان کردہ معجزات، اس کے بیان کردہ واقعات، یہ سب کچھ معجزاتی صورت میں ہمارے سامنے موجود ہے قرآن مجید اپنی بلاغت اور فصاحت کے اعتبار سے بھی اپنی مثال آپ ہے دنیا کی کوئی کتاب قرآن مجید کا مقابلہ نہیں کر سکتی، یہ ایک الگ بات ہے کہ مستشرقین ہر دور میں اسلام پر تیر برساتے رہے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ اپنے دین قرآن وسنت کا دفاع فرمایا ہے، قرآن مجید خود نہ صرف محفوظ بلکہ اس کی زبان بھی محفوظ ترین ہے کمال کی بات تو یہ ہے کہ قرآن مجید کی زبان ایک ایسی محفوظ ترین زبان ہے کہ ہم دنیا میں زبانوں کا اتار چڑاو دیکھتے ہیں کہ کئی زبانیں بولی جاتی تھیں مگر آج ان کا وجود نہیں ہے اور آج بھی بہت سی زبانیں ایسی نظر آتی ہیں جو کہ مٹتی جا رہی ہیں ہیں لیکن اس کے برعکس قرآنی زبان مکمل محفوظ ہے، نبی کریم ﷺ کے دور مبارک میں بھی قرآن مجید کی فصاحت و بلاغت کو کسی نے چیلنج نہیں کیا اور نہ ہی اسے پورا کر پائے، عربوں کی اگر تاریخ کا مطالعہ کریں تو وہاں زبان دانی کے اعتبار سے تین معیارات مانے جاتے تھے اور انہی تین چیزوں میں زبان دانی کا اظہار ہوتا تھا، ایک خطابت، دوسرے شاعری، اور تیسرا کہانت، کہانت سے مراد وہ چھوٹے چھوٹے بے معنی اور مبہم جملے ہوتے تھے جو کاہن لوگ غیب کے اظہار کے لیے بولا کرتے تھے اور اس کے ذریعے سے کفر کا دعویٰ کرتے تھے کہ ہمیں غیب کا علم ہے۔ اہل عرب نے شعر وشاعری کے بڑے بڑے ذخائر اپنے ذہنوں میں محفوظ کر رکھے تھے۔ اس وقت سات شعراء تمام شاعروں میں بڑے مانے جاتے تھے لیکن قرآن مجید کی عظمت کے سامنے انہوں نے بھی گھٹنے ٹیک دیے اور اس کی فصاحت اور بلاغت کے آگے سرخم تسلیم کر لیا کہ اس کا مقابلہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی نہیں کر سکتا۔ دور جدید کی طرف دیکھئے آج بھی عرب میں ایک کروڑ سے زائد نسلی عیسائی رہائش پذیر ہیں اور لازماً ان میں عربی زبان پر مہارت رکھنے والے حضرات موجود ہیں ان میں بڑے بڑے جرائد، رسالے اور کتابیں لکھنے والے بھی ہیں ان میں کمال کے شاعر، ادیب اور ایسے لوگ بھی ہیں جو فصاحت و بلاغت میں اپنا نام رکھتے ہیں مگر آج تک وہ بھی قرآن مجید کے مقابل کوئی کلام پیش نہیں کر سکے اور نہ ہی قیامت تک ایسا کلام پیش کر سکیں گے۔

اسی طریقے سے احادیث رسول ﷺ بھی محفوظ ہیں اور آج تک قائم و دائم ہیں اگرچہ احادیث رسول ﷺ پر اللہ تعالیٰ نے وہ چیلنج نہیں دیا جو قرآنی آیات پر دیا ہے مگر قرآن مجید کی تفسیر اور اس کی تبیان ہونے کے ناطے وہ بھی اپنی اصلی حالت میں محفوظ ہے نبی کریم ﷺ نے اپنے دور میں حکمرانوں کو خطوط کے ذریعے سے اسلام پیش کیا، آپ ﷺ نے بڑے بڑے معاہدے کیے اور آپ نے ان کی طرف خطوط بھیجے جو کہ آج بھی یہ معاہدے اور خطوط کتب احادیث میں اسی طرح محفوظ ہیں جس طرح نبی کریم ﷺ نے ان کی طرف خطوط ارسال فرمائے تھے، چنانچہ مقوقس جو کہ شاہ روم کی طرف جو مصر میں گورنر جنرل کی حیثیت رکھتا تھا اسے نبی کریم ﷺ نے تبلیغی دعوت نامہ بھیجا اس میں یہ لکھا تھا کہ:

"بسم اللہ الرحمن الرحیم، از طرف محمد بن عبداللہ و رسول اللہ ﷺ بنام مقوقس سلام علی من اتبع الھدی۔

میں تمہارے سامنے اسلام پیش کرتا ہوں، تمہارے مسلمان ہو جانے پر تم سے کوئی تعرض نہ ہوگا اور عند اللہ تمہیں دوگونہ اجر ہوگا، مگر درصورت انکار اپنے ساتھ تم پر قبطیوں کے کفر کا بار بھی ہوگا۔

﴿قُلْ يَٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ تَعَالَوْا۟ إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَآءٍۭ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا ٱللَّهَ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَّلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴾ (آل عمران: 64)

محمد رسول اللہ

☆......☆......☆

یہ وہ خط ہے رسول اللہ ﷺ کا جو مسیحی فرانسیسی مستشرق بارتیلمی کو مصر میں اخمیم کے کنیسہ کے قریب ایک مقام سے دستیاب ہوا۔

ایک اور خط رسول اللہ ﷺ کا بنام منفرد منذر بن ساوی جس کا فوٹو جرمن مستشرق فلاشیر نے شائع کیا، وہ خط یہ ہے کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم،

از طرف محمد رسول اللہ بنام منذر بن ساوی

سلام علیک! میں تمہارے سامنے اس اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ اقرار بھی کرتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کا بندہ اور رسول ہے۔

اس کے بعد!

میں تمہیں اللہ برتر وبالا کی یاد دلاتا ہوں۔ آج جو شخص میری نصیحت پر عمل پیرا ہوگا وہ اپنی ذات کے لیے مفید ثابت ہوگا اور میرے سفیروں کا اطاعت کنندہ میرا اطاعت گزار شمار ہوگا اور ان کا خیر طلب میرا خیر اندیش ہوگا۔

میں نے اپنے سفیروں کی زبان سے تمہارے اوصاف سنے، میں تمہاری رعایا کے معاملے میں ان کے ساتھ حسن سلوک کی سفارش کرتا ہوں اور خود بھی اس کا پابند ہوں گا کہ ان کے مسلمان ہونے پر ان کے مال ومتاع سے تعرض نہ کروں اور ان کی لغزش سے اعراض کرتا ہوں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں تمہاری صلاحیت ظاہر ہونے پر تمہیں سربراہی سے معزول نہ کروں گا۔ تمہاری ماتحت رعایا میں جو لوگ یہودیت اور مجوسیت پر قائم رہیں ان سے جزیہ لیا جائے گا۔

محمد رسول اللہ

☆......☆......☆

محترم قارئین یہ خطوط اس بات کی طرف توجہ دلاتے ہیں کہ اگر ان خطوط کے قلمی نسخے نہ بھی ملتے تو احادیث کا مکمل ذخیرہ محفوظ ہے اور جب یہ خطوط مختلف جگہوں سے موصول ہوئے اور ان روایات کی طرف توجہ کی گئی جہاں روایات کے ذریعے سے یہ خطوط پہنچے ہیں تو وہاں کوئی ایسا اختلاف نظر نہیں آتا جس سے اصل متن میں کوئی تبدیلی واقع ہوتی ہو۔

لہٰذا احادیث کا محفوظ ہونا بھی قطعیت کے ساتھ ثابت شدہ ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطوط، فرامین ومعاہدات کو ڈاکٹر حمید اللہ رحمہ اللہ نے ایک کتاب میں جمع کیے ہیں دیکھئے تفصیل کے لیے موصوف کی کتاب "الوثائق السیاسیۃ فی العھد النبوی والخلافۃ الراشدۃ" اس کتاب میں عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی دو سو سے زائد دستاویزات ہیں اور مزید نئے ایڈیشن میں عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے چالیس معاہدے بھی اضافے میں شامل کیے گئے ہیں۔ اس کے لیے حفاظت حدیث کی یہ بھی بہت بڑی دلیل ہے کہ ہر دور میں امت کے ہاں احادیث کے حفاظ موجود رہے آج بھی اس دور میں عرب کی سرزمین پر کتب احادیث کے بڑے بڑے حفاظ کرام موجود ہیں اور یہ بات بڑی زبردست ہے کہ دنیا کے مذاہب میں کسی مذہب کی بنیادی ضخیم کتاب کا آج تک کوئی حافظ نہیں ہے۔ سوائے قرآن وحدیث کے،

ابھی کچھ ماہ قبل میرا لیکچر لاہور میں تھا۔ وہاں میرے خطاب کے بعد سوالات وجوابات کا سیشن ہوا اس کے بعد ایک چوبیس سال کا لڑکا تھا اس نے مجھ سے ملاقات کی دوران ملاقات میں اس نے اپنا تعارف کروایا اور مجھ سے کہنے لگا کہ میمن صاحب مجھے مکمل بخاری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شریف روایت اور درایت کے ساتھ حفظ ہے۔ ماشاء اللہ یہ بات ان کی ہمیں بہت اچھی لگی کہ الحمد للہ پاکستان کی سرزمین پر بھی ایسے حضرات موجود ہیں جنہیں قرآن مجید کے ساتھ ساتھ کتب احادیث بھی ازبر ہیں اور یہ مسلمانوں کے تفاخر میں سے ہے کہ قرآن کے ساتھ طلباء اور علماء کو احادیث کے ضخیم ذخیرے بھی حفظ ہیں، اور یہ خصوصیت دنیا میں کسی مذہب کے لیے نہیں ہے..... اس کے ساتھ ساتھ میرا ایک چیلنج ہے کہ دنیا میں ہزاروں زبانیں بولی جاتی ہیں اگر آپ ان تمام زبانوں کے لوگوں کو اکٹھا کریں اور ان سے کہیں کہ دنیا کے کسی بھی مذہب کی بنیادی مکمل کتاب سب حفظ کر کے دکھاؤ تو یہ ناممکنات میں سے ہوگا لیکن اس کی جگہ پر آج بھی قرآن مجید دنیا کی ہر زبان بولنے والا حفظ کر لیتا ہے۔ یہ شان، عظمت اور حفاظت کی دلیل ہے کہ دین اسلام قرآن وسنت کے ذریعے سے محفوظ ہے۔ اگر سنت وحدیث کے علم اور اس کے محفوظ ہونے کو اس زاویے سے بھی دیکھا جائے تو یہ بات واضح ہوتی ہے کہ حقیقت میں قرآن مجید کی طرح ہر دور میں حدیث کی حفاظت کا غیر معمولی بندوبست رہا۔ آپ اگر نگاہ دوڑائیں علوم الحدیث کی طرف کہ اگر چھان پھٹک کا معاملہ سامنے آیا تو اسماء الرجال جیسے عظیم فن کے ذریعے اس کا دفاع کیا گیا اور سقیم کو صحیح سے الگ کر دیا گیا اور اسماء الرجال کے فن کے ساتھ بھی اتنے فنون وابستہ ہیں جن کی فہرست طویل ہے بلکہ سینکڑوں ضخیم کتابیں صرف اسی فن پر لکھی گئیں، حدیث کے مشکل الفاظ کو حل کرنے کے لیے غریب الفاظ کی لغت لکھی گئی، تو کسی نے راویوں کے حالات اور ان کو میزان واعتدال کے کٹہرے میں تولنے کے لیے باقاعدہ ایک عظیم فن کی راہ کھولی جرح وتعدیل کے نام سے، تو کسی نے حدیث کے لیے تنقید حدیث کے اصول مہیا کیے، تو کسی نے قرآن فہمی اور حدیث فہمی کے ضوابط اور فہم کے قواعد لکھے، شروحات لکھی گئیں، مشکل مقامات کے حل کے لیے باقاعدہ اس فن پر کتب لکھی گئیں، بظاہر اگر احادیث میں ٹکراؤ ہے تو ان میں تطبیق

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لیے تاویل مختلف الحدیث جیسی علمی کتب لکھی گئیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے احوال میں تاریخی ذخائر جمع کیے گئے اور اس فن پر بھی بڑے بڑے دفاتر وجود میں آئے، بسا اوقات دو راویوں کے نام ایک جیسے، باپ دادا کے نام بھی ایک جیسے اور مزید اتفاق کہ تاریخ وفات یا پیدائش بھی یکساں ملتی جلتی ہے ان تمام چیزوں کی وجوہ تمیز کی راہوں کو کھولنے کے لیے بڑے بڑے دفاتر لکھے گئے، مبہم ناموں کی پہچان اور اس کے تعین کے لیے بھی کتب لکھی گئیں، ایسے ایسے اصول مرتب کیے گئے جن کے ذریعے سے کتابت کی غلطیاں اور متون کی تصحیفات پر تبصرے کیے گئے، ایک ایک حدیث سے سینکڑوں فقہی مسائل کو مرتب کیا گیا ایسی کتب کے بھی ذخائر جمع کیے گئے اور لکھے گئے، ان لوگوں کی روایات کو جمع کیا گیا جنہوں نے جان کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بہتانات باندھے اور من گھڑت روایات کو ترویج دی ایسے فنون کو بروئے کار لا کر ان کی اصلیت کا قلع قمع کیا گیا، سیرت نبوی میں عمدہ اور بڑی بڑی موشگافیاں فرمائیں، ابواب مغازی پر سینکڑوں اور ہزاروں کی تعداد میں اوراق لکھے، حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چھوٹی سے چھوٹی سنتوں کو بھی حفاظت کے ساتھ امت تک پہنچایا گیا اور اس فنون پر بیش بہا ذخیرہ تیار کیا گیا، امت کے درمیان اختلافات کو مٹانے کے لیے اصول حدیث اور علم حدیث کے ذریعے سے ایسے ایسے ضوابط تحریر کیے گئے کہ اصل مصادر اور مراجع کو واضح کر دیا گیا، احادیث کی تخریج کے حوالے سے سینکڑوں جلدیں لکھی گئیں، مستدرکات، مسانید، جوامع، اجزاء، سنن اور معاجیم جیسے مستقل عنوانات پر ضخیم ترین کتب تحریر کی گئیں، یہ وہ تمام ذرائع ہیں جو اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ کو ان فنون اور علوم کے ذریعے محفوظ کیا گیا ہے اور جس طرح قرآن مجید کی حفاظت کا اہتمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور میں تھا اسی طرح احادیث کی حفاظت کا بھی اعلی بندوبست ان کے ادوار میں موجود تھا۔ مولانا محمد علی جوہر صاحب نے بہت عمدہ بات حدیث

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بارے میں تحریر فرمائی چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ

''قرآن پاک تو قرآن پاک، دوسرے صحائف ہماری کتب حدیث کی تحقیق اور صحت وحفاظت کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔''❶

ریونڈ اسمتھ لکھتا ہے کہ

''کوئی شخص نہ اس میں دھوکا کھا سکتا ہے اور نہ ہی دوسرے کو دھوکا دے سکتا ہے، یہاں پوری دن کی روشنی ہے جو ہر چیز پر پڑ رہی ہے اور ہر ایک تک پہنچ رہی ہے۔''❷

جان ڈیون پورٹ اپنی کتاب ''اپولوجی فور محمد (ﷺ) میں لکھتا ہے:

''اس میں کوئی شبہ نہیں کہ تمام مقنین اور فاتحوں میں ایک بھی ایسا نہیں جس کے وقائع عمری محمد (ﷺ) کے وقائع عمری سے زیادہ مفصل اور سچے ہوں۔''

یہ تمام باتیں اس حوالے سے مفید ہیں کہ حفاظت حدیث کا پہلو بڑا مایہ ناز ہے جسے اقرار کیے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے لہٰذا حفاظت قرآن وحدیث یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کا انکار کرنا صرف ہٹ دھرمی ہی کی دلیل ہوگی۔

اسوہ کی تعلیمات دنیا کے ہر شعبے کے لیے:

یہ بھی ایک اہم ترین نکتہ ہے کہ ''اسوہ'' مکمل محفوظ ہونے کے ساتھ ساتھ اس کی تعلیمات اس قدر ہوں کہ دنیا کے ہر شعبہ سے تعلق رکھنے والا شخص اس تعلیمات سے مستفید ہو، نبی کریم ﷺ کی تعلیمات اس قدر جامع اور وسیع ہیں کہ زندگی گزارنے کے لیے آپ کی تعلیمات کافی اور شافی کی حیثیت رکھتی ہیں، چنانچہ گھریلو زندگی ہو یا باہر کی زندگی ہر

❶ خالص اسلام: ص 145.

❷ تاریخ جمع القرآن والحدیث لشیخ ابی القاسم البناری۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندگی اور ہر شخص کے فریضے کی ادائیگی کا طریقہ رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے، آپ کے معاشرتی معاملات دیکھیے باقاعدہ کتب احادیث میں ان معاملات کے لیے ''کتاب الادب'' کے نام سے ابواب قائم ہیں جن میں لوگوں کے ساتھ اچھے برتاؤ کی تفصیلی احکامات اور ترغیبات موجود ہیں، آپ کتاب الطب کو دیکھیے جس میں انسانوں کے لیے طب نبوی کی بہترین تعلیمات موجود ہیں کہ آپ علیہ السلام نے انسانی بیماریوں کے لیے اہم ترین علاج کے نسخے تجویز فرمائے، آپ بیماریوں کی طرف دیکھیے نبی کریم ﷺ نے ان بیماریوں کی طرف بھی توجہ دلائی جس کی وجہ سے انسانی جسم کئی امراض اور تکلیف کا شکار ہو جاتا ہے اس کا علاج اور دوا تجویز فرمائی، آپ خورد ونوش کی طرف دیکھیے انسانی صحت کے حوالے سے کونسی اشیاء اس کے لیے موزوں ہوں گی باقاعدہ اس خوراک کی طرف توجہ دلائی گئی اسی میں ہاضمہ کے ایسے طریقے بھی تجویز کیے گئے ہیں جسے آج کی تحقیقی دنیا نے ہاتھوں ہاتھ قبول کیا ہے، اسی طرح سے آپ مشروبات کا معاملہ لیجیے پینے کے حوالے سے انسانی صحت کے لیے کونسی پینے کی چیز بہتر اور صحت افزاں ہے اسے بھی باقاعدہ واضح کیا گیا ہے، لین دین کے معاملات کو لیجیے اس مسئلے پر بھی کتب احادیث میں مستقل ابواب قائم ہیں ''کتاب البیوع'' کے نام سے جن میں لین دین، گواہ، مارکیٹ کا اتار چڑھاؤ، کمی بیشی، ریٹ، ادھار، نقد، ہلکا مال، بھاری مال، دھوکا، ایمانداری الغرض لین دین کے حوالے سے بھی احادیث کی کتابوں میں سینکڑوں صفحات پر نبی کریم ﷺ کی تعلیمات نقل کی گئی ہیں، گواہی کے معاملات کو دیکھیے کتب احادیث میں اس مسئلے پر بھی کتاب الشہادات قائم ہیں جس سے گواہوں کے معاملات پر بڑی تفصیلی تعلیمات مہیا کی گئی ہیں، اسی طرح سے گروی رکھنے کے معاملات پر بھی احادیث کی کتابوں میں ''کتاب الرہن'' کے نام سے ابواب قائم کیے گئے ہیں ان کتابوں میں گروی رکھنے کے بارے میں تفصیلی احادیث موجود ہیں، اسی طرح سے کتاب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الاستئذان لیجیے جس میں اپنے اور دیگر لوگوں کے گھروں میں داخل ہونے کے لیے احکامات واضح کیے گئے ہیں کہ کسی کے گھر جانے کے لیے کیا کیا آداب مقرر ہیں، اگر کسی کے دروازے پر آپ جائیں تو کہاں کھڑا ہونا ہے؟ اجازت کس طرح لینی ہے آنکھوں کا استعمال کیسے کرنا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح سے نکاح کے معاملات کی طرف آیئے نکاح کی شرائط، اس کی حدود، اس کے تقاضے، سسرالی معاملات، ساس اور بہو کی ذمہ داریاں خاوند کی ذمہ داریاں، حسن سلوک نکاح سے قبل بھی اور بعد بھی، خاوند کے حقوق، بیوی اور بچوں کے حقوق اور ہر ہر فرد کے لیے سینکڑوں قوانین اور آداب، مہر کا مسئلہ، آسان نکاح، عمر نکاح، اسی طرح طلاق کے مسائل لیجیے اس مسئلے کے لیے بھی کتب احادیث میں ''کتاب الطلاق'' کے نام سے بایں طور ابواب قائم ہیں جن میں طلاق کے موقع پر بھی حسن سلوک اور نرمی سے برتاؤ کی تلقین کی گئی ہے اور اس وقت بھی ایک دوسرے کے ساتھ اچھائی کا برتاؤ کرنے کو پسند کیا گیا ہے، طلاق کے قوانین، اس کا طریقہ، اس کی عدت، عدت میں عورت کے حقوق، اس موقع پر اگر وہ حاملہ ہے تو اس کے حمل کا معاملہ، اگر بچہ ہے تو اس کے اخراجات کا معاملہ، اخراجات کی میعاد کیا ہوگی؟ کیسے کن چیزوں سے بچے، یہ تمام تر تفصیلات کتب احادیث میں نبی کریم ﷺ سے ثابت ہیں اسی طرح لباس کا معاملہ ہے، لباس کیسا ہو؟ کس طرح ہو؟ کونسا جائز ہے؟ کونسا ناجائز ہے؟ ریشم کے لباس کا حکم، استبرق، دیباج کا حکم مردوں کے لیے الگ تفصیلی احکامات عورتوں کے لیے الگ تفصیلی احکامات، بچوں کے لباس کا معاملہ، اسے کس طرح پہنا جائے اتارا کیسے جائے؟ ستر کے مسائل مرد کے ستر کی حدود، عورت کے ستر کی حدود، یہ تمام مسائل تفصیلاً احادیث میں موجود ہیں اسی طرح آپ اچھے معاشرے کی تشکیل کی طرف دیکھئے کتب احادیث میں کتاب الحدود اور احکامات کے نام سے ابواب قائم ہیں، جن میں چور، ڈاکو، زانی، شرابی، فساد فی الارض، مال

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوٹنے والا، غبن کرنے والا، دھوکا دینے والا، خراب مال تقسیم کرنے والا، ان کی سزائیں، ان کے روک تھام کے معاملات، حدود کے نفاذ کا معاملہ، عدل وانصاف کے بھرپور تقاضے، چور کی چوری کی مقدار، کتنا ہاتھ کاٹا جائے، کہاں سے کاٹا جائے، اس کے توبہ کے مسائل، حاکم وقت کی ذمہ داریاں یہ سب کچھ اور اس کے علاوہ بھی بے انتہا مسائل کے حل ان ابواب میں موجود ہیں اسی طرح آپ دیت کے مسائل لیجیے دیت کے احکامات اس کے ضوابط، حدود، جان بوجھ کر قتل کرنے والے کی دیت، غلطی سے قتل کرنے والے کی دیت، یہ سب کچھ سینکڑوں مسائل تفصیل ساتھ احادیث میں موجود ہیں۔ اسی طرح خوابوں کے مسائل، زندگی گزارنے کے مسائل، فتنوں سے بچنے کے مسائل پر بھی خصوصی ابواب ''کتاب الفتن'' کے نام سے قائم ہیں۔ محترم قارئین کرام! یہ تو صرف جھلک ہے حقوق العباد کے حوالے سے یقین جانیے اگر کتب احادیث سے صرف انسانی اعضاء اور ان کے احکامات پر تفصیلی بیانات جمع کیے جائیں تو میں دعویٰ سے یہ بات کہہ سکتا ہوں کہ ان شاء اللہ صرف اسی حوالے سے سینکڑوں صفحات نذر قرطاس ہوں گے، یعنی اس قدر تفصیلی احکامات قرآن وسنت میں موجود ہیں، جس کا آپ اندازہ بھی نہیں لگا سکتے ❶ یہ تو حقوق العباد سے متعلق چند باتیں پیش کی

❶ چند سال قبل میرا پروگرام جو کہ ڈائیلوگ کی شکل میں تھا جس میں اوکاڑہ سٹی سے پانچ پادری حضرات حاضر تھے۔ یہ پروگرام اس بات پر تشکیل دیا گیا تھا کہ اسلام کے بنیادی عقیدہ آج بھی محرف بائبل میں موجود ہے۔ الحمد للہ اس حقیر نے بائبل سے کئی حوالوں کے ذریعے عقیدہ توحید اور رسالت پر تفصیلی دلائل دیے، پروگرام کے اختتام پر سوالات وجوابات کی نشست میں پاسٹر ڈینئیل شیرازی سے کسی نے سوال کیا کہ ''داڑھی'' کے متعلق آپ کی بائبل کیا کہتی ہے۔ انھوں نے سوال کے جواب میں کہا کہ بائبل اس مسئلے پر کوئی خصوصی تعلیمات مہیا نہیں کرتی، اس موقع پر اس حقیر نے سامعین سے کہا کہ اگر صرف داڑھی ہی کے مسائل کو لے لیا جائے تو کتب احادیث میں سینکڑوں جگہوں پر اس کے بارے میں تفصیلی احکامات موجود ہیں۔ جو اس بات کی دلیل ہے کہ اسلام زندگی کے ہر شعبہ اور ہر مسئلے پر رہنمائی فراہم کرتا ہے جبکہ یہ خصوصیت بائبل میں ہرگز نہیں ہے۔ میرا یہ پروگرام (Youtube) پر دیکھا جا سکتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں ورنہ حقوق اللہ پر تو اتنا کچھ موجود ہے کہ درجنوں جلدیں صرف حقوق اللہ پر لکھی گئی ہیں اسی طرح جانوروں کے حقوق بھی کتب احادیث میں بڑی تفصیل سے موجود ہیں اگر ان کے حقوق کو بھی تحریر میں لایا جائے تو ایک ضخیم کتاب لکھی جا سکتی ہے بلکہ کئی علماء نے جانوروں کے حقوق اور ان پر تفصیلی گفتگو اپنی کتابوں میں کی ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ شریعت جو کہ قرآن وسنت کی صورت میں ہمارے سامنے محفوظ ہے اسی میں نبی کریم ﷺ کا عظیم ''اسوہ'' موجود ہے اور اسوہ اتنا کمال کا ہو کہ اس میں دنیا بھر کے مسائل کا حل موجود ہوں لہٰذا نبی کریم ﷺ کی تعلیمات دنیا کے تقریباً ہر ضروری شعبے کے ساتھ قائم ہیں۔

''اسوہ'' نفاذ کے قابل ہو:

''اسوہ'' عمل کے اعتبار سے اس طرح ہو کہ ہر نسل والا ہر زمانے اور صدی والا ہر جنس سے تعلق رکھنے والا چھوٹا ہو یا بڑا اس پر عمل کر سکے یہ ''اسوہ'' کی نشانیوں میں سب سے بڑی نشانی ہے، آپ علیہ السلام کے تعلیمات اتنی سہل اور قابل عمل ہیں کہ ہر شخص اپنے اپنے زاویہ اور استطاعت میں رو کر اس پر عمل کر سکتا ہے یعنی اسوہ کو اپنے اوپر لاگو کرنے میں کسی کو بھی کسی قسم کی دشواری کا سامنا ہرگز نہ ہوگا، ایک شخص امریکہ میں بیٹھ کر بھی رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات پر بآسانی عمل کر سکتا ہے اسی طرح پاکستان میں بیٹھ کر بھی ایک شخص نبی کریم ﷺ کے اسوہ پر بآسانی عمل پیرا ہو سکتا ہے، ایک شخص اگرچہ وہ افریقہ کے جنگلات میں ہی کیوں نہ رہتا ہو اگر وہ بھی اسلام کو اپنے اوپر لاگو کرنا چاہے تو اسے بھی کوئی دشواری کا سامنا نہ ہوگا، اس کی اہم وجہ یہ ہے کہ آپ علیہ السلام کے اسوہ اور تعلیمات میں یہ بات سب سے اہم ہے کہ آپ علیہ السلام نے رہبانیت کو ختم کر کے انسانوں کے حقوق کی ادائیگی میں ہی اللہ تعالیٰ کی رضا کی پہچان کروائی ہے، جس کی پاداش میں بآسانی کائنات کے ہر خطے کا رہنے والا انسان شریعت کو اپنے اوپر بغیر کسی تکلف کے لاگو کر سکتا ہے، لیکن اس کے لیے تین باتوں کا ہونا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انتہائی ضروری ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا﴾ (الاحزاب: 21)

''یقیناً تمہارے لیے اللہ کے رسول (کی ذات) میں بہترین نمونہ ہے جو بھی اللہ اور یوم آخرت کی امید رکھتا ہو اور اللہ کو بکثرت یاد کرتا ہو۔''

آیت مبارکہ میں ان لوگوں کی تین نشانیاں بتائی گئی ہیں جن کے لیے نبی کریم ﷺ کا اسوۂ اپنانے میں کوئی دشواری نہ ہوگی نمبر ایک وہ شخص اللہ پر صدق دل کے ساتھ ایمان رکھتا ہو۔ دوسرا آخرت پر بھی ایمان ہو اس کا، اور تیسرا وہ اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرتا ہو۔

جب یہ شرائط اس میں موجود ہوں گی تو وہ نبی کریم ﷺ کے اسوہ کو آسانی اپنائے گا اور اسے اس اتباع واطاعت میں رائی کے برابر بھی دشواری کا سامنا ہرگز نہ ہوگا، آپ ﷺ کے علاوہ کسی کی زندگی ایسی نہیں ہے جو ہر زمانے، ہر رنگ، ہر نسل، ہر عمر اور پوری انسانیت کے عمل کے لیے آسان ہو کیونکہ ''اسوہ'' مکمل ہوگا تو وہ ہر کسی کے لیے ہوگا وگرنہ اس کا نامکمل ہونا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ وہ شخص تمام انسانیت کے لیے آئیڈیل نہیں ہوگا۔ بلکہ اگر دنیا کے بڑے بڑے مذاہب کی طرف دیکھا جائے تو انہیں اپنی بات میں وزن پیدا کرنے کے لیے نبی کریم ﷺ ہی کا سہارا لینا پڑا کیونکہ وہ خود بھی اس بات کو بخوبی جانتے تھے کہ ان کی تعلیمات چند افراد یا چند گروہوں کے لیے تو ہوسکتی ہیں مگر کل کائنات کے لیے نہیں مثلاً آپ گرونانک ہی کو دیکھ لیجیے گرونانک نے گاہے بگاہے آپ ﷺ کی زندگی کے حوالے دیئے اور گرونانک کے حوالے سے ختم نبوت، رسولوں کا ذکر، عقیدہ آخرت کا ذکر موجود ہے جو اس بات کی واضح اور مبین دلیل ہے کہ گرونانک بھی اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کی تعلیمات پر عمل کیے بغیر کوئی مشن مکمل نہیں ہوتا۔ اسی طرح آپ ہندو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذہب ہی کو دیکھ لیجیے اس مذہب کی بنیادی کتابوں میں عقیدہ توحید اور محمد ﷺ کے بارے میں فقرات بھرے پڑے ہیں، آپ علیہ السلام کو ہندوؤں کی کتابوں میں ''کلکی اوتار'' کے نام سے یاد کیا گیا ہے اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ آپ علیہ السلام کی پیدائش، والدہ کا نام والد کا نام جنگ احد، بدر، فرشتوں کا ذکر، خلفائے راشدین ان تمام چیزوں کا ذکر ہندوؤں کی کتابوں میں پایا جاتا ہے۔ اسی طرح آپ موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات پر غور کریں آج کی بائبل جو دو حصوں پر مشتمل ہے ''پرانا عہد نامہ اور نیا عہد نامہ'' ان میں کئی فقرات رسول اللہ ﷺ کی پیشین گویوں اور شہادتوں پر قائم ہے۔ بلکہ ایک اہم ترین بات اس موقع پر کرنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا وہ یہ کہ مسیح علیہ السلام نے صاف طور پر یہ اعلان فرمایا تھا کہ

> ''مجھے تم سے اور بھی بہت سی باتیں کہنا ہے مگر تم اب ان کی برداشت نہیں کر سکتے لیکن جب وہ روح حق آئے گا تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا، اس لیے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا لیکن جو کچھ سنے گا وہی کہے گا اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا۔'' [1]

یہ وہ اعلان عظیم ہے جسے مسیح علیہ السلام نے اپنی زندگی میں کیا تھا اور یہ سو فیصد ہمارے نبی ﷺ کی ذات گرامی کے بارے میں ہے اس آیت سے ہمارا مقصد یہ ہے کہ مسیح علیہ السلام خود اس طرف توجہ مبذول فرما رہے ہیں کہ دیکھو وہ آئے گا میری تعلیمات کو پورا کرے گا یعنی بعد میں آنے والے کی تعلیمات اتنی جامع ہوں گی کہ وہ پچھلے نبیوں کی تعلیمات کو بھی مکمل کرے گا اور یہ خصوصیت صرف نبی کریم ﷺ ہی کی ہے۔

اس اسوہ کے بارے میں خود اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں ذکر کیا ہو:

یہ بات بھی صرف محمد ﷺ ہی کے لیے ثابت ہوئی ہے کیونکہ کسی نبی یا پیغمبر کو مکمل

[1] یوحنا: 16 / 14 تا 12۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسانیت کے لیے اسوہ نہیں قرار دیا گیا، چاہے آپ نیا عہد نامہ پڑھ لیں یا پرانا ہم اس موقع پر ہندو دھرم اور سکھ ازم، زرتشت گوتم بدھ کا بیان نہیں کریں گے کیونکہ وہ مذاہب اس طرح کے ہیں کہ انہیں آسمانی کتابیں نہیں دی گئیں لہٰذا اس موقع پر ہم اولین مخاطب یہودیت اور عیسائیت ہی سے ہیں، پوری بائبل چاہے وہ نیا عہد نامہ ہو یا پرانا عہد نامہ ہو کسی مقام پر موسیٰ علیہ السلام اور یسوع مسیح علیہ السلام کو ''اسوہ'' مکمل انسانیت کے لیے نہیں قرار دیا گیا یہ اعزاز صرف اور صرف محمد ﷺ ہی کے حصے میں آیا۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ (الاحزاب: 21)

''یقیناً تمہارے لیے اللہ کے رسول (کی ذات) میں بہترین نمونہ ہے۔''

الحمد للہ یہ بات اس موقع پر ثابت ہوئی کہ یہ اعزاز صرف اور صرف آپ ﷺ کے حصے میں آیا ہے۔

اسوہ پر جو کتاب نازل ہوئی اس کے ہر دور اور ہر میں حافظ ہونے چاہئیں:

یہ بھی ایک مشکل ترین امتحان ہے اس امتحان کو بھی صرف اور صرف نبی کریم ﷺ کی لائی ہوئی شریعت نے ہی پار کیا ہے، کیونکہ سرزمین پر آج بھی کوئی نہ بائبل کا اور نہ ہی ویدوں اور دیگر مذاہب کی کتابوں کا حافظ موجود ہے بلکہ اس کے برعکس قرآن مجید کے حفاظ ہر دور میں ہیں اور دنیا کی ہر زبان سے تعلق رکھنے والا شخص اس کو حفظ کر سکتا ہے، قرآن مجید کے حافظ آج بھی دنیا کی ہر زبان میں موجود ہیں، لیکن آپ صرف بائبل ہی کو لے لیجیے آج تک پوری نسل عیسائیت میں کوئی بھی بائبل کا حافظ پیدا نہیں ہوا بلکہ تاریخ میں ایسے پادریوں کا ذکر ملتا ہے جسے مکمل قرآن مجید حفظ تھا مگر وہ بائبل حفظ نہ کر پائے، آپ دیکھیے یہ کتنی اہم ترین بات ہے کہ یہ ایسا قرآنی معجزہ ہے کہ اسے دنیا کی ہر عمر اور ہر زبان سے تعلق رکھنے والا شخص حفظ کر سکتا ہے اگر آپ ہندوستان کے کسی چھوٹے سے گاؤں میں حافظ قرآن کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیں اور دوسرا شخص جو کسی یورپ کے علاقہ میں رہائش پذیر ہو اور وہ بھی قرآن کا حافظ اور ان دونوں کی زبانیں بھی مختلف اب اگر اس صورت میں آپ ان دونوں سے قرآن مجید سنیں تو دونوں ہو بہو ایک جیسا قرآن مجید پیش کریں گے کسی قسم کا کوئی فرق نہ ہوگا...... لیکن یہ معیار دنیا کی کسی کتاب کے لیے نہیں ہے اور نہ ہی دنیا کی کسی کتاب کو کوئی مکمل حرف بہ حرف حفظ کر سکتا ہے۔ یہ اعزاز بھی محمد ﷺ کی لائی ہوئی کتاب ہی کے بارے میں پورا ہوتا ہے۔

کیا سیدنا عیسیٰ علیہ السلام پوری انسانیت کے لیے اسوہ بنائے گئے ہیں؟

اسی طرح اگر ہم تفصیلاً ان چھ شرائط کو یسوع مسیح علیہ السلام پر لاگو کرتے ہیں تو ہمیں بہت سی دشواریوں کا سامنا ہوگا اور ہم ان نشانیوں کے پورا ہونے میں ناکام ہوں گے کیونکہ اس کی اہم ترین وجوبات میں سے پہلی وجہ یہ ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے صرف بنی اسرائیل کے لیے نبی بنا کر مبعوث فرمایا تھا اور آپ کی تعلیمات کو عالمی حیثیت حاصل نہ تھی بلکہ آپ بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کی طرف بھیجے گئے ہیں۔ [1]

لہٰذا جب مسیح علیہ السلام نے خود بھی عالمی نبی ہونے کا دعویٰ نہیں کیا تو آپ کی اور ہماری یہ جراءت کہاں کہ ہم انہیں عالمی نبوت سے نوازیں لہٰذا یسوع مسیح علیہ السلام نے اپنی زندگی میں کبھی بھی مکمل انسانیت کے لیے اپنی ذات کو بطور ''اسوہ'' پیش نہیں فرمایا۔

یہی وجہ ہے کہ آپ کی تعلیمات کا انحصار صرف بنی اسرائیل پر ہے، دوسری بات کہ ''اسوہ'' مکمل ہونا چاہیے...... اس بات کا دعویٰ بھی یسوع مسیح علیہ السلام کے لیے کرنا مناسب نہیں ہے کیونکہ آپ کی زندگی کا محور بائبل ہے اور اگر ہم بائبل کا مطالعہ کرتے ہیں تو اس میں کئی ایک باتیں ایسی ہیں جن کے جوابات سے نیا عہد نامہ خالی ہے دلچسپ بات تو یہ ہے کہ اگر

[1] متی: 10/ 5-6، متی: 15/ 24۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ (Red liner bible) جس میں اناجیل کے وہ فقرات جو یسوع مسیح علیہ السلام کے اقوال ہیں انہیں سرخ رنگ میں لکھا گیا ہے، آپ ان تمام فقرات کو جمع کر لیں تو ان کی تعداد تکرار کے بعد بھی صرف اور صرف سینکڑوں تک پہنچتی ہے لہٰذا ان چند فقرات میں مکمل قیامت تک کا اسوہ داخل ہونا محال ہے بلکہ برٹانیکا انسائیکلو پیڈیا نے صاف طور پر اقرار کیا ہے کہ

''صاف اور درست بات یہ ہے کہ حیات مسیح پر لکھنے کی کوشش ترک کر دینی چاہیے اس کے لیے یقیناً مواد موجود نہیں ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ہمارے پاس ان کی زندگی کا ریکارڈ پچاس دنوں سے زیادہ نہیں ہے۔'' [1]

اور مزید یہ کہ پرانے عہد نامہ کے بارے میں بھی یہی ہے کہ اس کا مکمل ریکارڈ موجود نہیں ہے چنانچہ محققین کا کہنا ہے کہ

"There is no reliable record of the making of the O.T. Canon". [2]

''پرانے عہد نامہ کے مستند نسخہ کی تدوین کا کوئی قابل اعتماد ریکارڈ موجود نہیں ہے۔''

آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ محققین کے پاس نہ تو مسیح علیہ السلام کی زندگی کا کوئی ریکارڈ موجود ہے اور نہ ہی پرانے عہد نامہ کا کوئی مستند ریکارڈ ہے۔ اگر چند باتیں میسر بھی ہیں تو ان کا مسیح علیہ السلام تک پہنچنا محال ہے اور اگر وہ پہنچ بھی جائیں تو صرف اناجیل اربعہ میں ہی اتنا شدید اختلاف ہے کہ صحیح بات کا تعین ناممکن بن کر رہ جاتا ہے۔ دوسری سب سے اہم بات یہ بھی ہے کہ اناجیل کس زبان میں نازل ہوئی تھیں، اس بارے میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے۔ چلیں قطع نظر اس بحث سے موجودہ دور میں جو بائبل رائج ہے اس میں بھی اس قدر

[1] Encylopaedia britannica (1958) Vol: 13, Pg 16-17.

[2] America peoples Encyclopaedia. V 3, Pg 420.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شدید اختلاف ہے کہ انسان ان حوالوں اور فقرات سے ہرگز صراط مستقیم کا چناؤ نہیں کر سکتا۔ سیدنا مسیح علیہ السلام کی تعلیمات اپنی اصلی حالت میں موجود نہیں ہیں اور نہ ہی اس بائبل کو مکمل طور پر الہامی کہا جا سکتا ہے اس بات کو سمجھنے کے لیے چند باتیں قابل غور ہیں:

قارئین پاکستان کے مسیحی اشاعت خانہ (ایم۔ آئی۔ کے) 36 فیروز پور روڈ لاہور نے ایک پمفلٹ ''غلط فہمی'' شائع کیا اس میں بھی یہی دعویٰ کیا گیا ہے کہ ''بائبل اپنی اصلی اور ابتدائی زبانوں عبرانی اور یونانی میں ٹھیک وہی ''خدا کا کلام'' ہے جو آج کے دن تک ہر زیر وزبر تک کی غلطی اور تبدیلی سے مبرا ہے..... ہر شخص جسے سفر کا مقدور ہو مغرب کے عجائب خانوں میں جا کر ان قدیم نسخوں کو دیکھ سکتا ہے جہاں بڑی احتیاط کے ساتھ یہ محفوظ ہیں۔'' لیکن قارئین نہایت افسوس کی بات ہے کہ اصل ''کلام خدا'' کو عجائب خانہ کی زینت بنا کر رکھ دیا گیا ہے سینٹ پال مسیحی سرداروں کو چاہیے تھا کہ عجائب خانوں سے ''کلام خدا'' کے اصلی نسخوں کے متن کا عکس لے کر بائبل کے تراجم کے ساتھ ہی شائع کر دیتے تاکہ اصلی نسخوں کے متن اور مختلف تراجم کے درمیان کھرے کھوٹے کی پہچان کھل کر دنیا والوں کے سامنے آجاتی اور کروڑوں سینٹ پالی مسیحی عوام بھی ''کلام خدا کے اصلی نسخوں کی زیارت اور تلاوت سے محروم نہ رہتے اس کے علاوہ ''کاتھولک بائبل'' پروٹسٹنٹ بائبل اور امریکن بائبل (آر۔ ایس۔ وی) کے اختلافات بھی ختم ہو جاتے جس کے نتیجے میں پوری دنیا کے سامنے ''کلام خدا'' کے اصلی نسخوں والی متفقہ ''لاسٹ اسٹینڈرڈ بائبل'' معرض وجود میں آجائے گی اور بائبل کو بار بار ''ریوائز'' کر کے نئے سے نئے ''ورژن'' دنیا کے سامنے پیش کرنے کا سلسلہ بھی تھم جائے گا لیکن آخر کیا وجہ ہے کہ بائبل کے ان قدیم ترین اصلی نسخوں کو شائع کرنے سے گریز کیا جا رہا ہے؟ سینٹ پالی مسیحی مشنری ادارے جن قدیم نسخوں کے بارے میں یہ کہتے نہیں تھکتے کہ وہ ''کتب مقدسہ کے سارے صحائف پر مشتمل ہے اور جو بائبل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے درمیان رائج ہے اپنی عبارتوں میں ان نسخوں سے کہیں بھی مختلف نہیں ہے'' ❶

اب ذرا ان قدیم قلمی نسخوں کی حقیقت بھی ملاحظہ کریں پیرس کی نیشنل لائبریری میں رکھا ہوا قلمی ''نسخہ افرائیمی'' برٹش میوزیم میں رکھا ہوا قلمی ''نسخہ اسکندریہ'' روم کے قریبی شہر ویٹیکان (ویٹی کن) میں پوپ کی لائبریری میں رکھا ہوا قلمی ''نسخہ ویٹیکانی'' برٹش میوزیم لندن میں ہی رکھا ہوا قلمی ''نسخہ سینائی'' (توریت شریف اور انجیل شریف کی صحت وحقانیت باب پنجم، پمفلٹ ''غلط فہمی'' ایم آئی کے 36 فیروز پور روڈ لاہور) ان چاروں قدیم قلمی نسخوں میں کوئی ایک نسخہ بھی عبرانی زبان میں نہیں ہے بلکہ تمام تر یونانی زبانوں پر مشتمل ہیں گویا کہ اصل زبان اور اصل متن میں پھر بھی نہیں ہیں ان آخری تین نسخوں میں کوئی بھی ایک نسخہ نہ تو مکمل ہے اور نہ ہی مروجہ بائبل سے مطابقت رکھتا ہے اس کے علاوہ یہ قدیم قلمی نسخے آپس میں بھی متفق نہیں بلکہ ان نسخوں کی اصل کیفیت یہ ہے کہ ''نسخہ اسکندریہ'' میں عہد جدید نامکمل ہے انجیل متی انجیل یوحنا اور کرنتھیوں کی دوسری کتاب نامکمل ہے ''نسخہ ویٹیکانی'' میں عہد جدید کے عبرانیوں کے باب نمبر 9 کی آیت نمبر 14 کے بعد کا حصہ، فلیمون اور مکاشفہ کی دونوں کتابیں شامل نہیں ہیں ''نسخہ سینائی'' میں بھی عہد جدید نامکمل ہے اور ''برنباس کا خط'' ''ہرمس کا چرواہا'' نامی کتب کا بہت سا حصہ اس نسخے کے آخر میں موجود ہے جو موجودہ بائبل سے سینٹ پالی مسیحی سرداروں نے حذف کر دیا ہے۔ ❷

جب کہ قلمی ''نسخہ افرائیمی'' کی قدامت کے بارے میں صرف علماء کی رائے کو کافی سمجھ لیا گیا ہے (کہ اس نسخہ کی کتابت چار سو پچاس عیسوی کے لگ بھگ کی ہے) ورنہ اس کے اصلی اور نقلی ہونے کے بارے میں کوئی تحقیق شائع نہیں کی گئی اور نہ ہی مصنف کے

❶ توریت شریف اور انجیل شریف کی صحت وحقانیت از اسکندر جدید باب پنجم ''قدیم نسخے''۔
❷ انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 942 تا 943۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بارے میں کوئی علم ہے۔ ❶

قارئین سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر بالفرض مندرجہ بالا قدیم قلمی نسخوں کو ہی اصل مان لیا جائے تو ان نسخوں سے زائد حصے موجودہ بائبل میں کس نے اور کیوں شامل کر دیے؟ اگر ان قدیم نسخوں اور موجودہ بائبل میں فرق ہے تو پھر یہ کہنا کس طرح صحیح ہو سکتا ہے ''یہ وہی ہے جو پیغمبر اسلام ﷺ کے زمانے سے بھی پہلے موجود تھا'' دور حاضر میں پرنٹنگ اور اشاعت کی جس قدر سہولتیں میسر ہیں وہ پہلے زمانے میں نہ تھیں جب پریس موجود ہیں طباعت کی ہر طرح کی سہولتیں موجود ہیں سینٹ پالی مسیحی مشنری اداروں کے پاس اربوں ڈالر کے صلیبی بجٹ موجود ہیں تو وہ اصل قدیم قلمی نسخوں کو شائع کیوں نہیں کرتے؟ آخر اصل کو چھوڑ کر صرف تراجم بلکہ مختلف تراجم پر ہی مسیحیت کا دارومدار کیوں رکھا گیا ہے؟ کیا اصل قدیم قلمی نسخوں کو شائع نہ کرنے کی یہ وجہ تو نہیں (جبکہ حقیقتاً یہی وجہ ہے) کہ اصل نسخوں اور موجودہ تراجم میں چونکہ زمین وآسمان کا فرق ہے اس لیے جیسے ہی قدیم قلمی نسخے (جن کی اپنی حیثیت مشکوک ہے) شائع ہو کر دنیا کے سامنے آئیں گے تو سینٹ پالی مسیحیت کی بنیادیں ہی ہل جائیں گی اور اگر یہ بات نہیں (جبکہ حقیقتاً یہی بات ہے) تو پھر قدیم ترین قلمی نسخے خواہ کتنے بھی پرانے کیوں نہ ہوں خواہ اصلی زبان ہی میں کیوں نہ ہوں وہ دنیا کے کسی عجائب خانے کی زینت بن جانے سے محض سیاحوں کی دلچسپی کا باعث تو ہو سکتے ہیں مگر کوئی بھی شخص ان سے ''صراط مستقیم'' حاصل نہیں کر سکتا۔

ان مباحثات سے یہ بات واضح ہوئی کہ بائبل کے نسخوں میں شدید اختلاف موجود ہے لہٰذا جس کتاب سے ''اسوہ'' ثابت کرنا مقصود ہو اور وہی کتاب اختلافات، اعتراضات اور تعارضات کا انبار ہو تو وہ کتاب یا ''اسوہ'' کس طرح راہ ہدایت، راہ نجات یا پھر صراط

❶ مزید تفصیلات قاموس الکتاب صفحہ نمبر 126۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مستقیم ہو سکتی ہے؟ اگر ہم بائبل کے تراجم پر ہی التفات کرتے ہیں تو وہاں بھی عجیب قسم کے حقائق آشکارا ہوتے ہیں، ذرا بائبل کے مختلف تراجم کی طرف نگاہ ڈالیے اگر بائبل کے نسخوں پر ''اتھارائزڈ ورژن'' اور ''ریوائزڈ اسٹینڈ ورژن'' لکھا ہوتا ہے سوال اس موقع پر یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ تصدیقی الفاظ کس کی اتھارٹی، کس کے حکم سے اور کیونکر لکھے گئے؟ جبکہ عام سینٹ پالی مسیحیوں کو تو یہی یقین دلایا جاتا ہے کہ بائبل میں موجود کتب ''خدا کے کلام'' (ورڈ آف گاڈ) پر مبنی ہیں اور خدا روح القدس کے الہام ہی سے انہیں لکھا گیا ہے تو پھر جب یہ ''کتب بائبل'' اللہ کی طرف سے ہیں تو بائبل کے نسخوں میں یہ ورژن کیوں اور کیسے؟ اور مزید یہ کہ ان کے تراجم میں بھی کاٹ چھانٹ آخر کیوں؟ اس کا مجاز کون؟ اگر ''کتب بائبل'' اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں تو اللہ تعالیٰ ہی اسے ریوائز کرنے کا حق رکھ سکتا ہے ورنہ سینٹ پالی مسیحی خواہ وہ اپنے حلقہ مریدین میں کتنی ہی بڑی عظمت کا دعویدار ہو قطعی اور حتمی طور پر اس ''تصدیقی سرٹیفکیٹ کے جاری کرنے کا مجاز نہیں بن سکتا ہے۔

بائبل سینکڑوں مرتبہ ''ریوائز'' ہو چکی ہے چنانچہ انسائیکلو پیڈیا کو یئرس جلد 3 صفحہ 398 ایڈیشن 1956ء میں یہ لکھا ہے''1948ء تک مکمل بائبل کے جو صرف انگلش زبان میں ترجمے ہوئے وہ پچاس سے زائد مرتبہ ''ریوائز'' ہوئے ہیں اور ''عہد نامہ جدید'' کے ترجمے کم از کم ایک سو دس بار ''ریوائز'' ہو چکے ہیں، ان حالات کے تناظر میں بائبل کو الہامی یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجی گئی کتاب کا اعزاز بخشنا مناسب نہ ہوگا، اسی طرح یسوع مسیح علیہ السلام کی تعلیمات کا انحصار بھی انتہائی مختصر ہے اور آپ کی تعلیمات کے اصل مخاطب صرف بنی اسرائیل ہی ہیں جیسا کہ سابقہ اوراق میں وضاحت کی گئی ہے۔ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ اس نکتے پر گفتگو کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ

بائبل سفر ارمیاہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ شہادت واضح ہے کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"قبل ان أخلقك قد عظمتك من قبل ان أصورك في البطن، وأرسلتك وجعلتك نبيا للاجناس كلهم."

یعنی اس سے بیشتر کہ میں نے تجھے بطن میں خلق کیا میں تجھے جانتا تھا اور تیری ولادت سے پہلے میں نے تجھے خاص کیا اور قوموں کے لیے تجھے نبی بنایا۔" [1]

اس فقرے کے بارے میں فرماتے ہیں کہ

"فهذه بشارة على لسان أرمياه لمن بعده وهو اما المسيح واما محمد صلوات الله وسلامه عليهما لا يعدوهما الى غيرهما، ومحمد اولى بها لأن المسيح انما كان نبيا لبني اسرائيل كما قال تعالى: "ورسولا إلى بني اسرائيل" (آل عمران: 49) والنصارى تقر هذا، ولم يدع المسيح أنه رسول إلى جميع أجناس أهل الارض ......" [2]

یہ بشارت ارمیاہ کی زبان سے ہے ان کے لیے جو بعد میں ہوں گے اور یا تو وہ مسیح علیہ السلام ہوں گے یا پھر محمد ﷺ اور اس شہادت کے مصداق اولیٰ نبی کریم ﷺ ہی ہیں کیونکہ مسیح علیہ السلام کو صرف بنی اسرائیل کے لیے مبعوث کیا گیا تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔"

"اور (عیسیٰ) بنی اسرائیل کے لیے رسول ہیں" اور نصاریٰ اس کے اقرار کرنے والے ہیں اور مسیح علیہ السلام نے کبھی بھی یہ دعویٰ نہیں کیا کہ وہ جمیع الامۃ کے لیے بھیجے گئے ہیں زمین کی طرف، پس یقیناً انبیاء علیہم السلام موسیٰ علیہ السلام کے زمانے سے

---

[1] یرمیاہ 1/5-6۔

[2] هداية الحيارى في أجوبة اليهود والنصارى، ص 150۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لے کر عیسیٰ علیہ السلام تک وہ کسی (خاص) قوم کی طرف ہی مبعوث ہوئے بلکہ ان کے پاس انجیل ہے (جس میں یہ لکھا ہوا ہے کہ) مسیح علیہ السلام نے جب حواریوں سے کہا کہ ''دیگر قوموں کی طرف نہ جانا بلکہ تم بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کی طرف جانا'' اور محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے ساری انسانیت کے لیے مبعوث فرمایا ہے۔

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ کی وضاحت سے مزید یہ بات واضح ہوئی کہ بائبل میں بھی عالمی نبی صرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو قرار دیا گیا ہے، لہٰذا یہ بات حقیقت ہے کہ یسوع مسیح علیہ السلام کی تعلیمات اور آپ کا نبی ہونا کل انسانیت کے لیے ہے کیونکہ نہ ہی بائبل میں آپ کا کل انسانیت کے لیے نبی ہونا ثابت ہوتا ہے اور نہ ہی آپ کو انسانیت کے لیے اسوہ قرار دیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی تعلیمات کے اولین مخاطب بنی اسرائیل ہی ہیں اور آپ کے فرمودات بھی صرف اسی قوم کے لیے مفید تھے، یہ وہ حقیقت ہے جسے تسلیم کیے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے۔

☆......☆......☆

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 20

صحیح بخاری میں بعض سابقہ انبیاء علیہم السلام اور کتب کے حوالے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح بخاری میں بعض سابقہ انبیاء علیہم السلام اور کتب کے حوالے

علوم الحدیث علم کا ایک بیش بہا ذخیرہ ہے جس میں سے علوم آج تک جاری وساری ہیں اور اس علم میں کئی علوم چھپے ہیں جس سے آج تک مسلمان علماء استفادہ کر رہے ہیں، مسلمانوں میں جو اجتماعی علوم کا تعارف ہوا ان میں سوشل سائنسز وتاریخ کا فن، ریاست، معاشرت ان تمام اشیاء کے مطالعہ کا فن نئی جہد کے ساتھ پیدا ہوا ہے، علم حدیث سے نت نئی تہذیب کا مناد ہے۔ علم حدیث سے تاریخ کو ایک نئی راہ نصیب ہوئی ہے، قبل اسلام ہسٹوریوگرافی تاریخ نویسی کا کوئی بنیادی تصور موجود نہ تھا مگر یہ علم حدیث ہی کی مرہون منت ہے جس نے اپنے وسیع ترین علم کی پاداش میں نت نئے علوم کو متعارف کروایا۔ علم حدیث خصوصا کتب احادیث سے ایک نئی جہت پر بھی کام ہوسکتا ہے مثلاً کتب احادیث میں کئی جگہوں پر سابقہ انبیاء علیہم السلام یا پھر سابقہ کتابوں کے حوالے ملتے ہیں اس فن پر ایک عظیم کام وجود میں لایا جا سکتا ہے...... میرے اس عنوان کے مطابق کہ صحیح بخاری میں سابقہ انبیاء علیہم السلام اور سابقہ آسمانی کتابوں کے حوالے سے بہت کچھ علمی ذخائر کے دروازے کھل سکتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی احادیث میں سابقہ انبیاء، اور سابقہ کتابوں کا ذکر فرمایا جس سے اس تحقیق کی راہ کھل سکتی ہے کہ احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے سے سابقہ کتابوں کی تصحیح یا سراغ لگانے میں مدد مل سکتی ہے۔ مثلاً صحیح بخاری میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا داؤد علیہ السلام کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ خُفِّفَ عَلَى دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْقُرْآنُ فَكَانَ يَأْمُرُ بِدَوَابِّهِ فَتُسْرَجُ فَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَبْلَ أَنْ تُسْرَجَ دَوَابُّهُ وَلَا يَأْكُلُ إِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدِهِ.)) ❶

"رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ داود علیہ السلام کے لیے قرآن (زبور) کی قراءت بہت آسان کر دی گئی تھی۔ چنانچہ وہ اپنی سواری پر زین کسنے کا حکم دیتے اور زین کسی جانے سے پہلے ہی پوری زبور پڑھ لیتے تھے اور آپ علیہ السلام صرف اپنی ہاتھوں کی کمائی کھاتے تھے۔"

اس حدیث سے ہمیں یہ پتا چلتا ہے کہ داود علیہ السلام بہت کم وقت میں زبور کی تلاوت کیا کرتے تھے اور مزید اس حدیث میں ہمیں ایک ایسی بات کا سراغ ملا جو کہ اپنے حوالے سے ایک منفرد علمی حیثیت رکھتا ہے۔

صحیح بخاری میں ایک اور مقام پر تورات کی ایک آیت کا ذکر ہے جس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ وہ نشانیاں جس کا ذکر حدیث میں کیا گیا ہے وہ توراۃ میں موجود تھیں۔ اگر آج کے وقت میں وہ آیت تورات میں موجود نہیں ہے تو اس سے اس بات کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ توراۃ بھی آج تحریف کا شکار ہوگئی ہے۔ کیونکہ اس آیت کی تصدیق حدیث میں موجود ہے اور حدیث کی صحت ثابت اور ٹکسالی ہے، صحیح بخاری میں ایک روایت کچھ یوں ہے:

((عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہما قُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ صِفَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي التَّوْرَاةِ قَالَ أَجَلْ وَاللَّهِ إِنَّهُ لَمَوْصُوفٌ فِي التَّوْرَاةِ بِبَعْضِ صِفَتِهِ فِي الْقُرْآنِ ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا﴾ وَحِرْزًا

❶ صحيح بخاري، كتاب احاديث الانبياء، رقم الحديث: 3417.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِلْأُمِّيِّينَ أَنْتَ عَبْدِي وَرَسُولِي سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيظٍ وَلَا سَخَّابٍ فِي الْأَسْوَاقِ.)) [1]

"عطاء بن یسار نے فرمایا کہ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے ملا اور عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو صفاتِ عالیہ توریت میں آئی ہیں ان کے متعلق مجھے بھی کچھ بتایئے۔ انہوں نے کہا ہاں! قسم اللہ کی! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تورات میں بالکل بعض وہی صفات آئی ہیں جو قرآن مجید میں مذکور ہیں۔ جیسے کہ "اے نبی! ہم نے تمہیں گواہ، خوشخبری دینے والا، ڈرانے والا اور ان پڑھ قوم کی حفاظت کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔ تم میرے بندے اور میرے رسول ہو۔ میں نے تمہارا نام متوکل رکھا ہے۔ تم نہ بدخو ہو، نہ سخت دل اور نہ بازاروں میں شور وغل مچانے والے (اور تورات میں یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ) وہ برائی کا بدلہ برائی سے نہ دے گا، بلکہ معاف اور درگزر کرے گا، اللہ تعالیٰ اس وقت اس کی روح قبض نہیں کرے گا جب تک ٹیڑھی ملت کو اس اس سے سیدھا نہ کرا لے۔ یعنی لوگ لا الٰہ الا اللہ نہ کہنے لگیں۔ اور اس کے ذریعے سے وہ اندھی آنکھوں کو بینا، بہرے کانوں کی شنوا اور پردہ پڑے ہوئے دلوں کے پردے کھول دے گا۔"

اس حدیث میں تورات کے کسی ایک فقرے جس میں یہ تمام اوصاف آپ کے جمع تھے یا پھر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ عطا بن یسار بہت ساری تورات کی آیات سے یہ اوصاف بیان کر رہے ہوں۔ آج بھی بائبل میں کچھ ایسے فقرات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے موجود ہیں جو اس بات کی شہادت پیش کرتے ہیں کہ احادیثی بیان اپنی جگہ مسلم ہے، کیونکہ بائبل میں تحریف

[1] صحیح بخاری، کتاب البیوع، رقم الحدیث:2125۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئی ہے اور ہو بھی رہی ہے۔ مگر دین اسلام جو نبی کریم ﷺ پر نازل ہوا وہ پچھلی کتابوں کا نگہبان ٹھہرا ہے اور اسلام کے دو ہی ماخذ ہیں نمبر ایک قرآن مجید اور دوسرا احادیث رسول۔ آج کی بائبل میں ہمیں کچھ ایسے الفاظ بھی میسر ہیں جو کہ مندرجہ بالا حدیث کے الفاظ کے ساتھ مطابقت رکھتے ہیں چنانچہ پرانے عہد نامے میں لکھا ہے کہ

"دیکھو میرا خادم جس کو میں سنبھالتا ہوں۔ میرا برگزیدہ جس سے میرا دل خوش ہے۔ میں نے اپنی روح اس پر ڈالی۔ وہ قوموں میں عدالت جاری کرے گا۔ وہ نہ چلائے گا اور نہ شور کرے گا اور نہ بازاروں میں اس کی آواز سنائی دے گی۔" [1]

یہ وہ فقرہ ہے جس میں نبی کریم ﷺ کی صفات عالیہ ہیں جس کا ذکر صحیح بخاری کی روایت میں عطاء بن یسار فرما رہے ہیں۔ ان باتوں سے اس کا اندازہ بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ احادیث میں بیان کردہ سابقہ کتابوں کا وجود ایک انتہائی قطعیت کے ساتھ موجود ہے۔ دوسری اہم بات یہ ہے کہ بائبل میں (S.R.V) کا ورژن موجود ہے ممکن ہے کہ بعد میں ان اوصاف کو بھی بدل دیا جائے۔ جس کا ذکر یسعیاہ کے حوالے سے کیا گیا ہے، مگر حدیثی بیان اپنی جگہ اٹل اور محفوظ ہے ان میں تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا خلاصہ یہ ہے کہ حدیثی بیانات بھی سابقہ کتابوں کے کئی بیانات پر نگہبانی کا کام سرانجام دے رہے ہیں۔ [2]

[1] یسعیاہ: 42/ 1 تا 3۔

[2] اسی طرح امام دارمی رحمہ اللہ کی کتاب سنن دارمی میں ایک اور روایت موجود ہے جس میں بڑے واضح الفاظ میں تورات کی اس آیات کا ذکر ہے جس میں نبی کریم ﷺ کی صفات موجود ہیں روایت یوں ہے کہ:
"کعب بن احبار سے روایت ہے کہ تورات میں لکھا ہوا پاتا ہوں میں کہ محمد (ﷺ) بھیجا ہوا اللہ کا بندہ میرا ہے برگزیدہ ہے نہ وہ سخت ہے اور نہ چلانے والا بازاروں میں اور نہ بدلہ لینے والا ہے ساتھ برائی کے برائی سے، لیکن معاف کر دیتا ہے اور بخش دیتا ہے، اس کی پیدائش

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکہ میں ہے اور جگہ اس کی ہجرت مدینہ ہے اور بادشاہی اس کی شام میں ہے اور امت اس کی بہت تعریف کرنے والی ہے شکر کریں گے اللہ کا خوشی اور غمی میں اور وہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کریں گے ہر جگہ پر اور چڑھائی کرتے وقت اللہ تعالیٰ کی کبریائی بیان کریں گے، اور سورج کی نگہداشت کریں گے جب نماز کا وقت ہوگا نماز پڑھیں گے؟ اپنی کمر پر ازار باندھیں گے (ستر پوشی کا خاص خیال رکھیں گے) ان کا منادی بلند جگہ پر منادی کرے گا (اذان دے گا نماز کے لیے) جنگ میں اور نماز میں ان کی صف یکساں ہوگی، رات میں ان کی آواز پست ہوگی (تہجد میں) جیسے شہد کی مکھی کی آواز ہوتی ہے۔ (سنن الدارمی کتاب علامات النبوۃ رقم الحدیث:5)

یہ روایت بھی نبی کریم ﷺ کے بارے میں واضح ہے اور یہ توراتی بیان کا کچھ حصہ بائبل میں موجود ہے اور کچھ مفقود ہے چنانچہ حدیثی بیان سے یہ بات نکھر کر سامنے آتی ہے کہ تورات میں یہ بیان موجود تھا، جو کہ آج کی بائبل میں اس کا کافی حصہ مفقود ہے۔

سنن الترمذی میں ایک حدیث موجود ہے جس سے تورات کو ایک اور آیت کے ہونے کا ثبوت ملتا ہے چنانچہ حدیث یوں ہے کہ

((وعن عبداللہ بن سلام قال: مكتوب في التوراة صفة محمد وعيسى ابن مريم يدفن معه قال ابو مودود وقد بقي في البيت موضع قبر.))

(سنن الترمذی مع تحفۃ الاحوذی، رقم الحدیث 3)

"سیدنا عبداللہ بن سلام سے مروی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ تورات میں محمد ﷺ کے اوصاف کا ذکر ہے اور یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام آپ ﷺ کے ساتھ دفن ہوں گے۔ ابو مودود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ (عائشہ رضی اللہ عنہا کے) حجرہ مبارکہ میں (نبی کریم ﷺ کے ساتھ) ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔"

سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ یہودیوں کے کبار علما میں شامل تھے، اور اس پیشین گوئی کو ذکر فرما رہے ہیں جو کہ بائبل سے نکال دی گئی ہے کیونکہ یہ بات مسلم ہے کہ بائبل میں ان گنت جگہوں پر تحریف ہوئی ہے لیکن انجیل برناباس میں ایک اشارہ ملتا ہے جو عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی پیشین گوئی ہے جس کا ذکر انہوں نے بائبل کے حوالے سے کیا ہے۔ برناباس کا بیان ہے کہ

"اے رب بخشش والے! اور رحمت میں غنی تو اپنے خادم کو قیامت کے دن اپنے رسول کی امت میں ہونا نصیب فرما۔" (فصل نمبر 212 فقرہ 14)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح کے اوصاف ایک اور صحابی جو ایمان لانے سے قبل یہودیوں کے کبار علماء میں شامل تھے ان کا نام سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ تھا، آپ نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف توراۃ کے حوالے سے تقریباً یہی بیان فرمائے جن کا ذکر صحیح بخاری میں عطاء بن یسار فرمارہے ہیں۔ [1]

صحیح بخاری کی ابتداء میں ایک واقعہ موجود ہے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کی ابتداء ہوئی تو آپ علیہ السلام سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور گھبراہٹ کی وجہ سے فرمایا کہ "زملونی زملونی" مجھے کمبل اوڑھا دو مجھے کمبل اوڑھا دو۔ یہ وہ وقت تھا جب اللہ تعالیٰ نے پہلی بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل فرمائی جبریل علیہ السلام کے ذریعے سے اس گھبراہٹ کی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت تکلیف محسوس فرمائی چنانچہ پورا تفصیلی واقعہ صحیح بخاری کی حدیث نمبر 3 میں موجود ہے۔ اختصاراً یہ کہ امی خدیجہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا آپ تو اخلاق فاضلہ کے مالک ہیں آپ تو کنبہ پرور ہیں، بے کسوں کا بوجھ اپنے سر پر رکھتے ہیں...... اس کے بعد امی خدیجہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے چچا زاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کیفیت انہیں بتائی تو آپ نے فرمایا:

اس فقرے میں عیسیٰ علیہ السلام کی دعا کا ذکر ہے کہ ان کی تمنا تھی کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں تشریف لائیں اور احادیث کے مطابق وہ قرب قیامت تشریف لائیں گے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں دفن ہوں گے۔

برناباس کے اس بیان سے حدیثی بیان سے مطابقت بنتی ہے وہ اس طرح کہ جب عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے تو وہیں آپ انتقال کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں دفن ہوں گے لہٰذا حدیث اور برناباس کے بیان میں مطابقت کا پہلو نمایاں ہوتا ہے۔

[1] دیکھیے تفصیل کے لیے (طبقات الکبریٰ لابن سعد: 1/ 360)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((هٰذَا النَّامُوسُ الَّذِي نَزَّلَ اللّٰهُ عَلٰى مُوسٰى يَا لَيْتَنِي فِيهَا جَذَعًا لَيْتَنِي أَكُونُ حَيًّا إِذْ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ.)) ❶

''یہ تو وہی ناموس (معزز فرشتہ) ہے جسے اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام پر وحی دے کر بھیجا تھا، کاش! میں اس وقت زندہ رہا جب کہ آپ کی قوم آپ کو اس شہر سے نکال دے گی......''

یہاں یہ بات بھی یاد رکھنا انتہائی ضروری ہے کہ ورقہ بن نوفل نصرانی مذہب اختیار کر چکے تھے اور آپ عبرانی زبان کے کاتب بھی تھے اور آپ عالم بھی تھے۔

چنانچہ ورقہ بن نوفل نے جس ناموس کی طرف اشارہ کیا لازماً یہ وہ خبر ہوگی جسے انہوں نے انجیل یا کسی دیگر آسمانی کتاب میں پڑھا ہوگا کیونکہ یہ بات لازم ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے دور مبارک میں تھے اور وہ موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کے دور سے نہ تھے، لہٰذا یہ بات کہ ''یہ تو وہی ناموس ہے جو موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوا؟ تو یہ ناموس کی خبر انہوں نے لازماً انجیل وغیرہ میں پڑھی ہوگی تبھی تو انہیں اس کے بارے میں علم یقین تھا جس کی وجہ سے انہوں نے نبی کریم ﷺ کی تصدیق فرمائی۔

خلاصہ کلام یہ ہوا کہ انجیل میں لازماً کوئی ایسی آیت ہوگی جو اس ناموس کے بارے میں آگاہی فراہم کرتی ہوگی اور نئے عہد نامے میں بھی اس کا اشارہ ملتا ہے۔

صحیح بخاری ایک اور میں حدیث ہے جس سے اس بات کا پتا چلتا ہے کہ تورات میں رجم کی سزا بھی موجود ہے، امام بخاری رحمہ اللہ صحیح بخاری میں حدیث پیش کرتے ہیں:

((عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِيَهُودِيٍّ وَيَهُودِيَّةٍ قَدْ أَحْدَثَا جَمِيعًا فَقَالَ لَهُمْ مَا تَجِدُونَ فِي كِتَابِكُمْ قَالُوا إِنَّ

❶ صحيح بخاری، كتاب الوحی، رقم الحديث: 3.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَحْبَارُنَا أَحْدَثُوا تَحْمِيمَ الْوَجْهِ وَالتَّجْبِيَةَ قَالَ عَبْدُاللَّهِ بْنُ سَلَامٍ ادْعُهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِالتَّوْرَاةِ فَأُتِيَ بِهَا فَوَضَعَ أَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ وَجَعَلَ يَقْرَأُ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا فَقَالَ لَهُ ابْنُ سَلَامٍ ارْفَعْ يَدَكَ فَإِذَا آيَةُ الرَّجْمِ تَحْتَ يَدِهِ فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَرُجِمَا عِنْدَ الْبَلَاطِ فَرَأَيْتُ الْيَهُودِيَّ أَجْنَأَ عَلَيْهَا .)) [1]

"سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک یہودی مرد اور ایک یہودی عورت کو لایا گیا جنھوں نے زنا کیا تھا، نبی کریم ﷺ نے ان سے پوچھا: "تمہاری کتاب تورات میں اس کی سزا کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہمارے علماء نے اس کی سزا چہرے کو سیاہ کرنا اور گدھے پر الٹا سوار کرنا تجویز کی ہے۔ اس پر سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! اس سے تورات منگوائیے۔ جب تورات لائی گئی تو ان میں سے ایک نے رجم والی آیت پر اپنا ہاتھ رکھ لیا اور اس سے آگے اور پیچھے کی آیتیں پڑھنے لگا۔ سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ اپنا ہاتھ ہٹاؤ (اور جب اس نے اپنا ہاتھ ہٹایا تو) آیت رجم اس کے ہاتھ کے نیچے تھی۔ آپ علیہ السلام نے ان دونوں کے متعلق حکم دیا اور رجم کیا گیا۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انہیں بلاط (ایک جگہ کا نام ہے) میں رجم کیا گیا میں نے دیکھا کہ یہودی مرد عورت کو بچانے کے لیے اس پر جھک جھک پڑتا تھا۔"

اس حدیث سے بایں طور اس بات کا اثبات ہوتا ہے کہ تورات میں آیت رجم موجود

[1] صحیح بخاری ، کتاب الحدود ، رقم الحدیث:6819.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ چنانچہ پرانا عہد نامے میں لکھا ہے کہ:

''کنوارے زانی کو سب کے سامنے سنگسار کریں۔'' ❶

''شادی شدہ زانی کی سزا قتل ہے۔'' ❷

لہٰذا اگر بائبل کی یہ آیت R.S.V ورژن کی بھینٹ بھی چڑھ گئی تو حدیثی بیان اس بات کا ہمیشہ مؤید ہوگا کہ یہود کے دین میں سنگساری کی سزا متعین ہے۔ کیونکہ سینکڑوں بائبل کی آیات اس بات کی متقاضی ہیں کہ ان کی تحقیق از سر نو کی جائے کیونکہ ان میں تعارضات اور اغلاط کے انبار ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے سیدنا سلیمان علیہ السلام کی ازواج کا بھی ذکر فرمایا ہے اور ان کی تعداد کی طرف بھی توجہ دلائی ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری کتاب احادیث الانبیاء میں سلیمان علیہ السلام کے بارے میں ذکر ہے کہ:

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى سَبْعِينَ امْرَأَةً تَحْمِلُ كُلُّ امْرَأَةٍ فَارِسًا يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَمْ يَقُلْ وَلَمْ تَحْمِلْ شَيْئًا إِلَّا وَاحِدًا سَاقِطًا أَحَدُ شِقَّيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَوْ قَالَهَا لَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ.)) ❸

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سلیمان بن داود علیہما السلام نے کہا کہ آج رات میں اپنی ستر بیویوں کے پاس جاؤں گا اور ہر بیوی ایک مجاہد فی سبیل اللہ جنم دے گی جو اللہ کے راستے میں جہاد کرے گا۔

❶ استثناء: 22/ 23-24۔
❷ احبار: 20/ 10 تا 16۔
❸ صحيح بخاري، رقم الحديث: 3424۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے ساتھی نے کہا ان شاء اللہ، لیکن انہوں نے نہیں کہا چنانچہ کسی بیوی کے یہاں بچہ پیدا نہیں ہوا صرف ایک کے یہاں ہوا اور اس کی بھی ایک جانب بیکار تھی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر سلیمان علیہ السلام ان شاء اللہ کہہ لیتے (تو سب کے یہاں بچے پیدا ہوتے) اور اللہ کے رستے میں جہاد کرتے۔"

صحیح بخاری کی اس حدیث سے ہمیں سلیمان علیہ السلام کی زندگی کا ایک پہلو میسر آیا جس کا تعلق آپ کی گھریلو زندگی کے ساتھ تھا۔ چنانچہ صحیح بخاری کی حدیث سے جو مختلف طرق سے مروی ہے معلوم ہوتا ہے کہ سلیمان علیہ السلام کی ننانوے بیویاں تھیں اور دوسرا اس بات کا بھی پتا چلتا ہے کہ ایک جلیل و قدر نبی اپنی اولاد کے لیے مجاہد ہونے کی تمنا رکھتا تھا۔ لہٰذا حدیثی بیان کے مطابق سلیمان علیہ السلام کا ایک واقعہ ہمیں میسر آیا ہے جبکہ آج سلیمان علیہ السلام کی تعلیمات معلوم کرنے کا کوئی اور صحیح اور مستند ذریعہ نہیں ہے جس کے ذریعہ سے سابقہ آسمانی کتابیں اور انبیاء کے بیان و احکامات کا کچھ حصہ ہمیں ملے اور جو حصہ قرآن و حدیث میں پایا جاتا ہے حقیقت میں وہی محفوظ ہے۔ اسی طرح سے امام احمد رحمہ اللہ نے اپنی سند سے ایک حدیث کا ذکر فرمایا ہے اس میں بھی نبی کریم ﷺ کی ایک صفت مبارکہ کا ذکر ہے۔ جسے امام ابن قیم رحمہ اللہ نے "ھدایۃ الحیارٰی" میں ذکر فرمایا ہے:

"عن عبدالله مسعود عن ابيه، قال: دخل رسول الله ﷺ الكنيسة فإذا هو بيهودي يقرأ عليهم التوراة، فلما اتوا على صفة النبي ﷺ امسكوا، وفي ناحيتها رجل مريض، فقال للنبي ﷺ "مالكم امسكتم؟" قال المريض: "انهم اتوا على صفة نبي فامسكوا، ثم جاء المريض يحبو حتى اخذ التوراة فقرأ حتى اتى على صفة النبي ﷺ فقال هذه صفتك وصفة

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امتك: اشهد ان لا اله الا الله وانك رسول الله ثم مات، فقال النبي ﷺ لاصحابه "خلوا اخاكم" ❶

''سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ (یہودیوں کے) کنیسہ میں داخل ہوئے تو وہاں یہودی تورات کی تلاوت کر رہا تھا، پھر جب وہ تورات میں نبی کریم ﷺ کی صفت میں پہنچا تو خاموش ہوگیا اور اس کنیسہ کے کنارے پر مریض تھا، نبی کریم ﷺ نے اس سے فرمایا کہ تم کیوں خاموش ہوگئے؟ مریض نے کہا کہ وہ نبی کی صفت پر آیا تو خاموش ہوگیا پھر مریض اپنے گھٹنے کے بل چل کر آیا اور تورات کی تلاوت کی یہاں تک کہ وہ نبی کریم ﷺ کی صفت مبارک پر پہنچا تو اس نے کہا کہ یہ آپ کی اور آپ کی امت کے اوصاف ہیں (جسے یہودی چھپا رہا تھا پھر اس کے بعد اس مریض نے کلمہ پڑھ لیا) اشهد ان لا اله الا الله وانك رسول الله پھر اس کی وفات ہوگئی تو نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا کہ اپنے بھائی کو لے لو (یعنی کفن دفن کے لیے کیوں کہ وہ مسلمان ہو چکا تھا)۔''

مندرجہ بالا حدیث سے صاف طور پر اس بات کا پتا چلتا ہے کہ اس دور میں تورات میں نبی کریم ﷺ کی بڑی واضح نشانی موجود تھی اور آج بھی بائبل میں آپ ﷺ کی کئی ایک بشارتیں موجود ہیں جو کہ یہود اور عیسائیوں پر اتمام حجت کے لیے کافی ہیں، علامہ احمد بن ادریس المعروف بالقرافی رحمہ اللہ نے اپنی مایہ ناز کتاب "الاجوبة الفاخرة" میں نبی کریم ﷺ کے متعلق بائبل سے پچاس سے زائد بشارتوں کا ذکر فرمایا ہے۔ من شاء فليرجع هناك، ان تمام دلائل اور تفصیلی گفتگو کا خلاصہ یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے

❶ ذكره الهيثمي في المجمع: 231/8- هداية الحيارى: 160/1.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیثی بیانات میں کئی ایک مقامات پر سابقہ انبیاء علیہم السلام اور سابقہ کتابوں کا ذکر فرمایا ہے یا پھر آپ کی احادیث میں ان کتابوں کے بارے میں چیدہ چیدہ کچھ بیانات موجود ہیں۔ پادریوں کا ایک اعتراض یہ بھی ہے کہ وہ مسلمانوں سے یہ کہتے ہیں کہ اگر بقول تمہارے بائبل محرف ہے تو پھر تم اس کتاب سے نبی کریم ﷺ کی بشارتوں پر ایمان کیوں رکھتے ہو؟ لہٰذا جب بائبل محرف ہے تو پھر بشارتیں بھی محرف ہوئیں ..... اس سوال کا جواب کئی علماء نے دیا ہے مگر اس کا جواب ایک اور نئی جہت سے بھی دیا جا سکتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ ہم مسلمان بائبل کے ان فقرات کی تصدیق کرتے ہیں جس کی تائید قرآنی یا حدیثی بیانات سے ہوتی ہے۔ ہم نبی کریم ﷺ کی بشارتوں کی تائید جو بائبل میں مختلف مقامات پر موجود ہے اس لیے کرتے ہیں کہ ان بیانات اور فقرات کی تصدیق خود قرآن اور حدیث کرتی ہے، جہاں تک دیگر فقرات کا تعلق ہے تو اس میں آپ کے علماء کی گواہیاں اور بائبل کے ورژن کی تبدیلیاں ہی اس کے محرف ہونے کی سب سے بڑی نشانی اور دلیل ہے۔

☆.....☆.....☆

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 21

محمد رسول اللہ ﷺ اور سیدنا مسیح علیہ السلام کے حواری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد رسول اللہ ﷺ کے حواری

محمد رسول اللہ ﷺ کے حواریوں کا تذکرہ:

عربی کا لفظ "حَوَارِیٌّ" اس کی جمع "حَوَارِیُوْن" ہے۔ اس کا مطلب بمعنی انصار (مددگار کے ہیں) نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ:

((إنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ .)) ❶

"ہر نبی کا کوئی مددگار خاص ہوتا ہے اور میرے مددگار زبیر رضی اللہ عنہ ہے۔"

حواری کے اصل مصداق نبی کریم ﷺ کے صحابہ تھے جو قلیل ہونے کے باوجود کافروں کے خلاف برسرِ پیکار رہے باوجود جائیداد، گھر تمام سرمایہ چھن جانے کے۔ انھوں نے نبی کریم ﷺ کی خاطر اپنا سب کچھ لٹا دیا حتی کہ اپنی جانوں کے نذرانے پیش کرنے میں بھی پیچھے نہ رہے۔ مہاجرین کی وہ جماعت جو بھوک سے نڈھال اپنے پیٹ پر پتھر باندھے تھی، مگر دنیائے کفر کا ناطقہ بند کیے ہوئے تھی تیروں کے سامنے اپنے سینوں کو پیش کرنے والوں کو زخموں سے نڈھال کر دیا جاتا ان کے جسموں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے گئے مگر اس حالت میں بھی ان پر صرف نبی کریم ﷺ کی فکر غالب رہتی۔

رسول اللہ ﷺ ہجرت سے قبل زمانہ حج میں مختلف قبائل سے فرمایا کرتے تھے کہ کون ہے جو مجھے پناہ دے تاکہ میں لوگوں تک اپنے رب کا پیغام پہنچا سکوں، کیونکہ قریش نے

❶ صحیح بخاری، کتاب الجهاد، باب فضل الطلیعة

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھے یہ پیغام پہنچانے سے روک رکھا ہے؟ تا آنکہ آپ کو انصاری صحابہ مل گئے جنہوں نے آپ کو پناہ دی اور اپنی جان و مال سے آپ کی مدد کی۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری میں نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی کے جذبے کا ذکر فرمایا کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے لائے ہوئے دین پر اپنی جان نچھاور کر دی۔ روایت یوں ہے:

((عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ عَمَّهُ غَابَ عَنْ بَدْرٍ فَقَالَ غِبْتُ عَنْ أَوَّلِ قِتَالِ النَّبِيِّ ﷺ لَئِنْ أَشْهَدَنِي اللَّهُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ لَيَرَيَنَّ اللَّهُ مَا أُجِدُّ فَلَقِيَ يَوْمَ أُحُدٍ فَهُزِمَ النَّاسُ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعْتَذِرُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هَؤُلَاءِ يَعْنِي الْمُسْلِمِينَ وَأَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا جَاءَ بِهِ الْمُشْرِكُونَ فَتَقَدَّمَ بِسَيْفِهِ فَلَقِيَ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فَقَالَ أَيْنَ يَا سَعْدُ إِنِّي أَجِدُ رِيحَ الْجَنَّةِ دُونَ أُحُدٍ فَمَضَى فَقُتِلَ فَمَا عُرِفَ حَتَّى عَرَفَتْهُ أُخْتُهُ بِشَامَةٍ أَوْ بِبَنَانِهِ وَبِهِ بِضْعٌ وَثَمَانُونَ مِنْ طَعْنَةٍ وَضَرْبَةٍ وَرَمْيَةٍ بِسَهْمٍ.)) [1]

"سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان کے چچا (انس بن نضر) بدر کی لڑائی میں شریک نہ ہو سکے تھے، پھر انہوں نے کہا کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ پہلی ہی لڑائی میں غیر حاضر رہا۔ اگر نبی علیہ السلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مجھے کسی اور لڑائی میں شرکت کا موقع عطا کیا تو اللہ پاک دیکھے گا کہ میں کتنی بے جگری سے لڑتا ہوں۔ پھر غزوۂ احد کے موقع پر مسلمانوں کی جماعت میں افراتفری پیدا ہو گئی اور انہوں نے کہا: اے اللہ! مسلمانوں نے آج جو کچھ کیا میں تیرے حضور میں اس کے لیے معذرت خواہ ہوں اور مشرکین نے جو کچھ کیا میں تیرے حضور میں

[1] صحیح بخاري، كتاب المغازي، رقم الحديث: 4048.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے اپنی بیزاری ظاہر کرتا ہوں۔ پھر وہ اپنی تلوار لے کر آگے بڑھے، راستے میں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے ان سے کہا: سعد! کہاں جا رہے ہو؟ میں تو احد پہاڑی کے دامن میں جنت کی خوشبو سونگھ رہا ہوں۔ اس کے بعد وہ آگے بڑھے اور شہید کر دیے گئے۔ ان کی لاش پہچانی نہیں جا رہی تھی۔ آخر ان کی بہن نے ایک تل یا ان کی انگلیوں کے پوروں سے ان کی لاش کو پہچانا۔ ان کو اسی (80) سے زائد زخم بھالے تلوار اور تیروں کے لگے تھے۔"

اس روایت سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ صحابی کا کیا اعلیٰ قسم کا جذبہ تھا کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے لیے اپنے آپ کو قربان کر دیا صحابہ کا مزید جذبہ دیکھیے۔ امام بخاری رحمہ اللہ صحیح بخاری میں فرماتے ہیں کہ

"سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوۂ احد میں جب مسلمان نبی کریم ﷺ کے پاس سے منتشر ہو کر پسپا ہو گئے تو سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بڑے تیرانداز تھے۔ اور کمان خوب کھینچ کر تیر چلایا کرتے تھے۔ اس دن انہوں نے دو یا تین کمانیں توڑ دیں۔ مسلمانوں میں کوئی اگر تیر کا ترکش لیے گزرتا تو نبی کریم ﷺ ان سے فرماتے: "یہ تیر ابوطلحہ کے لیے ہیں۔ یہیں رکھتے جاؤ۔" سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ مشرکین کو دیکھنے کے لیے سر اٹھا کر جھانکتے تو سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ عرض کرتے، میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ سر مبارک اوپر نہ اٹھایئے کہیں ایسا نہ ہو کہ ادھر سے کوئی تیر آپ ﷺ کو آ کر لگ جائے۔ میری گردن آپ سے پہلے ہے۔"[1]

[1] صحيح بخاری، كتاب المغازی، رقم الحديث: 4064.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ وہ ایثار اور جذبہ قربانی ہے جو اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کے حواریوں کو عطا فرمایا تھا۔ تاریخ سیر اور کتب احادیث کے اوراق بھرے پڑے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کے حواریوں کی قربانیوں سے ایسے ایسے واقعات ہیں جو دل کو ہلا دینے والے ہیں۔ مائیں اپنے چھوٹے چھوٹے لخت جگر کو نبی کریم ﷺ کے پاس پیش کرنے آتیں کہ اگر تیر آپ کی طرف لپکے تو میرے بچے کو آگے کر دیجیے گا، ایسی قربانیوں کی داستان سابقہ انبیاء علیہم السلام کے حواریوں میں نہیں تھی۔ امام مسلم رحمہ اللہ نے ایک واقعہ غزوۂ احد کے حوالے سے نقل فرمایا ہے جس سے آپ علیہ السلام کے حواریوں کی قربانی اور ان کا آپ کی ذات گرامی سے والہانہ محبت کی جھلک چھلکتی ہے۔ حدیث میں مروی ہے کہ ''ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کے پاس سات انصاری اور دو قریشی جمع ہو گئے:

((فَلَمَّا رَهِقُوهُ قَالَ مَنْ يَرُدُّهُمْ عَنَّا وَلَهُ الْجَنَّةُ أَوْ هُوَ رَفِيقِي فِي الْجَنَّةِ فَتَقَدَّمَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ ثُمَّ رَهِقُوهُ أَيْضًا فَقَالَ مَنْ يَرُدُّهُمْ عَنَّا وَلَهُ الْجَنَّةُ أَوْ هُوَ رَفِيقِي فِي الْجَنَّةِ فَتَقَدَّمَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ فَلَمْ يَزَلْ كَذَلِكَ حَتَّى قُتِلَ السَّبْعَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِصَاحِبَيْهِ مَا أَنْصَفْنَا أَصْحَابَنَا .)) [1]

''کفار نے نبی کریم ﷺ پر بڑی تعداد میں حملہ کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انہیں کون ہٹائے گا؟ ہٹانے والے کو جنت ملے گی، یا وہ جنت میں میرا رفیق ہوگا۔'' یہ سن کر ایک انصاری آگے بڑھے اور شہید ہو گئے۔ کفار نے پھر رسول

[1] صحیح مسلم، کتاب المغازی، رقم الحدیث: 4641.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ ﷺ پر بڑی شدت کے ساتھ حملہ کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے پھر وہی بات فرمائی۔ ایک اور انصاری آگے بڑھے اور لڑتے لڑتے شہید ہوگئے، اس طرح ساتوں انصاری شہید ہوگئے۔ ان لوگوں کی شہادت کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اپنے قریشی ساتھیوں سے فرمایا: ''ہم نے اپنے اصحاب کے ساتھ انصاف نہیں کیا۔''

یہ وہ جذبہ اور ایثار تھا جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ دامن گیر تھا، کئی ایک جنگوں میں قریشی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی بہادری کے جوہر دکھائے الغرض صحابہ رضی اللہ عنہم نے اپنی جان نبی کریم ﷺ کے لیے قربان کر دی، مگر وہ آپ علیہ السلام کو کسی بھی میدان میں اکیلا نہ چھوڑتے تھے بلکہ چھوٹے سے چھوٹا یا بڑے سے بڑا صحابی نبی کریم ﷺ کی عزت پر مٹنے اور مرنے کے لیے ہمیشہ تیار رہتا تھا۔ یہ ہیں نبی کریم ﷺ کے تعلیم یافتہ حواری جنہیں اللہ تعالیٰ نے ایمان میں قیامت تک کے لوگوں کے لیے ایک بہترین مثال بنایا۔ سنت کی اتباع میں آپ صحابہ کو سب سے آگے دیکھیں گے۔ مال خرچ کرنے کا موقع ہو اس وقت بھی انہوں نے ایثار اور جذبہ کی مثال قائم کر دی، اپنا سب کچھ لٹا دیا دین اسلام کی خاطر، اور پلٹ کر کبھی بھی زبان پر ادائیگی شکوہ نہ کیا۔ قربانیوں کی ایک عظیم داستان قائم کر گئے۔ جنگ بدر کو دیکھئے جنگ احد کی طرف نگاہ دوڑایئے، چاہے وہ حنین کا دن ہو یا خندق کا کٹھن مرحلہ ہر جگہ صحابہ نے اپنے نبی محمد ﷺ کے ساتھ فرمانبرداری کا جھنڈا گاڑا اسی لیے اللہ تعالیٰ نے ان کے حق میں واضح طور پر ارشاد فرمایا کہ:

﴿مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ ۚ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ ۖ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا ۖ سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۖۛ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۛ ۚ))

(الفتح: 29)

''محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں، کافروں پر سخت ہیں، آپس میں رحم دل ہیں۔ تو انہیں دیکھے گا کہ رکوع اور سجدے کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور رضامندی کی جستجو میں ہیں' ان کا نشان ان کے چہروں پر سجدوں کے اثر سے ہے، ان کی یہی مثال تورات میں ہے اور ان کی یہی مثال انجیل میں ہے۔''

قرآن مجید کی اس آیت میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نو اوصاف کا ذکر کیا گیا ہے، اور اس کے علاوہ ان اوصاف کا ذکر آج بھی بائبل وغیرہ میں موجود ہے۔ قرآن کے اوراق تو صحابہ کے اوصاف اور ان کی قربانیوں سے مزین ہیں ہی مگر موجودہ دور کی بائبل بھی ان قربانیوں اور وصف کا ذکر کرتی ہے چنانچہ متی کی انجیل میں ہے کہ

''اس نے ایک اور تمثیل ان کے سامنے پیش کر کے کہا کہ آسمان کی بادشاہی اس رائی کے دانے کی مانند ہے جسے کسی آدمی نے لے کر کھیت میں بو دیا۔ وہ سب بیجوں سے چھوٹا تو ہے مگر جب وہ بڑھتا ہے تو سب ترکاریوں سے بڑا اور ایسا درخت ہو جاتا ہے کہ وہ ہوا کے پرندے آ کر اس کی ڈالیوں پر بسیرا کرتے ہیں۔'' [1]

متی کا یہ بیان واضح طور پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر صادر آتا ہے کیوں اس وصف سے قرآن مجید نے بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یاد فرمایا ہے۔ ''وہ رائی کے دانے کی مانند ہے جسے آدمی نے لے کر اپنے باغ میں ڈال دیا وہ اگ کر بڑا درخت ہو گیا...... یہ متی کا بیان ہے اب قرآن

[1] متی: 13 / 31-32۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجید کا بیان ملاحظہ کیجیے:

﴿كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَىٰ عَلَىٰ سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ﴾ (الفتح: 29)

''(صحابہ کی مثال ایسی ہے کہ) ایک کھیتی ہے جس نے اپنی سوئی (پٹھا) نکالی، پھر اس کو طاقت دی اور وہ موٹی ہو کر اپنے تنے پر کھڑی ہوگئی کسانوں کو بھلی لگنے لگی تاکہ کفار ان کی وجہ سے جلتے ہوں گے۔''

بائبل میں واضح نبی کریم ﷺ کے حواریوں کا تذکرہ ایک اور جگہ ملتا ہے پرانے عہد نامے میں ہے کہ

''اگر تیرا بھائی، تیری ماں کا بیٹا، یا تیری بیٹی، یا تیری ہم آغوش بیوی یا تیرا دوست جس کو تو اپنی جان کے برابر عزیز رکھتا ہے، تجھ کو چپکے چپکے پھسلا کر کہے کہ چلو ہم اور دیوتاؤں کی پوجا کریں جن سے تو اور تیرے باپ دادا واقف بھی نہیں یعنی ان لوگوں کے دیوتا جو تمہارے گرداگرد تیرے نزدیک رہتے ہیں۔ یا تجھ سے دور زمین کے اس سرے سے اس سرے تک بسے ہوئے ہیں تو اس پر اس کے ساتھ رضامند نہ ہونا اور نہ اس کی بات سننا۔'' [1]

موسیٰ علیہ السلام نے جب اپنی قوم میں جہاد کا اعلان فرمایا تو قوم نے صاف طور پر یہ کہتے ہوئے جھٹلا دیا کہ ﴿إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُونَ﴾ ''کہ ہم یہیں بیٹھے رہیں گے'' اور انہوں نے موسیٰ علیہ السلام کی نافرمانی کی اور غیر اللہ کی پرستش بھی کی جس کی پاداش میں اللہ تعالیٰ ان سے ناراض ہوا۔ بائبل میں صاف لکھا ہے کہ انہوں نے بت پوجے، باوجود یہ کہ خداوند نے

[1] استثناء 13/ 6تا9۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہیں کہا تھا کہ تم یہ کام نہ کرنا۔ ❶

اس کے برعکس بائبل کے فقرے کے حقیقی مصداق صرف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہی ہیں کیونکہ ان کی ہمیشہ یہی کوشش رہی کہ کہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی نہ ہو اور یہ تصور تو ان کے لیے محال ہے کہ انہوں نے بنی اسرائیل قوم کی طرح غیر اللہ کی پرستش کی ہو اور کہا کہ ''ہم آپ کے ساتھ نہیں جائیں گے بلکہ یہیں بیٹھے رہیں گے۔'' اور جہاں تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حواریوں کی بات ہے تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے خلاف کسی کا حکم نہ مانا حتیٰ کہ اپنے والدین کی اطاعت بھی نہ کی۔ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا واقعہ معروف ہے کہ ان کی والدہ نے انہیں یہ شرط لگائی کہ وہ اسلام کو چھوڑ دیں۔ لیکن انہوں نے اپنی والدہ کی اطاعت نہ کی اور صاف صاف انکار کر دیا۔

اسی طرح سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ بھی معروف ہے کہ وہ بھی اپنی والدہ کے ایمان لانے کی دعا کر رہے تھے، انہوں نے بھی اپنی والدہ کی اتباع نہ کی بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے انہیں شرف اسلام سے نوازا...... اس طرح کے واقعات سے کتب احادیث کے اوراق بھرے پڑے ہیں، جو اس بات کی واضح شہادت دیتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کرام ایمان لانے کے بعد کبھی بھی دیوتاؤں کی پوجا نہیں کی بلکہ ہمیشہ ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت پر جمے رہے۔

لہٰذا بائبل میں کئی ایک فقرات موجود ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حواریوں کے اوصاف بیان کرتے ہیں جن کے حقیقی مصداق صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حواری ہی ہیں، جنہوں نے قربانیوں اطاعت اور جذبوں کے ذریعے سے ایسی امثال قائم فرمائیں جن کی مثال تا قیامت برقرار رہیں گی۔

❶ سلاطین: 2/12-18۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسیح علیہ السلام کے حواریوں کا تذکرہ

اب آپ مسیح علیہ السلام کے حواریوں کے بارے میں جانیے سیدنا مسیح علیہ السلام کی مکمل زندگی کا نچوڑ اور لب لباب بائبل کی زبان کی رو سے وہی بارہ شاگرد (حواری) تھے جنھیں شاگرد بنا کر بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کی طرف بھیجا گیا تھا اور تبلیغی مشن یہ بھی تھا کہ ناپاک روحوں کو نکالیں اور ہر طرح کی بیماریوں اور کمزوریوں کو دور کریں۔ لیکن اس کے برعکس ان حواریوں کی کارکردگی بے انتہا مایوس کن تھی کہ وہ ایک لڑکے میں سے بھی بدروح نہ نکال سکے اور نہ ہی وہ آڑے وقت میں مسیح علیہ السلام کے حواری ثابت ہوئے بلکہ مروجہ انجیل کے مطابق وہ مرتد بھی ہوگئے۔

"یہوداہ اسکریوطی صرف تیس سکوں کے عوض لالچ میں مسیح کو گرفتار کروانے کے لیے راضی ہوگیا اور مسیح کے دشمنوں کا ہم نوا بن گیا۔" [1]

اور باقی سب شاگردوں نے بھی مسیح علیہ السلام کا انکار کر دیا اور انھیں بے یار و مددگار چھوڑ کر بھاگ گئے بقول انجیل منکر ہوگئے دوسرے لفظوں میں مرتد ہوگئے۔ [2]

اسی طرح مسیح علیہ السلام کے سارے ماننے والے مسیح علیہ السلام کا انکار کر گئے۔ ایک پطرس بچا وہ بھی مرغ کی اذان سے قبل تین دفعہ انکار کر چکا تھا۔ یعنی وہ بھی مرتد ہوگیا تھا۔ [3]

[1] متی: 16/26۔
[2] دیکھیے متی: 37/26۔
[3] دیکھیے تفصیل کے لیے متی: 56/26، مرقس: 5/14، یوحنا: 31/16۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے ساتھ ساتھ بائبل نے ان حواریوں کو شکوک اور شبہات کا بھی شکار بتایا ہے۔

یعنی نہایت حیرت اور تعجب کی بات یہ ہے کہ مسیح علیہ السلام نے جب مصلوب ہو کر (بقول بائبل) اور تین دن قبر میں رہ کر اپنے حواریوں اور شاگردوں سے ملاقات کی جو بائبل کی رو سے رسول ہیں گلیل کی پہاڑی کے پاس ملتے ہیں اور اس سے گفتگو بھی کرتے ہیں تو ان میں سے بعض کو یقین ہی نہیں ہوا کہ یہ مسیح علیہ السلام ہیں حالانکہ مسیح علیہ السلام ان حواریوں کی بے اعتقادی اور شک کی وجہ سے ان کو ملامت بھی کرتے ہیں۔ (1)

ان حوالہ جات کو پڑھنے کے بعد انصاف سے بتایئے کہ جب مسیح علیہ السلام کے پیارے حواری ہی شکوک اور شبہات کا شکار ہیں تو پھر باقی لوگوں کا کیا حال ہونا چاہیے؟ بائبل نے جو مسیح علیہ السلام کے حواریوں کا نقشہ کھینچا ہے وہ نقشہ کسی عام آدمی کا بھی نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ وہ مسیح علیہ السلام کے شاگردوں کا ہو۔ کیونکہ بائبل کے حوالے سے یہ بات ثابت شدہ ہے کہ مسیح علیہ السلام کے تمام حواریوں نے ان کو اکیلا چھوڑ دیا تھا جبکہ وہ مشکل مرحلے میں تھے۔ اور یہ بھی یاد رکھیں کہ مسیح علیہ السلام کے بارہ حواری سارے آخر وقت تک ساتھ نہ تھے بلکہ بارہ حواریوں میں سے دو تو وہ تھے جو یروشلم کونسل سے پہلے ہی انتقال فرما گئے تھے۔

یعنی یعقوب بن زبدی (2) اور یہوداہ اسکریوتی (3) اور سات حواری وہ ہیں جن کا حضرت مسیح علیہ السلام کے عروج آسمانی کے بعد کوئی حال معلوم نہیں۔ یعقوب بن حلفی توما برتلمائی، یہوداہ، تداؤس، اندراوس، فلپس اور متی۔ باقی تین حوارئین میں سے برناس اور پطرس،

(1) دیکھیے: متی: 28 / 18-20، یوحنا: 20/25۔

(2) اعمال: 2/12۔

(3) اعمال: 18/1۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یروشلم کونسل کے بعد پولس کے ساتھ سنگین نظریاتی اختلاف کی بناء پر الگ ہو گئے تھے۔ اب صرف یوحنا بن زبدی ہی رہ جاتے ہیں۔ وہ بھی یروشلم کونسل کے بعد وہ بھی اچانک گم نام ہو جاتے ہیں اور ان کا کوئی تذکرہ نہیں ملتا۔ [1]

یہ مختصر سا جائزہ ہے جو مسیح علیہ السلام کے حواریوں کے حوالے سے بائبل میں مختلف جگہوں پر مرقوم ہے۔ ان تمام اقتباسات کا خلاصہ یہی ہے کہ مسیح علیہ السلام کے حواریوں نے آخر میں آپ کا ساتھ چھوڑ دیا تھا بلکہ بائبل کے بیانات کے مطابق ان میں سے ایک نے آپ کو تمیں سکوں کے عوض بیچ دیا تھا۔ اس بات سے حواریوں کے اخلاص اور ایمان کے جذبے کا اندازہ صحیح معنوں میں لگایا جا سکتا ہے۔ محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حواریوں نے آخر وقت تک آپ کا ساتھ نہیں چھوڑا، آخری خطبہ کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور حواریوں کی تعداد ایک لاکھ سے متجاوز تھی انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر بات ہر سنت اور ہر لمحے کو لکھا یاد کیا عمل پیرا ہوئے اور امت تک پہنچانے کا عظیم بیڑا بھی اٹھایا اور جب اپنی جان دینے کی باری آئی تو ایک لمحہ بھی انتظار نہ کرتے اور اور اپنی جان بارگاہ رسالت کے لیے پیش کر دیتے۔ آخر میں صرف ایک حدیثی واقعہ نذر قرطاس ہے:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا حنظلہ رضی اللہ عنہ کے لیے فرمایا کہ آپ کے ساتھی کو فرشتوں نے غسل دیا ہے۔ ان کے اہل سے پوچھا جائے کہ کیا ماجرا تھا؟ پس ان کی اہلیہ سے پوچھا گیا تو انہوں نے بتایا کہ جب جہاد کا اعلان ہوا تو وہ جنابت کا غسل کیے بغیر ہی (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جہاد کی پکار پر لبیک کہتے ہوئے) چل دیئے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسی لیے اللہ تعالیٰ کے

[1] اظہار حق، علامہ کیرانوی رحمہ اللہ: 169/1۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرشتوں نے انہیں غسل دیا ہے اور اسی وجہ سے ان کو منزلت اور شرف اللہ تعالیٰ کے نزدیک نصیب ہوا۔"[1]

آپ غور کر سکتے ہیں کہ سیدنا حنظلہ رضی اللہ عنہ نے ابھی غسل جنابت بھی نہیں کیا تھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پکار پر لبیک کہہ کر اپنی جان اللہ تعالیٰ کو دے دی۔ یہ ہیں وہ حواری جن پر امت مسلمہ آج تک ناز کرتی ہے۔

☆.....☆.....☆

www.KitaboSunnat.com

[1] مستدرك للحاكم: 204 /3۔ اسد الغابة: 86 /2.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 22

محمد رسول اللہ ﷺ اور مسیح علیہ السلام کو دیئے گئے معجزات

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا مسیح علیہ السلام کو دیے گئے معجزات

اکثر و بیشتر عیسائی عوام عموماً اور خصوصاً ان کے علماء مسیح علیہ السلام اور محمد رسول اللہ ﷺ کا تقابل کرتے دکھائی دیتے ہیں معجزات کے حوالے سے اور ان کا یہی چیلنج رہا ہے کہ جتنے معجزے مسیح علیہ السلام سے ثابت ہیں اتنے معجزے کسی اور نبی سے ثابت نہیں ہیں، یہ ایک الگ مسئلہ ہے کہ وہ مسیح علیہ السلام کو ذات کے اعتبار سے کیا سمجھتے ہیں لیکن جو تقابل پیش کرتے ہیں وہ معجزات کا ہے۔

محترم قارئین! تفصیلی گفتگو سے قبل میں ایک بات کا واضح کرنا انتہائی ضروری ہے کہ اس بات کو ذہن نشین فرمالیں کہ تمام نبیوں کو جو معجزات عطا کیے گئے تھے وہ ان کا اپنا ذاتی کمال ہرگز نہ تھا بلکہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوا کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

﴿وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَنْ يَأْتِيَ بِآيَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ لِكُلِّ أَجَلٍ كِتَابٌ﴾

(الرعد: 38)

''کسی رسول کے اختیار میں نہیں کہ وہ کوئی معجزہ لے آئے۔ بغیر اللہ کے اذن کے۔ ہر مقررہ وعدے کی ایک تحریر ہے۔''

قرآن مجید نے یہ اصول مقرر کر دیا کہ معجزہ اسی وقت نبی کے ہاتھوں صادر ہوگا جب حکم الٰہی ہوگا ورنہ کسی نبی کے اپنے اختیار میں ہرگز یہ نہیں کہ وہ جب چاہے کسی معجزے کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظہور کر دکھائے۔ عیسائی علماء ہر وقت اسی لکیر کو پیٹتے دکھائی دیتے ہیں کہ مسلمانوں کے نبی کو وہ معجزات عطا نہیں کیے گئے جو معجزات یسوع مسیح علیہ السلام کے ہیں، حالانکہ اگر تحقیق اور گہرائی سے مطالعہ کیا جائے تو بائبل کے حوالے سے خود مسیح علیہ السلام کے معجزات صرف ان کے لیے خاص ہونا ثابت نہیں قرار پاتے بلکہ اوروں نے بھی وہ کام کیے جو مسیح علیہ السلام کے ہاتھوں صادر ہوئے مثلاً

- مردوں کا زندہ کرنا۔
- بیماروں کو شفا دینا۔
- اندھوں کو درست کر دینا وغیرہ۔

بائبل میں واضح طور پر ایسے فقرات موجود ہیں جو اس بات کو ثابت کرتے ہیں کہ ان معجزات کا صدور دیگر انبیاء علیہم السلام کے ہاتھوں بھی ہوا ان معجزات میں مسیح علیہ السلام کی انفرادیت ثابت نہیں ہوتی مثلاً

مردوں کو زندہ کرنا:

الیشع نبی نے مردہ لڑکے کو زندہ کیا۔ چنانچہ 2 سلاطین باب 4 فقرہ 32 تا 35 میں لکھا ہے کہ

"جب الیشع اس گھر میں آیا تو دیکھا وہ لڑکا مرا ہوا اس کے پلنگ پر پڑا تھا۔ سو وہ اکیلا اندر گیا اور دروازہ بند کر کے خداوند سے دعا کی اور اوپر چڑھ کر اس بچے پر لیٹ گیا اور اس کے منہ پر اپنا منہ اور اس کی آنکھوں پر اپنی آنکھیں اور اس کے ہاتھوں پر اپنے ہاتھ رکھ لیے اور اس کے اوپر پسر گیا۔ تب اس بچے کا جسم گرم ہونے لگا۔ پھر وہ اٹھ کر اس گھر میں ایک بار ٹہلا اور اوپر چڑھ کر اس بچے کے اوپر پسر گیا اور وہ بچہ سات بار چھینکا اور بچے نے آنکھیں کھول دیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور مزید کمال تو یہ ہوگیا کہ الیشع کی مردہ لاش نے بھی مردہ زندہ کر دیا۔ بائبل میں لکھا ہے کہ

''اور الیشع نے وفات پائی اور انہوں نے اسے دفن کیا اور نئے سال کے شروع میں موآب کے جتھے ملک میں گھس آئے اور ایسا ہوا جب وہ ایک آدمی کو دفن کر رہے تھے تو ان کو ایک جتھا نظر آیا۔ سو انہوں نے اس شخص کو الیشع کی قبر میں ڈال دیا اور وہ الیشع کی ہڈیوں سے ٹکراتے ہی جی اٹھا اور اپنے پاؤں پر کھڑا ہوگیا۔'' [1]

ایلیاہ نے بھی مردہ لڑکے کو زندہ کیا۔ [2]

بیماروں کو شفا دینا:

بائبل کے حوالے سے اس معجزے میں بھی مسیح علیہ السلام کو خصوصی فضیلت حاصل نہ تھی کیونکہ الیشع نے نعمان سپہ سالار کو جو کوڑھی کے مرض کا شکار تھا اچھا کر دیا:

''تب اس نے اتر کر مرد خدا کے کہنے کے مطابق ہر دن میں سات غوطے مارے اور اس کا جسم چھوٹے بچے کے جسم کی مانند ہوگیا اور وہ پاک صاف ہوا۔'' [3]

تھوڑے کھانے اور پینے کی چیزوں کو بڑھا دینا:

ایلیا نے بھی مٹھی بھر آٹے اور تھوڑے سے تیل کو بڑھا دیا کہ وہ بہت دنوں تک تمام نہ ہوا۔ [4]

[1] 2 سلاطین: 13/20۔

[2] دیکھئے: 1 سلاطین: 17/ 21-22۔

[3] 2 سلاطین: 14/5۔

[4] 1 سلاطین: 17/ 13 تا 16۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بغیر کشتی کے دریا پار کرنا:

بغیر کشتی کے دریا پار کرنے سے بھی بڑے معجزے دیگر انبیاء کو دیے گئے تھے چنانچہ بائبل میں لکھا ہے کہ

"ایلیاہ نے دریا کو دو ٹکڑے کر کے راستہ بنایا۔" ❶

"الیشع نے بھی دریا کو دو ٹکڑے کر کے راستہ بنایا اور پار ہوا۔" ❷

بغیر باپ کے پیدا ہونا:

سیدنا آدم علیہ السلام اور حوا یہودیوں اور عیسائیوں کے اعتقاد کے مطابق بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے۔ ❸

ملک صدق سالم کا بادشاہ بھی بغیر ماں باپ کے پیدا ہوا۔

"یہ بے باپ بے ماں بے نسب نامہ ہے اور نہ اس کی عمر کا شروع نہ زندگی کا آخر بلکہ خدا کے بیٹے کا مشابہ ٹھہرا۔" ❹

ان فقرات سے یہ بات واضح طور پر عیاں ہوئی کہ جن معجزات پر عیسائی حضرات کو ناز ہے کہ وہ صرف یسوع مسیح علیہ السلام کے ہی ہاتھوں سے ظاہر ہوئے تو دیگر انبیاء سے بھی ان معجزات کا ظہور ثابت ہے۔ لہٰذا عیسیٰ علیہ السلام کی انفرادیت ان فقرات کی روشنی میں ختم ہو جاتی ہے اور ان کا دعویٰ بھی اسی کے ساتھ اپنے اختتام کو پہنچتا ہے۔

---

❶ 2 سلاطین: 8/2۔

❷ 2 سلاطین: 14/2۔

❸ پیدائش: باب 1 اور باب 2۔

❹ عبرانیوں: 3/7۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی کریم ﷺ کو دیے گئے معجزات

یوں دیکھا جائے تو نبی کریم ﷺ کے معجزات درجنوں میں نہیں بلکہ سینکڑوں میں ہے۔ کئی ایک معجزات نبی کریم ﷺ کو عطا کیے گئے ہیں، لیکن زیر بحث مسئلہ جس کا ذکر کرنا یہاں فوائد سے خالی نہ ہوگا وہ یہ ہے کہ عیسائی حضرات کا یہ خیال ہے کہ جو معجزات سیدنا مسیح علیہ السلام کو عطا کیے گئے ہیں وہ معجزات کسی دیگر ہستی کو عطا نہیں کیے گئے۔ اس اعتراض کا جواب اس حقیر اور ناچیز نے بفضل اللہ سابقہ سطور میں دیا ہے کہ ان معجزات میں مسیح علیہ السلام کی انفرادیت ہرگز ثابت نہیں ہوتی۔ کیونکہ بائبل ہی کے بیانات کے مطابق یہ معجزات دیگر انبیاء علیہم السلام کو بھی دیے گئے ہیں..... لیکن ان کا کہنا یہ ہے کہ محمد ﷺ کے پاس ایسا کوئی معجزہ نہ تھا جو معجزات مسیح علیہ السلام کے پاس تھے۔ تحقیق کے زاویے کو اگر بروئے کار لایا جائے تو نبی کریم ﷺ کو بڑے سے بڑے معجزے عطا کیے گئے ہیں تو ان کا انکار حقائق سے چشم پوشی کرنے کے مترادف ہوگا۔ نبی کریم ﷺ نے بیماروں کو اللہ کے حکم سے شفاء دی اسی طرح آپ علیہ السلام سے مردوں کے زندہ کرنے کا ذکر بھی موجود ہے۔ چنانچہ اس مسئلے کو واضح کرنے کے لیے امام ابو نعیم الاصبہانی رحمہ اللہ (المتوفی 430ھ) نے اپنی مشہور کتاب ''دلائل النبوۃ'' میں باقاعدہ ابواب قائم فرمائے ہیں تاکہ یہودیوں اور عیسائیوں کے شبہ کا ازالہ ہو جائے۔

مردوں کو زندہ کرنا باذن اللہ

چنانچہ ابو نعیم الاصبہانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

''فان قیل: ان عیسی علیہ السلام کان یحیی الموتی باذن اللہ فاعجب منه مارفع اللہ به تعالی شان محمد ﷺ وجعلت له آیة بینة ... ما المجاعة الكثيرة في احياء شاة جابر بن عبد اللہ، وما

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أحيى الله تعالى لامرأة من الانصار ابنها على عهد رسول الله ﷺ آية عجيبة لنبي الله ﷺ .)) ❶

''یعنی اگر کہا جائے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے اذن سے مردے زندہ کرتے تھے تو اس سے کہیں بڑھ کر عجیب تر شان محمد ﷺ کی ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے جو آیۃ کبریٰ دکھلائی اسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک بڑی جماعت نے دیکھا۔ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی بکری کو زندہ کرنا۔ اسی طرح نبی کریم ﷺ کے دور مبارک میں ایک انصاری عورت کا لڑکا مر جانے کے بعد دوبارہ زندہ ہوگیا یہ بھی اللہ تعالیٰ نے نبوت کی دلیل کے طور پر ظاہر فرمایا۔''

بکری کا زندہ ہونا اور لڑکے کا دوبارہ زندہ ہو جانا ان دونوں احادیث کا ذکر ابونعیم رحمہ اللہ نے ''دلائل النبوۃ'' میں فرمایا ہے حدیث نمبر (560) اور (561) میں۔ لہٰذا یہ کہنا کہ مردوں کو زندہ کرنے کا معجزہ نبی علیہ السلام کو عطا نہیں کیا گیا تو یہ بات مناسب نہیں ہے بلکہ ایک اس سے بھی بڑا معجزہ نبی کریم ﷺ کو عطا فرمایا گیا ہے۔ نبی کریم ﷺ کے کمالات، معجزات اور آپ کی نبوت کے دلائل پر اہل علم نے بیش بہا کتابیں تحریر فرمائی ہیں مثلاً: الامام الفقیہ الحافظ ابی بکر البیہقی رحمہ اللہ نے کتاب لکھی ''دلائل النبوۃ'' کے نام سے اسی طرح امام ابونعیم الاصبہانی رحمہ اللہ نے بھی ایک مستقل کتاب لکھی بنام ''دلائل النبوۃ'' اسی طرح سے ابوالقاسم الطبرانی رحمہ اللہ نے اور ان سے قبل الحافظ ابی زرعہ الرازی رحمہ اللہ نے اسی طرح عبداللہ بن ابی الدنیا نے بھی اسی طرح الامام ابی اسحاق ابراہیم الطبری رحمہ اللہ نے بھی امام ابوبکر جعفر الفریابی رحمہ اللہ نے بھی کتاب تحریر فرمائی ہے۔ امام ابوالفرج بن الجوزی رحمہ اللہ نے بھی اس فن پر کتاب تحریر فرمائی بنام ''الوفا فی احوال المصطفیٰ'' حافظ ابوعبداللہ المقدسی رحمہ اللہ نے بھی دلائل

❶ دلائل النبوۃ ص 616.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النبوۃ پر کتاب تحریر فرمائی ہے اسی طرح سے قاضی عیاض رحمہ اللہ نے ''الشفا'' کے نام سے کتاب تحریر فرمائی ہے، علامہ جلال الدین السیوطی رحمہ اللہ نے بھی ایک مستقل کتاب لکھی بنام ''الخصائص الکبری'' ان کتب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان وشوکت، آپ کے خصائص اور آپ کے معجزات کا ذکر کیا گیا ہے، چنانچہ ایک ایسا معجزہ جو کہ مردوں کے زندہ کرنے سے بڑا ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے جس کا ذکر محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''الجامع الصحیح'' میں ذکر فرمایا ہے:

''سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مسجد نبوی میں ایک درخت تھا جس کے پاس کھڑے ہو کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وعظ فرمایا کرتے تھے۔ پھر جس روز منبر تیار ہو گیا اور آپ علیہ السلام منبر پر چڑھ کر وعظ کہنے لگے تو اس درخت نے رونا شروع کر دیا اس کے نوحوں کی صدا اس اونٹنی کی طرح تھی جس کا بچہ مر جائے ہم یہ صدا سن رہے تھے۔ نبی علیہ السلام منبر سے اترے اس درخت پر ہاتھ پھیرا اور وہ چپ ہو گیا۔'' [1]

اس حدیث پر غور فرمائیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنا عظیم و الشان معجزہ عطا فرمایا گیا تھا کہ آپ نے اس چیز میں روح ڈالی جس میں کبھی بھی سرے سے روح تھی ہی نہیں اور لازماً مسیح علیہ السلام نے جس انسان کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے زندہ کیا وہ مرنے سے قبل زندہ تھا صرف انہوں نے روح کو لوٹایا لیکن آپ علیہ السلام نے تو اس شے میں روح ڈالی جس میں روح کا کوئی تصور نہ تھا، یہی سوال شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے کیا گیا تھا آپ نے بڑا تفصیلی جواب دیا جس کا ذکر اس مقام پر ہوا ہے۔ لہٰذا اگر غور کیا جائے تو یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی اعلیٰ مثال ہے کہ وہ چیز جس میں روح نہ تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزے کے ذریعے اس میں

[1] صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روح کو پیدا کر دیا گیا حقیقتاً یہ معجزہ اس معجزے سے بڑا ہے جس میں صرف روح کو واپس لوٹایا گیا۔

مادر زاد اندھوں اور برص کے مریضوں کو شفا دینا:

سیدنا مسیح علیہ السلام نے اگر اللہ تعالیٰ کے حکم سے نابینا اور برص کے مریضوں کو صحت بخشی تو یہ معجزہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی عطا ہوا تھا، چنانچہ امام بیہقی رحمہ اللہ اپنی کتاب ''دلائل النبوۃ'' میں ذکر کرتے ہیں کہ

((عن قتادة بن نعمان انه سقطت عينه يوم احد فردها رسول الله ﷺ فكانت احسن عينيه واحدهما .)) [1]

''قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بروز احد ان کی آنکھ گر گئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اس کی جگہ لگا دیا اور وہ دوسری آنکھ سے زیادہ روشن ہو گئی۔''

معاذ ابن رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

''لما كان يوم بدر رميت بسهم ففقئت عيني ، فبصق فيها رسول الله ﷺ ودعا لي ، فما اذاني منها شيء .'' [2]

''سیدنا معاذ بن رفاعہ بن رافع فرماتے ہیں کہ بدر کے روز میری آنکھ میں تیر آلگا جس سے وہ پھوٹ گئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں لعاب دہن مبارک لگایا اور میرے لیے دعا فرمائی تو مجھے یوں لگا جیسے میری آنکھ کو کچھ ہوا ہی نہیں۔''

سیدنا ابیض بن حمال المازنی رضی اللہ عنہ کو جلد کا ایک سخت ترین مرض تھا، جسے ہم چیچک کا مرض کہتے ہیں جلد پر خارش کے دانے نکل آتے ہیں اور خشک ہونے پر چھلکتے ہیں وہ فرماتے

---

[1] دلائل النبوة: ص 65/2.

[2] دلائل النبوة لابي نعيم: ص 614.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں کہ

"انه كان بوجهه حزازة يعني القوبا، قد التقمت انفه، فدعا رسول الله ﷺ فمسح على وجهه، فلم يمس ذالك اليوم وبه أثر." ❶

"یعنی ان کے چہرے پر مرض قوبا (چھپک کی بیماری) تھا تا آنکہ ان کی ناک پر بھی مرض کا اثر ہوگیا، نبی کریم ﷺ نے انہیں بلایا اور ان کے چہرے پر دست مبارک مل دیا۔ ابھی رات نہ ہوئی تھی کہ چہرہ ایسا ہوگیا جیسے کوئی مرض تھا ہی نہیں۔"

خلق طیور:

سیدنا مسیح علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے یہ معجزہ عطا فرمایا تھا کہ وہ پرندوں کی صورت بنا کر اس میں پھونک مارتے تو وہ اللہ کے حکم سے پرندہ بن جاتا۔ نبی کریم ﷺ کو بھی اسی کے مثل معجزات عطا کیے گئے ہیں چنانچہ محدث امام ابونعیم الاصبہانی رحمہ اللہ (المتوفی 430ھ) فرماتے ہیں کہ:

"قلنا ان لرسول الله ﷺ نظيره، فان عكاشة بن محصن انقطع سيفه يوم بدر، فرفع اليه رسول الله ﷺ جزلا من حطب وقال: قاتل بهذا فعاد في يده سيفا شديد المتن، ابيض الحديد، طويل القامة، فقاتل به حتى فتح الله تعالى على المسلمين." ❷

❶ الخصائص الكبرى: 289/2. وقال الهيثمي في مجمع الزوائد: 412/9۔ رواه الطبراني ورجاله ثقات وثقهم ابن حبان.

❷ دلائل النبوة: ص 613.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"(اگر کہا جائے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو مٹی پر پرندے بنانے کا معجزہ عطا کیا گیا ہے تو) ہم کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بھی اس کے مثل موجود ہے چنانچہ عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کی تلوار میدان بدر میں لڑتے ہوئے ٹوٹ گئی۔ نبی کریم علیہ السلام نے انہیں لکڑی کی ایک لاٹھی سی دی اور فرمایا اس کے ساتھ لڑو تو وہ ان کے ہاتھ میں تلوار بن گئی جس کا لوہا مضبوط، رنگ سفید اور قامت طویل تھی وہ اس کے ساتھ لڑتے رہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح عطا فرما دی۔"

ان احادیث اور اقتباسات سے یہ بات واضح ہوئی کہ نبی کریم علیہ السلام کو بھی وہ معجزے عنایت کیے گئے تھے جو معجزات سیدنا مسیح علیہ السلام کے ہاتھ پر ظاہر ہوئے۔ لہٰذا عیسائیوں کا اس بات کا دعویٰ کرنا کہ یہ تمام معجزات صرف یسوع مسیح علیہ السلام کے ساتھ خاص تھے تو یہ دعویٰ محض خوش فہمی کا نتیجہ ہے سب سے پہلے ہم نے یہ واضح کیا کہ بائبل ہی کے حوالے سے یہ تمام معجزات جن کو مسیح علیہ السلام کے لیے مخصوص مانا جاتا ہے وہ عام ہیں یعنی دیگر انبیاء کو بھی ملے ہیں اور جہاں تک تعلق خاتم الانبیاء والرسل سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق ہے تو آپ علیہ السلام کو بھی وہ معجزات مختلف طریقوں سے دیے گئے ہیں لہٰذا مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کا مطالعہ کریں اور چند مسائل سے بالاتر ہو کر مکمل شریعت کو سامنے رکھیں تاکہ غیر مسلموں کا جواب دیا جائے اور انہیں ہدایت پر گامزن کیا جائے۔ اس کے علاوہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بے شمار معجزات عطا کیے گئے ہیں جن کی فہرست طویل ہے۔ آپ کے معجزات میں آپ کی تعلیمات یعنی قرآن وحدیث کا ذکر سرفہرست ہے۔ آج کا کوئی مذہب بھی آپ علیہ السلام کے ان معجزات کا عشر عشیر بھی مقابلہ نہیں کرسکتا۔

☆.....☆.....☆

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 23

احادیث رسول ﷺ پر پادریوں کے شبہات اور ان کے جوابات

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ کی احادیث پر پادریوں کے اعتراضات اور ان کے جوابات

اللہ عزوجل نے اپنے دین کو دو چیزوں کے ذریعے سے مکمل اور اتم فرمایا وہ دین اسلام کے اہم ترین ماخذات میں سے ہیں جسے قرآن اور حدیث کہا جاتا ہے، اور ان دونوں کی حفاظت بھی اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے ان کی حفاظت کا بیڑا اللہ تعالیٰ نے وقت کے علماء پر نہیں رکھا بلکہ اس کی کلی ذمہ داری اس نے اپنے اوپر رکھی ہے، کیوں سابقہ نبیوں کے صحف اور کتب کی ذمہ داری وقت کے علماء پر تھی مگر جوں جوں وقت گزرتا گیا میں بدلتا رہا انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات اپنے اصل سے مختلف رہیں کیونکہ اس کی حفاظت کا انحصار علماء وقت پر تھا، امام ابن الجوزی رحمہ اللہ (المتوفی 794ھ) اپنی کتاب ''کشف المشکل'' میں رقمطراز ہیں کہ:

"فإن الله تعالى حفظ كتابنا بما لم يحفظ كتابا قبله، فقال عز وجل في الأمم المتقدمة ﴿بِمَا اسْتُحْفِظُوا مِن كِتَابِ اللَّهِ﴾ (المائدة: 44) وقال في كتابنا ﴿وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ﴾ (الحجر: 9) ثم انعم علينا بحفظ المنقولات عن نبينا ﷺ فالهم العلماء جمع ذالك والطلاب الجد في طلبه، حتى سافروا البلدان، وهجروا الأوطان."[1]

[1] كشف المشكل: 11/1.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"یعنی اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کی ایسی حفاظت فرمائی جو حفاظت سابقہ کتابوں کی نہیں کی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے" کیونکہ انہیں اللہ کی اس کتاب کی حفاظت کا حکم دیا گیا تھا۔" اور ہماری کتاب کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اور بے شک ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔" پھر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا ہم پر کہ نبی کریم ﷺ کے منقولات کی حفاظت فرمائی اور اس کی حفاظت (کے طریقے کو) علماء پر الہام فرمایا اور اسے جمع کیا، اور طلاب نے بھرپور کوشش کی اسے حاصل کرنے کی، یہاں تک کہ ملکوں کے سفر کیے اور وطنوں کی ہجرت کی۔"

ابن الجوزی رحمہ اللہ کے ان اقتباسات کا خلاصہ یہ ہے کہ حفاظت دین اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری ہے اس کی حفاظت کا مکمل بیڑا علماء وقت پر نہیں چھوڑا گیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت اور اپنے فضل سے قرآن وحدیث کو محفوظ بلکہ محفوظ ترین دین بنایا قرآن مجید تو قرآن مجید حدیث رسول ﷺ جو قرآن مجید کی تبیان اور تشریح ہے اسے بھی مکمل طور پر حفاظت کا جامہ پہنایا گیا ہے اور ایسے ایسے محدثین پیدا فرمائے جنہوں نے اپنی انتھک محنت اور خلوص کے ذریعے سے نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کو حفظ کیا اور اسے قلمبند کر کے امت تک پہنچانے کا سامان بھی تیار کیا جس کا مصداق ان الفاظ میں ہے کہ

"الملئکة حراس السماء واصحاب الحدیث حراس الارض"

"فرشتے آسمانوں میں محافظ ہیں اور اصحاب الحدیث زمین پر۔"

اپنے خلوص کے ذریعے سے اپنے ہدف پر کمال رکھنے والا اور مثبت نتائج کا حامل رویہ اختیار کرنے والا پہلا عظیم گروہ محافظین روایات صحابہ کرام کے بعد محدثین عظام کا ہے۔ جنہوں نے اپنے لیل ونہار صرف اسی کام پر صرف کر دیئے کہ حفاظت دین اور حفاظت حدیث کی خدمات سرانجام دی جائیں۔ اور ایسے ایسے اصول وضوابط مقرر فرمائے جس کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مثال آپ کے مصداق ٹھہرتی ہے۔ اصول تنقید، علم جرح، علم تعدیل اور علم اسماء الرجال وغیرہ کو مرتب فرمایا اور مکمل طور پر احادیث کی حفاظت کا سامان باذن اللہ مرتب فرمایا اور دین کے خلاف ہر اٹھنے والے ناپاک عزم کا منہ توڑ جواب دیا جن جوابات سے آج تک امت استفادہ کرتی ہے اور کرتی رہے گی۔ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ الحرانی رحمہ اللہ (المتوفی 728ھ) نے دفاع دین پر بیش بہا علمی کام سرانجام دیا اور مخالفین کے اپنے جوابات کے ذریعے دانت کھٹے کیے۔ آپ رحمہ اللہ کی کئی ایک تالیفات موجود ہیں، آپ کی تالیفات میں ایک نہایت قیمتی کتاب ''الجواب الصحیح لمن بدل دین المسیح'' ہے آپ رحمہ اللہ نے یہ کتاب ان عیسائیوں کے سوالات کے جوابات میں تحریر فرمائی ہے جو ان سے کیے گئے تھے عیسائی حضرات ان کے پاس سترہ سوالات لے کر آئے اور ان سے کہا کہ اگر آپ ان سوالات کے جوابات دے دیں گے تو ہم مسلمان ہو جائیں گے چنانچہ ان سترہ سوالات کے جوابات پر امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے ''الجواب الصحیح'' کے نام سے ایک ضخیم کتاب تحریر فرمائی۔ [1] اس کتاب میں امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے بڑے علمی انداز سے عیسائیت کے اعتراضات اور سوالات کے جوابات دیے تفصیل کے لیے الجواب الصحیح کا مطالعہ کیا جائے۔ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے مختلف سوالات کیے گئے جن سوالات کا تعلق موجودہ دور سے بھی ہے۔ ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ آپ کے نبی محمد ﷺ صرف عربوں اور ان پڑھ لوگوں کے لیے مبعوث ہوئے ہیں لہٰذا آپ کے نبی کی نبوت خاص ہے عام نہیں ان کا اشارہ قرآن مجید کی اس آیت مبارکہ کی طرف تھا جس میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

﴿هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ

[1] اس کتاب کو اردو قالب میں ڈھالنے کے لیے ادارہ حقوق الناس لاہور اپنی سعی میں مصروف ہے ان شاء اللہ عنقریب اس کا اردو ترجمہ قارئین کے سامنے پیش خدمت ہوگا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ وَإِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢﴾

(الجمعة: 2)

''اسی ذات نے ان پڑھوں میں ان ہی میں سے اپنا ایک رسول بھیجا جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت سکھاتا ہے۔ یقیناً یہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔''

عیسائیوں نے اس آیت کو بیس بنا کر سوال پیش کیا کہ قرآن مجید کے مطابق آپ کے نبی محمد ﷺ صرف عربوں میں ان پڑھ لوگوں کے لیے مبعوث کیے گئے تھے تمام لوگوں کے لیے نہیں، اس اعتراض کے جواب پر شیخ الاسلام رحمہ اللہ نے کئی آیات ان کے سامنے رکھیں جن کا خلاصہ یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''فی الامیین'' یعنی ناخواندہ (ان پڑھ) لوگوں میں یہ نہیں فرمایا کہ ''لـلامیین'' کہ ان پڑھ لوگوں ہی کے لیے بھیجا ہے۔ لہٰذا امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے عیسائیوں کے اعتراضات کا بھرپور جواب دیا، اسی طرح سے امام فخر الدین محمد بن عمر الرازی رحمہ اللہ (المتوفی 604ھ) نے بھی عیسائیوں کے کئی اعتراضات کے جوابات دیے آپ کا مناظرہ ایک عیسائی عالم سے ہوا جس کا موضوع تثلیث (Trinity) تھا۔ امام فخر الدین رازی رحمہ اللہ نے بھرپور علمی اور منطقی انداز سے تثلیث کا رد فرمایا چنانچہ وہ اپنی معرکہ آراء تفسیر ''التفسیر الکبیر'' میں رقمطراز ہیں کہ:

امام رازی رحمہ اللہ اور پادری کے مابین عقیدہ تثلیث پر مناظرہ:

''اتفق انی حین کنت بخوارزم، اخبرت انه جاء نصرانی یدعی التحقیق والتعمق فی مذهبهم، فذهبت اليه وشرعنا فی الحديث وقال لی ما الدليل على نبوة محمد ﷺ؟ فقلت له كما نقل الينا ظهور الخوارق على يد موسى وعيسى

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وغيرهما من الانبياء علیہم السلام، نقل الينا ظهور الخوارق على يد محمد ﷺ، فان رددنا التواتر، او قبلناه لكن قلنا: إن المعجزة لا تدل على الصدق، فحينئذ بطلت نبوة سائر الانبياء علیہم السلام ......"❶

"اتفاق سے جب میں خوارزم میں تھا تو مجھ تک اطلاع پہنچی کہ ایک عیسائی آیا ہوا ہے جو اپنے مذہب کا تحقیقی اور عمیق علم رکھنے کا مدعی ہے، میں اس کے پاس پہنچا ہم نے گفتگو شروع کی، کہنے لگا محمد (ﷺ) کے نبی ہونے کی کیا دلیل ہے؟ میں نے کہا کہ جس طرح موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کے ہاتھ سے خلاف عادت امور کا صادر ہونا ہم تک روایات کے ذریعے سے پہنچا ہے، اسی طرح محمد ﷺ کے ہاتھ سے خلاف عادت کاموں کا صدور ہم کو روایات کے ذریعے سے پہنچا، لہٰذا اگر ہم تواتر کا انکار کریں یا اس کو تو تسلیم کریں لیکن یہ نہ مانیں کہ معجزہ نبی کی سچائی پر دلالت کرتا ہے تو اس صورت میں تمام انبیاء کی نبوت باطل ہو جاتی ہے، اور اگر ہم تواتر کی صحت بھی تسلیم کریں اور یہ بھی مان لیں کہ معجزہ صدق نبوت کی دلیل ہے، اور اگر یہ دونوں چیزیں محمد ﷺ کے حق میں ثابت ہیں، تو پھر یقینی طور پر محمد ﷺ کی نبوت کا اعتراف واجب ہوگا، کیونکہ دلیل کی یکسانیت کی صورت میں مدلول کی یکسانیت ضروری ہے۔"

اس پر وہ نصرانی کہنے لگا کہ میں عیسیٰ علیہ السلام کو نبی نہیں کہتا، بلکہ اللہ کہتا ہوں میں نے کہا ٹھیک ہے، نبوت میں گفتگو کرنے کے لیے ضروری ہے کہ پہلے اللہ کی پہچان ہو جائے، اور تم نے اللہ کے بارے میں جو بات کہی ہے وہ اس لیے غلط ہے کہ معبود اس ذات کو کہتے ہیں

❶ التفسير الكبير: 8/ 69-70.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ جو موجود اور واجب الوجود بالذات ہو، نیز اس کے لیے ضروری ہے کہ نہ وہ جسم رکھتا ہو، نہ کسی احاطہ میں ہو، نہ عرض ہو، ادھر عیسیٰ علیہ السلام کی حالت یہ ہے کہ وہ ایک جسم رکھنے والے انسان ہیں، جو پہلے ناپید تھے، پھر پیدا ہوئے، اور زندہ ہونے کے بعد قتل کر دیے گئے، ابتداء میں بچے تھے، پھر پھولے پھلے، پھر جوان ہوئے، کھاتے تھے، پیتے تھے، پاخانہ پیشاب کرتے اور سوتے جاگتے تھے، اور یہ بات عقلاً بدیہی اور کھلی ہوئی ہے کہ حادث قدیم نہیں ہو سکتا اور محتاج غنی نہیں ہو سکتا، متغیر ہونے والا دائمی نہیں ہو سکتا۔

دوسری وجہ اس دلیل کے باطل ہونے کی یہ ہے کہ تم یہ تسلیم کرتے ہو کہ یہود نے عیسیٰ علیہ السلام کو گرفتار کیا اور سولی دی، اور تختہ پر لٹکا کر ان کی پسلیاں توڑ دیں، اور مسیح علیہ السلام نے ان سے چھوٹ کر بھاگنے کی امکانی کوشش بھی کی اور روپوش ہونے کی بھی، نیز ان واقعات کے پیش آنے پر گھبراہٹ اور جزع وفزع بھی ظاہر کیا، اب اگر وہ معبود تھے یا اللہ ان میں سمائے ہوئے تھا، یا وہ اللہ کا ایسا جزو تھے جو اللہ میں سمایا ہوا تھا، تو پھر انہوں نے یہود کو اپنے سے کیوں دفع نہیں کیا؟ اور ان کو نیست و نابود کیوں نہ کیا؟ اور ان کو رونے دھونے اور گھبرانے کی کیا ضرورت تھی؟ اور ان سے نکل بھاگنے کی تدبیر کرنے کی کیا حاجت تھی؟ اللہ کی قسم مجھ کو بے حد تعجب ہوتا ہے کہ کوئی عاقل اس قسم کی بات کس طرح کہہ سکتا ہے؟ اور اس کو صحیح بھی سمجھتا ہو، حالانکہ عقل اس کے باطل ہونے کی کھلی شہادت دے رہی ہے۔

تیسری دلیل یہ ہے کہ تین صورتوں میں سے بہرحال ایک شکل قبول کرنا پڑے گی، یا تو یہ ماننا پڑے گا کہ اللہ وہ یہی جسمانی شخص تھا جو دیکھا جاتا اور نظر آتا تھا، یا یہ کہا جائے کہ اللہ پورے طور پر اس میں سمایا ہوا تھا، یا یہ کہ اللہ کا کوئی جزو اس میں سمائے ہوئے تھا، مگر یہ تینوں شکلیں باطل ہیں:

پہلی تو اس لیے کہ عالم کا معبود اگر اس جسم کو مان لیا جائے تو جس وقت یہود نے اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو قتل کر دیا تھا تو گویا یہ مان لیا جائے کہ یہود نے عالم کے اللہ کو قتل کر دیا، پھر عالم بغیر اللہ کے کس طرح باقی رہ گیا؟ پھر یہ چیز بھی پیش نظر رہنی چاہیے کہ یہود دنیا کی ذلیل ترین اور کمینی قوم ہے۔ پھر جس اللہ کو ایسے ذلیل لوگ بھی قتل کر دیں گے تو وہ انتہائی عاجز اور بے بس اللہ تعالیٰ ہوا۔

دوسری صورت اس لیے باطل ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نہ جسم والا ہے نہ عرض [1] والا، تو اس کا کسی جسم میں سمایا جانا عقلاً محال ہے، اور اگر وہ جسم رکھتا ہے تو اس کے کسی دوسرے جسم میں سمانے سے یہ مراد ہو سکتی ہے کہ اس اللہ تعالیٰ کے اجزاء اس جسم کے اجزاء کے ساتھ مخلوط ہو جائیں، اور اس سے لازم آئے گا کہ اس اللہ تعالیٰ کے اجزاء ایک دوسرے سے جدا اور الگ ہیں، اور اگر وہ عرض ہو تو محل کا محتاج ہوگا، اور اللہ تعالیٰ دوسرے کا محتاج بنے گا، اور یہ تمام صورتیں نہایت ہی رکیک اور بودی ہیں۔

تیسری شکل یعنی یہ کہ اللہ کا کچھ حصہ اور اس کے بعض اجزاء سما گئے ہوں، یہ بھی محال ہے، کیونکہ یہ جزو یا تو خدائی اور الوہیت میں قابل لحاظ اور لائق اعتبار ہے، تو اس جزو کے علیحدہ اور اللہ سے جدا ہونے کی شکل میں ضروری ہوا کہ اللہ تعالیٰ رہے، اور اگر وہ ایسا جزو ہے، جس پر اللہ کی الوہیت موقوف نہیں تو وہ درحقیقت خدا کا جزو نہیں ہے لہٰذا تمام صورتوں کے بطلان کے ثابت ہونے پر عیسائیوں کا دعویٰ بھی باطل ہوا۔

چوتھی دلیل عیسائیوں کے باطل ہونے کی یہ ہے کہ متواتر طریق سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کی عبادت اور فرمانبرداری کی طرف بے انتہا رغبت تھی، اور اگر وہ خود اللہ ہوتے تو یہ بات محال ہوتی، کیونکہ اللہ خود اپنی عبادت نہیں کیا کرتا،

[1] ''عرض'' منطق کی اصطلاح میں اس چیز کو کہتے ہیں جو اپنا کوئی الگ وجود نہ رکھتی ہو، بلکہ کسی جسم میں سما کر پائی جاتی ہو، مثلاً رنگ، بو، روشنی، تاریکی وغیرہ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس یہ دلائل ان کے دلائل کے فاسد ہونے کو نہایت بہترین طریقہ پر واضح کر رہے ہیں۔

پھر میں نے اس عیسائی سے کہا کہ تمہارے پاس مسیح کے اللہ تعالیٰ ہونے کی کیا دلیل ہے؟ کہنے لگا کہ ان کے ہاتھوں مُردوں کو زندہ کر دینے، مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو اچھا کر دینے جیسے عجائبات کا ظہور ان کے اللہ تعالیٰ ہونے پر دلالت کرتا ہے، کیونکہ یہ کام بغیر الٰہی طاقت کے ناممکن ہیں۔

میں نے پوچھا، کیا تم اس بات کو تسلیم کرتے ہو کہ دلیل کے نہ ہونے سے مدلول کا نہ ہونا لازم نہیں آتا، یا یہ تسلیم نہیں کرتے؟ اگر تم کو یہ تسلیم نہیں ہے تو تمہارے قول سے یہ لازم آتا ہے کہ ازل میں جب عالم موجود نہ تھا تو اللہ بھی موجود نہ تھا۔ ❶ اور اگر تم مانتے ہو کہ دلیل کا نہ ہونا مدلول کے نہ ہونے کو مستلزم نہیں ہے، تو پھر میں کہوں گا کہ جب تم نے عیسیٰ علیہ السلام کے جسم میں اللہ کے سمانے کو جائز مان لیا تو تم کو یہ کیونکر معلوم ہوا کہ اللہ میرے اور تمہارے بدن اور جسم میں سمایا ہوا نہیں ہے، اسی طرح ہر حیوان کے بدن میں موجود نہیں ہے۔

کہنے لگا اس میں تو ظاہری فرق ہے، اس لیے کہ میں نے عیسیٰ میں جو اللہ کے سمانے کا حکم لگایا ہے تو اس لیے کہ ان سے وہ عجائبات صادر ہوئے اور ایسے عجیب افعال میرے اور تمہارے ہاتھوں سے ظاہر نہیں ہوئے، معلوم ہوا کہ ہم تم میں یہ حلول موجود نہیں ہے۔

میں نے جواب دیا کہ اب معلوم ہوا کہ تم میری اس بات کو سمجھے ہی نہیں کہ عدم دلیل سے عدم مدلول لازم نہیں آتا، یہ اس لیے کہ ان خلاف عادت امور کا صادر ہونا عیسیٰ علیہ السلام کے جسم میں اللہ کے سمانے کی دلیل ہے، اور میرے اور تمہارے ہاتھوں سے ایسے افعال کا

❶ کیونکہ تمام کائنات اللہ کے وجود پر دلیل ہے، اور اللہ کا وجود اس کا مدلول، اگر دلیل کے نہ ہونے سے مدلول کا نہ ہونا لازم آتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ جس وقت کائنات موجود نہ تھی اس وقت (معاذ اللہ) اللہ بھی نہ تھا، اس لیے معلوم ہوا کہ اگر کسی وقت دلیل موجود نہ ہو تو یہ ضروری نہیں کہ مدلول بھی معدوم ہو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صادر ہونا سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ یہ دلیل نہیں پائی گئی۔

پس جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ دلیل موجود نہ ہونے سے مدلول کا موجود نہ ہونا لازم نہیں ہے تو پھر میرے اور تمہارے ہاتھوں ان افعال عجیبہ کے ظاہر نہ ہونے سے یہ بات بھی لازم نہیں آتی کہ مجھ میں اور تم میں اللہ سمایا ہوا نہیں، بلکہ یہ بھی کہ وہ چوہے، کتے اور بلی میں سمایا ہوا نہیں ہے۔

پھر میں نے کہا کہ جس مذہب کے ماننے پر کتے اور بلی میں اللہ کا سمایا ہوا ہونا تسلیم کرنا پڑے وہ مذہب نہایت ہی ذلیل اور رکیک ہے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ لکڑی کا سانپ بن جانا عقل کے نزدیک مردہ کے زندہ ہو جانے سے زیادہ بعید ہے، کیونکہ مردہ اور زندہ کے جسم میں جس قدر مشابہت اور یکسانیت ہے، اس قدر لکڑی اور اژدھے میں ہرگز نہیں، لہٰذا جب لکڑی کے اژدھا بن جانے سے موسیٰ علیہ السلام کا اللہ ہونا یا اللہ کا بیٹا ہونا ضروری نہیں ہوا تو مردہ کا زندہ کر دینا بدرجہ اولیٰ اللہ تعالیٰ ہونے کی دلیل نہیں ہو سکتا۔

اس موقع پر وہ عیسائی لاجواب ہو گیا، اور بول نہ سکا۔

یہ وہ تفصیلی مناظرہ ہے جو امام رازی رحمہ اللہ اور پادری کے مابین ہوا۔ حقیقت میں دین اسلام نے وہ حقیقی تصور پیش کیا ہے زندگی بسر کرنے کا جس کی کوئی مثال نہیں یہی وجہ ہے کہ مستشرقین اور عیسائی علماء نے ہمیشہ یہی کاوشیں کیں کہ دین اسلام کو فکری اور علمی طور پر اتنا کمزور کر دیں کہ امت مسلمہ کتاب وسنت کے مآخذ کو بھی شک کی نگاہ سے دیکھیں ان مقاصد اور مذموم عقائد کی آبیاری کے لیے 1869ء کے قریب ایک مجلس قائم ہوئی۔ چنانچہ پروفیسر ڈاکٹر عبدالرؤف ظفر (ڈائریکٹر سیرت چیئر اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور) اپنی کتاب ”علوم الحدیث“ میں رقمطراز ہیں کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"انگریزوں نے 1869ء میں ایک کمیشن اس مقصد کے لیے متحدہ ہندوستان بھیجا کہ وہ مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی تجاویز مرتب کرے۔ اس کمیشن نے یہاں ایک سال میں مسلمانوں کے حالات معلوم کیے اور 1870ء میں وائٹ ہاؤس لندن میں ان نمائندوں کی ایک کانفرنس ہوئی جس میں متعین مشنری پادری بھی خاص طور پر شریک ہوئے جنہوں نے علیحدہ علیحدہ رپورٹیں پیش کیں۔ یہ وہ دوست نما دشمن جو مار آستین بن کر مسلمانوں کے ذہنوں میں زہر قاتل کا انجکشن لگا رہے ہیں، مگر افسوس کی انتہا تو یہی ہے کہ خود مسلمانوں میں سے ایک گروہ (منکرین حدیث) اہل القرآن کا خوش نما لیبل لگا کر یہود ونصاریٰ کی راگنی الاپ رہا ہے اور مختلف اطراف میں انکار حدیث کا زہریلا لٹریچر پھیلا رہا ہے۔ کہیں مفت علاج کے کیمپ کا دلچسپ نام دے کر غریب مسلمانوں کو اس منافقانہ پروپیگنڈے کے ذریعے سے جمع کر رہے ہیں، کہیں مفت علاج اور مفت دوائی کے عیارانہ ہتھکنڈے سے ان کے ایمانوں میں رخنہ ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں اور کہیں منافقانہ چالوں سے قرآنی ریسرچ کے اسلام نما دفاتر کھول کر اسکول اور کالجز کے معصوم بچوں کے ذہنوں میں گمراہ کن عقائد کی تخم ریزی کر رہے ہیں۔

یہ وہ سازشیں ہیں جو امت مسلمہ کے ذہنوں میں پھیلائی جا رہی ہیں، چودھویں صدی ہجری نے جہاں علمیت کے نام سے غفلت اور مادیت کے بہت سارے گل کھلائے ہیں اس صدی میں انگریزوں اور عیسائی پادریوں نے مل کر کہیں جھوٹے نبی کھڑے کیے تو کہیں گلی کوچے سے امام مہدی کے ظہور کا جھوٹا اعلان ہوتا ہوا سنائی دیتا ہے۔ الغرض ہر زاویے سے ایمان کا گلا گھونٹنے کے درپے ہیں کہیں تو تعلیم کے نام سے یہودیت اور عیسائیت کی ترویج ہو رہی ہے اور انہی اداروں میں فحش اور فحاشی افکار پر مبنی لٹریچرز عام کیے جا رہے ہیں مسلمان تو یہی سمجھتا ہے کہ اس کا بچہ ایک پڑھا لکھا فرد بنے گا مگر حقیقت کی نگاہ سے دیکھا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے تو اسلام دشمنی اس قدر اس کے معصوم ذہنوں میں انڈیلی جارہی ہے جس کی پاداش میں ایک وقت آتا ہے کہ بچہ عیسائی تو نہیں ہوتا مگر بے دین (Secular) ضرور ہو جاتا ہے۔ محترم رضی الدین سید اپنی معرکہ آراء کتاب ''یہودی سیاست ماضی سے حال تک'' میں لکھتے ہیں کہ:

''یہودی فکر کالجوں میں خاص طور سے بار بار حملہ آور ہوتا ہے، ہماری اولاد کو ان کے آباؤ اجداد کے ورثے سے محروم کیا جا رہا ہے۔ جوانی کے ابتدائی ایام میں جب لڑکے آزادی فکر سے نئے نئے روشناس ہوتے ہیں، یہودی انہیں اپنے نرغے میں لے لیتے ہیں اور ان کے ذہنوں میں ایسے خیالات ٹھونس دیتے ہیں جن کے خطرناک نتائج وعواقب کو وہ اس وقت دیکھ نہیں سکتے۔ جوانوں میں ایک قدرتی بغاوت ہوتی ہے جو ترقی کا سبب بنتی ہے، ان میں کچھ آزادروی بھی ہوتی ہے، جس کی وجہ سے وہ قدیم اعتقادات پر نکتہ چینی کرتے ہیں۔ مگر یہ دونوں چیزیں ذہنی قوت ظاہر کرتی ہیں۔ یہودی ٹھیک ان دنوں جوانوں پر حملہ آور ہوتے ہیں، جب وہ اس ابتدائی دور سے گزر رہے ہوتے ہیں۔ ان دنوں انہیں یہ بتایا جاتا ہے کہ مرد عورت کا آزاد معاشقہ فطری امر ہے، اور اس میں کوئی برائی نہیں، حالانکہ نہ صرف معاشرہ بلکہ انفرادی کردار کی بنیاد بھی خاندان پر ہے، اسی طرح ان ہی دنوں انہیں انقلاب پر ابھارا جاتا ہے اور وہ اس کے حق میں آتشیں تقریریں کرتے ہیں۔ یہ انہیں بعد میں پتا چلتا ہے کہ انقلاب کے ذریعہ سے انسانی معاشرے میں کوئی ترقی نہیں لائی جاسکتی بلکہ وہ اقتصادی اور اخلاقی لحاظ سے تباہی کا باعث بنتا ہے۔

کالجوں میں بھی یہودیوں نے وہی طریقہ اختیار کیا ہے پہلے نوجوانوں کے دلوں سے قدیم بنیادوں کا احترام ضائع کیا، پھر ان کے ذہنوں میں یہودی انقلابی سوشل عقائد داخل کیے۔ ان کے ''پروٹوکولز'' میں غیر یہودی اقوام کو افکار کے ذریعے سے تباہ کرنے کا پروگرام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درج ہے۔ بہت سی جدید اصطلاحات یہودیوں کی وضع کردہ ہیں۔ مثلاً ''سوشل انقلاب'' وغیرہ، ہر یونیورسٹی میں سرخ فلسفیوں کا گروہ یہودیوں پر مشتمل ہوتا ہے مگر وہ دھوکا دینے کے لیے کسی غیر یہودی پروفیسر کو آگے کر دیتے ہیں اور ان غیر یہودی پروفیسروں میں سے بیشتر یہودیوں کے تنخواہ دار ملازم ہوتے ہیں، نوجوانوں کو یہ تاثر دیا جاتا ہے کہ وہ ایک نئی عظیم تحریک میں حصہ لے رہے ہیں جو انسانوں کی فلاح کے لیے ہے، اسی طرح پروفیسروں اور طالب علموں کو اپنے ساتھ ملا کر یہودی اپنے کام کو معزز بنا لیتے ہیں۔

آرٹ، سائنس، مذہب، معاشیات اور سماجیات وغیرہ ہر مضمون میں یہ اپنے نظریات داخل کر رہے ہیں۔ [1]

یہودی اور کرسچن مشنریز ہمیشہ ایسے ہی مواقع کی تلاش میں رہتے ہیں جس کے ذریعے سے عقائد و ایمان کو تباہ کر دیا جائے۔ محترم رضی الدین سید صاحب کے اقتباسات سے یہ بات واضح ہوئی کہ یہودیوں نے ہمارے تعلیمی اداروں تک کو نہیں چھوڑا اس کے علاوہ اگر آپ مساجد اور مدارس جیسے دینی حلقوں کی طرف نظر دوڑائیں جہاں سے ''لا الٰہ الا اللہ'' کی صدا بلند ہوتی ہے اپنے مراکز سے داعیان اسلام اور مجاہدین اسلام پیدا ہوا کرتے ہیں یہودیوں نے سازش کے تحت لیے ایسے مکر اور گھٹیا تدابیر کو سرانجام دیا کہ انہوں نے اپنے پالتو کارندوں کو بھیس بدل کر مساجد اور مدارس جیسی جگہوں پر بھیجا جو مسلمان بن کر مسلمانوں کو بے وقوف اور دین حقہ سے گمراہ کرنے کا گندا کردار انجام دے رہے ہیں جس کے لیے وہ ہر ممکن اقدام سرانجام دے رہے ہیں۔ ایک یہودی مفکر کہتا ہے کہ:

''اب مسیحیت اور موسویت دونوں ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر محمدیت کا قلع قمع کرنے کے لیے پوری طرح مسلح ہو کر میدان عمل میں کود چکی ہیں اور اپنے اس

[1] یہودی سیاست: ص 234، 235۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشترک دشمن کو تباہ و برباد کرنے کے لیے ہر ممکن تدبیر اور وسیلے کو بروئے کار لانے کے لیے بڑی سنجیدگی سے غور وخوض اور منصوبہ بندی کر رہی ہے۔''❶

گارڈنر یہ مشہور زمانہ مستشرق لکھتا ہے کہ:

''صلیبی جنگوں کا اصل مقصد صرف بیت المقدس کو آزاد کرانا نہ تھا، بلکہ ان کا اصل مقصد تو اسلام کو تباہ و برباد کرنا تھا۔''❷

لہٰذا ان مقاصد کی ترویج کے لیے یہودیوں اور عیسائی مشنریز نے مدارس کی طرف رخ کیا اور وہاں اپنے ناپاک جال بچھائے چنانچہ سموئیل زویمر مستشرق لکھتا ہے کہ

''چونکہ مسلمانوں کو مسیح مدارس اور اداروں سے نفرت ہے، اس لیے ان ممالک کے اندر ایسے لادینی مدارس کا قیام ہمارے لیے واجب ہے کہ جہاں ہر مسلمان خوشی خوشی اپنے بچوں کو داخل کرا سکے، ہمیں اس حوالے سے ان لادینی مدارس کے قیام و اہتمام کے لیے انتہائی مفید اور ہمارے مقاصد کے لیے بڑے مددگار ثابت ہوں گے، کیونکہ ان مدارس کے توسط سے ہم ان مسلمان طلبا سے اسلامی تہذیب و ثقافت کی روح کو بالکلیہ ختم کرنے میں بڑے موثر طریقے پر کامیاب ہو سکتے ہیں۔''❸

یہی نہیں بلکہ عربی زبان سے بھی انہیں اتنی نفرت ہے کہ ایک فرانسیسی گورنر اپنے اندر کے بغض کو ظاہر کرتے ہوئے کہہ اٹھا کہ:

''اگر ہم یورپ والے اسلامی ممالک پر قابض ہو کر اپنے اس غلبہ و تسلط کو دوام

❶ استعباد الاسلام: ص 44۔

❷ التبشیر والاستعمار: ص 115۔

❸ الغارة علی العالم الاسلامی: ص 82۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دینا چاہتے ہیں تو ہمارے لیے واجب ہے کہ ہم مسلمانوں کے دلوں اور دماغوں سے قرآن پاک کو نکال باہر کریں۔ اور عربوں کے حوالے سے ہمارے لیے واجب ہے کہ ہم ان سے عربی زبان چھین لیں۔ بلکہ اگر ممکن ہو تو ان کی وہ زبانیں ہی کاٹ دی جائیں جو عربی زبان کے الفاظ واسالیب کو دہراتی رہتی ہیں۔"❶

مبشر ولیم جیفورڈ بالگراف اسلام کے خلاف اپنا زہر اگلتے ہوئے رقمطراز ہے کہ:

"اگر قرآن پاک صفحہ ہستی سے اور مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ عالم عرب سے ناپید کر دیئے جائیں تو تبھی یہ دعویٰ کرنا ممکن ہو سکے گا کہ عرب آہستہ آہستہ مغربی تہذیب و ثقافت کو قبول کر لیں گے اور اسی صورت میں ہی تمام عرب اور دوسرے مسلمان بھی آہستہ آہستہ محمد (ﷺ) کی ذات اور ان کی نبوت و رسالت اور ان کی کتاب سے دور ہٹ سکیں گے۔"❷

محترم قارئین! آپ بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ یہودی اور عیسائی کس طرح ممکنہ کوشش کو بروئے کار لا کر اسلامی معاشرے اور اس کی تعلیمات کو مدہم کرنے کے درپے ہیں۔ کبھی تو نبی کریم ﷺ کے خلاف کتابیں لکھتے ہیں کبھی اسلامی نظریے کے خلاف جرائد اور کتابچوں کو شکل میں تشہیر کرتے ہیں تو کبھی اپنے پالتو کارکنوں کو اسلامی لباس میں سجا کر مساجدوں اور منبروں پر بٹھا دیتے ہیں، اس طرح سے اسلامی شعار اس کی تعلیمات اور نبی کریم ﷺ کی ذات گرامی کے پیچھے یہ مشنریز ہاتھ دھو کر پڑ گئے ہیں عرب سے ایک رسالہ چھپا "المقتبس" کے نام سے اس رسالے میں یہ انکشاف کیا گیا ہے کہ اسلام اور نبی کریم ﷺ کے خلاف 100 سال پہلے 350 کتابیں لکھی گئیں۔ ٹائم میگزین 1979/16

❶ مجلة المنار شمارہ، مورخہ 62-11-9۔ ❷ جزور البلاء:202۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپریل کی رپورٹ کے مطابق اسلام کے خلاف اور محمد ﷺ کے خلاف 200 سال میں 6000 کتابیں تحریر کی گئیں۔

آپ غور کر سکتے ہیں کہ اتنا کچھ زہر اگلا جا رہا ہے اسلام کے خلاف لیکن اس کے باوجود ہم مسلمان خاموش ہیں نہ ہی اسلام کی طرف داری میں اور نہ ہی محمد رسول اللہ ﷺ کے دفاع میں ہم نے آج تک کچھ لکھا ہم تو بس چند مسائل ہی کو کل دین سمجھ بیٹھے آج تک ہمارے فروع حل نہیں ہو سکتے تو ہم کہاں سے ان مشنریوں کا جواب دے سکیں گے اللہ کے لیے ذرا سنجیدگی سے سوچیے!

مزید اسلامی کتابوں اور تعلیمات نبوی کو مٹانے کی سازش اس حوالے سے چند اقتباسات پیش خدمت ہیں: العاملین المسیحین بین المسلمین (Christan workers in Islamic world) کی رپورٹ کا مرتب پیش خدمت ہے:

''مسلمانوں کا دعویٰ ہے کہ اسلام میں وہ سب کچھ موجود ہے جو کہ عالم بشریت کی ہر اجتماعی وانفرادی ضرورت وحاجت کو پورا کرنے کی اپنے اندر دوامی استعداد وصلاحیت رکھتا ہے۔ لہٰذا ہم مسیحی کارکنوں کا فرض ہے کہ ہم اسلام کے خلاف تمام ممکنہ فکری و روحانی رسائل کو بروئے کار لا کر مسلمانوں کے اندر اسلام کے بارے میں پائے جانے والے اس اعتماد ویقین کو پارہ پارہ کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ اس پالیسی کو عالم اسلامی میں جاری کرنے اور پھر اسے جاری رکھنے کے لیے ایسے مبشرین کی کتابیں اور دوسرا لٹریچر شائع کرتے رہنا جس سے اللہ تعالیٰ کی ذات صفات، نبی کریم ﷺ کی رسالت وسیرت اور قرآن مجید کی محفوظیت وحافظیت کے بارے میں شکوک وشبہات پیدا ہوں۔'' ❶

❶ التبشیر والاستعمار: ص 191.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان ناپاک عزائم اور مقاصد کی ترویج کے لیے کرسچن مشنریز اور مبشرین ہر وقت گھات لگائے ہوئے ہیں کہ کسی بھی طریقے سے ایمان والوں کے ایمان کا گلا گھونٹ دیا جائے۔ چنانچہ ''مجلۃ التمدن الاسلامی'' کی رپورٹ کے مطابق انہوں نے اسلامی عقائد، نظریات اور تعلیم کے خلاف کچھ قراردادیں منظور کیں اور اس میں اس نوعیت کا لٹریچر تیار کرنے اور اسے پھیلانے کا منصوبہ تیار کیا کہ ان تمام چیزوں کو مفت تقسیم کیا جائے۔

مزید یہ بات سن کر آپ یقیناً حیران اور پریشان ہوں گے کہ ''یونیسکو'' نے پچھلے دنوں اپنے زیر اہتمام عالم بشریت کے ماضی یا اس کی تاریخ کے موضوع پر کئی جلدوں پر مشتمل ایک ضخیم انسائیکلو پیڈیا شائع کی ہے اور اس کے لیے ایک لمبا چوڑا ثقافتی وسائنسی مقدمہ بھی تیار کروایا ہے۔ اس انسائیکلو پیڈیا کی تیسری جلد کی دسویں فصل میں ایک مقالہ نگار نے اسلام کے بارے میں جو گوہر افشانی کی ہے وہ قارئین کے سامنے پیش خدمت ہے۔ اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ احادیث پر اعتراضات کی بوچھاڑ کے اولین ذمہ داروں میں سے یہ حضرات بھی ہیں۔

1. اسلام کی تشکیل وترکیب میں یہودیت، مسیحیت اور عرب بت پرستی نے مرکزی کردار انجام دیا ہے۔ اور ان اجزاء اور عناصر کے باہمی اشتراک سے اسلام ایک عجیب وغریب قسم کا ملغوبہ بن گیا ہے۔
2. قرآن پاک ایسی کتاب ہے جو کہ بلاغت اور فصاحت سے خالی ہے۔
3. احادیث کو آنحضور ﷺ کے صدیوں بعد ادھر اُدھر سے اکٹھا کر کے آپ ﷺ کے نام سے منسوب کر کے انہیں عالم اسلامی میں پھیلایا گیا ہے۔
4. فقہاء اسلام نے جو فقہ تیار کی ہے اس کی تیاری میں انہوں نے رومیوں، مجوسیوں، یونانیوں، اہل تورات وانجیل اور کنیسہ کے ضوابط ودساتیر اور رسوم ورواجات سے دل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھول کر فائدہ اٹھایا ہے۔

④ اسلامی معاشرے میں عورت کی کوئی قطعاً قدر و قیمت نہیں۔

⑤ اسلام نے ذمیوں پر جزیہ اور خراج عائد کر کے ان پر ناقابل برداشت بوجھ ڈالا ہے۔ ❶

آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ یہ لوگ کس قدر اسلام سے عداوت و بغض رکھتے ہیں۔ اپنی تمام خرابیوں کو خواہ مخواہ مسلمانوں کے سر لگاتے ہیں حالانکہ یہ تمام خرافات اور خرابیاں موجودہ بائبل اور یہود و عیسائیوں کا وتیرہ بنا ہوا ہے۔ یوں تشکیک پیدا ہوتی ہے موجودہ بائبل سے ہے اسی طرح جب یہود و نصاریٰ اپنے اپنے نبیوں کے اقوال و افعال زندہ نہ کر پائے تو حسد کی آگ میں آخری نبی محمد ﷺ کی تعلیمات پر تیر برسا رہے ہیں۔ ان میں آج تک کوئی ایسا فقیہہ نہیں گزرا جو اپنے نبی کی تعلیمات کو زندہ کر پائے۔ اسی وجہ سے ان کا سارا نزلہ مسلمانوں کے فقہاء پر گرتا دکھلائی دے رہا ہے۔ اور جہاں تک تعلق ہے رومیوں، مجوسیوں اور یونانیوں کا تو ان کی تعلیمات کے اثرات قرآن و حدیث میں پائے جاتے ہیں یا پھر موجودہ بائبل میں یہ آپ خود ہی پڑھ کر غور کر سکتے ہیں۔ اسلامی تعلیمات محفوظ ہیں اس نے تمام انسانوں کے لیے ہدایت کو واضح کیا مگر قرآن و سنت کو ہرگز کسی انسانی کلام کی کوئی حاجت نہیں کیونکہ اسلام غیر متبدل اور غیر محرف دین ہے جبکہ یہودیت اور عیسائیت کا تو نقشہ بھی بگڑ گیا ہے۔ اب ان کی کتابوں پر ماتم کے سوا کیا کیا جائے؟ جبکہ موجودہ بائبل تحریفات، تناقضات اور شبہات کا ڈھیر ہے۔ اور جہاں تک کلیسا کا تعلق ہے تو کلیسائی دعوی بھی بائبل پڑھنے کے بعد تار عنکبوت ہو کر رہ جاتا ہے بلکہ کلیسائی حفاظت کا جو نعرہ لگایا گیا تھا، آج موجودہ بائبل میں تحریفات کے انبار ہیں جس کی وجہ سے وہ دعویٰ مٹی میں مل گیا۔

اب جبکہ پادری حضرات اپنے مذہبی تعلیمات کو دوبارہ زندہ نہیں کر پائے اور وہ اس

❶ مجلۃ التمدن الاسلامی شمارہ 7 ص 508 جولائی 1977ء۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ناکام سے ناکام تر ہوگئے ہیں تو اس کے بعد انہوں نے دوسرا ہتھکنڈا یہ استعمال کیا کہ مسلمانوں کے نبی محمد ﷺ کی تعلیمات اور فرمودات کے خلاف مسلم امت کو اتنا ورغلایا جائے کہ وہ اپنے نبی کی تعلیمات کو شک کی نگاہ سے دیکھیں۔ عزیزان گرامی ایک اور نکتہ کی بات کہتا چلوں وہ یہ کہ پادریوں اور مستشرقین کو یہ بات خوب معلوم ہے کہ وہ براہ راست قرآن مجید کو مسلمانوں سے نہیں چھین سکتے۔ اس کے لیے انہوں نے یہ طریقہ اپنایا ہے کہ قرآن مجید کی تشریح اور تبیان جو احادیث رسول کی صورت میں ہے، اسے مشکوک بنا دیں تاکہ جب کوئی مسلمان حدیثی تعلیمات کے بغیر قرآن مجید پڑھے گا تو خود بخود گمراہ ہو جائے گا اور اس طرح پادری حضرات اپنے مشن میں بآسانی کامیاب ہو جائیں گے، اس فکر اور سوچ کو عملی جامہ اس طرح پہنایا گیا ہے کہ احادیث رسول ﷺ کے بارے میں اتنے شکوک پیدا کیے جائیں کہ مسلمان خود ہی احادیث کے مجموعے کو ماننے سے انکار کر دے۔ آج یہ بات عام ہو چکی ہے گلی گلی، شہر شہر، کوچے کوچے میں درجنوں کے حساب سے نئے نئے فتنے وجود میں آ رہے ہیں اور ان کا اصل مدعا ہی انکار حدیث ہوتا ہے، لیکن الحمد للہ جہاں فرعون پیدا ہوتا ہے، وہاں رب العالمین موسیٰ بھی پیدا کر دیتا ہے، منکرین حدیث کے فتنے کو کرسچن مشنریز اور مستشرقین نے ہوا دی لیکن انہیں ملیا میٹ کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے ہر دور میں علماء کی جماعت ایسی پیدا فرمائی جو ان کے ناپاک عزائم کو چکنا چور کرتے ہیں اور علمی انداز سے ان کے شبہات کا رد بھی کرتے ہیں چنانچہ ان پادریوں اور مستشرقین کے اعتراضات کے جوابات پر کئی علمائے محققین نے کتابیں لکھی ہیں جو موجودہ دور میں مختلف مکتبوں میں موجود ہیں چند کتابوں اور مصنفوں کے نام پیش خدمت ہیں:

انکار حدیث کے خلاف لکھی گئی کتب:

1- اثبات الخبر فی رد منکر الحدیث والاثر/ عبدالستار حسن پوری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2- السنۃ ومکانتھا فی التشریع الاسلامی/ مصطفیٰ حسن السباعی

3- اسلامی معاشرے میں سنت کی اہمیت/ علامہ محمد اسد

4- اقبال اور منکرین حدیث/ محمد عرفان صاحب

5- اسلام کے مجرم کون؟/ محمد حسین میمن (خادم حدیث رسول ﷺ)

6- انکار حدیث کے نتائج/ محمد سرفراز صفدر

7- انکار حدیث یا انکار رسالت/ سید معین الدین

8- اہتمام المحدثین/ محمد لقمان السلفی

9- تفہیم اسلام/ مسعود احمد (بی ایس سی)

10- پرویز اور قرآن/ مفتی مراد اللہ مراد

11- پرویز نے کیا سوچا/ ڈاکٹر سبطین لکھنوی

12- برق اسلام بجواب رسالہ طلوع اسلام/ محمد شرف الدین

13- بخاری اور مسلم کو مذہبی داستانیں بنانے کی ناکام کوشش/ مولانا ارشاد الحق اثری

14- پرویز کا اسلام/ منشی عبدالرحمن خان

15- انتخاب حدیث/ عبدالغفار حسن عمر پوری

16- اتباع سنت/ سید بدیع الدین شاہ راشدی

17- قرآن مقدس اور حدیث مقدس/ محمد حسین میمن (خادم حدیث رسول)

18- عظمت حدیث/ مولانا عبدالغفار حسن

19- یہودی سازش اور فتنہ انکار حدیث/ انعام اللہ جان

20- تدوین حدیث/ مناظر احسن گیلانی

21- زوابع فی وجہ السنۃ قدیما وحدیثا/ صلاح الدین مقبول احمد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

22- دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن/ ثناء اللہ امرتسری
23- دراسات فی الحدیث النبوی/ ڈاکٹر محمد مصطفیٰ الاعظمی
24- الدفاع عن الصحیحین دفاع عن الاسلام/ علامہ الجوہی
25- حل مشکلات الاحادیث النبویہ/ امام قصیمی
26- خود انصاف کیجیے/ مسعود احمد
27- حدیث کی اہمیت/ محمد رفیق
28- دفاع حدیث/ عبدالرحمٰن کیلانی
29- حمایت حدیث/ محمد عبداللہ حنیف
30- مقالات حدیث/ محمد اسماعیل سلفی
31- دوام حدیث/ حافظ محمد گوندلوی
32- جمع القرآن والاحادیث/ مولانا ابوالقاسم بناری
33- حجیت سنت/ عبدالغنی عبدالخالق
34- تفہیم حدیث/ محمد حسین میمن (خادم حدیث رسول ﷺ)
35- حجیت سنت/ مترجم خالد گھرجاکھی
36- احادیث الصحیحین بین الظن والیقین/ ثناء اللہ زاہدی
37- حقیقت حدیث/ عبدالرحمٰن خان
38- دفاع حدیث/ عبدالرحمٰن کیلانی
39- آئینہ پرویزیت/ عبدالرحمٰن کیلانی
40- آئینہ غامدیت/ مولانا عبدالوکیل ناصر
41- امراۃ القرآن کا تحقیقی جائزہ/ مولانا عبدالوکیل ناصر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

42- حجیت حدیث/ عبدالعزیز بن باز

43- حجیت حدیث/ محمد تقی عثمانی

44- منکرین حدیث کا جنازہ/ سید محمد احسن

45- فتنہ انکار حدیث کا منظر وپس منظر/ افتخار احمد بلخی

46- احادیث متعارضہ اور ان کا حل/ محمد حسین میمن (خادم حدیث رسول ﷺ)

47- کتابت حدیث عہد نبوی میں/ ابوبکر غزنوی

48- مکتوب لطیف فی حجیت حدیث/ محمد سرفراز خان چودھری

49- فتنہ انکار حدیث/ رشید احمد مفتی

50- کتابت حدیث/ منت اللہ رحمانی

51- قرآنی تعزیرات بجواب پرویزی خرافات/ منور حسین الدہلوی

یہ وہ چند کتابوں کے نام ہیں جو دفاع حدیث اور منکرین کے شبہات پر لکھی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف رسالوں اور جرائد وغیرہ میں بھی اس موضوع پر تفصیلی معلومات موجود ہیں۔ قارئین کرام اب ہم ان اعتراضات کو نقل کریں گے جو پادریوں اور مستشرقین کی جانب سے احادیث پر اٹھائے جاتے ہیں اور ان شاء اللہ ان اعتراضات کے جواب بھی ہم ساتھ ہی ساتھ تحریر کیے دیتے ہیں تاکہ یہ بات واضح ہو جائے کہ احادیث مبارکہ پر کیے گئے تمام اعتراضات بے معنی ہیں یہ صرف پادریوں اور منکرین کی تلبیسات اور ہفوات ہیں۔

نبی کریم ﷺ کا حافظہ اتنا کمزور تھا کہ آپ آیات قرآنی بھی بھول جایا کرتے تھے: (نعوذ باللہ)

مستشرق ڈی۔ ایس۔ مارگولیوتھ نے صحیحین کی ایک حدیث پر اعتراض کرتے ہوئے یہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واضح کیا کہ حدیثی بیانات کے مطابق حفاظت قرآن مشکوک ہے۔ ❶

وہ روایت جسے مارگولیتھ نے تختہ مشق بنانا چاہا وہ درج ذیل ہے:

نبی کریم ﷺ کا قرآنی سورت کو بھول جانا:

((عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يَقْرَأُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَرْحَمُهُ اللَّهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً مِنْ سُورَةِ كَذَا .)) ❷

''ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو مسجد میں قرآن پڑھتے سنا تو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اللہ اس پر رحم کرے اس نے مجھے فلاں سورت کی فلاں فلاں آیتیں یاد دلا دیں۔''

اس روایت کو ذکر کرنے سے مارگولیتھ اس بات کو ثابت کرنا چاہ رہا ہے کہ نبی کریم ﷺ خود دینی احکامات اور قرآنی آیات کو بھول جایا کرتے تھے۔ لیکن یہ اعتراض بے حد فضول ہے لچر اور بے بنیاد ہے کیونکہ یہاں بھولنے سے مراد وہ بھولنا نہیں ہے کہ جسے نسیان کا شکار کہا جاتا ہے بلکہ یہاں پر بات صرف اتنی سی ہے کہ بندہ کو وہ چیز یاد تو ہوتی ہے مگر اس چیز کا ذکر ذہن میں مستحضر نہیں ہوتا تو کسی کے کہنے یا ذکر کرنے سے وہ چیز فوراً حافظے میں تازہ ہو جایا کرتی ہے بس اس حدیث میں بھولنے سے مراد صرف یہی ہے نہ کہ وہ بھولنا جو حافظے سے خارج ہو جائے۔ دوسری بات یہ بھی ہے جو اصولی قاعدہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کا بھولنا ہماری طرح کا ہرگز نہیں ہوتا بلکہ اگر نبی کریم ﷺ کسی دینی مسئلے کو بھول جایا کرتے تھے تو اس بھول سے بھی بڑی حکمتیں وابستہ ہوا کرتی تھیں۔ یاد رکھیں! نبی

❶ "Margaliquth D.S. Encyclopaedia of Reugion and Ethies P: 543.

❷ صحيح بخاری، كتاب الشهادات، رقم الحديث: 2655.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریم ﷺ کے بھول کی دو قسمیں ہیں علامہ اسماعیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ

"النسیان من النبی ﷺ لشیء من القرآن یکون علی قسمین: احدهما نسیانه الذی یتذکره عن قرب، وذالك قائم بالطباع البشریة، وعلیه یدل قول ﷺ فی حدیث ابن مسعود فی السهو، "انما انا بشر مثلکم انسی کما تنسون والثانی ان یرفعه الله عن قلبه علی ارادة نسخ تلاوته، وهو المشار الیه بالاستثناء.)) ❶

"نبی کریم ﷺ کا نسیان قرآن میں دو طرح کا تھا، اور وہ جو نسیان عارضی ہوا کرتا ہے جو جلد ہی یاد آیا تا ہے۔ (جیسے کہ وہ روایت جس پر مارگیولیتھ نے اعتراض کیا ہے کیونکہ وہ بھولنا ذہن سے خارج ہونا نہ تھا بلکہ اس کا اس وقت مستحضر نہ ہونا تھا) جیسا کہ بشری طبیعت کا تقاضا ہے، اسی پر نبی کریم ﷺ کی ایک حدیث ہے کہ "انما انا بشر مثلکم انسی کما تنسون" "میں بھولتا ہوں جس طرح تم بھولتے ہو" اور دوسرا یہ ہے کہ کسی آیت کی نسخ تلاوت آپ ﷺ کے دل ہی سے اٹھا لیا جائے اس طرف اشارہ اس آیت میں ہے کہ "سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنسَىٰ إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ" "عنقریب ہم آپ کو پڑھائیں گے، آپ نہ بھولیں گے مگر جو اللہ چاہے۔" اور کہتے ہیں کہ جو پہلی قسم ہے (جس میں نبی کریم ﷺ کا کسی شے کا وقتاً ذہن میں استحضار نہ ہونا ہوتا ہے تو وہ بھی مضر نہیں کیونکہ فرمان الٰہی ہے) ہم نے اس ذکر کو نازل کیا اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔ (الحجر 9) اور جہاں تک ثانی کا تعلق ہے اس کے لیے یہ آیت

❶ فتح الباری لابن حجر العسقلانی: 73/10.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ ''جس آیت کو ہم منسوخ کر دیں یا بھلا دیں اس سے بہتر یا اس جیسی اور لاتے ہیں۔'' (البقرۃ:106)

اسماعیل رحمہ اللہ کے ان اقتباسات سے بات مزید واضح ہوئی کہ اگر کسی چیز کو رسول اللہ ﷺ بھول گئے تو اس میں بھی امت کے لیے بڑے فوائد ہیں جیسا کہ نماز کی رکعتوں کا بھولنا اس مقام پر یہ بھولنا بھی امت کے لیے ایک تعلیم تھی کیونکہ وہاں پر سجدہ سہو کا طریقہ بتلانا عملاً مقصود تھا۔ دوسری بات یہ کہ ہماری زیر بحث حدیث میں بھولنا وہ بھولنا نہ تھا جس کو مارگولیتھ باور کروانے کی سعی میں لگا ہوا ہے بلکہ وہ صرف یہ تھا کہ اس وقت اس آیت کا مقام ذہن میں مستحضر نہ تھا کیونکہ اگر کوئی آیت نبی کریم ﷺ کو بھلا دی جاتی تو نبی کریم ﷺ اس کے یاد آنے پر یہ نہ فرماتے کہ مجھے آیت یاد آ گئی میں بھول گیا تھا بلکہ اس موقع پر وضاحت سے یہ ارشاد ہوتا ہے کہ یہ آیت منسوخ کر دی گئی دوسری اس بات کو بھی یاد رکھنا انتہائی ضروری ہے کہ شریعت کے تمام مسئلے جو نبی کریم ﷺ سے ثابت ہیں اس کی حفاظت کا بندوبست غیر معمولی طریقے سے ہوا ہے اور اس کی حفاظت کی کلی ذمہ داری باری تعالیٰ کے ذمہ ہے۔ لہٰذا اس کے بعد اگر کوئی مارگولیتھ کی طرح بے کار کا اعتراض جھڑے تو ہم ایسے لوگوں پر صرف ماتم ہی کر سکتے ہیں کسی نے خوب کہا تھا:

اگر آنکھیں ہوں بند تو شفق کا کیا قصور

احادیث کا قلمبند ہونا عہد نبوی کے کئی سال بعد وجود میں آیا

یہ اعتراض بھی فضول ہے کیونکہ حدیث رسول ﷺ کا قلمبند کروانا عہد نبوی سے ہی بایں طور پر ثابت ہو جاتا ہے کیونکہ احادیث رسول ﷺ قرآن مجید کا خلاصہ اور تشریح ہے لہٰذا یہ ضروری تھا جہاں قرآن مجید کی حفاظت کرنا تھی ساتھ ہی ساتھ احادیث کی بھی حفاظت ضروری تھی۔ جن کی حفاظت کے لیے ہر دور میں غیر معمولی انتظامات کیے گئے۔ چند

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احادیث اس موقف کو ثابت کرنے کے لیے نذر قرطاس ہیں:

① ابو راشد الحرانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نے میرے سامنے ایک کتاب رکھی اور فرمایا:

((هذا ما كتب لي رسول الله ﷺ.)) ❶

''یہ وہ کتاب ہے جو رسول اللہ ﷺ نے لکھ کر مجھے دی تھی۔''

② سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

((كتب رسول الله ﷺ كتاب الصدقة.)) ❷

''یعنی رسول اللہ ﷺ نے کتاب الصدقہ لکھوائی تھی۔''

③ موسیٰ بن طلحہ رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ

((عندنا كتاب معاذ عن النبي ﷺ.)) ❸

''ہمارے پاس معاذ رضی اللہ عنہ کی کتاب ہے جو انھوں نے نبی کریم ﷺ سے لکھی تھی۔''

④ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

((كتب النبي ﷺ على كل بطن عقوله ثم كتب انه لا يحل لمسلم ان يتولى مولى رجل مسلم بغير إذنه ثم اخبرت انه لعن في صحيفته من فعل ذالك.)) ❹

''رسول اللہ ﷺ نے لکھوایا تھا کہ دیت عصبہ کے ذمہ واجب الاداء ہے پھر یہ بھی لکھوایا تھا کہ کسی مسلم کو جائز نہیں کہ کسی دوسرے مسلم کے مولیٰ کو بغیر اس کی

❶ رواه الترمذي في كتاب الدعوات.
❷ ابوداود، كتاب الزكاة، رقم الحديث:1568.
❸ سنن الدارقطني، كتاب الزكاة، رقم الحديث:4128.
❹ صحيح مسلم، كتاب العتق، رقم الحديث:1507.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اجازت کے اپنا مولیٰ بنا لے پھر مجھے خبر دی گئی کہ آپ نے اس کتاب میں اس کام کرنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔"

⑤ امام شوکانی رحمہ اللہ روایت نقل فرماتے ہیں کہ

((ان رسول اللہ ﷺ کتب الی اهل الیمن کتاب ، فیه الفرائض والسنن والدیات وبعث به عمرو بن حزم .))❶

"یعنی جب رسول اللہ ﷺ نے عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو یمن کا عامل بنا کر بھیجا تو اہل یمن کے لیے ایک کتاب بھی لکھوا کر مرحمت فرمائی تھی جس میں فرائض، سنن اور دیات کے مسائل تحریر تھے۔"

اس کے علاوہ نبی کریم ﷺ سے لکھنے کی ترغیب بھی کتب احادیث میں موجود ہے کہ آپ علیہ السلام نے وقتاً وقتاً حفظ کے ساتھ ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو احادیث قلمبند کرنے کا بھی حکم دیا، چنانچہ صحیح بخاری میں حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک یمنی صحابی کی درخواست پر کہ انہیں احادیث لکھوا دی جائیں تو آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا:

⑥ ((اُكْتُبُوا لأبي شاه .))❷

"یہ احادیث ابو شاہ رضی اللہ عنہ کو لکھ کر دے دو۔"

⑦ اسی طرح سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اكتب فوالذي نفسي بيده ما يخرج منه الا حق .))❸

"احادیث لکھا کرو قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس منہ سے حق کے سوا کچھ نہیں نکلتا۔"

⑧ عطاء بن رباح رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ وہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ:

❶ نیل الاوطار: 3523/8۔ ❷ صحیح بخاری، کتاب العلم، رقم الحدیث: 112۔
❸ سنن ابی داود، رقم الحدیث: 250۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انھوں نے نبی کریم ﷺ سے کہا" کیا میں علم کو قید کرلوں (لکھ لوں)؟ فرمایا علم کو قید کرلو۔ ❶

⑨ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں سے جو آدمی زبان سے اسلام کا اقرار کرتا ہے اس کا نام لکھ لو، تعمیل حکم میں ہم نے ایک ہزار پانچ سو (150) آدمیوں کے نام لکھے۔ ❷

⑩ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

"ان النبی ﷺ امره ان یتعلم کتاب الیهود حتی کتبت للنبی ﷺ کتبه واقراته کتبهم اذا کتبوا إلیه." ❸

"نبی کریم ﷺ نے مجھے یہود کی کتاب (عبرانی) سیکھنے کا حکم دیا حتیٰ کہ میں نے ان کے لیے نبی کریم ﷺ کے خطوط لکھے اور جو خط وہ نبی کریم ﷺ کو لکھتے وہ انھیں پڑھ کر سناتا۔"

ان مسائل کی وضاحت کے بعد محمد عجاج الخطیب اپنی کتاب "السنة قبل التدوین" میں لکھتے ہیں کہ

"وإذا كانت الأخبار الدالة على اباحة الكتابة منها خاص كخبر ابی شاه." ❹

"یہ احادیث اس بات پر دال ہیں کہ کتابت حدیث (نبی کریم ﷺ کے دور میں) مباح تھا جیسا کہ خاص خبر ابو شاہ کی ہے۔"

یعنی ابو شاہ صحابی کی خبر خاص اس لیے ہے کہ یہ خبر نبی کریم ﷺ کے آخری ایام کی تھی چنانچہ اس خبر سے وہ شبہ بھی دور ہو جاتا ہے کہ احادیث لکھنے کی ممانعت نبی ﷺ سے ثابت

❶ جامع بیان العلم: 173/1.
❷ صحیح بخاری: 430/1.
❸ صحیح بخاری، رقم: 7195.
❹ السنة قبل التدوین: ص305.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے چنانچہ یہ واقعہ ابوشاہ رضی اللہ عنہ کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری دنوں کا تھا تو احادیث قلمبند کرنے کا حکم ناسخ ہوگا اور نہ لکھنے کی روایات منسوخ ہوں گی یہی وجہ ہے کہ ابوشاہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو خاص مقام حاصل ہے۔ ان تمام مباحث اور دلائل کا خلاصہ یہی ہے کہ احادیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مبارک میں بھی لکھی جا رہی تھیں اور اس کے بعد صحابہ، تابعین، تبع تابعین اور محدثین کے دور میں بھی اسے قلمبند کرنے کا بھرپور اہتمام کیا گیا۔

احادیث کا آپس میں تعارض ہونا:

مستشرقین اور منکرین نے ہر زاویے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی اور آپ کی احادیث پر تیر برسائے یہ شوشہ کہ احادیث میں ان گنت مقامات پر تعارضات ہیں جو اس بات کی مبین دلیل فراہم کرتے ہیں کہ احادیث کا تعلق نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہیں ہے بلکہ اس کا حقیقی تعلق واضعین حدیث کے ساتھ ہے۔

یہ اعتراض بھی بقیہ اعتراضات کی طرح صرف دجل ہی ہے کیونکہ اگر بظاہر احادیث میں کہیں تعارض اور ٹکراؤ نظر بھی آتا ہے تو وہ تعارض حقیقی نہیں ہوتا شرط یہ ہے کہ حدیث ٹکسالی سند سے مروی ہو کیونکہ احادیث کا مجموعہ اور آپ علیہ السلام کی تعلیمات کا ذخیرہ ایک ساتھ نازل نہیں ہوا بلکہ آپ علیہ السلام نے اپنی نبوت کے تئیس سالہ ایام میں وقتاً وقتاً احادیث حفظ کروائیں اور قلمبند کروائیں چنانچہ حدیث سے پہلوتہی برتنا یہ کہہ کر کہ اس میں تعارضات ہیں یہ کوئی دانشمندی نہیں۔ اختلافات حدیث اور اس کے تعارض کو رفع کرنے کے لیے مستقل کتابیں تحریر کی گئی ہیں جو اس بات کی دلیل مہیا کرتی ہیں کہ احادیث صحیحہ میں تعارض حقیقی نہیں ہے چنانچہ اس فن پر علماء محققین نے نقدگراں تحریرات فرمائیں۔

امام شافعی رحمہ اللہ جو کہ امام الائمۃ ہیں آپ کا نام ابوعبداللہ محمد بن ادریس الشافعی رحمہ اللہ (المتوفی 204ھ) آپ کی کتاب تعارضات کے رفع پر لکھی ہوئی ہے بنام ''اختلاف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحدیث'' ہے۔ ❶

اسی طرح سے ابو محمد عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ (المتوفی 376ھ) نے بھی اس فن پر کتاب تصنیف فرمائی ہے'' تاویل مختلف الحدیث'' کے نام سے۔

امام ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامۃ الطحاوی رحمہ اللہ (المتوفی 321ھ) نے بھی اس فن پر عظیم کام کیا ہے۔''شرح مشکل الآثار'' کے نام سے۔ ❷

اس فن پر ایک اور کتاب الحافظ ابی بکر محمد بن الحسن بن فورک (المتوفی 406ھ) نے بھی تحریر فرمائی بنام ''مشکل الحدیث وبیانہ'' اس کتاب کی تحقیق الدکتور عبدالمعطی امین قلعجی نے فرمائی ہے۔ یہ وہ علماء ہیں جنھوں نے مستشرقین اور منکرین کے شبہات کو اپنی تحریرات کے ذریعے سے زمین بوس فرما دیا اور واضح کر دیا کہ احادیث صحیحہ میں حقیقی تعارض کا کوئی وجود نہیں ہے چنانچہ علامہ ابن القیم رحمہ اللہ اس مسئلے پر روشنی ڈالتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ

''نحن نقول: لا تعارض بحمد لله بين أحاديث الصحيحة، فإذا وقع التعارض فإما أن يكون أحد الحديثين ليس من كلامه ﷺ وقد غلط فيه بعض الرواة مع كونه ثقة ثبتا، فالثقة يغلط، أو يكون أحد الحديثين ناسخا للآخر إذا كان مما يقبل النسخ، أو يكون التعارض في فهم السامع لا في نفس كلامه ﷺ فلا بد من وجه من هذه الوجوه الثلاثة ......'' ❸

❶ یہ کتاب امام شافعی رحمہ اللہ کی تصنیف ''الام'' کی ساتویں جلد میں ضم ہے۔

❷ یہ کتاب دو جلدوں میں ''دار الکتب العلمیۃ'' سے شائع ہوئی بعد میں اس کتاب کو بہترین اسلوب میں ڈھالا گیا اور ''شعیب الارناووط'' کی تحقیق کے ساتھ بہترین طبع سے آراستہ ہوئی جسے ''موسسۃ الرسالۃ'' نے سولہ ضخیم جلدوں میں شائع کیا اس کتاب کی مزید فقہی ترتیب ابو الحسین خالد محمود الرباط نے سرانجام دی جو کہ ''تحفۃ الاخیار'' کے نام سے ''دار بلنسیۃ'' نے شائع کی ہے۔

❸ زاد المعاد: 149/3.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ ابن القیم رحمہ اللہ کے اقتباسات کا خلاصہ یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کی احادیث میں تضاد ہونا یہ ناممکنات میں سے ہے۔ اگر کسی جگہ بظاہر تعارض دکھائی دیتا ہے تو یہ راوی کی غلط یا پھر دو احادیث میں ایک ناسخ ہوگی یا پھر منسوخ ہوگی جس کی وجہ سے سامع تعارض کا شکار ہو جاتا ہے، حالانکہ تعارض حدیث میں نہیں ہوتا، اور جو دو احادیث صحیح، صریح، ہوں اور متضاد بھی ہوں اور وہ ناسخ بھی نہ ہوں تو پھر (جان لو) اس کی اصل نہیں پائی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ کی پناہ (کہ ہم اس چیز کو قبول کریں) کہ جو نبی محمد ﷺ صادق اور مصدوق ہیں کہ آپ کی بات میں تعارض ہو جبکہ آپ کے ہونٹوں سے حق کے سوا کچھ جاری نہیں ہوتا۔

علامہ ابن القیم رحمہ اللہ کی گفتگو کا خلاصہ یہ ہے کہ احادیث صحیحہ میں تعارض حقیقی کا ہونا ناممکنات میں سے ہے لہٰذا احادیث صحیحہ میں حقیقی تعارض کا شاخسانہ صرف مستشرقین اور منکرین ہی کا ہے۔

نبی کریم ﷺ کی خانگی زندگی پر اعتراضات:

انبیاء علیہم السلام کی مبارک زندگیاں چونکہ غیر معمولی زندگیاں ہوا کرتی ہیں اور انہی کے ہاتھوں امت کی حجت کے واسطے معجزات بھی دکھائے جاتے ہیں۔ ان کی خانگی زندگیاں اس قدر وسعتوں والی ہوتی ہیں جن کی مثالیں ملنا مشکل ہیں، پوری امت کی انسانیت کی تعلیم و تربیت نبی کریم ﷺ کے کندھوں پر رکھی گئی تھی اور امت کی خواتین کی ابتدائی تعلیم و تربیت بھی آپ علیہ السلام کے گھر سے ہوا کرتی تھی، یہی وجہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی ایک سے زائد بیویاں اسی مسئلے سے نسبت رکھتی ہیں۔ مستشرقین اور پادریوں کا ہمیشہ یہی وتیرہ رہا کہ وہ بغیر سوچے اور سمجھے آخری نبی محمد ﷺ اور اسلام کے خلاف حملے کرتے ہیں، ان اشکالات کے تیروں میں ایک تیر آپ علیہ السلام کے تعدد ازواج پر بھی ہے۔ چونکہ بعض اشیاء ایسی ہوا کرتی ہیں جن میں انبیاء علیہم السلام کو مستثنیٰ امور (Exceptional Matters) دیئے جاتے ہیں ان امور میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعدد ازواج بھی اسی قبیل سے ہے۔ پادریوں کو یہ تعدد ازواج نبی کریم ﷺ کی زندگی میں تو نظر آ گیا مگر بائبل میں متعدد جگہوں پر دیگر انبیاء علیہم السلام کی ایک سے زائد بیویوں کا ذکر ہے وہ انہیں ہرگز نظر نہیں آیا، مثلاً

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی تین بیویاں تھیں۔ [1]

سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے لیے بھی بے تعداد بیویوں کا جواز تھا۔ [2]

سیدنا داود علیہ السلام کی نو (9) بیویاں تھیں۔ [3]

سیدنا سلیمان علیہ السلام کی سات سو بیویاں تھیں۔ [4]

حالانکہ یہ تمام انبیاء علیہم السلام مخصوص قوموں کے لیے مبعوث کیے گئے تھے اور آپ علیہ السلام پوری انسانیت کے لیے مبعوث ہوئے۔ تو اس اعتبار سے تبلیغی ذمہ داریاں آپ پر زیادہ تھیں اگر ان حالات میں آپ علیہ السلام سے گیارہ نکاح ثابت ہوئے تو کون سا پہاڑ ٹوٹ پڑا جبکہ بائبل کے حوالے سے سابقہ انبیاء نے بھی تعدد ازواج کو اپنایا حالانکہ ان پر پوری انسانیت کی ہدایت کی فکر لاگو نہ تھی۔ یہ بات میں اس لیے رقم کر رہا ہوں کہ آپ ﷺ کی تمام ازواج کے ساتھ نکاح میں حکمتیں پنہاں تھیں جنھیں اعتراض کرتے ہوئے مستشرقین اور پادری حضرات شیر مادر سمجھ کر ہضم کر جاتے ہیں۔ آپ علیہ السلام کے تمام نکاحوں میں حکمتیں موجود تھیں جن میں اعلیٰ قسم کے مقاصد کا حصول بھی تھا مثلاً

(1) تعلیمی مقاصد:

عورتوں کی تعلیم و تربیت اور انہیں دینی احکامات سکھانا۔

[1] پیدائش: 4/16، 15/18، 25/1۔ [2] استثناء: 21/ 10-13۔

[3] دیکھیے تفصیل کے لیے "رحمۃ للعالمین" قاضی محمد سلیمان منصور پوری ص 118۔

[4] 1 سلاطین: 3/11۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

② تشریعی مقاصد:

زمانہ جاہلیت کی رسومات کو ملیامیٹ کرنا جن کی وجہ سے انسانی معاشرہ سنگین نقصانات کا شکار تھا۔ اس بات کا اعتراف مشہور مستشرق منگمری واٹ نے بھی کیا ہے چنانچہ وہ لکھتا ہے:

"The criticism of Muhammad, then was based on a pre-islamic idea that was rejected by Islam, and one aim of Muhammad in contracting the marriage was to break the hold of the old idea over men's conduct, how important was the aim compared with others which he might have had."

''زینب بنت جحش سے محمد (ﷺ) کی شادی کے وقت ان پر جو تنقید ہوئی تھی اس کی وجہ زمانہ جاہلیت کی ایک رسم تھی جس کو اسلام نے ختم کر دیا۔ اس شادی سے محمد (ﷺ) کا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ لوگوں کے رویے پر اس پرانی رسم کا جو غلبہ تھا اس کو ختم کیا جائے، اس شادی کا یہ مقصد اس کے دیگر ممکنہ مقاصد کے مقابلے میں کتنا اہم تھا۔'' [1]

③ اجتماعی مقاصد:

جس کے ذریعے سے بڑے بڑے خاندانوں کو یکجا کر دیا گیا جن کی باہم رشتہ داریاں مشکل دکھائی دے رہی تھیں آپ ﷺ کے نکاح کی وجہ سے عرب کے بڑے بڑے قبائل میں اجتماعیت قائم ہوگئی۔

④ سیاسی مقاصد:

نبی کریم ﷺ کی شادیوں کی حکمتوں میں ایک حکمت یہ بھی تھی کہ دشمنوں کے دلوں کو

[1] محمد ایٹ مدینہ: ص 330۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیتا جائے۔ آپ علیہ السلام کی شادیوں کی برکات کے ثمرات میں سیاسی مقاصد کی ترویج بھی پائی گئی ہے جس کی تفصیل سیرت اور تاریخ کی کتابوں میں موجود ہے۔

مسیحی محقق منٹگمری واٹ اس حکمت کا تجزیہ کرتے ہوئے اعتراف کرتا ہے کہ

"The last feature to be noted about Muhammad's marriage is that he used both his own and those of the closest companions to further policial ends."

''محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی شادیوں کے بارے میں جس آخری بات کو ذہن میں رکھنا ضروری ہے وہ یہ ہے کہ وہ اپنی اور اپنے قریبی ساتھیوں کی شادیوں کو سیاسی مقاصد کے لیے استعمال فرمایا کرتے تھے..... محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اپنی تمام شادیوں میں سیاسی تعلقات میں اضافہ کا مقصد کارفرما نظر آتا ہے۔'' [1]

ان مقاصد کے علاوہ اور بھی مقاصد آپ علیہ السلام کے نکاح میں پائے جاتے ہیں لہٰذا یہ اعتراض کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنی بیویوں کی کیا حاجت تھی، تو اس کا جواب یہی ہے کہ یہ تمام نکاح عظیم مقاصد کے حصول کے لیے تھے نہ کہ خواہشات کی تکمیل...... اور ویسے بھی اگر کسی شخص کا نکاح صرف خواہشات کی تکمیل ہی ہو تو وہ صرف اور صرف کنواری ہی کو پسند کرے گا مگر آپ علیہ السلام کی شادیوں کی طرف اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کی طرف حقیقی نگاہ سے دیکھا جائے تو وہاں ایسا کچھ نظر نہیں آتا۔ درج ذیل چارٹ کو دیکھیے جس سے بخوبی اندازہ ہو جائے گا کہ پادریوں کے اعتراضات مکڑی کے جالے سے بھی کمزور ہیں۔

نمبر شمار	اسماء امہات المومنین	عمر بوقت شادی	کیفیت
1	خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا	40	دو مرتبہ بیوہ شدہ

[1] محمد ایٹ مدینہ: ص 287۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2	سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا	50	بیوہ
3	عائشہ بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا	9	کنواری
4	حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا	22	بیوہ
5	زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا	30	بیوہ
6	ام سلمہ بنت ابوامیہ رضی اللہ عنہا	26	بیوہ
7	زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا	38	مطلقہ
8	جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا	20	بیوہ
9	ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا	36	بیوہ
10	صفیہ بنت حیی بن اخطب رضی اللہ عنہا	17	بیوہ
11	میمونہ بنت حریث رضی اللہ عنہا	30	بیوہ

نبی کریم ﷺ کی بیوہ اور طلاق یافتہ ازواج کی شرح 91 فیصد ہے۔ اس کے باوجود اگر کوئی شخص لکیر پیٹتا رہے تو پھر اس پر ماتم ہی کیا جائے گا کیونکہ حق اور سچ کے خلاف باطل نظریات کی ترویج کرنا ظلم ہی ہے اس کے سوا کچھ نہیں۔ (1)

تاریخ اور حدیث میں فرق:

تاریخ اور حدیث کی حیثیت کو یکجا کرنے کے لیے بھی منکرین نے اپنی ایڑی چوٹی کا زور لگایا ہے اور اپنی فکری کٹ حجتیاں امت کے ذہنوں میں نقش کرنے کے لیے یہ باور کروانے کی کوشش کی کہ احادیث کا مقام صرف تاریخ کی طرح ہے یعنی احادیث اور تاریخ

(1) تفصیل کے لیے راقم کی کتاب ''تعدد ازواج نبی ﷺ پر شبہات اور ان کے جوابات'' کا مطالعہ بے حد مفید رہے گا۔ ان شاء اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں کوئی خاص فرق نہیں ہے، اس مقصد کا حصول یہی دکھلائی دیتا ہے کہ ان غلط عقائد کے ذریعے سے یہ حضرات اپنے مذموم عقائد کو لوگوں کے ذہنوں میں بآسانی بٹھا سکتے ہیں کیونکہ اگر احادیث کو تاریخ کہہ دیا گیا تو اس کی حیثیت از خود کم ہوتی چلی جائے گی جس کی وجہ سے مجموعہ احادیث کو رد کرنا انتہائی آسان ہوگا۔ کیونکہ تاریخی کتابیں دنیا بھر میں موجود ہیں اور ان میں کوئی ایک بھی ایسی شرط نہیں ہوتی جو کہ تحقیقی زاویہ کو پورا کرتی ہو اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہوئے ایک مورخ کا بیان ہے کہ:

''کسی زمانے کے حالات جب قلمبند کیے جاتے ہیں تو یہ طریقہ اختیار کیا جاتا ہے کہ ہر قسم کی بازاری افواہیں قلمبند کر لی جاتی ہیں۔ جن کے راویوں کا نام ونشان تک معلوم نہیں ہوتا۔ ان افواہوں سے وہ واقعات منتخب کر لیے جاتے ہیں، جو قرائن وقیاسات کے مطابق ہوتے ہیں، تھوڑے زمانے بعد (کتابی شکل اختیار کرنے کے بعد) یہی مجموعہ ایک دلچسپ تاریخی کتاب بن جاتا ہے۔ یورپ کی اکثر تصانیف اسی طرز پر لکھی گئی ہیں۔''[1]

تاظر میں اگر مورخین کو کوئی قلمی نوشتہ مل جائے یا پھر زمین میں دفن کوئی پتھر کوئی تحریر مل جائے جو قدیم ہو تو ان عقل پرستوں کے نزدیک اس کی قدر ومنزلت اتنی بلند ہو جاتی ہے کہ اس کی وقعت وحی الٰہی سے بھی بڑھ جاتی ہے۔ حالانکہ دفن شدہ اشیاء کا حصول کوئی علمی خدمت نہیں ہے اور نہ ہی اس کا تعلق علم کے ساتھ ملحق ہے، تاریخ کے میدان میں جس چیز کو اہمیت حاصل ہوتی ہے وہ ہے سوانح حیات جسے (Auto biography) کہا جاتا ہے، مگر اس کا حصار بھی ظن اور تخمینہ پر قائم ہوتا ہے وہ بھی ہرگز تحقیقی زاویوں کو پار نہیں کرتا۔ مزید اس تفصیل کو سمجھنے کے لیے کہ ہرگز تاریخ حدیث کی صحت اور اس کے ضوابط وشرائط کا مقابلہ

[1] آئینہ پرویزیت ، ص 632

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں کر سکتی ایک تجزیہ پیش خدمت ہے جس سے آپ کو بخوبی حدیث کی اہمیت اور حیثیت کا علم ہوگا۔

تاریخ اور حدیث کے ضوابط کا تقابل:

① تاریخ کا مکمل دارومدار صرف انسانی کاوشوں پر ہے ...... جبکہ احادیث کا دارومدار وحی الٰہی اور اللہ تعالیٰ کی حفاظت پر ہے۔

② تاریخ کا اصل منبع اور سرچشمہ مؤرخ ہوا کرتا ہے ...... جبکہ احادیث کا اصل سرچشمہ نبی کریم ﷺ کی ذات گرامی ہے۔

③ تاریخ میں الزامات اور فضولیات کی ایک لمبی چوڑی فہرست ہے ...... جبکہ احادیث میں تحقیق اور حقیقت پر مبنی احکامات ہیں۔

④ تاریخ کو درج کرنے کے لیے مورخ کسی بھی ضابطہ کا پابند نہیں ہوتا ...... جبکہ احادیث کو بیان کرنے کے لیے محدث مکمل اصول وضوابط کا پابند ہوتا ہے۔

⑤ تاریخ کی بنیاد افواہوں پر رکھی جاتی ہے جنہیں بعد میں قرائن اور قیاسات کے آئینے میں جانچا جاتا ہے ...... جبکہ احادیث کا اصل منبع تحقیق، عینی شاہدوں اور ثقہ لوگوں کے بیانات ہوتے ہیں۔

⑥ مؤرخ کو بسا اوقات حکمرانوں کو راضی کرنا پڑتا ہے ...... جبکہ محدث کا حکمرانوں سے کوئی لینا دینا نہیں ہوتا۔

⑦ مؤرخ کون ہے؟ علمی معیار کیا ہے؟ عقیدہ کیا ہے؟ اس سے کوئی تعلق نہیں ہوتا ...... جبکہ محدث کی ان تمام باتوں کی تفصیل معلوم ہونی چاہیے کہ عقیدہ کیا ہے وغیرہ وغیرہ

⑧ مؤرخ اپنی ذات کے حوالے سے اپنی خانگی زندگی کے حوالے اس کا کردار کیسا ہوا اس بات کو زیر بحث نہیں لایا جاتا ...... جبکہ احادیث بیان کرنے والے راوی کی ذاتی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندگی اور اس کا کردار سب سے پہلے زیر بحث ہوتا ہے۔

⑨ تاریخ بیان کرنے والے مؤرخ کے لیے اصول وضوابط کی کوئی قید نہیں...... جبکہ رواۃ الحدیث روایت حدیث کے ضوابط اور قانون کے مکمل پابند ہوتے ہیں۔

⑩ تاریخ میں کسی بھی حکمران اور اس کے قبیلہ کے حالات قلمبند کیے جاتے ہیں...... جبکہ حدیثی بیانات میں راوی الحدیث کے لیے قابل ذکر صرف ایک ہی ہستی ہوتی ہے۔

⑪ مؤرخ پر یہ پابندی عائد نہیں کہ وہ ان اخبارات کی وضاحت کرے کن ذرائع سے اس نے ان خبروں کو حاصل کیا...... جبکہ محدث کے لیے یہ انتہائی ضروری ہے کہ وہ ان تمام ذرائع کو مکمل بیان کرے مزید یہ کہ قبولیت کا شرف صرف انہی احادیث کو ملے گا جو باسناد صحیح پہنچی ہوں۔

⑫ تاریخ نویسی میں اپنے ذاتی رجحان، قومیت اور عصبیت کا بڑا عمل دخل ہوتا ہے...... جبکہ محدث کے لیے ایسی تمام چیزیں ممنوع ہیں کیونکہ وہ حدیثی روایت میں شرعی حدود وضوابط کا پابند ہوتا ہے۔

⑬ مؤرخین جتنے زیادہ ہوتے ہیں غلطیاں اتنی زیادہ ہوتی ہیں ''جتنے منہ اتنی باتیں'' کا مصداق بنتے ہیں...... جبکہ حدیث بیان کرنے میں محدثین کی جتنی بڑی جماعت روایت کرتی ہے وہ روایت تصحیح اور تصویب کے اعلیٰ مقام پر فائز ہوتی ہے۔

⑭ تاریخی بیان میں مؤرخ اپنی ذاتی رائے بھی دے سکتا ہے اور اگر غلطی ہو بھی جائے تو کوئی قدغن نہیں...... جبکہ راوی حدیث مکمل اس بات کا پابند ہوتا ہے کہ وہ حدیث کو روایت بالمعنی یا روایت باللفظ نقل کرے اپنی جانب سے ایک جملہ بھی شامل نہیں کر سکتا۔

⑮ تاریخ لکھنے والے مؤرخین معقول معاوضے پر پلتے ہوتے ہیں...... جبکہ محدثین لینا تو درکنار اپنا سب کچھ رسول اللہ ﷺ کی حدیث پر لٹا دیتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

16 تاریخ کا میدان صرف کسی علاقے میں مخصوص حوادث، یا سیاسی نظام کے ساتھ قلمبند ہوتا ہے...... جبکہ احادیث کا میدان وسیع سے وسیع تر ہے ہر وہ بات جس کا تعلق رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی سے ہو وہ اس کا میدان ہے۔

17 مورخ وقت کے حکمران کا بھی بسا اوقات پابند ہوتا ہے اس کی خوشی کے لیے تاریخ کی داستان میں تغیرات ہو سکتی ہیں...... جبکہ بیان حدیث میں محدث کا تعلق ہرگز حکومت وقت سے نہیں ہوتا بلکہ وہ حاکموں کی مجلسوں سے دور رہتے تھے۔

18 تاریخی بیانات میں مورخ کے لیے یہ کوئی شرط نہیں کہ وہ اپنے بیانات کو قلمبند کرنے کے ساتھ اس کو حفظ بھی کرے اور اسے دہرائے بھی...... جبکہ حدیثوں کے لیے محدثین کا حافظے کے ساتھ مدد حاصل کرنا یہ بڑا اہم ترین نکتہ ہوتا ہے اور مزید اسے قلمبند کرنے کے بعد اس کا دور بھی کیا جاتا ہے۔

19 مورخ تاریخی بیانات میں ثواب کی نیت سے کوئی کام نہیں کرتا...... جبکہ احادیث کو حفظ کرنے میں، تحریر کرنے میں اور اس پر عمل پیرا ہونے میں محدثین اجر وثواب کی نیت رکھا کرتے تھے۔

20 تاریخ بیان کرنے کے کوئی آداب شرعی نہیں ہیں...... جبکہ محدث حدیث بیان کرنے میں آداب اور پاکیزگی وغیرہ کا خاص خیال رکھتا ہے۔

یہ وہ فرق ہے تاریخ میں اور احادیثی بیانات میں جس کا جاننا ہر طالب علم کے لیے ضروری ہے اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ تاریخ ہرگز حدیثی بیان کا مقابلہ نہیں کر سکتی یہ صرف منکرین حدیث کا شوشہ ہے جو وہ عام مسلمانوں کو صراط مستقیم سے ہٹانے کے لیے چھوڑتے ہیں۔

☆......☆......☆

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 24

کیا تشریح قرآنی کا حق سلف صالحین کو نہیں بلکہ سائنسدانوں کو ہے؟

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا تشریح قرآنی کا حق سلف صالحین کو نہیں بلکہ سائنسدانوں کو ہے؟

ہمارے معاشرے میں جس طرح سے تقلید کا جمود عروج پر ہے بعین اسی طرح سے مغربی مفکرین کی ذہنی غلامی اور ان کے سائنسی بیانات سے محبت ایک المیہ بن چکا ہے، عہد حاضر میں جدت پسند اور مغربی غلامی والے ذہن یہی سمجھتے ہیں کہ قرآنی وہ آیات جن کا تعلق علم فلکیات، علم جنین وغیرہ سے ہے ان کی حقیقی اور تہہ تک پہنچنے والی تشریح آج کے سائنسدانوں کی مرہون منت ہے، یعنی ان حضرات کی سوچوں اور کٹ حجتیوں کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ تفاسیر جو اسلاف سے منقول ہیں جن حضرات نے نبی کریم ﷺ سے سیکھا پھر ان کے بعد صحابہ کے تلامیذ ان سب نے ان علوم کو اس نہج اور ڈگر پر نہ سمجھا جس طرح سے آج ان علوم کی تحقیقات منظر عام پر آرہی ہیں یعنی مختصر الفاظوں میں یوں سمجھئے کہ تفسیر بالماثور ان فنوں سے خالی ہے بلکہ ان فنون و علوم کو آج کی مغربی سائنس دان زیادہ بہتر سمجھتے ہیں۔ (العیاذ باللہ)

یہ سوچ آج کے پڑھے لکھے نوجوان کی سوچ ہے جب وہ اسلاف کی کتب کو اٹھاتا ہے تو اس کی تشنگی باقی رہ جاتی ہے اور وہ یہ سمجھتا ہے کہ اسلاف کی تفسیر اور تشریحات میں کمی ہے جس کو آج کی سائنس اور سائنس دان مکمل کر رہے ہیں حقیقت میں یہ عقیدہ اتنا خطرناک ہے کہ اس سے قرآن مجید کی کئی آیات کا انکار لازم آتا ہے کیونکہ ایمان کے لیے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمام ضروری شیء، کو اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کی زندگی مبارک میں مکمل کر دیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ (المائدۃ: 3)

''آج میں نے تمہارے لیے دین کو مکمل کر دیا اور تم پر اپنا انعام بھرپور کر دیا اور تمہارے لیے اسلام کے دین ہونے پر رضا مند ہو گیا۔''

آیت مبارکہ میں اکمال اور اتمام کا ذکر ہے یعنی دین اسلام میں ایمانیات، توحید تمام عقائد کے مسائل کو مکمل کر دیا گیا ہے اور اتمام کا لفظ اس نکتے پر دلالت کرتا ہے کہ زندگی گزارنے کے تمام تر طریقوں کو بھی اسلام نے مکمل کر دیا ہے یعنی فروع کو بھی مکمل فرما دیا گیا ہے۔ لہٰذا اب یوں کہنا کہ بہت ساری قرآنی آیات کی اصل حقیقت اسلاف کو معلوم نہ تھیں بلکہ اس کی تہہ تک آج کے کافر مغربی سائنسدان کر رہے ہیں تو لامحالہ یہ آیت مبارکہ سے واضح استہزاء ہے اور اس استہزاء کو بے ایمانی ہی کہا جائے گا۔

اس مسئلے کو باریکی سے سمجھنے کے لیے ہمیں چند نکات پر غور کرنا ہوگا، جس کے بعد ہم اس نتیجے پر بآسانی ادراک حاصل کر سکیں گے کہ کیا اسلام کا تشریح، تفسیر ان علوم کے حوالے سے نامکمل ہے؟

1. ایمان کو مکمل کرنے کے لیے کن چیزوں کا ہونا ضروری ہے؟
2. قرآن مجید میں جہاں بھی علم فلکیات، علم جنین اور مختلف علوم کا ذکر ہے یہ علوم کس چیز کے متقاضی ہیں؟
3. بعض آیات کریمہ سے غلط استدلال اور اس کا صحیح مفہوم۔
4. آئن اسٹائن کا جملہ کہ ''مذہب سائنس کے بغیر لنگڑی ہے'' اس کا تحقیقی جائزہ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

5 آج بھی آپ کی سائنس ان گنت اسلامی بیانات سے انکاری ہے۔

6 نتیجہ۔

یہ چھ قسم کے نکات ہیں جس پر غور کرنے سے ان شاء اللہ یہ بات واضح ہوگی کہ یہ نظریہ رکھنا کہ آج کی سائنس نے وہ کچھ واضح کر دیا جو ہمارے اسلاف سمجھ نہ سکے..... کتنا گمراہ کن ہے آیئے ہم بتدریج اس نظریہ کو دلائل کی نظروں سے دیکھتے ہیں۔

① ایمان کو مکمل کرنے کے لیے کن چیزوں کا ہونا ضروری ہے؟

ایمان کو مکمل کرنے کے لیے وہ ایمان ضروری ہے جس کو اللہ تعالیٰ کے آخری نبی سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ نے اپنے جانشینوں کو سکھایا یعنی وہی ایمان اللہ تعالیٰ کے نزدیک معتبر ہے جو صحابہ رضی اللہ عنہم کا ایمان تھا خود قرآن پاک اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ

﴿فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنتُم بِهِ فَقَدِ اهْتَدَوا﴾ (البقرۃ: 137)

''اگر وہ تم جیسا ایمان لائیں تو ہدایت پائیں۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ایمان وہ ایمان تھا جس کی بنیاد امام کائنات معلم انسانیت محمد ﷺ نے رکھی اور یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ صحابہ جیسا ایمان نہ کسی کا تھا اور نہ ہی تا قیامت کسی کو ایسا ایمان نصیب ہوگا، لیکن یہاں پر غور طلب بات یہ ہے کہ آیا انہیں یہ اعزاز کیوں کر نصیب ہوا؟ قرآن مجید، احادیث اور تاریخی اوراق پلٹنے سے یہ بات آشکارا ہوتی ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کو ہی اپنا اوڑھنا اور بچھونا بنایا تھا۔ آیات مبارکہ کی تشریح اس کے فہم کو حاصل کرنے کے لیے وہ بارگاہ رسالت مآب ﷺ ہی کی طرف رجوع کیا کرتے تھے. یعنی وہ احکامات جس کے ذریعے اللہ کی رضا اور خوشنودی تک رسائی ہو اسے نبی کریم ﷺ کی اطاعت میں انہوں نے تلاش کیا، مثلاً امام مسلم رحمہ اللہ کی صحیح مسلم میں یہ واقعہ موجود ہے کہ جب نبی کریم ﷺ معراج سے تشریف لائے تو ابوجہل کو یہ بات ہضم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہوئی کہ یہ کس طرح سے ممکن ہے کہ ایک آدمی ہزاروں کلومیٹر کا سفر طے کرے اور رات کے کچھ حصے میں آنا اور جانا بھی ہو یہ بات اس کی سمجھ میں نہیں آئی کیونکہ وہ مادی عینک سے دیکھنے کا پابند تھا اس لیے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ یہ کیسے ممکن ہے؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر ہمارے نبی نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے تو یہ حق کے سوا کچھ نہیں ہو سکتی، اس پر ابوجہل نے کہا کہ تمہاری عقل کہاں گئی ذرا عقل سے کام لو اس موقع پر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ ابوبکر کی عقل قبول کرے نہ کرے مگر ابوبکر کا ایمان قبول کرتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حق کے سوا کچھ نہیں کہتے۔

یہاں پر چند باتیں قابل توجہ اور قابل ذکر ہیں اگر آپ اس دور کی سواریوں کی طرف غور کریں تو ریگستانی علاقوں میں زیادہ تر اونٹ کی سواریاں ہوتی تھیں یا پھر وہ گھوڑے جسے سفری گھوڑے کہا جاتا تھا جو مہینوں کا سفر ہفتوں میں طے کرتے تھے یہ تین قسم کی سواریاں خشکی کے لیے اس وقت میسر تھیں، لیکن کیا آج آپ اس بات کا ادراک کر سکتے ہیں کہ کوئی شخص ہزاروں کلومیٹر کا سفر طے کرلے ان سواریوں پر وہ بھی رات کے کچھ مختصر حصے میں؟ یہی بات ابوجہل کی کھوپڑی میں نہیں سمائی کیونکہ وہ ظاہری اسباب پر دیکھنے کے بعد اس کو قبول کرنے کا عادی تھا یعنی وہ مادی عینک کا پجاری تھا لیکن اس کے برعکس سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اسی دور کے تھے مگر آپ نے صاف کہہ دیا کہ میرا ایمان اس چیز کو قبول کرتا ہے جس بات کا اعلان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اس واقعہ سے یہ بات ضوء النہار کی طرح روشن ہوئی کہ تجربات مشاہدات کا نام ایمان نہیں ہے بلکہ "یومنون بالغیب" ہی اصل ایمان کی شناخت ہے۔

یہاں یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ کسی صحابی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہیں پوچھا کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ جنت، جہنم، آسمانوں اور مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تشریف لے گئے تو آپ ہمیں اس کا ثبوت فراہم کریں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یومنون بالغیب کے تقاضوں سے خوب واقف تھے، اسی لیے کسی صحابی نے ایسے سوالات نبی کریم ﷺ سے نہیں کیے کمال کی بات تو یہ ہے کہ قرآنی آیات میں ان گنت مقامات پر مسائل جنین، مسائل کونیہ، مسائل فلکیات، جنیات بیان کیے گئے ہیں مگر کسی صحابی نے یہ نہیں پوچھا کہ اللہ کے نبی ماں کے پیٹ میں بچہ کتنی اندھیریوں میں ہے کون کونسی اندھیریاں ہیں آسمان پر کتنے سورج ہیں، یہ فلکیات کے پیچھے کیا کوئی اور بھی سیارے ہیں وغیرہ وغیرہ، ان تمام سوالات کے پوچھے بغیر صحابہ تمام دنیا کے لیے ایمانی حوالے سے آئیڈیل بنائے گئے ہیں...... آپ نے کبھی سوچا ایسا کیوں؟ کیونکہ ان تمام سوالات کا تعلق ہرگز جہنم سے بچنے اور جنت کے داخلے کے لیے ضروری نہیں ہیں بلکہ جنت میں داخلے اور جہنم سے خلاصی کے لیے ایمانیات کا مکمل ہونا ضروری ہے اسی پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کاربند رہے۔ لہٰذا ایمان کو مکمل کرنے کے لیے صحابہ جیسا ایمان ہونا لازمی شرط ہے اور ایمان کے تمام تقاضوں کو قرآن مجید اور احادیث صحیحہ میں مکمل کر [illegible] اس موقع پر ہمیں حدیث جبریل لازمی یاد رکھنی چاہیے۔ انسانی صورت میں جب جبر[illegible] علیہ السلام تشریف لائے تو آپ نے نبی ﷺ سے بڑا اہم باتیں دریافت فرمائیں۔ چنانچہ امام الدنیا امام بخاری رحمہ اللہ صحیح بخاری میں حدیث ذکر کرتے ہیں:

«مَا الْإِيمَانُ قَالَ الْإِيمَانُ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَلِقَائِهِ وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ الْآخِرِ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا الْإِسْلَامُ قَالَ الْإِسْلَامُ أَنْ تَعْبُدَ اللهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا الْإِحْسَانُ قَالَ الْإِحْسَانُ أَنْ تَعْبُدَ اللهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَإِنَّهُ يَرَاكَ)) ❶

"ایمان کیا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ تو اللہ پر اور فرشتوں، کتابوں، اللہ تعالی سے ملاقات پر، رسولوں پر اور جی اٹھائے جانے پر ایمان لائے۔ انہوں نے فرمایا: اسلام کیا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا تو اللہ تعالی کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر، نماز قائم کر، فرض زکوٰۃ ادا کر، رمضان کے روزے رکھ۔ انہوں نے پوچھا کہ احسان کیا ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ تو اللہ تعالی کی عبادت کر گویا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو اگر یہ (کیفیت) نہ ہو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔"

مذکورہ حدیث میں ایمان کے تقاضوں کو بہت مختصراً الفاظوں میں سمیٹ دیا گیا ہے لہذا ایمان ان باتوں پر لانا ضروری ہے جس کا تذکرہ حدیث میں گزرا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان تمام باتوں پر مضبوط بلکہ مضبوط چٹان کے مانند ثابت ہوئے۔ خلاصہ یہ کہ ایمان کی کیفیات کی بڑھوتری کے اسباب صرف اسی عقائد پر منحصر ہیں جو عقائد سلف صالحین میں تھے۔

② قرآن مجید میں جہاں بھی علوم فلکیات، جنیات اور مختلف علوم کا ذکر ہے وہ مقامات کس چیز کا تقاضا کرتے ہیں:

قرآن مجید میں جہاں جہاں بھی ان علوم اور فنون کا ذکر کیا گیا ہے تو اس جگہ پر اولین معترضین کے جوابات ان آیات کے ذریعہ دیئے گئے ہیں، مثلاً مشرکین نے بعثت کے دن دن کا انکار کیا تو جواب میں اللہ تعالی نے انسانی تخلیق اور اس کا منی کے قطرے سے پیدا ہونے کی طرف دلائل دیئے کافروں نے یہ شبہ ظاہر کیا کہ ہم جب مٹی ہو جائیں گے تو دوبارہ کس طرح کھڑے ہوں گے اللہ تعالی ان کا اعتراض نقل کرتا ہے کہ

❶ صحیح بخاری، کتاب الایمان، رقم الحدیث: 50۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ءَاِذَا مِتْنَا وَ كُنَّا تُرَابًا ذٰلِكَ رَجْعٌ بَعِيْدٌ﴾ (ق: 3)

''کیا جب ہم مر کر مٹی ہو جائیں پھر یہ لوٹایا جانا دور ہے۔''

اس اعتراض کے جواب پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَ الْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَ اَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَ اَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۭ بَهِيْجٍ ۝ تَبْصِرَةً وَّ ذِكْرٰى لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ۝ وَ نَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّ حَبَّ الْحَصِيْدِ ۝ وَ النَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ ۝﴾ (ق: 7۔10)

''اور زمین کو ہم نے بچھا دیا ہے اور اس میں ہم نے پہاڑ ڈال دیے ہیں اور اس میں ہم نے قسم قسم کی خوشنما چیزیں اگا دی ہیں تاکہ رجوع کرنے والے بندے کے لیے بینائی اور دانائی کا ذریعہ ہو۔ اور ہم نے آسمان سے بابرکت پانی برسایا اور اس سے باغات اور کٹنے والے کھیت کے غلے پیدا کیے۔''

ان آیات میں آسمان سے پانی برسنے اور خوشوں کے تہ بہ تہ اگنے اور زمین کو بچھانے کا تذکرہ کیا گیا، سیاق سے یہ بات پتا چلتی ہے کہ مشرکین نے یہ اعتراض کیا تھا کہ ہم دوبارہ کس طرح اٹھا کھڑے کیے جائیں گے۔ یہ بعد از عقل ہے، اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے اس مثال کو جن کا بآسانی ادراک ممکن ہے اور ایسی بات جس سے کسی کو انکار نہیں، اسی طرح سے آپ علم جنیات یعنی مسائل جنین کی آیات کی طرف توجہ کریں، وہاں بھی منکرین کا شبہ کے جوابات کے لیے اللہ تعالیٰ نے مسائل جنین کی نشانی ظاہر فرمائی مثلاً اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّ غَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَكُمْ ۭ وَنُقِرُّ فِي الْاَرْحَامِ مَا نَشَاۗءُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْۢ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْــــًٔا ۭ وَتَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاۗءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَاَنْۢبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ۝﴾

(الحج: 5)

''اے لوگو! اگر تمہیں مرنے کے بعد جی اٹھنے میں شک ہے تو سوچو ہم نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا پھر نطفہ سے پھر خون بستہ سے پھر گوشت کے لوتھڑے سے جو صورت دیا گیا تھا اور بے نقشہ تھا، یہ ہم تم پر ظاہر کر دیتے ہیں اور ہم جسے چاہیں ایک ٹھہرائے ہوئے وقت تک رحم مادر میں رکھتے ہیں، پھر تمہیں بچپن کی حالت میں دنیا میں لاتے ہیں تاکہ تم اپنی پوری جوانی کو پہنچو، تم میں سے بعض تو وہ ہیں جو فوت کر لیے جاتے ہیں اور بعض بے غرض عمر کی طرف لوٹا دیئے جاتے ہیں وہ ایک چیز سے باخبر ہونے کے بعد پھر بے خبر ہو جائے۔''

آیت مبارکہ میں کفار کے اعتراض کہ ہم کیسے دوبارہ جی اٹھیں گے تو اس کا جواب دیا جا رہا ہے کہ وہی رب العالمین قادر مطلق ہے جس نے تمہیں حقیر قطرے سے پیدا کیا اور مراحل کے ساتھ تمہیں حضرت انسان بنا کر دنیا میں لے آیا۔ کسی شخص پر حجت تمام کرنے کے لیے اس پر صرف قرآن وحدیثی بیانات پیش کرنا ہی کافی ہے اس لیے آپ غور کیجیے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ان نشانیوں کو ہی انسانوں کے سامنے پیش فرمایا جس کا تعلق انسانی ہدایت کے ساتھ وابستہ ہے، اگر غور کریں تو آسمان دنیا میں کئی ستارے کئی اور سیارے موجود ہیں مگر رب العالمین نے حجت کو تمام کرنے کے لیے زیادہ ان مثالوں کو ہی تمثیل کے طور پر پیش فرمایا جو سامنے ہیں، ہماری اس بات کی مؤید قرآن مجید کا وہ مقام جہاں ابراہیم علیہ السلام نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شمس و قمر کے معبود ہونے کی نفی فرمائی تھی اور اس جگہ پر ابراہیم علیہ السلام کو کسی قسم کی علم فلکیات سیکھنے کی قطعاً ضرورت نہیں پڑی تھی اور نہ ہی آپ کسی جگہ علم افلاک کو سیکھا کسی درسگاہ میں جا کر بلکہ آپ علیہ السلام نے اپنے رب کی معرفت کا مشاہدہ اسی زمین و آسمان کا ظاہری نظام سے کر لیا۔ اللہ تعالیٰ نے جو مثالیں قرآن میں دی ہیں ان کے ذریعے ہی ہدایت کو حاصل کرنا کافی اور شافی ہوگا۔

﴿فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَ قَالَ لَاۤ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ۝ فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَ قَالَ لَىِٕنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ ۝ فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّيْ هٰذَاۤ اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۝ اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّ مَاۤ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝﴾ (الانعام: 76-79)

"پھر جب رات کی تاریکی ان پر چھا گئی تو انہوں نے ایک ستارہ دیکھا آپ نے فرمایا کہ یہ میرا رب ہے مگر جب وہ غروب ہوگیا تو آپ نے فرمایا کہ میں غروب ہو جانے والوں سے محبت نہیں رکھتا، پھر جب چاند کو دیکھا چمکتا ہوا تو فرمایا یہ میرا رب ہے، لیکن جب وہ غروب ہوگیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر مجھ کو میرے رب نے ہدایت نہ کی تو میں گمراہ لوگوں میں شامل ہو جاؤں گا، پھر جب آفتاب کو دیکھا چمکتا ہوا تو فرمایا کہ یہ میرا رب ہے یہ تو سب سے بڑا ہے پھر جب وہ بھی غروب ہوگیا تو آپ نے فرمایا بے شک میں تمہارے شرک سے بیزار ہوں۔"

آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے واضح کر دیا کہ ابراہیم علیہ السلام نے انہی ظاہری نشانیوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ذریعے ہی اللہ تعالیٰ کی معارفت حاصل کر لی جس کا ادراک ہر عام وخاص کے لیے یکساں ہے۔ اس بات کو سمجھ لیجیے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور میں بھی یہی طریقہ رہا کہ ایمانیات کو اصل ایمان کی شقوں کے ذریعے ہی مضبوط کیا گیا تھا اور آج بھی ایمانیات کا صحیح تصور اسی امر میں ذم ہے۔ نشانیاں جو اللہ تعالیٰ نے انسان کے لیے کھول کھول کر بیان کی ہیں ہر دور میں اتنی ہی نشانیاں انسانی ہدایت کے لیے کافی وشافی ہوں گی جتنی نشانیاں اللہ تعالیٰ نے اپنی وحی کے ذریعے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھائیں۔ یاد رکھیں جدید دور کے سائنسی میلان اور تحقیقات صرف تائیدی بیانات ہیں اگر یہ نہ بھی ہوں تو ایمان لانے اور اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کو پہچاننے کے لیے وہی بیانات مکمل اور اتم کی حیثیت رکھتے ہیں جس کا ذکر قرآن وحدیث کے بیانات میں موجود ہیں۔ ان کے علاوہ کوئی اور چیز انسانی کاوشیں تو ہوسکتی ہیں مگر ایمان کی اصل کسوٹی ہرگز نہیں ہوسکتی۔

③ بعض آیات کریمہ سے غلط استدلال اور اس کا صحیح مفہوم:

حقیر کا یہ مضمون اس بات کی وضاحت کے لیے پیش کیا جا رہا ہے کہ جدید سائنسی تحقیقات نہ ہی ہمارے کسی ایمان کا حصہ ہیں اور نہ ہی اس کی اتنی طاقت وسکت ہے کہ وہ وحی الٰہی میں سے کسی حکم کی تصدیق کرے، کیونکہ وحی الٰہی کی تصدیق وحی الٰہی ہی کے ذریعے ہی ہوگی یہی وہ ضابطہ ہے جس میں سوشے کے برابر بھی غلطی کا امکان نہیں ہے جو کہ تمام لغزشیں، اغلاط اور کمزوریوں سے پاک ہے۔ لیکن سائنس انسانی تحقیقات کا مرکب ہے جس میں غلطیاں، کوتاہیاں، لغزشیں اس قسم کی کمزوریوں کا ایک بڑا بازار گرم ہے۔ آج کے دور میں یہ دیکھا گیا ہے کہ ہر پڑھا لکھا شخص آیت قرآنی یا پھر حدیثی بیان کی تصدیق مغربی سائنسی بیانات سے پیش کرتا ہے جو کہ اس بات کی یہ دلیل فراہم کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں اور آیات کی تصدیق ایک کافر سائنسدان کر سکتا ہے...... یہ وہ عقیدہ ہے جس کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابتدا ہی گمراہی سے ہے۔

محترم قارئین! قرآن مجید اور احادیث رسول ہرگز سائنس کی کتاب نہیں ہیں، بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی آیات معجزات اور فرقان ہیں جس کے ذریعے حق اور باطل کو پرکھا جا سکتا ہے۔ لہٰذا ہرگز یہ نہیں ہوسکتا ہے وحی الٰہی کی تصدیق انسانی تحقیقات کریں، وحی الٰہی کے بے شمار بیانات ما فوق الحسی، مابعد الطبیعی اور روحانی احوال کی کیفیات سے تعلق رکھتی ہیں جس کا سائنسی دائرہ کار سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں کیونکہ سائنس کے پاس عقل محض (Pure reason) ہے جو حسی اور طبیعی دنیا سے اوپر اٹھنے کی صلاحیت نہیں رکھتی اور سائنس صرف تعقل پر ہی انحصار رکھتی ہے جو علم کل (whole) میں رکھنے سے قاصر ہے، لہٰذا اس قسم کی محدود شئے کس طرح سے لامحدود اور بے عیب کلام کی تصدیق کر سکتی ہے۔ اگر تھوڑی دیر کے لیے یہ تصور کر لیا جائے کہ قرآن مجید کی آیات جن کا تعلق، علم فلکیات، علم جنیات، علم حیوانات کے ساتھ خاص ہیں ان کی آج مزید تفصیل یعنی مکمل طریقے سے تحقیق سامنے آ رہی ہے جس کا ادراک اسلاف میں نہ تھا تو آپ اس نظریے سے کئی جگہ پر خطرناک عقائد کی آبیاری کریں گے۔ کیونکہ قرآن مجید اور احادیث کو اسلاف کے فہم کے مطابق ہی سمجھنا ہے اور اسی میں اللہ تعالیٰ نے سبیل المومنین کی پہچان کروائی ہے۔ آپ کے اس نظریے کو اگر مان لیا جائے تو اس استدلال سے یہ بات واضح ہو جائے گی کہ قرآن کے اولین مخاطب رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت تھی انہوں نے قرآن مجید کے جو معنی سمجھیں وہ عہد حاضر کے لیے حتمی، قطعی لازمی اور حجت نہیں۔ موجودہ دور میں صحابہ رضی اللہ عنہم کی تفاسیر اور ان حضرات کی تفاسیر جو صحابہ سے فیض یاب ہوئے سترہویں صدی کے بعد ہونے والی جدید سائنسی ترقی کے نتائج سے ناواقف تھے وہ قرآن مجید کی کئی درجنوں بلکہ کئی سو آیات کے مطالب کو اس طرح نہیں سمجھ پائے جس طرح آج ڈاکٹر کیتھ مور، موریس بکائی کو سمجھ میں آئی ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے ایک دوست نے مجھ سے کہا کہ شیخ قرآن پاک کی آیات کو جتنا آج کے دور میں سمجھنا آسان ہے اسلاف میں ان آیات پر کوئی خاص مواد نہیں تھا، میرے دوست کا اشارہ مسائل جنین کی طرف تھا۔

اب اگر اس نظریے کو تھوڑی دیر کے لیے مان لیا جائے تو اس نظریے سے کئی ایک قرآنی بانات کا انکار لازم آتا ہے۔

① سورۃ مائدہ میں ہے کہ دین مکمل ہے۔

② اللہ تعالیٰ نے ہدایت کو نبی کریم ﷺ اور اسلاف کے فہم میں رکھا ہے۔

③ اس نظریے سے یہ بھی ماننا پڑے گا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ، نبی کریم ﷺ سے فہم حاصل کرنے میں مکمل فیض یاب نہ ہوئے۔

④ نبی کریم ﷺ کے پاس بھی اس کا فہم نہ تھا۔ (العیاذ باللہ) جس کا تعارف آج کی سائنس پیش کرتی ہے اگر ہوتا تو آپ علیہ السلام اپنی امت کو ضرور بتاتے۔

⑤ آیات کریمہ کو جتنا بہتر سائنسدان سمجھ سکتا ہے اتنا صحابہ رضی اللہ عنہم بھی نہ سمجھ پائے وغیرہ وغیرہ۔

اب آپ اس نظریے کے نقصانات کی طرف دیکھیے کہ کتنا شدید نقصان ہے عقائد کے اعتبار سے اس نظریے کی ترویج پر، اللہ تعالیٰ نے واضح فرما دیا کہ دین کو ہم نے مکمل کر دیا ہے۔ ارشاد باری ہے:

﴿اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا﴾ (المائدۃ: 3)

قرآن مجید نے دین کو مکمل کر دیا، افہام و تفہیم عمل تعلیم و تدریس ہر اعتبار اور ہر زاویہ سے یہ دین اسلام قرآن وحدیث کی صورت میں مکمل اور اہم ہے۔ لہٰذا قرآنی بیانات اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیثی بیانات کو سائنسی تحقیقات کے کٹھہرے میں پیش کرنا یہ دین اسلام کا استہزاء اور مذاق اڑانے کے مترادف ہے۔

حقیقت میں جو طریقہ اشاعت دین اور تبلیغ دین کا اسلاف سے منقول ہے دراصل وہی طریقہ معتبر اور صحیح طریقہ ہے، آج کے دور میں یہ بات بار بار دہرائی جاتی ہے کہ آج ترقی اور سائنسی ایجادات اتنے زیادہ عروج پر ہیں جس کا تصور آج سے قبل نہ ممکن تھا لیکن اگر آپ غور کیجیے کہ آج کی دنیا کا سب سے(Super Power) ملک امریکہ ہے اتنی طاقت، ٹیکنالوجی اور سائنسی آلات وایجادات کے باوجود بھی اور مزید میڈیا اور کامینکشن کے ہوتے ہوئے وہ آج ایک براعظم پر بھی حکومت نہیں کر پا رہا حالانکہ امریکہ کو ایجاد ہوئے ہوئے تقریباً پانچ سو سال سے زیادہ کا عرصہ گزر چکا ہے جبکہ اسلاف میں عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کا دور دیکھئے کہ آپ نے اس دور میں جبکہ نہ وہ دور میڈیا کا تھا اور نہ ہی کمیونیکشن اور نہ ہی سائنس کی ترقی کا دور تھا مگر اس کے باوجود آپ نے دو براعظموں پر حکومت کی یہ آخر کیسے ہوا؟ کیونکر ممکن تھا جو کہ آج امریکہ بھی یہ کام نہ کر سکا، اس کا جواب یہی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے آئیڈیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو بنایا تھا۔ آپ نے دنیا کے ایک بڑے خطے میں حکومت کی دراصل یہ سب دین اسلام اور منہج نبوی کی اطاعت کے ثمرات تھے۔

آپ غور کیجیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری خطبہ ارشاد فرمایا، اس موقعہ پر شارحین کی تفصیلات سے یہ بات پتا چلتی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد ایک لاکھ سے تجاوز تھی غور کیجیے کہ اس دور میں نہ تو Loud Speaker تھے اور نہ ہی کوئی صوتی آلات کوئی اور نہ ہی مستملی موجود تھا اس کے باوجود ہر ایک ایک شخص تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز بآسانی پہنچ رہی تھی، دور حاضر میں گمراہ کن نظریات میں یہ بھی نظریہ رائج ہے کہ آپ غیر مسلم کو صرف سائنس ہی کے ذریعے دین سمجھا سکتے ہیں اس کے علاوہ وہ قرآن وحدیث کو تو مانتا ہی نہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے تو وہ کیونکر آپ کی بات کو تسلیم کرے گا۔ دراصل قرآن وحدیث ایمان والوں کے لیے ہی نہیں ہے بلکہ آیات ربانی ان کے لیے بھی حجت تمام کرتی ہیں جو غیر مسلم ہیں لہٰذا اس بات کو اس طرح سمجھئے کہ سائنسی ترقی سے پہلے ہمارے اسلاف نے غیر مسلموں کو دین پیش کرنے کا کون سا طریقہ اپنایا تھا؟ لامحالہ ان کا طریقہ یہی تھا کہ وہ قرآنی آیات اور فرمان نبوی ہی پیش کیا کرتے تھے جس کی پاداش میں لوگ جوگ در جوگ اسلام کے دائرے میں داخل ہوتے تھے اور اس حقیقی تبلیغ کے ثمرات سے وہ ایک مکمل اور پائیدار مومن بنتے تھے لہٰذا یہ کہنا کہ آج غیر مسلموں کو دین کی دعوت سائنسی علوم کے ذریعے دینا زیادہ فائدہ مند ہے تو یہ ہمارے مبلغین اور واعظین کی واضح غلطی اور منہج سے دوری کی دلیل ہے۔ قرآن وحدیث میں وہ طاقت ہے کہ جس کی مثال نہیں۔ دیکھئے ایک واقعہ نقد قرطاس ہے جس سے یہ بات واضح ہو جائے گی کہ قرآن آیات کے سن کر غیر مسلم اچھی طریقے سے ہدایت کی طرف آ سکتا ہے حافظ ذہبی رحمہ اللہ اپنی کتاب سیر اعلام النبلاء میں واقعہ نقل کرتے ہیں کہ حافظ عبدالغنی المقدسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ

''ایک دن میں اصبہان قبیلے کے کسی شخص کے ہاں مہمان تھا، رات کھانے میں ایک اور آدمی ہمارے ساتھ شریک تھا، جسے میں پہنچانتا نہ تھا کہ کون ہے؟ جب ہم تہجد کی نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو میں نے اس شخص کو بھی نماز کی دعوت دی مگر اس نے انکار کر دیا، میں نے تعجب سے میزبان سے پوچھا کہ

''یہ نماز کیوں نہیں پڑھتا؟''

کہنے لگے کہ ''یہ سورج کی پرستش کرتا ہے۔''

یہ سن کر میرا سینا تنگ ہونے لگا میں نے اپنے میزبان سے کہا کہ آپ نے میری ضیافت ایک کافر کے ساتھ کی ہے؟ میزبان نے کہا یہ لکھنا جانتا ہے اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعض کاموں میں معاونت اور سہولت کا ذریعہ بنتا ہے۔"

حافظ عبدالغنی مقدسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اس کے بعد میں تہجد میں مشغول ہوگیا، میں نے دوران تلاوت محسوس کیا کہ یہ کافر میری تلاوت کو بہت غور سے سن رہا ہے، جیسے جیسے قرآن کریم کی آواز اس کے کانوں میں پڑتی ہے اس کا سانس تیز ہوتا جاتا ہے یہ کافر کچھ دنوں کے بعد مسلمان ہوگیا اور ایک دن مجھ سے کہنے لگا کہ

((لما سمعتك تقرأ القرآن، وقع الاسلام في قلبي .))

یعنی اس وقت سے جب میں نے آپ کی تلاوت سنی (تہجد میں) اسلام اسی دن سے میرے دل میں گھر کر گیا تھا۔"

مندرجہ واقعہ اس بات پر واضح دلیل ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت نے سورج کی پرستش کرنے والے کی کایا پلٹ دی، قرآن مجید نے جنہوں کے ایمان لانے کا تذکرہ فرمایا ہے یہ ذکر قرآن مجید میں دو جگہوں پر ہوا ہے، ایک سورہ جن میں اور دوسرا سورہ احقاف میں ایک گروہ کافر تھا جبکہ دوسرا گروہ موسیٰ علیہ السلام پر ایمان رکھتا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَ اِذْ صَرَفْنَاۤ اِلَیْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ یَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْۤا اَنْصِتُوْا ۚ فَلَمَّا قُضِیَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِیْنَ ۝ قَالُوْا یٰقَوْمَنَاۤ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ یَهْدِیْۤ اِلَى الْحَقِّ وَ اِلٰى طَرِیْقٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝﴾ (الاحقاف: 29۔ 30)

"اور یاد کرو جبکہ ہم نے جنوں کی ایک جماعت کو تیری طرف متوجہ کیا کہ وہ قرآن سنیں پس جب (نبی کے) پاس پہنچ گئے تو (ایک دوسرے سے) کہنے لگے خاموش ہو جاؤ، پھر جب ختم ہوگیا تو اپنی قوم کو خبردار کرنے کے لیے واپس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوٹ گئے کہنے لگے: اے ہماری قوم! ہم نے یقیناً وہ کتاب سنی ہے جو موسیٰ کے بعد نازل کی گئی ہے جو اپنے پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے جو سچے دین کی اور راہ راست کی طرف رہبری کرتی ہے۔"

یہ واقعہ مکہ کے قریب "نخلة" وادی میں پیش آیا یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت کو آپ علیہ السلام فجر کی نماز پڑھا رہے تھے، جنوں کو تجسس تھا کہ آسمان پر ہم پر بہت سختیاں واقعہ ہوگئی ہیں اس واقعہ کی تفصیل صحیح مسلم كتاب الصلاة باب الجهر بالقرأة في الصبح والقرأة على الجن ، میں دیکھی جا سکتی ہیں، یہ گروہ وہ تھا جو موسیٰ علیہ السلام پر ایمان رکھتا تھا، اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے گروہ کا ذکر فرمایا چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا ۝ يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ ۖ وَلَن نُّشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا ۝ وَأَنَّهُ تَعَالَىٰ جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا ۝﴾ (الجن: 1۔ 3)

"(اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کہہ دیجیے کہ مجھے وحی کی گئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے (قرآن) سنا اور کہا کہ ہم نے عجیب قرآن سنا ہے جو راہ راست کی طرف رہنمائی کرتا ہے ہم اس پر ایمان لا چکے ہم ہرگز کسی کو بھی اپنے رب کا شریک نہ بنائیں گے۔"

اس مقام پر غور کیجیے کہ جنوں کی جماعت جو ابھی مسلمان نہیں تھی قرآن سن کر ہی فوراً یہ جانچ لیا کہ ہدایت قرآن مجید میں موجود ہے اور فوراً اپنے ایمان کا اظہار بھی کر لیا۔ اس واقعہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جنوں کی جماعت جنہوں نے اسلام قبول کیا ان کا سبب قرآن سننا ہوا جیسے ہی قرآن سنا انہوں نے ہدایت کو پہچان لیا۔ ایک واقعہ امام بخاری رحمہ اللہ صحیح بخاری میں رقم فرماتے ہیں کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((اَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَطْلِقُوا ثُمَامَةَ فَانْطَلَقَ إِلَى نَخْلٍ قَرِيبٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ)) [1]

''رسول اللہ ﷺ نے کچھ سوار نجد کی طرف بھیجے (جو تعداد میں تیس تھے) یہ لوگ بنو حنیفہ کے ایک شخص کو جس کا نام ثمامہ بن اثال تھا پکڑ لائے، انہوں نے اسے مسجد کے ایک ستون سے باندھ دیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور (تیسرے روز ثمامہ کی طبیعت دیکھ کر) آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ ''ثمامہ کو چھوڑ دو۔'' (رہائی کے بعد) وہ مسجد نبوی سے قریب ایک کھجور کے باغ تک گئے اور وہاں غسل کیا۔ پھر مسجد میں داخل ہوئے اور کہا: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ (یعنی وہ مسلمان ہوگئے)۔''

یہ واقعہ دسویں محرم 6ھ میں پیش ہوا۔ اب اس حدیث پر غور کیجیے کہ ثمامہ تین روز تک مسجد میں قید رہے۔ آخر وہ کون سی چیز تھی جس نے ایک قیدی کو ہمیشہ کے لیے اللہ تعالیٰ کے احکامات میں قید کردیا؟ وہ تھا مسجد میں قرآن وسنت کی تعلیمات کا اثر جو قرآن وہ پنج وقتہ نمازوں میں نبی کریم ﷺ سے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے سنتے وہی تعلیمات ان کے اسلام لانے کا ذریعہ بنیں۔

مزید نکتہ کی بات یہ ہے کہ وہ غسل کر کے تشریف لائے یعنی قرآن وحدیث کی

[1] صحیح البخاري، كتاب الصلاة، رقم الحديث: 463.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعلیمات اس حد تک ان پر اثر انداز ہوئیں کہ انھیں یہ بخوبی معلوم ہوگیا کہ اسلام سے قبل کی زندگی نجاست کی ہوتی ہے لہٰذا غسل کر کے ہی اسلام میں داخل ہونا چاہیے۔

ایک اور واقعہ کی طرف غور کیجیے! رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب مشرکین مکہ کو شکست دیتے ہوئے فاتح بن کر مکہ میں داخل ہوئے، رات کے وقت یہ سب کے سب اللہ تعالیٰ کے حضور رکوع سجود اور قیام میں بطور تشکر مصروف عمل تھے، چنانچہ ہندہ نے یہ دیکھ کر فیصلہ کرلیا کہ وہ اسلام قبول کریں گی۔

"قالت هند إني أريد أن أبايع محمداً قال: قد رأيتك تكفرين قالت: إي والله ما رأيت الله تعالى عبد حق عبادته في هذا المسجد قبل الليلة والله ان باتوا الا مصلين قياماً وركوعاً وسجوداً." ❶

صبح ہوئی تو اپنے شوہر کے پاس آ کر کہنے لگیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کرنا چاہتی ہوں۔

ابوسفیان نے (حیران ہوکر) کہا کہ اپنے باپ دادا کے دین کا انکار کر رہی ہے۔ ہندہ نے کہا:

"اللہ کی قسم میں نے گذشتہ رات سے قبل کبھی ایسا منظر نہیں دیکھا کہ اس سے پہلے اللہ کی ایسی عبادت مسجد حرام میں کی گئی ہو جیسی اس رات کی گئی۔ اللہ کی قسم! ان سب نے رات اس حال میں گزاری کہ کوئی قیام تھا کوئی رکوع میں تو کوئی سجدے میں۔"

ان واقعات سے یہ بات واضح ہوئی کہ اسلام ایک ایسا دین ہے کہ جس میں یہ طاقت

❶ الاصابة في تمييز الصحابة ، ص: 1780.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور کشش ہے کہ جب اسے منہج نبوی کے مطابق پیش کیا جائے تو وہ ہدایت کا ذریعہ بنتا ہے۔
لہٰذا یہ کہنا کہ مسلمان کرنے کے لیے کافروں کو قرآن وحدیث نہیں سنائیں بلکہ ان سے ان کی زبان میں ہی گفتگو کریں یعنی ان پر منطق اور سائنس کے ذریعے سے حجت قائم کریں، یہ وہ غلطی ہے جسے آج غلطی تصور نہیں کی جاتی۔ اور یہ غلطی ہمارے ایمان کے گلا گھونٹنے کے مترادف ہے، اب ہم اس نظریے کو تحقیقی نگاہ سے پرکھیں گے جس نظریے کو ہمارے بڑے بڑے اسکالرز ترویج کرتے نظر آتے ہیں ان کا کہنا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ

﴿سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ﴾

(حٰمٓ السجدة : 53)

''عنقریب ہم انہیں اپنی نشانیاں آفاق میں بھی دکھائیں گے اور خود ان کی اپنی ذات میں بھی یہاں تک کہ ان پر یہ واضح ہو جائے کہ حق یہی ہے۔''

اس آیت کریمہ سے یہ استدلال کو اخذ کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عنقریب اپنی نشانیوں کو افق پر اور انسان کی جانوں میں دکھانے کا وعدہ کیا ہے یعنی اب جتنی بھی سائنسی ترقی اور انکشافات واضح ہو رہے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق ہو رہے ہیں...... دوسرے معنوں میں اس کا مطلب یہ ہوا کہ آیات قرآنی کی اصل منشاء سائنسدانوں کے نظریے میں ذم ہے یعنی یہ ان کی تحقیقات کی وجہ سے ہم اللہ تعالیٰ کی آیات کے اصل مطالب اور معنوں تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ گمراہ کن اور فاسد عقیدہ ہے رب العالمین نے ہرگز اپنی کتاب کی اور اپنی نشانیوں کو انسانی تحقیقات پر نہیں چھوڑا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی نشانیوں کا جو ذکر فرمایا ہے اس سے مراد یہی ہے کہ قرآن وحدیث میں ہی ان نشانیوں کو دکھلایا جائے گا نہ کہ ہزار یا بارہ سو سال بعد کسی سائنسدان کے ذریعے۔ کیونکہ دین

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکمل ہے اس میں ہرگز کسی چیز کو شامل نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی نکالا جائے گا آپ ﷺ کی زندگی میں ہی اسلام کو مکمل اور اتم قرار دیا گیا ہے۔

مفسر قرآن ابو جعفر محمد بن جریر طبری رحمہ اللہ (المتوفی: 310ھ) فرماتے ہیں کہ

"یقول تعالیٰ ذکرہ: سنری ھولاء المکذبین ما انزلنا علی محمد عبدنا من الذکر اٰیاتنا فی الافاق"❶

"یعنی اللہ تعالیٰ کا فرمان عنقریب ہم ان مکذبین کو اپنی نشانیاں دکھائیں گے جو ہم نے اپنے بندے محمد ﷺ پر ذکر کی صورت میں افق کے بارے میں نازل کیا۔"

مفسر ابن جریر کے مطابق یہ نشانیاں نبی کریم ﷺ کی صورت میں ہی نازل ہوئیں، امام طبری رحمہ اللہ سدی سے نقل کرتے ہیں کہ

"سَنُرِيهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ" یقول: ما نفتح لك یا محمد من الافاق "وفي أنفسهم" في اهل مكة يقول: نفتح لك مكة۔"

"ہم عنقریب اپنی نشانیاں انہیں افق پر دکھائیں گے۔" یعنی اے محمد ﷺ ہم آپ کے لیے افق کو کھول دیں گے "اور ان کی جانوں میں" یعنی اہل مکہ کے بارے میں ہے کہ مکہ فتح ہوگا۔"

اب جہاں تک تعلق ہے افق کا تو اس حوالے سورۃ النباء کو پڑھیے سورۃ النبا ترتیبی نزول کے اعتبار سے "80" ویں صورت ہے اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ﴿وَ بَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ۝ اَوَ لَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ؕ وَ جَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۝﴾ "اور ہم نے تمہارے اوپر سات مضبوط آسمان

❶ تفسیر الطبری: 125/11۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنائے، اور ایک چمکتا ہوا روشن چراغ پیدا کیا، اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں کی نشاندہی اور چمکدار چراغ کی وضاحت فرمائی ہے، اسی طرح سورۃ الانبیاء دیکھیں جو کہ ترتیبی نزول کے اعتبار سے ''73'' ویں سورت ہے اس میں آیت نمبر 30 میں واضح طور پر زمین اور آسمان کی تخلیق پر اس کا دھماکے سے الگ الگ ہونے پر یہ واضح اشارہ موجود ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ﴾

(الانبیاء: 30)

''کیا یہ کافر لوگوں نے نہیں دیکھا کہ آسمان اور زمین باہم ملے جلے تھے پھر ہم نے انہیں جدا کیا۔''

آیت میں رویت سے مراد غور و فکر کرنا ہے۔

اسی طرح سے ''تمہاری جانوں میں'' یہ بھی فتح مکہ کے روز پوری ہوئی۔ یعنی جو فتوحات فتح مکہ اور صلح حدیبیہ کے حوالے سے پوری ہوئیں یہ اللہ تعالیٰ کی واضح نشانیاں تھیں جو کہ ''وفی انفسھم'' کے مصداق تھیں اللہ تعالیٰ سورۃ الفتح میں فرماتا ہے کہ

﴿ لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ۙ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ ۙ لَا تَخَافُوْنَ ۭ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا ۝ ﴾ (الفتح: 27)

''یقیناً اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو واقعہ خواب سچا دکھایا کہ ان شاء اللہ یقیناً تم پورے امن وامان کے ساتھ مسجد حرام میں داخل ہو گے سر منڈاوتے ہوئے اور سر کے بال کٹواتے ہوئے نڈر ہو کر وہ ان امور کو جانتا ہے جنہیں تم نہیں جانتے پس اس نے اس سے پہلے ایک نزدیک کی فتح تمہیں میسر کی۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ وہ اللہ تعالیٰ کی نشانی ہے جس سے مراد فتح خیبر و فتح مکہ کے علاوہ صلح کے نتیجے میں جو بہ کثرت مسلمان ہوئے وہ بھی مراد ہے، کیونکہ وہ بھی ایک عظیم قسم کی فتح ہے مزید یہ کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر مسلمان ڈیڑھ ہزار تھے، اس کے دو سال بعد جب مسلمان مکے میں فاتحانہ طور پر داخل ہوئے تو ان کی تعداد دس ہزار تھی۔ یاد رہے کہ یہ سورت ترتیب نزول کے اعتبار سے سورۃ فصلت کے بعد کی ہے یعنی فصلت ترتیب نزول کے اعتبار سے (61) ہے اور فتح (111) لہٰذا یہاں پر غور طلب بات یہ ہے کہ فصلت میں اللہ تعالیٰ نے جانوں میں اپنی ایک نشانی کے اظہار کے بارے میں ذکر فرمایا تھا اور برملا طور پر سورۃ الفتح میں اس نشانی کا ذکر کر دیا گیا کہ اس سے مراد فتوحات اور مسلمانوں کا غلبہ مراد ہے۔ عبدالرحمٰن بن ناصر السعدی (المتوفی 1376ھ) اپنی تفسیر تیسیر الکریم الرحمٰن میں فرماتے ہیں کہ

"سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ" كالايات التى فى السماء وفى الارض، وما يحدثه الله تعالىٰ من الحوادث العظيمة، الدالة للمستبصر على الحق، "وفى انفسهم" مما اشتملت عليه ابدانهم، من بديع آيات ...... ، وعجاعب صنعته، وباهر قدرته وفى حلول العقوبات والمثلات فى المكلبين و نصر المؤمنين."

امام سعیدی رحمہ اللہ کی وضاحت سے مزید واضح ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے جو افق پر نشانیوں کا ذکر فرمایا ہے اور جو جانوں کا ذکر ہے اس میں انسان کے بدن اس کی پیدائش، اس کی عجیب طریقے سے بناوٹ اور ایمان والوں کی مدد یہ تمام چیزیں اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہی ہیں، دیگر آیات سے یہ بخوبی واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کے ذریعے ان نشانیوں کو پورا کر دیا اللہ تعالیٰ نے اپنی ان نشانیوں کے بارے میں ایک اور جگہ ارشاد فرمایا کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ اِلَی الْاِبِلِ کَیْفَ خُلِقَتْ ۝ وَ اِلَی السَّمَآءِ کَیْفَ رُفِعَتْ ۝ وَ اِلَی الْجِبَالِ کَیْفَ نُصِبَتْ ۝ وَ اِلَی الْاَرْضِ کَیْفَ سُطِحَتْ ۝ ﴾

(الغاشية: 17۔ 20)

''کیا یہ اونٹوں کی طرف نہیں دیکھتے کہ کس طرح پیدا کیے گئے ہیں، اور آسمان کو کس طرح اونچا کیا گیا ہے۔ اور پہاڑوں کی طرف کہ کس طرح گاڑ دیے گئے ہیں۔ اور زمین کی طرف کہ کس طرح بچھائی گئی ہے۔''

سورۃ الغاشیہ نزول ترتیب کے اعتبار سے ''68'' ویں سورت ہے لہٰذا اس سورت میں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی نشانیوں کو واضح فرمایا ہے، ان تفصیلات کا خلاصہ یہ ہے کہ ''سورۃ فصلت'' میں جن نشانیوں کا ذکر ہے اس سے مراد وہ نشانیاں ہیں جو رب العزت نے اپنی نازل کردہ وحی کے ذریعے اپنے بندوں کو دکھلائیں جو کہ معجزات، فتوحات، افق اور انسانی پیدائش پر تفصیلی ذکر قرآن وحدیث کے بیانات سے واضح فرمایا۔ لہٰذا یہ بہت بڑی غلطی بلکہ فحش غلطی ہے کہ یہ سمجھ لیا گیا کہ ان نشانیوں کو سینکڑوں سالوں بعد مغربی سائنسدانوں کے ذریعے پورا کیا گیا ہے۔ جیسا کہ ہم نے پچھلے اوراق میں اس نکتہ کی طرف بھی نشاندہی کی تھی فصلت کی آیت میں ''سَنُرِیْهِمْ'' عنقریب ہم دکھائیں گے انہیں میں لفظ ''سَ'' وقت قلت کے لیے مستعمل ہوتا ہے، عربی لغت کی ابتدائی کتابوں میں اس کی بحث اس طرح سے موجود ہے:

''واما السین وسوف: فیدخلان علی الفعل المضارع وحده، وهما یدلان علی التنفیس ومعناه الاستقبال الا ان ''والسین'' اقل استقبالا من ''سوف'' فاما السین فنحو قوله تعالی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن وسنت کی موجودگی میں صاحب علم کا قیاس بھی دھرے کا دھرا رہ جاتا ہے جبکہ اس کا قیاس قرآن وسنت اور اجماع کے خلاف ہو۔ لفاظیاں عقل کے گھوڑوں کو دوڑانا اور ان کٹ حجتیوں کو شریعت کے مقابل کھڑا کرنا یہ بدترین فعل ہے اسی لیے سیدنا امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ

"ان حديثكم شر الحديث، وان كلامكم شر الكلام، انكم قد حدثتم الناس حتى قيل: قال فلان فترك كتاب الله فمن كا قائما فليقم بكتاب الله والا فليجلس ان كلامكم هو شر الكلام وان حديثكم هو شر الحديث"[1]

"یقیناً تمہاری باتیں اور تمہارا کلام بدترین ہے (یعنی شریعت کے مقابلے میں) یہاں تک تم بیان کرتے ہو اور کہا جاتا ہے کہ فلاں نے کہا اور اللہ کی کتاب کو چھوڑ دیا جاتا ہے، پس جو کوئی کھڑا ہوا تو وہ کتاب اللہ کے ساتھ کھڑا ہو ورنہ وہ بیٹھ جائے یقیناً تمہارا کلام اور تمہارا بیان بدترین بات ہے۔"

امیر المومنین رضی اللہ عنہ کے اس قول سے رائے قیاس اور شریعت کے خلاف اس پر عمل کرنے کی مذمت ثابت ہوتی ہے۔ آپ نے واضح فرما دیا کہ شریعت کے مقابلے میں تمہاری بات گمراہ کن ہے جو کوئی دلائل کے ساتھ کھڑا ہو تو وہی قائم رہے ورنہ وہ بیٹھ جائے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حدیث میں رائے کی مذمت فرماتے ہوئے فرمایا:

((تفترق امتی علی بضع وسبعین فرقة، اعظمها فرقة علی

[1] ذم الكلام للهروي: 6/4.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وابھرتے ہوئے نظر آتے ہیں ان کا کہنا یہ ہے کہ سائنس کے بغیر مذہب نہیں چل سکتا جس طرح مذہب کے بغیر سائنس نہیں چل سکتی، قارئین! یہ جملہ اسلام کے حق میں خطرناک کن نظریہ ثابت کرتا ہے کیونکہ آئن اسٹائن کی اپنی حیثیت کچھ بھی نہیں ہے یقیناً وہ ایک مذہب دشمن تھا جو مذہب کو Childish Super Stition قرار دیتا تھا۔ حقیقت میں اس کے نظریے کو شریعت میں کوئی حیثیت نہیں ہے یہ گمراہ کن اور فاسد نظریہ ہے یاد رکھیں وحی الٰہی کو کسی خارجی تائید کی ہرگز ضرورت نہیں ہوا کرتی۔ قرآن وحدیث یہ ایک دوسرے کی مؤید کے لیے کافی اور شافی کی حیثیت رکھتے ہیں حتیٰ کہ قرآن وسنت پچھلی آسمانی کتابوں کی تصدیق کرتی ہیں اور پچھلی کتابوں کی نگہبان بھی اسی شریعت کو ٹھہرایا گیا ہے لہٰذا محافظت قطعیت اور صداقت اسی دین (دین اسلام) میں ذم ہیں اسے کسی بھی خارجی شہادت اور تصدیق کی ہرگز کوئی حاجت نہیں ہے کیونکہ دین اسلام خود فی نفسہٖ تصدیق کرنے والا دین ہے۔ لہٰذا تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی دعوت کا محور اور ان کا منہج یہی تھا کہ وہ آیات ربانی تلاوت کیا کرتے تھے وہ دین اسلام کی دعوت کے لیے کسی بھی منطق، غیر مسلمون کی مشترکہ مصطلحات، مشترکہ الفاظ، مشترکہ مابعد الطبیعات مشترکہ اقدار اور ان کی پسندیدہ افکار ونظریات کا ہرگز سہارا نہیں لیا کرتے تھے۔ بلکہ انبیاء علیہم السلام کا طریقہ کار یہی تھا کہ آپ نے ہمیشہ ہر قوم کو وحی الٰہی اور اللہ تعالیٰ کی آیات کے تناظر میں ہی انہیں دعوت دین پیش کیا، یہی وجہ ہے کہ حضرات انبیاء علیہم السلام اپنی دعوت وتبلیغ کا معرکہ عقل کی جولان گاہ میں نہیں بلکہ قلب کے کارزار میں برپا کر کے اس پر اللہ تعالیٰ کی حجت کو پورا کیا کرتے تھے۔ سائنس اور وحی الٰہی میں زمین اور آسمان کا فرق ہے بلکہ اس کی مثال تو ایسی کہ کوئی آفتاب کو زیر کرنے کے لیے اس کے آگے ایک چراغ کو رکھ دے۔ یاد رکھیے! وحی الٰہی لاتبدیل اور غلطیوں سے پاک تمام عیوب سے بالاتر ہوا کرتی ہیں اس میں غلطی کا تصور بھی کفر کے مترادف ہے اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ ﴾ (الحجر: 9)

''یقیناً ہم نے اس نصیحت (قرآن وحدیث) کو نازل کیا اور اس کی حفاظت بھی ہمارے ذمہ ہے۔''

یعنی مکمل شریعت کی حفاظت اللہ تعالیٰ ہی کی ذمہ داری ہے پچھلے صحائف کی حفاظت ان کے علماء پر رکھی گئی تھی مگر جب آخری نبی محمد ﷺ کو مبعوث کیا گیا تو پہلے دن سے لے کر آپ علیہ السلام کی زندگی کے آخری لمحات کو بھی مکمل طور پر حفاظت کا جامعہ پہنا دیا گیا ہے، لہٰذا دین اسلام ایک مکمل محفوظ ترین دین ہے۔ لیکن اس کے برعکس سائنسی علوم کی تعریف یہ ہے کہ اس میں شک کیا جاسکتا ہے کیونکہ جس قضیے میں کذب کا شبہ نہ ہو وہ سائنسی علم نہیں ہو سکتا، علمی قضیے کے تین شرائط ہیں:

① اس علم پر شک کیا جاسکتا ہے۔

② اس علم کو اسی طریقے سے حاصل کیا جاسکتا ہو جیسا کہ علم پہنچانے والے نے سیکھا۔

③ اس میں غلطی کے امکان کو تسلیم کیا جاتا ہو اور اسے درست بھی کیا جاسکتا ہو۔

اب اگر سائنس اور اسلام میں ہم آہنگی پیدا کرنے والے حضرات کے مطابق اس تعریف کا انطباق مذہبی علمیت پر کر دیا جائے تو نتیجہ یہ اخذ ہوگا کہ قرآن وسنت اور نبی کریم ﷺ کے ہر دعوے پر شک کی نگاہ سے دیکھنا جائز ہوگا جبکہ یہ نظریہ دین اسلام کی رو سے بندے کو جبکہ وہ دین میں شک کرے اور اس میں غلطی کا امکان بھی مانے تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ کیوں دین میں شک کرنا اس کا استہزاء کرنا اسے غلطیوں سے پر ماننا یہ اس کی توہین پر دلالت ہے جو کہ اسلام کے کی نگاہ میں بدترین فعل ہے۔ یہ تو سائنسی تجربات ہیں اہل علم نے نصوص اور دلائل کے خلاف قیاسات کو بھی پسند نہیں کیا بلکہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن وسنت کی موجودگی میں صاحب علم کا قیاس بھی دھرے کا دھرا رہ جاتا ہے جبکہ اس کا قیاس قرآن وسنت اور اجماع کے خلاف ہو۔ لفاظیاں عقل کے گھوڑوں کو دوڑانا اور ان کٹ حجتیوں کو شریعت کے مقابل کھڑا کرنا یہ بدترین فعل ہے اسی لیے سیدنا امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ

"ان حديثكم شر الحديث، وان كلامكم شر الكلام، انكم قد حدثتم الناس حتى قيل: قال فلان فترك كتاب الله فمن كا قائما فليقم بكتاب الله والا فليجلس ان كلامكم هو شر الكلام وان حديثكم هو شر الحديث" [1]

"یقیناً تمہاری باتیں اور تمہارا کلام بدترین ہے (یعنی شریعت کے مقابلے میں) یہاں تک تم بیان کرتے ہو اور کہا جاتا ہے کہ فلاں نے کہا اور اللہ کی کتاب کو چھوڑ دیا جاتا ہے، پس جو کوئی کھڑا ہوا تو وہ کتاب اللہ کے ساتھ کھڑا ہو ورنہ وہ بیٹھ جائے یقیناً تمہارا کلام اور تمہارا بیان بدترین بات ہے۔"

امیر المومنین رضی اللہ عنہ کے اس قول سے رائے قیاس اور شریعت کے خلاف اس پر عمل کرنے کی مذمت ثابت ہوتی ہے۔ آپ نے واضح فرما دیا کہ شریعت کے مقابلے میں تمہاری بات گمراہ کن ہے۔ جو کوئی دلائل کے ساتھ کھڑا ہو تو وہی قائم رہے ورنہ وہ بیٹھ جائے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حدیث میں رائے کی مذمت فرماتے ہوئے فرمایا:

((تفترق امتي على بضع وسبعين فرقة، اعظمها فرقة على امتي قوم يقيسون الامور برايهم فيتحلون الحرام ويحرمون

[1] ذم الكلام للهروي: 6/4

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحلال .)) ❶

"میری امت ستر فرقوں میں بٹے گی اس میں سب سے بڑا (ہلاک کرنے والا) فرقہ وہ ہوگا جو اپنے امور میں قیاس کرتا ہوگا پس وہ حرام کردہ اشیاء کو حلال اور حلال کردہ کو حرام کرے گا۔"

نبی کریم ﷺ کی اس حدیث مبارکہ میں شریعت کے خلاف قیاسات کی بڑی وضاحت سے مذمت کی گئی ہے یہ تمام باتیں اسی نتیجے کو ثابت کر رہی ہیں کہ دین سلام میں نصوص اور آیات کے خلاف قیاس، اجتہاد، رائے، یہ سب ہلاک کرنے والے کام ہیں اور حرام ہیں۔ بالکل اسی طرح سے جدید سائنس کے فیصلے کو اگر شریعت کے نصوص اور دلائل کے مقابل استعمال کیا جائے تو وہ بھی بالاولی حرام اور ناجائز ہے۔ لہٰذا دین اسلام سائنس کے بغیر اندھا نہیں ہے بلکہ وہ لوگ اندھے اور بھٹکے ہوئے ہیں جو اسلام کو انسانی سوچوں اور تحقیق کے مرکب سے موازنہ کرتے ہیں یا اس سے تصدیق اخذ کرتے ہیں۔

⑤ سائنس آج بھی اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے:

دین اسلام کی حقانیت کا جدید سائنس کی روشنی میں اثبات یا استرداد کا دعوی لغو اور باطل نظریہ ہے، بہت سے ایسے بیانات موجود ہیں قرآن مجید میں جس کی سائنس سرے سے ہی انکاری ہے۔ مثلاً ناقہ صالح علیہ السلام کی خصوصیات، قمیص یوسف علیہ السلام کہ جب یہ قمیص یعقوب علیہ السلام کے چہرے پر ڈالی گئی تو آپ کی آنکھیں صحیح ہوگئیں، اسی طرح سے یونس علیہ السلام کا مچھلی کے پیٹ میں زندہ رہنا، ابراہیم علیہ السلام کا آگ میں صحیح سلامت بلکہ سلامتی کے ساتھ رہنا اس قسم کے کئی بیانات قرآن مجید میں موجود ہیں جس کی سائنس تصدیق نہیں کرتی، اسی طرح اسے آسمان دنیا کا بیان جس کا ذکر قرآن مجید میں تین سو اٹھارہ آیات میں ہوا ہے

❶ معجم الکبیر للطبرانی رجاله کلهم ثقات: 18/5 .

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سائنس ایسے کسی آسمان کو نہیں مانتی اس کا کہنا ہے کہ یہ صرف خلائے بسیط محیط ہے اس کے سوا کچھ نہیں، اسی طرح سے نبی کریم ﷺ کے فرمان کے مطابق انسان گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نکتہ لگ جاتا ہے، سائنس ایسے بیانات کو نہیں مانتی الغرض ایسے ان گنت بیانات ہیں جس کا سائنس انکار کرتی ہے اب آپ غور کیجیے کہ کیا ہم ان سائنسی تردید کی وجہ سے کیا قرآنی اور حدیثی بیانات پر شک کریں گے؟ ایسا ہرگز نہیں ہے سائنس حق اور باطل کے پرکھ کی کسوٹی نہیں ہے بلکہ یہ مفروضہ اور انسانی سوچوں کا تخمینہ ہے پس اس سے زیادہ اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

⑥ سائنس (Theory) تھیوری اور (Fact) فیکٹ بیان کرتی ہے (fact) کبھی بھی دین اسلام کے مسلمہ حقائق کے خلاف نہیں ہو سکتے:

یہ اصطلاح بھی بڑی احمقانہ اصطلاح ہے کیونکہ حقیقت میں جو چیز مفروضہ پر قائم ہوا کرتی ہے وہ کبھی بھی (fact) بیان نہیں کر سکتی، مسلمہ حقائق وہی بیان کر سکتا ہے جس کے اقوال اور بیانات کبھی بھی تبدیل نہ ہوں اور وہ مکمل طور پر علمی اور حتمی بیانات پر قائم ہوں یہ خوبی صرف اور صرف وحی الٰہی کی ہی ہے جو تمام قسم کی لغزشیں، کوتاہیاں اور تعارضات سے پاک ہیں، آج کی سائنسی دنیا میں خود سائنس دان اس حقیقت کے معترف ہیں کہ سائنس (Fact) کا کام نہیں دیتی بلکہ جب سائنس اور مذہب کو اکٹھا کیا جاتا ہے تو اس احمقانہ سوچ وفکر پر بہت بڑے نقصان کا سامنا کرنا پڑتا ہے، یہاں پر اس بات کو بھی دامن گیر فرمالیں کہ عیسائیت کے زوال کا سبب بھی سائنسی اصولوں کو مذہبی عقائد کا حصہ بنانا تھا، ہمارے ننانوے فیصد جدیدیت پسند مسلم مفکرین کو یہ معلوم ہی نہیں کہ عیسائیت کی شکست کا سبب سائنس سے جنگ نہیں بلکہ عیسائیت کی سائنس میں شمولیت، سائنس سے محبت اور سائنسی طریقہ کار کو حتمی اور مسلمہ سمجھنا ہے، عیسائیت نے نقل کی بنیاد پر مذہب کی دعوت اور دلیل کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کمتر سمجھا اور عقل کو اس کے مقام سے بڑھ کر فوقیت دی۔ لہٰذا سائنس کا اپنا ایک دائرہ ہے وہ ہرگز قطعیت یا مسلمہ قواعد کی حیثیت نہیں رکھتی کیونکہ یہ وقت کے ساتھ ساتھ تبدیل ہوتی رہتی ہے اگر باریکی سے مطالعہ کیا جائے تو یہ بات واضح ہوتی ہے کہ مذہب، فلسفہ اور سائنس دو ہزار برس تک زمین کے ساکن ہونے پر متفق تھے اور یہ ایسی ٹھوس حقیقت تھی جو مذہب سائنس اور فلسفے کے منہاج میں دو ہزار سال تک ناقابل تغیر رہی۔ مگر جدید سائنس نے زمین کو متحرک ثابت کیا تو عیسائیت منہدم ہوگئی لہٰذا یاد رکھیں مذہب کے مد مقابل سائنسی حوالے دینا کوئی دانشمندانہ کام نہیں ہے بلکہ یہ بات ثابت شدہ ہے کہ اس نظریے نے عیسائیت کو شدید نقصان پہنچایا ہے لہٰذا مختصر یہ کہ سائنس قطعیت اور مسلمہ نہیں ہے بلکہ اس کے لیے صرف مفروضہ نام ہی کافی ہے۔

☆......☆......☆

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصادر ومراجع

1: القرآن الكريم .
2: صحيح البخاري ، امام الدنيا محمد بن إسماعيل البخاري رحمہ اللہ .
3: صحيح مسلم ، امام مسلم بن الحجاج القشيري رحمہ اللہ .
4: سنن ابی داؤد ، امام ابو داؤد سليمان السجستاني رحمہ اللہ .
5: سنن ابن ماجة ، امام ابو عبدالله ابن ماجة رحمہ اللہ .
6: سنن النسائی ، امام عبدالرحمٰن احمد بن شعيب النسائی رحمہ اللہ .
7: سنن الترمذي ، امام محمد بن عيسىٰ الترمذي رحمہ اللہ .
8: مؤطا إمام مالك ، امام مالك بن انس رحمہ اللہ .
9: معجم الكبير ، الحافظ ابي القاسم بن احمد الطبراني رحمہ اللہ .
10: معجم الاوسط ، الحافظ ابي القاسم بن احمد الطبراني رحمہ اللہ .
11: معجم الصغير ، الحافظ ابي القاسم بن احمد الطبراني رحمہ اللہ .
12: المستدرك للحاكم ، الحافظ ابو عبدالله الحاكم النيسابوری رحمہ اللہ .
13: اسد الغابة ، علامہ ابن اثير رحمہ اللہ .
14: دلائل النبوة ، الحافظ ابي بكر احمد بن الحسين البيهقي رحمہ اللہ .
15: تحفة الاحوذي ، محدث عبد الرحمن مباركبوري رحمہ اللہ .
16: الطبقات الكبرىٰ ، امام ابن سعد رحمہ اللہ .
17: هداية الحيارى ، علامہ قرافي رحمہ اللہ .
18: مجمع الزوائد ، علامہ هيثمی رحمہ اللہ .
19: سنن الدارمي ، امام الدارمي رحمہ اللہ .

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

20: الوثائق السیاسة، ڈاکٹر حمید اللہ (مرحوم).
21: تاریخ جمع القرآن والحدیث، شیخ الحدیث ابوالقاسم البنارسی رحمہ اللہ.
22: مسند أحمد، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ.
23: ذم الکلام واھلہ، امام الھدوي رحمہ اللہ.
24: سنن الکبریٰ، الحافظ ابی بکر احمد بن الحسین البیھقی رحمہ اللہ.
25: البدایة والنھایة، امام ابوالفداء ابن کثیر رحمہ اللہ.
26: تاریخ الطبری، امام ابن جریر الطبری رحمہ اللہ.
27: الاستیعاب، ابوعمر یوسف بن عبداللہ بن محمد بن عبد البر رحمہ اللہ.
28: تغلیق والتعلیق، الحافظ ابن حجر العسقلانی رحمہ اللہ.
29: طبقات الشافعیة الکبری، علامہ تاج الدین ابونصر السبکی رحمہ اللہ.
30: ھدي الساري، الحافظ ابن حجر العسقلانی رحمہ اللہ.
31: سیرة البخاري، مولانا عبد السلام مبارکپوری رحمہ اللہ.
32: طبقات الحنابلة، القاضي ابی یعلی الحنبلي رحمہ اللہ.
33: مشکلات احادیث النبویة، علامہ القصیمی رحمہ اللہ.
34: تأویل مختلف الحدیث، الامام ابن قتیبة رحمہ اللہ.
35: معرفة علوم الحدیث، امام الحاکم النیسابوری رحمہ اللہ.
36: الرحلة في طلب الحدیث، الامام الحافظ الخطیب البغدادی رحمہ اللہ.
37: السنن الدارقطني، الحافظ ابوالحسن علی بن عمر الدارقطني رحمہ اللہ.
38: التعلیق المغنی، شمس الحق عظیم آبادی رحمہ اللہ.
39: جامع العلوم والحکم، الامام ابن رجب الحنبلی رحمہ اللہ.
40: السنة مکانتھا، الدکتور صبحی صالح.
41: بلوغ المرام، الحافظ ابن حجر العسقلانی رحمہ اللہ.
42: الخصائص الکبریٰ، علامہ جلال الدین السیوطی رحمہ اللہ.
43: حل مشکلات البخاری، شیخ الحدیث ابوالقاسم البنارسی رحمہ اللہ.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

44 الجواب الصحيح، شيخ الاسلام امام ابن تيمية رحمه الله .
45 مفاتيح الغيب، (انظر فى المفاتيح).
46 المصباح المنير.
47 الإصابة، الحافظ ابن حجر العسقلانی رحمه الله .
48 زاد المعاد، علامة ابن القيم الجوزية رحمه الله .
49 السنة، الامام المروزي رحمه الله .
50 دینی امور پر اجرت کا جواز، ڈاکٹر ابوجابر دامانوی رحمه الله۔
51 علاج نبوی اور جدید سائنس، ڈاکٹر خالد غزنوی۔
52 اسلام کا نظام فلکیات، شیخ عبدالرحمن کیلانی رحمه الله۔
53 اپولو.ق فارمحمد، جان ڈیون۔
54 تحریک حقوق نسواں، محترم رضی الدین سید رحمه الله۔
55 توریت اور انجیل کی صحت اور حقانیت۔
56 کتاب مقدس۔
57 کلام مقدس۔
58 انجیل برناباس۔
59 آئینہ پرویزیت، اقبال کیلانی۔
60 قرآن کے سائنسی انکشافات، محمد انور۔
61 تحفۃ الادیب، علامہ عبداللہ ترجمان۔
62 نجات کا منصوبہ۔
63 تهذيب الكمال، الحافظ أبي الحجاج يوسف المزني رحمه الله .
64 التاريخ الصغير، امام الدنيا محمد بن اسمٰعيل البخاری رحمه الله .
65 كتاب الثقات، الامام ابن حبان رحمه الله .
66 كتاب العلل، الحافظ ابی الحسن علی بن عمر الدارقطنی رحمه الله .
67 الانساب، السمعاني رحمه الله .

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

68: التقریب، الحافظ ابن حجر رحمه الله.

69: الخلاصة، الامام الخذرجی رحمه الله.

70: تذکرة الحفاظ، حافظ شمس الدین الذھبی رحمه الله.

71: الکاشف، حافظ شمس الدین الذھبی رحمه الله.

72: میزان الاعتدال، حافظ شمس الدین الذھبی رحمه الله.

73: شذرات الذھب، الامام شھاب الدین ابن العماد الحنبلی رحمه الله.

74: الکفایة فی علم الروایة، حافظ خطیب البغدادی رحمه الله.

75: الاعلان بالتوبیخ، جلال الدین السیوطی رحمه الله.

76: التمھید، الامام الحافظ ابن عبد البر رحمه الله.

77: مقدمة ابن الصلاح، الحافظ تقی الدین ابو عمرو ابن الصلاح رحمه الله.

78: الاحتجاج بالشافعي، خطیب البغدادی رحمه الله.

79: شرح المذاھب، الذرقانی.

80: تاریخ بغداد، خطیب البغدادی رحمه الله.

81: موسوعة المستشرقین، ڈاکٹر عبد الرحمن.

82: خطبات بھاولپوری، ڈاکٹر حمید الله.

83: مجلة فھم القرآن، لاھور

84: التفسیر الکبیر امام الرازي رحمه الله.

85: *Encyclopaedia brittannica.*

86: *American Peoples Encyclopaedia.*

87: *Reo Liner Bible (Kings James).*

88: *Doctorian Experiments.*

89: *The Quran, The Bible And Science.*

90: *A Companion to the Bible.*

*****

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

صحیح بخاری اور بائبل

ایک تقابلی تجزیہ

www.islamicmsg.org www.fb.com/SMHMemon
www.fb.com/IslamicMessageOrganization
Youtube Channal: Islamic Message Organization

ادارہ تحفظ حدیث فاؤنڈیشن
(اسلامک میسج آرگنائزیشن)